عمران سیریز
وائٹ برڈز
خاص نمبر
مظہر کلیم ایم اے

ناشر ------- مظہر کلیم ایم اے
اہتمام ----- محمد ارسلان قریشی
تزئین ------ محمد علی قریشی
طابع ------- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

BROTHERS MULTAN
Price Rs 120/-

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address
arsalan.publications@gmail.com

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''وائٹ برڈز'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ مشن کافرستان میں مکمل کیا گیا ۔ اس بار کافرستان سیکرٹ سروس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان ہونے والی کشمکش سے زیادہ کشمکش کافرستان کے صدر اور نومنتخب پرائم منسٹر کے درمیان دیکھی گئی۔ نومنتخب پرائم منسٹر نے نئی ایجنسی وائٹ برڈز بنائی اور ان کی خواہش تھی کہ ان کی بنائی ہوئی ایجنسی کامیاب ہو جبکہ کافرستان کے صدر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کی علیحدہ منصوبہ بندی کرتے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دونوں مل کر ڈاج دیتے رہے اور ایک مشن تین مشنز پر پھیلتا چلا گیا۔ مشن تو بہرحال کامیاب ہوگیا لیکن یہ کامیابی ہمیشہ کی طرح عمران اور پاکیشیا سکرٹ سروس کے حصے میں نہیں آئی بلکہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس بار کامیابی کے پیچھے بھاگتے رہے لیکن کامیابی اس بار شاید ان کے حصے میں نہیں تھی اور یہ کامیابی ٹائیگر، جوزف اور جوانا نے اپنی بے پناہ اور جان توڑ جدوجہد سے حاصل کی۔ یہ سب کس طرح ہوا۔ سسپنس اور ایکشن سے بھرپور دلچسپ اور ہر لمحہ تبدیل ہونے والے واقعات آپ کو ناول کی ابتداء سے آخر تک یقیناً اپنے سحر میں جکڑے رکھیں گے اور

اب آپ یقیناً ناول پڑھنے کے لئے بے چین ہوں گے لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط و ای میلز اور ان کے جواب ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی میں یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

حسن ابدال ضلع اٹک سے عامر شہزاد لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول گزشتہ آٹھ سالوں سے پڑھ رہا ہوں اور وہ مجھے اس لئے پسند ہیں کہ آپ کے ناولوں سے زندگی میں جدوجہد کرنے، ناکامیوں پر حوصلہ نہ ہارنے اور آگے بڑھنے کا بھرپور سبق ملتا ہے۔ جوزف، جوانا اور ٹائیگر کو زیادہ ناولوں میں عمران کے ساتھ رکھا کریں کیونکہ ان کے کردار نہ صرف مجھے بلکہ میرے دوستوں کو بھی بے حد پسند ہیں۔ ان سے ناول میں چاشنی مزید بڑھ جاتی ہے۔

محترم عامر شہزاد صاحب۔ ناول پڑھنے اور پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میرا ناول لکھنے کا مقصد صرف ناول برائے ناول نہیں ہوتا بلکہ میں اس کے ذریعے نوجوانوں تک ایک لاشعوری سبق پہنچانے کی کوشش کرتا ہوں کہ سیدھا راستہ ہی منزل تک پہنچاتا ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہم غلط راستوں پر چل کر منزل تک پہنچ سکیں البتہ لازماً اندھیروں میں بھٹک کر ذلیل و خوار ہوتے چلے جائیں گے اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا شکرگزار ہوں کہ اس کی رحمت کی وجہ سے میرا پیغام نہ صرف لاکھوں نوجوانوں تک پہنچ رہا ہے بلکہ وہ اس پر عمل کر کے اپنے آپ کو سیدھے راستے پر قائم رکھے ہوئے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

غورغشتی ضلع اٹک سے عامر خان لکھتے ہیں۔ میں آپ کے ناول بچپن سے ٹارزن کے حوصلے سے پڑھتا آ رہا ہوں اور پچھلے نو سالوں میں عمران سیریز کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ میں پہلا خط لکھ رہا ہوں اس لئے کہ میں نے ابھی حال ہی میں آپ کا ناول ''چیف ایجنٹ'' پڑھا ہے جس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ بلیک زیرو واقعی چیف ایجنٹ ہے آپ اسے دانش منزل سے نکال کر فیلڈ میں لے آئیں تو وہ عمران کا بہترین متبادل ثابت ہو سکتا ہے۔ جہاں تک دانش منزل کا تعلق ہے وہاں عمران یا سلیمان کام کر سکتے ہیں۔ ٹائیگر بھی ہمارا پسندیدہ کردار ہے۔ روزی راسکل اور ٹائیگر بہترین جوڑی ہیں۔ امید ہے آپ ان پر بھی توجہ دیں گے۔

محترم عامر خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔ بلیک زیرو صلاحیتوں کے لحاظ سے واقعی چیف ایجنٹ ہے لیکن جس طرح وہ دانش منزل کو سنبھال رہا ہے اس طرح نہ سلیمان سنبھال سکتا ہے اور نہ ہی اپنی بے پناہ اور مسلسل مصروفیات کی وجہ سے عمران کر سکتا ہے اور جو خدمت بلیک زیرو دانش منزل میں بیٹھ کر پاکیشیا کی کر رہا ہے وہ فیلڈ سے کہیں زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ آپ کی فرمائش اس انداز میں پوری کی جا سکے کہ وقتاً فوقتاً بلیک زیرو کو بھی فیلڈ میں لایا جائے لیکن ظاہر ہے ایسا تب ہی ہو سکتا ہے جب ایسا کوئی مشن سامنے آئے۔ ٹائیگر تو اکثر مشنز میں کسی نہ کسی انداز میں شامل ہو جاتا ہے البتہ

روزی راسکل مخصوص ٹائپ کا کردار ہے اس لئے مخصوص سچوئیشنز میں ہی اسے سامنے لایا جا سکتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

E.Mail.Address

mazharkaleem.ma@gmail.com

جوانا اپنی بحری جہاز نما کار چلاتا ہوا شہر کے مضافات کی طرف جانے والی سڑک پر تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ سڑک پر کاروں، بسوں اور ویگنوں کی خاصی تعداد موجود تھی لیکن جوانا کی کار کے انجن کی تیز غراہٹ اور پھر اس کی جیٹ طیارے جیسی رفتار کی آوازیں مل کر ایسا ماحول پیدا کر دیتی تھیں کہ اس سے آگے جانے والی ہر قسم کی ٹریفک خود ہی سائیڈوں پر ہو جاتی تھی اور جوانا بڑے اطمینان سے کار آگے بڑھا لے جاتا تھا۔ جوانا کی کار اسی بے پناہ رفتار سے اڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ ایک موڑ مڑتے ہی جوانا کو یکلخت پوری قوت سے بریک لگانے پڑے اور کار کے ٹائر ہولناک چیخیں مارتے ہوئے سڑک پر جم سے گئے اور بحری جہاز نما کار اچانک زوردار بریک لگانے کے باوجود نہ ہی الٹی اور نہ ہی گھومی کیونکہ یہ خصوصی ماڈل کی کار تھی۔ اس کا موجودہ دور کی دس

کاروں سے بھی زیادہ وزن تھا۔ باڈی کی خصوصی ساخت کے ساتھ ساتھ اس کا بریک سسٹم بھی ایسا تھا کہ کار سڑک پر جیسے جم کر رہ جاتی تھی لیکن اس طرح بریک لگانے کے باوجود ایک ادھیڑ عمر عورت اس کی کار سے ٹکرا کر سڑک پر گری اور جوانا کو اس کی ہلکی سی چیخ سنائی دی۔ جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے کار کا دروازہ کھولا اور اچھل کر نیچے اتر کر دوڑتا ہوا اس عورت کی طرف بڑھا جو اب کراہتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اگر جوانا پاکیشیا کی بجائے اپنے پہلے دور میں ایکریمیا میں ہوتا تو وہ سرے سے بریک ہی نہ لگاتا کیونکہ اس وقت وہ عام انسانوں کو سرے سے انسان ہی نہ سمجھتا تھا اور اگر خصوصی طور پر بریک لگا بھی دیتا تو بجائے نیچے اتر کر اس ٹکرانے والی عورت کی مدد کرنے کے وہ جیب سے مشین پسٹل نکال کر الٹا اس کی کھوپڑی اڑا دیتا کہ وہ اس کے راستے میں آخر آئی ہی کیوں تھی لیکن اب پاکیشیا میں اتنے عرصے تک رہنے کے بعد جوانا کی ایک لحاظ سے کایا پلٹ ہو چکی تھی اور یہی وجہ تھی کہ وہ کار سے نکل کر دوڑتا ہوا اس عورت کی طرف بڑھ گیا۔

''کیا ہوا مادر۔ بچ گئی ہو۔ شکر ہے''...... جوانا نے پاکیشیائی زبان میں اس عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔ طویل عرصے سے پاکیشیا میں رہنے کی وجہ سے وہ اب نہ صرف پاکیشیائی زبان آسانی سے سمجھ لیتا تھا بلکہ روانی سے بول بھی لیتا تھا۔ البتہ اس کا لہجہ ایسا تھا کہ بولنے والا سمجھ جاتا کہ کوئی غیر ملکی یہ زبان بول رہا ہے۔

''بب۔ بب۔ بیٹے۔ پتہ نہیں کیسے بچ گئی ہوں''...... بوڑھی عورت نے کراہتے ہوئے کہا تو جوانا نے آگے بڑھ کر اسے بازو سے پکڑا اور کھڑا کر دیا۔

''کہاں جانا تھا تم نے''...... جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''سامنے والے گاؤں میں۔ مم۔ مگر تم کون ہو۔ تم تو افریقہ کے ہو شاید''...... بوڑھی عورت نے اس بار اسے غور سے دیکھتے ہوئے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

''میں افریقہ کا نہیں ایکریمیا کا رہنے والا ہوں لیکن اب پاکیشیائی ہوں۔ آؤ میں تمہیں اس گاؤں میں پہنچا دوں''...... جوانا نے کہا۔

''نہیں۔ نہیں۔ میں چلی جاؤں گی۔ میں تمہارے ساتھ جا کر تماشہ نہیں بننا چاہتی۔ ویسے بھی بڑا چوہدری حشمت سمجھے گا کہ میں تمہیں اپنی حمایت میں لے آئی ہوں اور پھر وہ میری بیٹی کی لاش بھی دینے سے انکار کر دے گا''...... بوڑھی عورت نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا تو جوانا لاش کا سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

''لاش۔ یہ کیا کہہ رہی ہو مادر۔ کس کی لاش۔ کیا مطلب''۔ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم سات سمندر پار کے رہنے والے ہو بیٹے۔ تمہیں ہم غریبوں کے دکھوں کا کیا پتہ۔ میری بدنصیب بیٹی کو کل گاؤں سے

اغوا کر لیا گیا تھا۔ میں روتی پیٹتی بڑے چوہدری حشمت کے پاس گئی تو اس نے مجھے کہا کہ تمہاری بیٹی نے اس کے بیٹے چھوٹے چوہدری کے منہ پر تھوکا تھا اس لئے اسے مار دیا جائے گا اور پھر بڑے چوہدری کو میری منت سماجت پر رحم آ گیا اور اس نے مجھے میری بیٹی کی لاش دینے کا وعدہ کر لیا۔ میں اب اس کے پاس جا رہی ہوں تاکہ گاؤں سے ریڑھی لا کر میں اپنی بیٹی کی لاش لے جاؤں''...... بوڑھی عورت نے رک رک کر پوری بات بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا بات ہوئی۔ کیوں تھوکا تھا تمہاری بیٹی نے اس آدمی پر اور پھر کیوں اسے مار دیا گیا''...... جوانا نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔

''اب کیا بتاؤں بیٹے۔ میری بیٹی بہت خوبصورت تھی۔ چھوٹے چوہدری نے اسے زبردستی اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کی تو میری بیٹی نے چھوٹے چوہدری کے منہ پر تھوک دیا اور بھاگ آئی۔ پھر کیا ہوا رات کو چھوٹا چوہدری اپنے آدمیوں کے ساتھ آیا اور زبردستی میری بیٹی کو اٹھا کر لے گیا اور انہوں نے سزا کے طور پر میری بیٹی کو بے عزت کر کے مار دیا''...... بوڑھی عورت نے روتے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

''تمہارے گاؤں والوں نے تمہاری کوئی مدد نہیں کی''...... جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں بوڑھی عورت کی

بات سن کر واقعی دھماکے ہونے لگ گئے تھے کیونکہ اس نے یہاں پاکیشیا میں ایکریمیا سے یکسر مختلف معاشرہ دیکھا تھا اور جیسے یہ بوڑھی عورت بتا رہی تھی ایسا تو ایکریمیا میں بھی نہ ہوتا تھا۔

''وہ بیچارے کیا کر سکتے تھے۔ ان کی بھی تو جوان بیٹیاں ہیں اور یہ سارا گاؤں اور یہاں کی زمینیں چوہدری حشمت کی ہیں''۔ بوڑھی عورت نے اپنے میلے سے دوپٹے سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

''تمہارے خاندان میں کوئی مرد نہیں ہے''...... جوانا نے پوچھا۔

''نہیں۔ پہلے میرے سر کا سائیں اس بڑے چوہدری کی خدمت کرتے کرتے مر گیا۔ پھر ایک بیٹا تھا۔ وہ چھوٹا سا تھا کہ چھوٹے چوہدری سے لڑ پڑا اور پھر اس کی لاش کھیتوں میں پڑی ملی۔ اس کے بازو، ٹانگیں اور گردن کاٹ دی گئی تھی۔ ایک بیٹی تھی وہ نامراد بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی''...... بوڑھی عورت نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ اس بڑے چوہدری کے پاس۔ میں بات کرتا ہوں اس سے''...... جوانا نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ تمہیں خدا کا واسطہ ایسے مت کرو۔ وہ بہت ظالم لوگ ہیں۔ وہ میری بیٹی کی لاش بھی نہ دیں گے۔ وہ اسے جلا کر راکھ کر دیں گے اور میں اس کی قبر پر جا کر رو بھی نہ سکوں گی۔ تم جاؤ میں چلی جاؤں گی''...... بوڑھی عورت نے کہا اور تیزی سے

آگے بڑھتی چلی گئی تو جوانا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ بوڑھی عورت نے جس انداز میں باتیں کی تھیں اس سے جوانا اس کے ساتھ جانے سے رک گیا تھا کیونکہ اسے واقعی احساس ہو گیا تھا کہ وہ تو اس چوہدری کو ڈانٹ ڈپٹ کر چلا جائے گا لیکن پھر اس بوڑھی عورت اور اس کے لواحقین کی اور بھی شامت آ جائے گی لیکن اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کسی وقت خود جا کر ان لوگوں سے بات کرے گا۔ چنانچہ وہ کار میں بیٹھا اور آگے بڑھ گیا۔ وہ اس وقت دارالحکومت سے تقریباً تیس کلومیٹر دور ایک نئے بننے والے فائیو سٹار ہوٹل جا رہا تھا یہ آٹھ منزلہ عظیم الشان ہوٹل خاصے وسیع رقبے میں پھیلا ہوا تھا۔ اس ہوٹل کا نام بھی ایکریمین ہوٹل تھا اور ہوٹل کی طرز تعمیر، اس کی اندرونی سجاوٹ حتیٰ کہ اس کے ویٹرز کی یونیفارم سب بالکل ایکریمین ہوٹلوں کی طرح کی تھی۔
جوانا ایک بار عمران کے ساتھ اس ہوٹل میں آیا تھا اور پھر وہ جب بھی بور ہوتا تو کار لے کر اس ہوٹل میں آ جاتا اور یہاں وہ کئی کئی گھنٹے گزار دیتا تھا کیونکہ یہاں پہنچنے کے بعد اسے واقعی ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے وہ دوبارہ ایکریمیا میں آ گیا ہو۔ یہ بات نہیں تھی کہ وہ پاکیشیا سے بور ہو گیا تھا اور ایکریمیا واپس جانا چاہتا تھا کیونکہ عمران کی طرف سے اس پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہ تھی لیکن بس چند گھنٹوں کے لئے ایکریمین ماحول میں رہنا بلاشبہ اسے اچھا لگتا تھا اس لئے وہ ادھر آ نکلتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل پہنچ گیا اور پھر

اس نے کار جیسے ہی ایک سائیڈ پر بنی ہوئی بڑی سی پارکنگ میں داخل کی تو وہ سامنے سے ٹائیگر کو آتے دیکھ کر چونک پڑا۔ ٹائیگر اپنی کار پارک کر کے واپس آ رہا تھا۔ وہ بھی جوانا اور اس کی کار کو دیکھ کر رک گیا۔ جوانا نے کار پارک کی اور پھر وہ کار سے باہر آ کر ٹائیگر کی طرف بڑھ گیا۔ سلام اور مصافحے کے بعد وہ دونوں ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''تم شاید آج یہاں پہلی بار آ رہے ہو۔ میں تو یہاں اکثر آتا رہتا ہوں''...... جوانا نے ٹائیگر کو غور سے ہوٹل کی عمارت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایک آدمی ہارڈی یہاں رہائش پذیر ہے۔ میں نے اس سے ملنا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کمال ہے۔ یہاں تو پورا ماحول ہی ایکریمین ہے''...... ٹائیگر نے ہال میں داخل ہو کر ادھر ادھر دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اس لئے تو میں اسے منی ایکریمیا کہتا ہوں''...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک کونے میں موجود اپنی مخصوص میز کی طرف بڑھ گیا۔

''تم وہاں بیٹھو۔ میں ہارڈی سے مل کر واپس آتا ہوں پھر بیٹھیں گے''...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات سر ہلا دیا۔ ٹائیگر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جبکہ جوانا اپنی پسندیدہ میز پر بیٹھ گیا۔

''کافی لے آؤ''...... جوانا نے ویٹر کے قریب آنے پر کہا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ جوانا کے ذہن میں بار بار وہ بوڑھی عورت اور اس کی بتائی ہوئی باتیں گھوم رہی تھیں۔ کافی اس کی میز پر سرو کر دی گئی اور وہ آہستہ آہستہ کافی سپ کرنے لگا۔ شراب وہ کافی عرصے سے چھوڑ چکا تھا ورنہ اب تک اس کی میز پر شراب کی خالی بوتلوں کا ڈھیر خاصی تعداد میں نظر آتا لیکن اب وہ ہاٹ کافی کو اس طرح سپ کر رہا تھا جیسے کافی شراب سے بھی زیادہ اسے لطف دے رہی ہو۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کے قریب آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کیا ہوا۔ مل گیا وہ آدمی''...... جوانا نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ اسے ایمرجنسی میں کہیں جانا پڑ گیا ہے۔ وہ پیغام چھوڑ گیا ہے کہ وہ کل واپس آئے گا''...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ویٹر کو ٹائیگر کے لئے کافی لانے کا کہہ دیا۔ ویٹر نے کافی کے برتن لا کر رکھ دیئے اور ٹائیگر کافی تیار کرنے میں لگ گیا۔

''ٹائیگر۔ کیا پاکیشیا کے دیہات میں بھی سنیکس ہوتے ہیں''...... اچانک جوانا نے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

''سنیکس سے تمہارا مطلب سانپ ہیں''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں''...... جوانا نے جواب دیا۔

''سانپ تو ہوتے ہی دیہاتوں میں ہیں۔ شہروں میں تو ہر طرف پختہ علاقے ہیں۔ وہاں سانپ کیسے آ سکتے ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''میں ان سنیکس کی بات نہیں کر رہا۔ ان انسانوں کی بات کر رہا ہوں جن کے افعال و اعمال سانپوں جیسے ہوتے ہیں''...... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اوہ! اچھا۔ سوری۔ میں سمجھا اصل سنیکس کے بارے میں پوچھ رہے ہو۔ تم ان سنیکس کی بات کر رہے ہو جن کی کلنگ کے تم چیف ہو''...... ٹائیگر نے کافی کو سپ کرتے ہوئے ہنس کر کہا۔

''کیسی تنظیم اور کیسا چیف۔ چھوڑو اس بات کو۔ یہاں تو غنڈوں اور بدمعاشوں کو مارنا بھی دہشت گردی اور جرم سمجھا جاتا ہے اس لئے بس ایک دو کیسز کے بعد تنظیم بے کار ہو گئی''...... جوانا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سنیکس تو ختم نہیں ہوں گے جوانا لیکن اصل میں تم ہاتھ ہلکا نہیں رکھ سکتے اس لئے معاملات گڑبڑ ہو جاتے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''بہرحال جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ''...... جوانا نے کہا۔

''تم نے یہ بات کیوں کی ہے۔ کیا کوئی خاص واقعہ ہوا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ میرا خیال تھا کہ یہ غنڈے، بدمعاش ہی سانپ ہیں اور

جو شہروں میں رہتے ہیں لیکن آج جو کچھ میں نے سنا ہے اس سے مجھے لگتا ہے کہ شہروں میں رہنے والے غنڈے اور بدمعاش تو سنپولیے ہیں۔ اصل سانپ تو دیہات میں رہتے ہیں“...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر مزید چونک پڑا۔

”ہوا کیا ہے۔ کچھ بتاؤ تو سہی“...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اس سے اس عورت کے کار سے ٹکرا کر گرنے اور پھر اس سے ہونے والی تمام باتیں دوہرا دیں۔

”ویری بیڈ۔ اس حد تک سفاکی۔ کیا وہاں کوئی قانون نہیں ہے“...... ٹائیگر نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

”یہی بات تو میں تم سے پوچھ رہا ہوں کیونکہ مجھے تو پاکیشیا کے دیہاتوں کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں“...... جوانا نے کہا۔

”میں نے سنا تو ہے کہ دیہاتوں کے بڑے زمیندار اپنے ملازموں، نوکروں اور زمین کو آباد کرنے والے غریب لوگوں جنہیں یہاں مزارع یا ہاری کہا جاتا ہے، پر ظلم کرتے ہیں لیکن اس انداز کے ظلم کا تو میں نے سوچا بھی نہ تھا“...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے پہلے تو یہ خیال آیا تھا کہ میں اس عورت کے ساتھ جا کر اس چوہدری اور اس کے بیٹے کا خاتمہ کر دوں لیکن پھر میں نے جب اس عورت کی حالت دیکھی تو میں نے اپنا ارادہ بدل دیا کیونکہ

میں تو کارروائی کر کے چلا جاتا لیکن اس عورت اور اس کے رشتہ داروں کی زندگیاں اجیرن کر دی جاتیں لیکن اگر اس بوڑھی عورت کی باتیں سچ ہیں تو پھر ان سانپوں کے سر کچلنا انتہائی ضروری ہیں“۔ جوانا نے کہا۔

”لیکن ان کے خلاف کوئی ثبوت تو نہیں ملے گا اور نہ ہی کسی آدمی نے اس کے خلاف گواہی دینی ہے“...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

”تمہارا خیال ہے کہ ہم باقاعدہ قانونی کارروائی کریں۔ اس بڑے چوہدری کی گردن پر جب میرا ہاتھ ہو گا تو پھر کسی ثبوت اور گواہی کی ضرورت نہیں پڑے گی“...... جوانا نے کہا۔

”کہاں وہ عورت تمہاری کار سے ٹکرائی تھی اور اس بڑے چوہدری اور عورت کا نام کیا ہے۔ گاؤں کا کیا نام تھا“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”اس عورت کے نام کا تو مجھے علم نہیں ہے اور نہ ہی میں نے پوچھا البتہ اس نے بڑے چوہدری کا نام حشمت بتایا تھا“...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس جگہ کے بارے میں بتا دیا جہاں وہ بوڑھی عورت اس کی کار سے ٹکرا کر گری تھی۔

”ٹھیک ہے۔ میں کل جا کر ساری معلومات حاصل کروں گا۔ پھر تمہیں رپورٹ دوں گا۔ ایسے سانپوں کا خاتمہ واقعی ضروری ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔

''تمہیں وہاں کوئی کیسے کچھ بتائے گا۔ وہ سب لوگ تو ان سے انتہائی خوفزدہ ہوں گے''...... جوانا نے کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ یہ علاقہ دارالحکومت کے قریب ہے۔ اس علاقے کے بہت سے لوگ ہوٹلوں اور کلبوں میں ملازم ہوں گے۔ میں ان میں سے کسی کو تلاش کر کے اس کے ذریعے معلومات حاصل کر لوں گا''...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم نے یہاں کب تک رکنا ہے''...... ٹائیگر نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

''میں تو دو چار گھنٹے اور بیٹھوں گا۔ کیوں''...... جوانا نے کہا۔

''تو پھر مجھے اجازت دو۔ میں بہرحال ایک دو روز میں معلومات حاصل کر کے وہاں رانا ہاؤس آ جاؤں گا۔ پھر جیسے صورت حال ہو گی ویسے ہی کر لیں گے''...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا تو جوانا نے بھی اٹھ کر اثبات میں سر ہلا دیا اور ٹائیگر اس سے مصافحہ کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کا چہرہ اس کے جسم کی مناسبت سے خاصا چوڑا تھا اور اس پر زخموں کے مندمل شدہ نشانات جگہ جگہ پھیلے ہوئے تھے۔ تنگ پیشانی اور آگے کو نکلی ہوئی ٹھوڑی کو دیکھ کر ہی محسوس ہو جاتا تھا کہ وہ کوئی بڑا بدمعاش اور غنڈہ ہے اور فطرتاً سفاک آدمی ہے۔ دروازے سے ایک چھوٹے قد لیکن گول مٹول جسم کا مالک آدمی اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس نے ڈارک براؤن رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔

''اوہ۔ ٹموتھی تم۔ آؤ''...... میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سناؤ کیسے ہو جاسٹن۔ کیسا جا رہا ہے تمہارا کاروبار''...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر میز کی دوسری طرف کرسی پر

بیٹھ گیا۔
''ٹھیک جا رہا ہے۔ کوئی خاص بات جو تم آج ادھر آ نکلے
ہو''...... جاسٹن نے کہا۔
''پہلے مجھے میری پسندیدہ شراب کی بوتل دو۔ میں تمہارے لئے
ایک بڑا کام لے کر آیا ہوں''......ٹموتھی نے کہا۔
''اچھا۔ پھر تو واقعی تم پوری بوتل کے حقدار ہو''...... جاسٹن نے
مسکراتے ہوئے کہااور اٹھ کر اس نے سائیڈ پر موجود ایک الماری
کھولی۔ اس میں سے شراب کی ایک بوتل نکالی اور لا کر ٹموتھی کے
سامنے رکھ دی۔
''تم نہیں لو گے''......ٹموتھی نے تیزی سے بوتل جھپٹتے ہوئے
کہا۔
''نہیں۔ میں آفس میں شراب نہیں پیتا''...... جاسٹن نے
جواب دیا تو ٹموتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر بوتل کھول کر
اس نے اسے منہ سے لگایا اور اس وقت منہ سے ہٹائی جب آدھی
سے زیادہ بوتل اس کے حلق سے نیچے اتر گئی۔
''گڈ۔ یہ ہوتی ہے شراب۔ باقی تو پانی ہوتے ہیں''...... ٹموتھی
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جاسٹن بے اختیار مسکرا دیا۔
''دارالحکومت کے قریب ایک گاؤں ہے جوہر نگر۔ کیا تم نے
دیکھا ہوا ہے''......ٹموتھی نے کہا تو جاسٹن بے اختیار چونک پڑا۔
''گاؤں۔ میرا کسی گاؤں سے کیا تعلق''...... جاسٹن نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔
''اس کا مطلب ہے کہ تم اس گاؤں کے چوہدری حشمت کو بھی
نہیں جانتے ہو گے''......ٹموتھی نے کہا۔
''نہیں۔ کون ہے یہ''...... جاسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔
''حیرت ہے۔ تم اتنے عرصے سے یہ کلب بزنس کر رہے ہو
لیکن چوہدری حشمت کو نہیں جانتے۔ ریڈ کلب کا اصل مالک وہی
ہے''......ٹموتھی نے کہا تو جاسٹن بے اختیار اچھل پڑا۔
''ریڈ کلب لیکن اس کا مالک تو ہاشم خان ہے''...... جاسٹن نے
کہا تو ٹموتھی ہنس پڑا۔
''وہ تو ڈمی آدمی ہے۔ اصل مالک چوہدری حشمت ہے اور یہ
بھی سن لو کہ چوہدری حشمت پاکیشیا میں ڈرگ بزنس کا بہت بڑا
سرغنہ ہے۔ ریڈ ڈاگ نامی تنظیم کا سربراہ بھی وہی ہے لیکن بظاہر وہ
عام سا دیہاتی آدمی ہے۔ کسی کے سامنے نہیں آتا''......ٹموتھی نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔ ساتھ ساتھ وہ شراب بھی پی رہا تھا۔
''اچھا ہو گا۔ پھر''...... جاسٹن نے قدرے اکتائے ہوئے لہجے
میں کہا۔
''ایک آدمی ہے ہارڈی۔ جانتے ہو اسے''......ٹموتھی نے کہا۔
''ایک نہیں کئی ہارڈیوں کو جانتا ہوں اور سنو۔ صاف صاف بتایا
کرو کھل کر''...... اس بار جاسٹن نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ ہارڈی ایکریمیا کی ایک بین الاقوامی ڈرگ بزنس کی تنظیم بلیک سٹار کا یہاں نمائندہ ہے اور بلیک سٹار یہاں پاکیشیا میں اپنے قدم جمانا چاہتی ہے اور ہارڈی اس سلسلے میں مختلف لوگوں سے مل رہا ہے۔ وہ چونکہ کافی طویل عرصے سے یہاں رہ رہا ہے اور اس کے تعلقات بھی خاصے وسیع ہیں اس لئے وہ یہاں قدم جما رہا ہے اس لئے اس ہارڈی کا خاتمہ کرنا ہے اور میں نے یہ کام بک کر لیا ہے۔ اب تم بتاؤ کہ کیا تم یہ کام کرو گے''...... ٹموتھی نے کہا تو جاسٹن نے ایک طویل سانس لیا۔

''کام تو ہمارا ہے لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ اس ہارڈی کی تفصیل کیا ہے۔ وہ کہاں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ اس کا حلیہ کیا ہے تاکہ مجھے اندازہ ہو سکے کہ میں نے کسے آفر کرنی ہے اور یہ بھی بتاؤ کہ رقم کتنی دو گے''...... جاسٹن نے اس بار خالصتاً کاروباری انداز میں کہا تو ٹموتھی نے اسے ہارڈی کے بارے میں مطلوبہ تفصیل بتا دی۔

''ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ تم کسے آف کرانا چاہتے ہو۔ بولو۔ کتنی رقم دو گے''...... جاسٹن نے کہا۔

''تم بتاؤ''......ٹموتھی نے کہا۔

''صرف پچاس لاکھ ڈالر''...... جاسٹن نے کہا تو ٹموتھی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''میں نے تمہیں پاکیشیا کے صدر کو آف کرانے کی بات نہیں کی۔ ایک عام سے بدمعاش کی بات کی ہے۔ میں نے اس کام کی

ایک لاکھ ڈالر میں بکنگ کی ہے اور تم مجھ سے پچاس لاکھ ڈالر مانگ رہے ہو''...... ٹموتھی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''پھر تمہیں اس ہارڈی کے بارے میں معلوم نہیں ہے ٹموتھی۔ جس ہارڈی کی تم بات کر رہے ہو یہ عام بدمعاش نہیں ہے۔ اس ملک کا سب سے بڑا بلیک میلر ہے اور اس کا خاصا وسیع گینگ ہے''...... جاسٹن نے کہا۔

''اوہ۔ تم غلط سمجھے ہو۔ اس ہارڈی کو میں بھی جانتا ہوں جس کی تم بات کر رہے ہو۔ اس کے کان کی ایک لو کٹی ہوئی ہے لیکن یہ دوسرا ہارڈی ہے اور ریڈ روز کلب میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ ٹھہرو۔ میں تمہیں اس کی تصویر دکھاتا ہوں''...... ٹموتھی نے کہا اور جیب سے ایک لفافہ نکال کر اس نے اسے کھولا اور اس میں سے ایک تصویر نکال کر اس نے جاسٹن کے سامنے رکھ دی۔

''اوہ اچھا۔ تم اس کی بات کر رہے ہو۔ اسے بھی میں جانتا ہوں۔ چلو ٹھیک ہے۔ ایک لاکھ ڈالر ہی دے دو''...... جاسٹن نے کہا۔

''نہیں پچاس ہزار ڈالر تمہارے پچاس ہزار ڈالر میرے اور یہ بھی تمہارے لئے ہے ورنہ عام سے کسی پیشہ ور قاتل کو دس ہزار ڈالر دے کر بھی اس کا خاتمہ کرایا جا سکتا ہے''......ٹموتھی نے کہا۔

''چلو آخری بات کر رہا ہوں۔ ساٹھ ہزار ڈالر دے دو''۔ جاسٹن نے کہا۔

''اوکے۔ٹھیک ہے ڈن''...... ٹموتھی نے کہا اور جیب سے ڈالرز کی گڈیاں نکال کر اس نے جاسٹن کے سامنے رکھ دیں۔

''یہ تیس ہزار ڈالر ہیں آدھے۔ باقی کام کے بعد''...... ٹموتھی نے کہا تو جاسٹن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے گڈیاں اٹھا کر میز کی دراز میں ڈال دیں۔

''اب بتاؤ کب تک کام ہو جائے گا''...... ٹموتھی نے کہا۔

''ایک ہفتے کے اندر''...... جاسٹن نے جواب دیا۔

''اوکے۔ جب کام ہو جائے تو مجھے کال کر دینا''...... ٹموتھی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''یہ تصویر میرے پاس چھوڑ دو''...... جاسٹن نے کہا تو ٹموتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ناشتے کے بعد اخبارات کے مطالعے میں مصروف تھا جبکہ سلیمان شاپنگ کے لئے گیا ہوا تھا۔ ان دنوں چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہیں تھا اس لئے عمران دوپہر تک اخبارات، رسالے اور کتابیں پڑھتا اور پھر دوپہر کے بعد وہ رات گئے تک آوارہ گردی کے لئے نکل جاتا تھا اور ابھی وہ ناشتے سے فارغ ہو کر اخبارات کے مطالعے میں ہی مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مداں بندہ ناداں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ولد عبدالرحمٰن بول رہا ہوں''...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگا کر اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے کوئی ٹیپ چل رہا ہو۔ اس کی نظریں بدستور اخبار پر جمی ہوئی تھیں۔

''جوزف بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے جوزف کی

مؤدبانہ آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ جوزف کی کال اس کے لئے قطعی غیر متوقع تھی۔

''کیا ہوا۔ کیا کوئی وچ ڈاکٹر ناراض ہو گیا ہے''...... عمران نے اخبار کو سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

''باس۔ آپ جوانا کو واپس ایکریمیا جانے کی اجازت دے دیں''...... جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران پہلے سے بھی زیادہ چونک پڑا۔

''کیا ہوا۔ کیا ایکریمیا سے کسی لڑکی کا فون آ گیا ہے''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جوانا گذشتہ ایک ماہ سے دارالحکومت کی حدود سے باہر نئے بننے والے ایکریمین ہوٹل میں جا کر کئی کئی گھنٹے گزار کر آتا ہے اور پھر آ کر مجھ سے مسلسل ایکریمیا کے بارے میں ہی باتیں کرتا رہتا ہے''...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا اس نے خود تمہیں کہا ہے کہ وہ اسے ایکریمیا جانے کی اجازت لے دو یا تم نے اپنے طور پر اندازہ لگایا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں ایکریمیا کی باتیں سن سن کر تنگ آ گیا ہوں باس''۔ جوزف نے کہا۔

''جبکہ وہ تمہاری افریقہ کے بارے میں باتیں سن کر کبھی تنگ نہیں آیا۔ پھر''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ وہ ایکریمیا کی باتیں اس انداز میں کرتا ہے جیسے اسے ایکریمیا بہت یاد آ رہا ہو۔ بالکل ایسے جیسے لاساشی جھیل کے پانی سے بچھڑنے والی کونج آوازیں نکالتی ہے''...... جوزف نے کہا۔

''کہاں ہے جوانا۔ میری اس بات کراؤ''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو ماسٹر۔ میں جوانا بول رہا ہوں''...... تھوڑی دیر بعد جوانا کی آواز سنائی دی۔

''جوزف بتا رہا ہے کہ ان دنوں تمہیں ایکریمیا بے حد یاد آ رہا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ تم شاید کسی خوف کی وجہ سے ایکریمیا جانے کی اجازت نہیں مانگ رہے اس لئے اس نے مجھے فون کر کے درخواست کی ہے کہ تمہیں ایکریمیا واپس جانے کی اجازت دے دوں''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر۔ اب میں نے ایکریمیا واپس جا کر کیا کرنا ہے۔ اب تو وہاں تمام حالات ہی بدل گئے ہوں گے اور پھر میرا مزاج اور فطرت بھی بدل گئی ہے''...... جوانا نے جواب دیا۔

''شادی کر کے بچے پالنا جیسے کہ اچھے شوہر کیا کرتے ہیں اور کیا کرتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ میرے بس سے باہر ہے ماسٹر''...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کیا تمہارے بس میں ہے وہ بتا دو''...... عمران نے کہا۔

''ماسٹر۔ میں سنیکس کے سر کچلنا چاہتا ہوں لیکن ایسا کر نہیں سکتا۔ آپ رانا ہاؤس آتے ہی نہیں ہیں۔ سارا دن مجھے جوزف کے وچ ڈاکٹروں اور دیوی دیوتاؤں اور دیویوں کے قصے سننے پڑتے ہیں اس لئے میں خیال بدلنے کے لئے ایکریمین ہوٹل چلا جاتا ہوں اور پھر واپس آ کر میں جوزف کو وہاں کے بارے میں بتاتا ہوں اس لئے وہ شاید یہ سمجھنے لگ گیا ہے کہ میں ایکریمیا جانا چاہتا ہوں''...... جوانا نے کہا۔

''تم سنیکس کلر کے چیف ہو۔ تمہاری تنظیم کو سرکاری سرپرستی حاصل ہے۔ تمہیں کس نے منع کیا ہے کہ تم اس تنظیم کے تحت کام نہ کرو''...... عمران نے کہا۔

''ماسٹر۔ جب بھی میں کام کرتا ہوں یہاں سب چیخ پڑتے ہیں۔ جیسے میں نے سانپوں کی بجائے معصوم انسانوں کے سر کچل دیئے ہوں اور ماسٹر اب تو مجھے نئی بات کا علم بھی ہوا ہے کہ اصل سنیکس تو پاکیشیا کے دیہات میں رہتے ہیں جن کی طرف کسی کی توجہ ہی نہیں ہے''...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ دیہات میں سنیکس۔ کیا مطلب۔ تم کب گئے ہو پاکیشیا کے کسی دیہات میں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا تو جوانا نے ایکریمین ہوٹل جاتے ہوئے بوڑھی عورت کے کار سے ٹکرانے اور پھر اس عورت سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

''اس کے باوجود تم اسے ان حالات میں چھوڑ کر ہوٹل چلے گئے۔ کیوں''...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی تلخ ہو گیا۔

''ماسٹر۔ میں تو اس کے ساتھ جانا چاہتا تھا لیکن وہ میرے ساتھ جانے کا سن کر ہی اس قدر خوفزدہ ہو گئی کہ مجھے مجبوراً اپنا ارادہ بدلنا پڑا کیونکہ لڑکی تو اب زندہ نہ ہو سکتی تھی لیکن وہ لوگ اس بوڑھی عورت اور اس کے دوسرے رشتہ داروں کو بھی بعد میں ہلاک کر سکتے تھے۔ ہوٹل میں اچانک ٹائیگر مل گیا تو میں نے ٹائیگر کو بھی یہ ساری بات بتائی تو اس نے کہا کہ وہ ایک دو روز کے اندر اس چوہدری حشمت کے بارے میں تفصیلات معلوم کر کے مجھے بتائے گا لیکن ابھی تک تو اس نے رابطہ ہی نہیں کیا''...... جوانا نے کہا۔

''ویری بیڈ۔ اس قدر ظلم اور اس طرح کھلے عام۔ تم وہیں ٹھہرو میں ٹائیگر سے خود بات کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ میں بھی تمہارے ساتھ وہاں چلوں''۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور اس نے الماری میں سے ٹرانسمیٹر نکال کر اسے میز پر رکھا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور''...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''کہاں موجود ہو اس وقت۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''اپنے کمرے میں ہی ہوں باس۔ باہر جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ اوور''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''او کے۔ پھر میں فون پر بات کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل''۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ٹائیگر۔ تمہیں ایکریمین ہوٹل میں جوانا نے اس چوہدری حشمت کے بارے میں کچھ بتایا تھا''...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

''یس باس ہوئی تھی بات''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''پھر تم نے اس بارے میں کیا معلومات حاصل کی ہیں''۔ عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

''باس۔ چوہدری حشمت جوہر نگر کا بہت بڑا زمیندار ہے۔ اس کا ڈیرہ تو وہیں جوہر نگر میں ہی ہے لیکن اس کی ایک رہائش گاہ دارالحکومت کے قریب کالونی میں بھی ہے۔ اس پورے علاقے کا مالک چوہدری حشمت تھا۔ اس نے یہ پوری کالونی فروخت کی تھی اور وہاں اس نے انتہائی شاندار کوٹھی بنوائی ہوئی ہے۔ وہ زیادہ تر ڈیرے پر ہی رہتا ہے لیکن کبھی کبھار شہر بھی آ جاتا ہے۔ اس بوڑھی عورت کا گاؤں سڑک کے پار ہے۔ اسے کاورن گاؤں کہتے ہیں۔

چھوٹا سا گاؤں ہے اور وہاں کے تمام رہنے والے چوہدری حشمت کے ہی مزارع ہیں۔ اس بوڑھی عورت کا نام مائی بخشو بتایا گیا ہے۔ اس کی نوجوان بیٹی جس کا نام رقیہ تھا اسے چوہدری حشمت کے بیٹے چوہدری نثار نے جسے یہاں چھوٹا چوہدری کہا جاتا ہے اپنے ساتھ جانے کے لئے کہا تو رقیہ اس کے منہ پر تھوک کر بھاگ گئی۔ چھوٹے چوہدری نے اسے اپنی بے عزتی سمجھا اور پھر اپنے ڈیرے سے آدمی منگوا کر اسے زبردستی اس کے گھر سے اٹھا کر ڈیرے پر لے گیا۔ اس کی ماں روتی پیٹتی گاؤں کے امام مسجد کے ساتھ ڈیرے پر گئی تو چوہدری حشمت نے اس کی بیٹی کو بھیجنے سے انکار کر دیا اور یہ کہہ دیا کہ کل آ کر وہ اپنی بیٹی کی لاش لے جائے اور اس کے ساتھ ہی اسے جان سے مار دینے کی دھمکی دے کر ڈیرے سے نکال دیا اور امام مسجد اسے واپس گاؤں لے آیا اور پھر ساری رات وہ بوڑھی عورت روتی رہی لیکن گاؤں والے اس کی کوئی مدد نہ کر سکتے تھے۔

دوسرے روز اس نے صبح ہی ڈیرے پر جانے کی کوشش کی لیکن اسے روک دیا گیا کیونکہ ابھی اس کی لڑکی کو ہلاک نہیں کیا گیا تھا۔ پھر شام کے وقت اسے اطلاع ملی کہ اس کی لڑکی کو ہلاک کر دیا گیا تو وہ بے چاری روتی پیٹتی ہوئی جوہر نگر جاتے ہوئے جوانا کی کار سے ٹکرا گئی۔ بہرحال بڑے چوہدری نے لڑکی کی لاش خود کسی ریڑھی پر ڈال کر گاؤں بھجوا دی اور گاؤں والوں نے اسے دفن کر

دیا۔ وہ بوڑھی عورت پہلے صدمے سے بے ہوش ہوئی پھر اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک ہوگئی۔ میں نے کل شام ان سارے واقعات کے بارے میں تصدیق کی تھی اور آج میرا ارادہ تھا کہ میں رانا ہاؤس جا کر جوانا سے اس بارے میں بات کروں گا''...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ سب معلومات تمہیں کہاں سے حاصل ہوئیں۔ کیا تم گاؤں گئے تھے''...... عمران نے پوچھا۔

''جناب۔ ہوٹل ذیشان کا ایک ویٹر جوہر نگر کا رہنے والا ہے۔ مجھے اس لئے اس بارے میں معلوم تھا کہ ایک بار اس کی بیوی بیمار تھی تو اس کی پریشانی دیکھ کر میں نے اس سے پوچھ لیا تو اس نے بتایا کہ وہ جوہر نگر کا رہنے والا ہے اور اسے اطلاع ملی ہے کہ وہاں اس کی بیوی بے حد بیمار ہے لیکن وہ اس قابل نہیں تھا کہ اسے کسی ٹیکسی میں یہاں لے آتا اور ہسپتال داخل کراتا تو میں نے اس کا بندوبست کرا دیا۔ پھر میں نے ہسپتال میں بھی اس سے رابطہ رکھا اور جب اس کی بیوی صحت مند ہوگئی تو میں نے اسے اس کے کہنے پر واپس گاؤں بھجوا دیا تھا اس لئے میں نے اس ویٹر کو یہ معلومات حاصل کرنے کا کام دیا اور اسے ہوٹل سپروائزر سے چھٹی لے کر دی۔ کل رات وہ ویٹر واپس آیا ہے اور اس نے یہ ساری تفصیل مجھے بتائی ہے''...... ٹائیگر نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم یہ معلوم کراؤ کہ اس وقت وہ چوہدری حشمت اور اس کا بیٹا

کہاں موجود ہیں اور پھر مجھے فون کر کے بتاؤ۔ میں تمہارے فون کا انتظار کر رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اس کے ذہن میں ٹائیگر کی بتائی ہوئی باتیں بچھو کی طرح ڈنک مار رہی تھیں۔ وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس طرح بھی انسانی جانوں سے کھلے عام کھیلا جا سکتا ہے اور وہ بھی دارالحکومت کے قریب اور اس دور میں جب ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے باقاعدہ این جی اوز بھی کام کر رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ ایک چوہدری حشمت اور اس کے بیٹے کو سزا دینے سے تو ایسے جرائم نہیں رک سکتے تھے۔ پورے پاکیشیا میں پھیلے ہوئے دیہات میں لاکھوں نہیں تو سینکڑوں ایسے چوہدری ہوں گے۔ پھر اسے کیا کرنا چاہئے۔ یہی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ وہ کافی دیر بیٹھا سوچتا رہا اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ''...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں''۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا

''یس سر۔ میں بات کراتا ہوں سر''۔ دوسری طرف سے کہا گیا

''سلطان بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا ہوا ہے۔ خیریت تو ہے۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے"...... سرسلطان نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ سرسلطان اس کی سنجیدگی کی وجہ سے بوکھلا گئے ہیں۔

"سرسلطان۔ یہ ہمارے ملک کے دیہاتوں میں کیا ہو رہا ہے۔ کیا پاکیشیا کے غریب عوام کا کوئی محافظ نہیں ہے۔ کیا آپ اور آپ جیسے بڑے آفیسر جو بڑی بڑی سیٹوں پر براجمان ہیں وہ غریب عوام کو کاٹنے والے سانپوں سے نہیں بچا سکتے۔ آخر غریب بے بس اور لاچار عوام کہاں جا کر فریاد کریں"...... عمران نے پہلے سے زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا ہے۔ مجھے بتاؤ۔ جو تم اس قدر سنجیدہ ہو رہے ہو"...... سرسلطان نے اس بار واقعی پریشان ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے انہیں بوڑھی عورت اور اس کی بیٹی کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"ویری بیڈ۔ اس قدر ظلم۔ اس قدر کھلے عام ایسا انسانیت سوز ظلم۔ ویری بیڈ۔ میں ابھی آئی جی پولیس سے بات کرتا ہوں۔ ایسے لوگوں کو عدالت کے کٹہرے میں ضرور آنا چاہئے"۔ سرسلطان نے کہا۔

"وہ بڑے جاگیردار ہیں اس لئے پولیس ان کا کیا بگاڑ لے گی۔ پھر ان کے خلاف گواہی کون دے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم بتاؤ کہ کیا کیا جا سکتا ہے۔ مجھے بتاؤ۔ میں وہ سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے ذاتی طور پر یہ سب کچھ سن کر دلی رنج پہنچا ہے"۔ سرسلطان نے بڑے صدمے بھرے لہجے میں کہا

"مجھے خود سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کیا کیا جا سکتا ہے اور اسی جھونک میں، میں نے آپ کو فون کر دیا ہے۔ ظاہر ہے آپ کیا کر سکتے ہیں۔ ایسے جاگیردار ہزاروں کی تعداد میں ہوں گے اور پورے پاکیشیا میں پھیلے ہوئے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"عمران بیٹے۔ تم بڑے جاگیرداروں اور زمینداروں کی بات کر رہے ہو۔ اب تو پاکیشیا میں قانونی طور پر جاگیریں اور بڑی زمینداریاں ختم کر دی گئی ہیں۔ البتہ کچھ لوگ اپنے نوکروں اور اپنے فرضی رشتہ داروں کے ناموں پر اراضی خرید لیتے ہیں اور اس طرح عملی طور پر وہ بڑے جاگیردار اور زمیندار بن جاتے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ اس چوہدری نے بھی ایسا ہی کر رکھا ہو گا"...... سرسلطان نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا قانون ان کے ہاتھوں سے بے بس ہے۔ کیا اس پورے ملک میں سروے نہیں کرایا جا سکتا تاکہ ایسے لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جا سکے جو اس طرح نہ صرف

قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں بلکہ انسانوں پر بھی ظلم کر رہے ہیں اور وہ ان جاگیروں اور زمینوں کی وجہ سے فرعون بنے ہوئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ یہ کام واقعی ہو سکتا ہے۔ اچھا ہوا تم نے یہ بات کر دی۔ میں ابھی سیکرٹری زراعت کو کہتا ہوں کہ وہ پورے ملک میں سروے کرائے اور سیکرٹری قانون سے کہتا ہوں کہ وہ اس سلسلے میں مزید سخت قانون تیار کر کے اسمبلی سے پاس کرائے''...... سرسلطان نے کہا۔

''شکریہ۔ چلو آپ سے بات کرنے کا کچھ تو فائدہ ہوا''۔ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم بے فکر رہو۔ اب میں اسے ساتھ ساتھ مانیٹر بھی کرتا رہوں گا۔ تم نے یہ واقعہ بتا کر میری روح تک کو لرزا دیا ہے''۔ سرسلطان نے کہا۔

''میری طرف سے اور پورے پاکیشیا کے غریب عوام کی طرف سے شکریہ قبول کیجئے۔ اللہ حافظ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کا ستا ہوا چہرہ قدرے نارمل ہو گیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سرسلطان اب بھوت کی طرح اس کام کے پیچھے پڑ جائیں گے۔ اس طرح پورے پاکیشیا میں ایسے لوگوں کا خود بخود محاسبہ ہو جائے گا کیونکہ جب بڑی زمینداریاں اور جاگیریں ہی نہیں رہیں گی تو پھر اس انداز کے ظلم

بھی خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ ابھی عمران بیٹھا یہی سب کچھ سوچ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے رسیور اٹھا کر اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ کیا معلوم ہوا ہے اس بڑے اور چھوٹے چوہدری کے بارے میں''...... عمران نے پوچھا۔

''باس۔ چھوٹا چوہدری تو مستقل طور پر وہیں ڈیرے پر ہی رہتا ہے اس لئے وہ تو اب بھی وہیں ہو گا جبکہ میں نے چوہدری حشمت کی رہائش گاہ کا فون نمبر ٹریس کر کے وہاں سے معلوم کیا ہے تو یہ بتایا گیا ہے کہ چوہدری حشمت کبھی کبھار ہی یہاں آتا ہے اس لئے وہ بھی ظاہر ہے ڈیرے پر ہی ہو گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم میرے فلیٹ پر آ جاؤ۔ میں جوانا کو بھی یہاں بلا لیتا ہوں تاکہ یہاں سے سنیک کلرز کی ٹیم اپنے مشن کے لئے روانہ ہو سکے''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ کیا آپ بھی سنیک کلرز کے رکن بن گئے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میں پرنس آف افریقہ جوزف کی نمائندگی کروں گا''...... عمران

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رانا ہاؤس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

''پرنس آف افریقہ جناب جوزف دی گریٹ کا نمائندہ خصوصی علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا نمائندہ خصوصی آقا کو کہتے ہیں باس''...... دوسری طرف سے جوزف نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''ارے نہیں۔ نمائندہ خصوصی اسے کہتے ہیں جسے خصوصی اختیارات دیئے جائیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر آپ میرے نمائندہ خصوصی کیسے بن سکتے ہیں۔ آپ تو آقا ہیں''...... جوزف نے کہا۔

''چلو نمائندہ عمومی بن جاؤں گا۔ تم بے فکر رہو اور جوانا سے بات کراؤ''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ آپ صرف آقا ہی رہیں گے۔ کوئی نمائندہ خصوصی یا عمومی نہیں بن سکتے''...... دوسری طرف سے جوزف نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور سائیڈ پر رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''جوانا بول رہا ہوں ماسٹر''...... تھوڑی دیر بعد جوانا کی آواز

سنائی دی۔

''چیف آف سنیک کلرز کی خدمت میں دست بستہ عرض ہے کہ وہ میرے فلیٹ پر قدم رنجہ فرما کر رونق بخشیں تا کہ ان کی سرکردگی میں ٹیم سنیکس کو کل کرنے کے لئے روانہ ہو سکے''...... عمران نے کہا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ماسٹر۔ کسے ساتھ لے کر آؤں آپ کے فلیٹ پر''...... جوانا نے حیران ہو کر پوچھا۔ وہ شاید عمران کے فقرے قدم رنجہ فرمانا سے یہی سمجھا تھا کہ عمران کسی کو ساتھ لے آنے کی بات کر رہا ہے۔

''ارے۔ تم اکیلے ہی کافی ہو۔ ٹائیگر کو میں نے بلا لیا ہے اور ہم ان چوہدری صاحبان سے ملنے جائیں گے''...... عمران نے اس بار سادہ سے لہجے میں کہا۔

''ماسٹر۔ آپ ٹائیگر کو میرے ساتھ بھیج دیں۔ اتنا ہی کافی ہے۔ آپ آرام کریں''۔ جوانا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا

''تم بے فکر رہو۔ میں تمہاری ٹیم میں صرف واچر کے طور پر شامل رہوں گا''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

''ٹھیک ہے ماسٹر۔ میں آ رہا ہوں''...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

سر عبدالرحمٰن اپنے آفس میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... سر عبدالرحمٰن نے فائل سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

''سیکرٹری وزارت داخلہ صاحب بات کرنا چاہتے ہیں سر''۔ دوسری طرف سے ان کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... سر عبدالرحمٰن نے فائل سے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔

''ہیلو۔ چوہدری شوکت بول رہا ہوں سر عبدالرحمٰن صاحب''۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ یہ نئے سیکرٹری داخلہ تھے کیونکہ سابقہ سیکرٹری داخلہ سر راشد ریٹائر ہو گئے تھے۔

''یس سر فرمایئے۔ کیسے یاد کیا ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

''میرے ایک قریبی عزیز چوہدری حشمت دارالحکومت کے قریب ایک گاؤں جوہر نگر کے زمیندار ہیں اور وہیں رہتے ہیں۔ ان کو ان کے بیٹے چوہدری نثار سمیت ان کے ڈیرے سے اغوا کر لیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سر عبدالرحمٰن بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تو پھر جناب یہ کیس تو پولیس کا ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''اغوا کرنے والوں میں آپ کا بیٹا عمران بھی شامل ہے''۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو سر عبدالرحمٰن بے اختیار اچھل پڑے۔

''عمران اغوا کرنے والوں میں شامل تھا۔ آپ کو کس نے اطلاع دی ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چوہدری حشمت دارالحکومت بھی آتا جاتا رہتا ہے۔ یہاں جوہر ٹاؤن میں اس کی کوٹھی ہے۔ اس کا منیجر قاسم آپ کے بیٹے کو پہچانتا ہے۔ وہ اس وقت ڈیرے پر موجود تھا جب آپ کا بیٹا ایک مقامی آدمی اور ایک دیوہیکل ایکریمین حبشی کے ساتھ وہاں ڈیرے پر پہنچا اور پھر وہاں انہوں نے شاید بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی کہ قاسم اور باقی لوگ جو وہاں موجود تھے وہ سب بے

ہوش ہو گئے اور جب انہیں ہوش آیا تو چوہدری حشمت اور ان کا
بیٹا غائب تھے۔ قاسم آپ کے بیٹے کو جانتا ہے کیونکہ وہ آپ کے
سپرنٹنڈنٹ فیاض کا دوست ہے اور اس کی کئی بار عمران سے بھی
ملاقات ہو چکی ہے۔ اس نے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ
آپ کا بیٹا اپنے ساتھیوں سمیت ان دونوں کو کار میں ڈال کر لے
گیا ہے۔ اس نے مجھے فون کر کے اطلاع دی ہے اور میں اس لئے
آپ کو فون کر رہا ہوں کہ اس واردات میں آپ کا بیٹا بھی شامل
ہے۔ اگر میرے عزیز یا اس کے بیٹے کو کچھ ہوا تو آپ کے بیٹے کو
اس کا عبرتناک خمیازہ بھگتنا پڑے گا''...... چوہدری شوکت کا لہجہ آخر
میں یکلخت بے حد کرخت ہو گیا۔

''اگر میرے بیٹے نے کوئی جرم کیا ہے تو اسے اس کا نتیجہ بھگتنا
ہو گا۔ آپ نے خواہ مخواہ مجھے فون کیا۔ آپ پولیس کو فون کریں اور
قانونی کارروائی کرائیں''...... سر عبدالرحمٰن نے خشک لہجے میں کہا اور
اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''نانسنس۔ مجھے فون کر رہا ہے جیسے میں نے عمران کو وہاں بھیجا
ہو۔ نانسنس''...... سر عبدالرحمٰن نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور
پھر اچانک ایک خیال کے تحت وہ چونک پڑے۔ انہوں نے ہاتھ
بڑھا کر فون کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور
پھر رسیور اٹھا کر انہوں نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''سلیمان بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی

آواز سنائی دی۔

''عبدالرحمٰن بول رہا ہوں۔ کہاں ہے عمران''...... سر عبدالرحمٰن
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''السلام علیکم بڑے صاحب۔ چھوٹے صاحب کہیں گئے ہوئے
ہیں۔ مجھے بتا کر نہیں گئے۔ میں بازار گیا ہوا تھا۔ ابھی تھوڑی دیر
پہلے واپس آیا ہوں''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں
کہا گیا۔

''اسے تلاش کرو۔ وہ جہاں بھی ہو اسے کہو کہ وہ فون پر مجھ
سے بات کرے''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
انہوں نے رسیور کو ایک بار پھر کریڈل پر پٹخ دیا۔

''اس کو آخر کیا ضرورت پڑی تھی ان چوہدریوں کو اس انداز
میں اغوا کرنے کی۔ اوہ۔ کہیں یہ سیکرٹ سروس کا کوئی مسئلہ نہ ہو۔
وہ احمق اس سروس کے لئے بھی تو کام کرتا رہتا ہے''...... سر
عبدالرحمٰن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر انہوں نے فون کا
رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ فون کو ڈائریکٹ
کرنے والا بٹن پہلے ہی پریسڈ تھا۔

''پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

''عبدالرحمٰن بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کراؤ''...... سر
عبدالرحمٰن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ یس سر''...... دوسری طرف سے پی اے نے
بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سلطان بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز
سنائی دی۔

''عبدالرحمٰن بول رہا ہوں سرسلطان۔ یہ تمہارا لاڈلا عمران کیا
کرتا پھر رہا ہے۔ مجھے ابھی سیکرٹری داخلہ چوہدری شوکت کا فون آیا
ہے''...... سرعبدالرحمٰن نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور پھر جو
کچھ چوہدری شوکت نے بتایا تھا وہ دوہرا دیا۔

''اوہ۔ تو یہ چوہدری حشمت اس چوہدری شوکت کا عزیز
ہے''...... دوسری طرف سے سرسلطان نے چونک کر کہا تو سر
عبدالرحمٰن بھی بے اختیار چونک پڑے۔

''تم جانتے ہو اس چوہدری حشمت کو۔ کیا مطلب۔ کیا یہ کوئی
خاص آدمی ہے''...... سرعبدالرحمٰن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

''وہ انتہائی ظالم اور سفاک آدمی ہے۔ مجھے عمران نے اس کے
بارے میں بتایا تھا''...... سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ
ساری تفصیل بھی بتا دی جو عمران نے انہیں فون پر بتائی تھی۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ وہ قانون کو
اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اگر اس چوہدری نے کوئی جرم کیا ہے تو
اسے قانون کے حوالے کرنا چاہئے''...... سرعبدالرحمٰن نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ یہ کارروائی اس نے سیکرٹ سروس کے چیف
کے حکم پر کی ہو''...... سرسلطان نے کہا۔

''اگر ایسی بات ہے تو پھر اس چیف سے کہہ دیں کہ وہ یا اس
کے آدمی قانون سے بالاتر تو نہیں ہیں۔ انہیں اس کے لئے بھگتنا
ہو گا''...... سرعبدالرحمٰن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں خود قانون کی بالادستی کا قائل ہوں سرعبدالرحمٰن۔ تم بے
فکر رہو۔ قانون کو ہاتھ میں لینے کی کسی کو بھی اجازت نہیں دی
جائے گی۔ چاہے وہ کوئی بھی ہو''...... سرسلطان نے کہا۔

''اوکے۔ اگر تمہیں عمران کے بارے میں پتہ چلے تو مجھے بتانا۔
میں اسے خود پولیس کے حوالے کر دوں گا کیونکہ جس انداز میں
سیکرٹری داخلہ نے مجھ سے بات کی ہے وہ میری برداشت سے باہر
ہے''...... سرعبدالرحمٰن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ ایسے ہی ہو گا جیسے تم کہہ رہے
ہو۔ اللہ حافظ''...... سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سرعبدالرحمٰن نے بھی رسیور رکھ دیا
اور سامنے موجود فائل کو پڑھنے میں مصروف ہو گئے۔ پھر تقریباً ایک
گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا
لیا۔

''یس''...... سرعبدالرحمٰن نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''وزارت داخلہ سے عبدالجبار خان صاحب کی کال ہے

جناب''...... دوسری طرف سے ان کے پی اے نے کہا۔

''کراؤ بات''...... سرعبدالرحمٰن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عبدالجبار خان وزارت داخلہ میں ڈپٹی سیکرٹری ہیں اور ان کے سرعبدالرحمٰن سے خاندانی اور گھریلو تعلقات تھے۔

''عبدالجبار خان بول رہا ہوں سر عبدالرحمٰن''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''کوئی خاص بات''...... سرعبدالرحمٰن نے پوچھا۔

''خاص بات یہ ہے سرعبدالرحمٰن کہ چوہدری شوکت کو فوری طور پر سیکرٹری کی سیٹ سے ہٹا کر جبری ریٹائر کر دیا گیا ہے اور ان کی جگہ میں نے چارج سنبھال لیا ہے''...... عبدالجبار خان نے کہا تو سر عبدالرحمٰن کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیوں۔ کیا ہوا ہے۔ ابھی ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تو انہوں نے مجھے فون کیا تھا''...... سرعبدالرحمٰن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ کا بیٹا عمران اس کی وجہ بنا ہے''...... عبدالجبار خان نے کہا تو سرعبدالرحمٰن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''وہ کیسے''...... سرعبدالرحمٰن نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

''چوہدری شوکت نے آپ کو فون کر کے عمران کی شکایت کی۔ سیکرٹری وزارت خارجہ سرسلطان کو بھی کسی طرح اس بات کا علم ہو گیا۔ انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے بات کی تو

چیف نے انہیں بتایا کہ عمران نے جو کارروائی کی ہے وہ ذاتی حیثیت سے نہیں کی بلکہ سرکاری تنظیم سنیک کلرز کے تحت یہ سب کارروائی ہوئی ہے اور وہ عمران کو کہہ دیں گے کہ وہ چوہدری شوکت کو فون کر کے مطمئن کر دیں کہ ان کے عزیز کے خلاف قانونی کارروائی ہی ہو گی۔ چنانچہ بعد میں عمران نے جب چوہدری شوکت کو فون کیا تو چوہدری شوکت نے اپنے عزیز کی وجہ سے عمران سے بے حد برہمی کا اظہار کیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے خلاف بھی باتیں کیں جس کی رپورٹ عمران نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو دے دی۔ انہوں نے سرسلطان کو فون کر کے چوہدری شوکت کی فوری برطرفی اور جبری ریٹائرمنٹ کا حکم دے دیا جس پر سرسلطان کو صدر مملکت سے بات کرنی پڑی اور صدر مملکت نے چیف آف سیکرٹ سروس کے حکم پر چوہدری شوکت کی فوری برطرفی اور جبری ریٹائرمنٹ کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ چنانچہ انہیں فوری سیٹ سے ہٹا دیا گیا اور ان کی جگہ میں نے لے لی۔ وہ اپنی رہائش گاہ پر گئے تو وہاں سے انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے حکم پر اغوا کر لیا گیا اور اب وہ نجانے کہاں ہیں''...... عبدالجبار خان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ تو سراسر زیادتی ہے۔ اس طرح لوگوں کو جبری ریٹائر کر دینا اور پھر انہیں اغوا کر لینا یہ سب تو سراسر قانون کے خلاف ہے''۔ سرعبدالرحمٰن نے کہا۔

''آپ پلیز چیف کے خلاف کوئی بات نہ کریں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کے خلاف بھی کوئی کارروائی کر دی جائے''...... عبدالجبار خان نے کہا۔

''کیوں نہ کہوں۔ کیا چیف نعوذباللہ خدا ہے۔ غلط بات۔ غلط بات ہی ہوتی ہے۔ میں سرسلطان سے بات کرتا ہوں''...... سر عبدالرحمٰن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی۔ میں نے تو صرف اس لئے کال کی تھی کہ آپ کو اس تبدیلی کا علم ہو جائے۔ اللہ حافظ''۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو سر عبدالرحمٰن نے بھی اللہ حافظ کہہ کر کریڈل دبا دیا۔

''سرسلطان سے بات کراؤ میری''...... انہوں نے پی اے سے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''یہ کیسے اختیارات ہیں کہ جسے چاہے جب چاہے برطرف کر کے جبری ریٹائر کر دیا جائے''...... سر عبدالرحمٰن نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... سرعبدالرحمٰن نے تیز لہجے میں کہا۔

''سرسلطان سے بات کیجئے جناب''...... دوسری طرف سے پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہیلو۔ میں عبدالرحمٰن بول رہا ہوں''...... سرعبدالرحمٰن نے کہا۔

''سلطان بول رہا ہوں۔ تمہیں چوہدری شوکت کی برطرفی اور جبری ریٹائرمنٹ کی اطلاع مل گئی ہو گی''...... سرسلطان نے کہا۔

''ہاں۔ ان کی جگہ عبدالجبار خان نے لی ہے۔ انہوں نے مجھے تفصیل بتائی ہے لیکن سرسلطان مجھے حیرت ہے کہ آپ جیسے اصول پسند آدمی اس کھلی لاقانونیت کو کیسے برداشت کرتے ہیں۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے حکم پر اتنے بڑے افسر کو بغیر کوئی قانونی وجہ کے برطرف کر کے جبری ریٹائر کر دینا اور پھر اسے اس کی رہائش گاہ سے اغوا کرا لینا۔ یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے۔ کیا اس ملک میں قانون کی بجائے سیکرٹ سروس کے چیف کی حکومت ہے''...... سرعبدالرحمٰن نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

''تمہیں کیا بتایا گیا ہے اس بارے میں''...... سر سلطان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

''یہ کہ عمران نے چوہدری شوکت سے فون پر بات کی اور انہیں بتایا کہ یہ سب کچھ کسی سرکاری تنظیم کے تحت ہوا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے حکم پر ہوا ہے تو چوہدری شوکت نے چیف صاحب کے خلاف بھی کچھ باتیں کر دیں اور یہ بھی کہا کہ انہیں غیر قانونی کام نہیں کرنا چاہئے تھا۔ جس پر عمران نے چیف کو رپورٹ کر دی اور چیف نے تمہیں فون کر کے حکم دے دیا کہ چوہدری شوکت کو فوری طور پر برطرف کر کے جبری ریٹائر کر دیا جائے اور تم نے صدر صاحب سے بات کی اور صدر صاحب نے

فوری نوٹیفکیشن جاری کر دیا اور پھر چوہدری شوکت کو اس کی رہائش
گاہ سے اغوا کر لیا گیا'' ...... سر عبدالرحمٰن نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

''عبدالجبار خان کو تفصیل کا علم نہیں ہے۔ چوہدری شوکت کے
عزیز چوہدری حشمت اور اس کے بیٹے چوہدری نثار جسے سنیک کلرز
نے ایک لڑکی کو بے آبرو کر کے ہلاک کرنے کے سلسلے میں ان
کے ڈیرے سے اٹھایا تھا انہوں نے انکوائری کے دوران بتایا کہ وہ
ملک میں منشیات کے بہت بڑے اسمگلر ہیں اور ان کی سرپرستی
چوہدری شوکت کرتا ہے اور یہ انکوائری عمران یا اس کے ساتھیوں
نے نہیں کی بلکہ پولیس کے اعلیٰ حکام نے کی ہے کیونکہ ان دونوں
کو پولیس کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ پولیس کے اعلیٰ حکام نے اس
انکوائری کے بعد اینٹی نارکوٹکس کے اعلیٰ حکام کو یہ کیس ریفر کر دیا
اور دونوں افراد کو بھی ان کے حوالے کر دیا گیا۔ اینٹی نارکوٹکس کے
اعلیٰ حکام نے چھاپے مار کر نہ صرف اس چوہدی حشمت اور اس
کے بیٹے کے ڈیرے اور ان کی رہائش گاہوں میں بنے ہوئے خفیہ
تہہ خانوں سے بھاری مقدار میں منشیات برآمد کر لی بلکہ وہاں سے
ایسے کاغذات بھی مل گئے جس سے چوہدری شوکت کے خلاف
ثبوت مہیا ہو جاتا تھا۔ چونکہ چوہدری شوکت کے خلاف اینٹی
نارکوٹکس کے حکام ازخود کوئی کارروائی نہ کر سکتے تھے اس لئے
انہوں نے اس سلسلے میں مجھ سے بات کی۔ میں نے ان سے ثبوت

طلب کر لئے اور پھر بظاہر ثبوت درست ہونے پر میں نے یہ کیس
پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیا۔ چیف نے عمران کو کہا کہ وہ
چوہدری شوکت سے وضاحت طلب کرے تاکہ اس کا مؤقف بھی
سامنے آ سکے لیکن چوہدری شوکت نے الٹا چیف پر ہی الزام تراشی
شروع کر دی جس کی رپورٹ میں عمران نے چیف کو اس گفتگو کی
ٹیپ بھجوا دی اور چیف نے ان ثبوتوں کی بنیاد پر مجھے حکم دے دیا
کہ میں چوہدری شوکت کو فوری طور پر برطرف کر کے جبری ریٹائر
کرنے کے احکامات صدر صاحب سے جاری کرا دوں تاکہ اینٹی
نارکوٹکس حکام چوہدری شوکت سے انکوائری کر سکیں۔ میں نے صدر
صاحب سے بات کی۔ انہوں نے بھی ثبوت طلب کئے جو انہیں
دکھا دیئے گئے جس پر انہوں نے آرڈرز جاری کر دیئے اور پھر اینٹی
نارکوٹکس حکام نے چوہدری شوکت کے خلاف کارروائی کی اور اسے
اپنے ہیڈکوارٹر پر مزید انکوائری کے لئے لے گئے۔ اس وقت
چوہدری شوکت، چوہدری حشمت اور اس کا بیٹا چوہدری نثار تینوں
اینٹی نارکوٹکس حکام کی تحویل میں ہیں اور انہوں نے ان تینوں کے
خلاف اینٹی نارکوٹکس سپیشل کورٹ سے ریمانڈ بھی حاصل کر لیا ہے۔
اب تم بتاؤ کہ اس میں کون سا کام غیر قانونی ہوا ہے جس پر تم اس
طرح برہم ہو رہے ہو'' ...... سر سلطان نے لمبی اور تفصیل سے بات
کرتے ہوئے کہا۔

''آئی ایم سوری سر سلطان۔ مجھے چونکہ یہ سب نہیں بتایا گیا تھا

اس لئے مجھے اس لاقانونیت پر غصہ آ گیا۔ بہر حال اب میں مطمئن ہوں لیکن چیف صاحب سے کہہ دو کہ وہ اس نانجار اور احمق عمران کو زیادہ اہمیت نہ دیا کریں ورنہ کسی روز وہ ان کو بھی شرمندہ کرا دے گا''...... سر عبدالرحمٰن نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کہہ دوں گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سر عبدالرحمٰن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''اتنے بڑے عہدے پر فائز افسر بھی اب غیر قانونی کام میں ملوث ہے تو پھر اس ملک کا اللہ ہی حافظ ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور سامنے موجود فائل کھول لی لیکن دوسرے لمحے دروازہ کھلا تو انہوں نے چونک کر سر اٹھایا۔

''مے آئی کم ان سر''...... دروازے سے عمران کی بڑی منت بھری آواز سنائی دی۔ وہ سکول میں پڑھنے والے بچوں کے انداز میں بول رہا تھا۔

''تم اور یہاں۔ آؤ۔ کیوں آئے ہو''...... سر عبدالرحمٰن نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ نے سلیمان کو حکم دیا تھا اور سلیمان نے مجھے تلاش کرنے کے لئے کنوؤں میں بانس ڈلوا دیئے اور آخرکار اس نے مجھے ایک کنویں سے نکلوا ہی لیا اور پھر مجھے حکم دیا کہ میں آپ کی خدمت اقدس میں سلام نیاز پیش کروں کیونکہ آپ اتنے بڑے آفیسر ہیں

کہ آپ کے حکم کی خلاف ورزی سے دنیا خراب ہو سکتی ہے اور چونکہ آپ میرے قبلہ و کعبہ بھی ہیں اس لئے آپ کی ناراضگی سے میری عاقبت بھی خراب ہو سکتی ہے۔ ویسے پہلے تو میں نے سوچا تھا کہ اماں بی کی خدمت میں حاضری دے کر انہیں ساتھ لے آؤں لیکن پھر میں نے سوچا کہ آخر میرے اندر بھی تو آپ کا چنگیزی خون دوڑ رہا ہے''...... عمران نے کرسی پر بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھتے ہوئے باقاعدہ تقریر کر ڈالی۔

''یہ بتاؤ کہ یہ تمہارا چیف آخر تمہیں اتنی اہمیت کیوں دیتا ہے۔ کیا اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بجائے پاگل خانہ کھول رکھا ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں تو چلتا پھرتا رہتا ہوں البتہ آپ کئی کئی گھنٹے ایک ہی جگہ بیٹھے رہتے ہیں اس لئے میں کیا کہہ سکتا ہوں ورنہ عاقبت خراب ہونے کا ڈر ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''چلتا پھرتا رہتا ہوں۔ کیا مطلب۔ کیا واقعی تمہارا دماغ اب مکمل طور پر خراب ہو چکا ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ پاگل کا مطلب ہوتا ہے ایک جگہ جم کر رہنے والا کیونکہ پا فارسی زبان میں پاؤں کو کہتے ہیں اور گل فارسی زبان میں مٹی کو کہتے ہیں اس لئے پاگل اسے کہتے ہیں جس کے پاؤں مٹی میں جکڑے ہوئے ہوں۔ مطلب یہ کہ جو چل پھر نہ سکتا ہو۔

ایک جگہ بیٹھا رہتا ہو'' ...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا
تو سر عبدالرحمٰن ہونٹ بھینچے اسے اس طرح دیکھنے لگے جیسے زندگی
میں پہلی بار دیکھ رہے ہوں۔

''مم۔ مم۔ میں اماں بی کو لے آؤں'' ...... عمران نے ان کے
اس انداز میں دیکھنے پر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''گٹ آؤٹ۔ دفع ہو جاؤ۔ ابھی اور اسی وقت۔ نانسنس۔
احمق۔ اُلو'' ...... سر عبدالرحمٰن نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں
کہا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس طرح مڑ کر دروازے
کی طرف بڑھا جیسے اس کے پیچھے کوئی بھوت لگ گیا ہو۔

''رکو۔ ادھر آؤ'' ...... سر عبدالرحمٰن کی غصیلی آواز سنائی دی تو
عمران اس طرح ساکت ہو گیا جیسے چابی بھرے کھلونے کی چابی
اچانک ختم ہو جائے اور پھر آہستہ آہستہ مڑ کر وہ واپس آنے لگا
جیسے اس کے قدم من من بھر کے ہو رہے ہوں۔

''بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ اس چوہدری حشمت کا کیس تمہیں کس
نے دیا تھا'' ...... سر عبدالرحمٰن نے اس بار سپاٹ لہجے میں کہا۔

''سنیک کلرز کے چیف جوانا نے'' ...... عمران نے بڑے سہمے
ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

''یہ جوانا کون ہے'' ...... سر عبدالرحمٰن نے ہونٹ چباتے ہوئے
پوچھا۔

''ایکریمین حبشی ہے۔ جب یہاں آیا تھا تو دس بوتلیں شراب کی

روز پیتا تھا۔ اب سادہ پانی پی کر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ پہلے
ایکریمیا کی سب سے خوفناک پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم ماسٹر کلرز کا
رکن تھا۔ اب سنیک کلرز کا چیف ہے'' ...... عمران نے تفصیل سے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ پاکیشیا کا شہری ہے'' ...... سر عبدالرحمٰن نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں'' ...... عمران نے کہا۔

''میں صدر مملکت سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کس قسم کی
تنظیمیں سرکاری سطح پر بنائی جا رہی ہیں۔ سنیک کلرز۔ یہ کیسے
سرکاری تنظیم ہو گئی'' ...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''سنیک سانپ کو کہتے ہیں اور سانپ اگر انسان کو کاٹ لے تو
انسان ہلاک ہو سکتا ہے۔ اسی طرح سنیک وہ شخص بھی ہے جو اس
قسم کی سرگرمیوں میں ملوث ہو جس سے عوام الناس کو جانی، مالی یا
غیرت کا نقصان پہنچ رہا ہو۔ ایسے سانپوں کو کچلنا ہر شہری کا فرض
اولین ہے اور سنیک کلرز بھی یہی کام کرتی ہے'' ...... عمران نے اس
بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''لیکن پولیس، انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس یہ کام نہیں کر رہی
جو اس طرح کی تنظیموں کو سامنے لایا جاتا ہے'' ...... سر عبدالرحمٰن نے
کہا۔

''پولیس کے بارے میں آپ کو معلوم ہے کہ وہ کیا کرتی ہے
اور کیا نہیں۔ سیکرٹ سروس صرف ان معاملات میں ہاتھ ڈالتی ہے

جن کا تعلق ملکی سلامتی سے ہو۔ رہ گئی انٹیلی جنس تو اس کے بارے میں آپ بہتر سمجھتے ہیں کیونکہ آپ اس کے چیف ہیں“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو“...... سر عبدالرحمن نے یکلخت جھٹکے دار لہجے میں کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

”ڈیڈی۔ سنیکس کی سرپرستی بذات خود قانون کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ ان کی کلنگ چاہے کسی بھی انداز میں ہو غیر قانونی نہیں کہلوائی جا سکتی۔ اللہ حافظ“...... عمران نے خشک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

”بات تو ٹھیک کہہ گیا ہے یہ احمق“...... سر عبدالرحمن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ فائل کی طرف متوجہ ہو گئے۔

ٹائیگر نے بند دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور ٹائیگر اندر داخل ہو گیا۔ یہ آفس کے انداز میں سجایا گیا خاصا بڑا کمرہ تھا۔ کمرے کے آخری حصے میں ایک بڑی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ جیکب تھا۔ ریڈ سٹار ہوٹل کا مالک اور جنرل مینجر۔ جیکب ایکریمیا نژاد تھا لیکن طویل عرصے سے پاکیشیا میں سیٹل ہو چکا تھا۔ چونکہ اس کے تعلقات غیر ملکی تنظیموں سے خاصے قریبی تھے اس لئے ٹائیگر نے بھی اس سے دوستی کر رکھی تھی اور جیکب بھی ٹائیگر کو کام دیتا رہتا تھا۔

”آؤ۔ آؤ ٹائیگر۔ میں کافی دیر سے تمہارا منتظر تھا“...... جیکب نے ٹائیگر کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”تمہارا پیغام ملتے ہی میں روانہ ہو گیا تھا۔ کیا ہوا ہے۔ کوئی

خاص بات جو تم نے اس طرح نادر شاہی پیغام بھجوا دیا''...... ٹائیگر نے میز کے قریب پہنچتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر جیکب سے مصافحہ کر کے وہ میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تمہارے لئے میرے پاس ایک کام ہے لیکن کام ایسا ہے کہ اسے جلد از جلد نمٹانا ہے''...... جیکب نے کہا۔

''کیا کام ہے''...... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

''ریڈ روز کلب میں ایک ایکریمین نژاد آدمی ہارڈی اٹھتا بیٹھتا رہا ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو''...... جیکب نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس ہارڈی سے ملنے کے لئے وہ ایکریمین ہوٹل گیا تھا لیکن اس سے ملاقات نہ ہو سکی تھی اور یہ ملاقات چونکہ ہارڈی کی کال پر ہو رہی تھی اور اس کے بعد ہارڈی نے رابطہ ہی نہ کیا تھا اس لئے اس نے بھی پرواہ نہ کی تھی۔

''ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے اسے''۔ ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

''اسے ہلاک کر دیا گیا ہے اور میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق اسے ہلاک کرانے کا کام جاسٹن کے گروپ نے کیا ہے۔ بلیک لارڈ کلب والے جاسٹن نے''...... جیکب نے کہا۔

''ہاں۔ اس نے واقعی پیشہ ور قاتلوں کا گروپ بنا رکھا ہے۔ پھر''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میری پارٹی یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ ہارڈی کو ہلاک کرانے والی پارٹی کون ہے اور یہ تم نے معلوم کرنا ہے''...... جیکب نے کہا۔

''پہلے جو اندرونی بات ہے وہ بتاؤ کہ ہارڈی کس کے لئے کام کرتا تھا۔ کیا تمہاری پارٹی کے لئے ہارڈی کام کرتا تھا یا تمہاری پارٹی کوئی اور ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ تمہیں ایک کام دیا جا رہا ہے۔ وہ کرو اور اپنا معاوضہ لے لو۔ بس''...... جیکب نے اس بار منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سوری جیکب۔ میں اس انداز میں کام نہیں کر سکتا۔ تم کسی اور کو دے دو یہ کام''...... ٹائیگر نے بھی منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''سوچ لو۔ خاصی بڑی رقم کا کام ہے''...... جیکب نے کہا۔

''کروڑوں ڈالرز کا بھی کیوں نہ ہو مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے لیکن میں کام اپنے انداز میں کرتا ہوں ورنہ نہیں اور میرا انداز یہ ہے کہ مجھے اندرونی کہانی معلوم ہونی چاہئے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب کیا کیا جائے۔ معلوم ہے کہ تم بے حد ضدی ہو اور یہ کام ایسا ہے کہ تمہارے علاوہ اور کوئی اسے تیزی سے اور بے داغ انداز میں کر نہیں سکتا لیکن تم خواہ مخواہ کی فضول باتوں میں الجھ جاتے ہو''...... جیکب نے کہا۔

''یہ میرا اسٹائل ہے اور میں مجبور ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ منشیات کی بین الاقوامی گیم ہے۔ یہاں ریڈ ڈاگ نامی تنظیم نے ڈرگ کی پوری مارکیٹ پر مکمل قبضہ کیا ہوا ہے۔ بڑے بڑے حکام کو اس کی سرپرستی حاصل ہے لیکن ایکریمیا کی ایک تنظیم جس کا نام بلیک سٹار ہے وہ بھی اس کاروبار میں قدم جمانا چاہتی ہے۔ ہارڈی بھی اس کا نمائندہ تھا اور وہ اس کام کے لئے بھاگ دوڑ کر رہا تھا کہ اچانک اسے ہلاک کر دیا گیا۔ میری پارٹی بلیک سٹار ہے۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ کیا ہارڈی کی ہلاکت کے پیچھے ریڈ ڈاگ ہے یا کوئی اور پارٹی ہے۔ بس اتنی سی بات ہے"۔ جیکب نے کہا۔

"اس تفصیل کے بعد کیا اب بھی کوئی پوشیدہ بات ہے۔ ظاہر ہے ریڈ ڈاگ کو ہارڈی کی سرگرمیوں کی اطلاع مل گئی ہو گی اس لئے انہوں نے اسے ختم کرا دیا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ اس قدر سادہ بات نہیں ہے۔ جس روز ہارڈی ہلاک ہوا ہے اسی روز ریڈ ڈاگ کے دو بڑے آدمی اچانک اپنی رہائش گاہ سے اغوا کر لئے گئے اور پھر ان کا سب سے بڑا سرپرست جو اس ملک کا ایک اعلیٰ حاکم ہے بھی اپنی رہائش گاہ سے اغوا ہوا ہے جبکہ یہ کام بلیک سٹار نے نہیں کرایا اس لئے بلیک سٹار کے مطابق یہ کوئی اور پارٹی ہو سکتی ہے جو بیک وقت ریڈ ڈاگ اور بلیک سٹار دونوں کے خلاف کام کر رہی ہے"...... جیکب نے کہا۔

"اب میں نے صرف ہارڈی کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں یا ریڈ ڈاگ کے بڑوں کو اغوا کرنے والی پارٹی کے بارے میں بھی معلوم کرنا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ پارٹیاں بھی ہو سکتی ہیں"...... جیکب نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر دونوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں"...... جیکب نے کہا۔

"کتنی رقم دے رہے ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم کتنی رقم لو گے"...... جیکب نے کہا۔

"مجھے تم پر اعتماد ہے۔ جتنی رقم تم نے طے کی ہے اس کا تین چوتھائی دے دو"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیکب بے اختیار ہنس پڑا۔

"تین چوتھائی نہیں نصف"...... جیکب نے کہا۔

"نہیں سوری۔ دو کام ہیں اس لئے تین چوتھائی کہہ رہا ہوں۔ ایک کام ہوتا تو نصف لے لیتا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ایک ہی پارٹی ہو"...... جیکب نے کہا۔

"اگر ایک پارٹی ہوئی تو میں بقیہ رقم واپس کر دوں گا"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"لیکن تم نے تو طے شدہ معاوضے کا نصف لینا ہے۔ نصف کام

کے بعد ملیں گے'' ..... جیکب نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ایسے ہی سہی'' ..... ٹائیگر نے کہا تو جیکب اٹھا اس نے دیوار میں نصب ایک سیف کھولا اور اس میں سے بڑے نوٹوں کی بیس گڈیاں نکال کر اس نے ٹائیگر کے سامنے رکھ دیں۔

''تین چوتھائی رقم چالیس لاکھ بنتی ہے۔ بیس لاکھ دے رہا ہوں۔ باقی بیس لاکھ کام مکمل ہونے پر اور اگر ایک ہی پارٹی ہوئی تو پھر باقی دس لاکھ ملیں گے'' ..... جیکب نے باقاعدہ حساب کتاب کرتے ہوئے کہا۔

''پارٹیاں تو دو ہیں۔ یہ بات طے سمجھو'' ..... ٹائیگر نے گڈیاں اٹھا کر انہیں اپنے کوٹ کی جیبوں میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ تم اس قدر یقین سے یہ بات کیسے کہہ سکتے ہو'' ..... جیکب نے سیف بند کر کے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''اس لئے کہ مجھے معلوم ہے'' ..... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا معلوم ہے'' ..... جیکب نے اچھلتے ہوئے کہا۔

''ریڈ ڈاگ کے خلاف حرکت میں آنے والی ایک سرکاری تنظیم سنیک کلرز ہے۔ اس نے اس چوہدری حشمت اور اس کے بیٹے چوہدری نثار کو ان کے ڈیرے سے اٹھایا۔ گو ان کا مقصد اور تھا۔ ان دونوں چوہدریوں نے ایک غریب اور بیوہ عورت کی نوجوان بیٹی کو اغوا کرا کر بے آبرو کیا اور پھر اسے ہلاک کر دیا گیا۔ پولیس

چونکہ ان کے خلاف کارروائی نہیں کرتی تھی اس لئے انہیں اغوا کر کے پولیس کے اعلیٰ حکام کو سونپا گیا اور پھر پولیس کی تفتیش کے دوران چوہدری حشمت اور اس کے بیٹے نے منشیات کی اسمگلنگ کا اعتراف کر لیا تو انہیں اینٹی نارکوٹکس ایجنسی کے حوالے کر دیا گیا اور اب بھی وہ انہی کی تحویل میں ہیں'' ..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''تمہیں اتنی تفصیل کا کیسے علم ہے'' ..... جیکب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اسے چھوڑو۔ یہ میرا کام ہے۔ میرے پاس تو ایسی ایسی معلومات ہیں کہ اگر میں انہیں اوپن کر دوں تو انڈر ورلڈ میں قیامت برپا ہو جائے'' ..... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہی تو تمہاری خوبی ہے ٹائیگر۔ اسی لئے تو ایسے کاموں کے لئے تمہارا انتخاب کیا جاتا ہے۔ جنہیں کوئی دوسرا سرانجام نہیں دے سکتا لیکن اس کا تو مطلب ہے کہ تمہیں ہارڈی کے قتل کا بھی علم ہو گا'' ..... جیکب نے کہا۔

''ہارڈی چھوٹی مچھلی ہے اس لئے مجھے اس بارے میں علم نہیں ہو سکا۔ مجھے تو اس کی موت کا علم ہی تمہارے ذریعے ہوا ہے لیکن اگر میں چاہوں تو یہیں بیٹھے بیٹھے معلومات حاصل کر سکتا ہوں''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''یہیں بیٹھے بیٹھے۔ وہ کیسے'' ..... جیکب نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''فون کے ذریعے لیکن پھر تم یہ کہو گے کہ اتنی بڑی رقم چند منٹوں میں دینی پڑ گئی ہے۔ اگر میں نے دو تین دن لگا دیئے تو پھر تم مطمئن ہو جاؤ گے کہ میں نے بڑی محنت کی ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو جیکب بے اختیار ہنس پڑا۔

''بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن اب جبکہ معاملہ طے ہو چکا ہے تو اب چاہے ایک منٹ لگے یا ایک روز اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اس لئے اگر تم یہ معاملہ بھی ابھی حل کر دو تو اس سے میری پارٹی پر بھی میری کارکردگی کا رعب پڑ جائے گا''...... جیکب نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''راڈش بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہونے پر ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں راڈش۔ ہارڈی کو کسی پیشہ ور قاتل نے ہلاک کیا ہے۔ تمہیں علم تو ہو گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں معلوم ہے۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ چونکہ ٹائیگر نے لاؤڈر کا بٹن پریس نہیں کیا تھا اس لئے میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے جیکب کو دوسری طرف سے آنے والی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

''مجھے اس بارے میں پہلے سے علم ہے۔ یہ کام بلیک کلب کی طرف سے کیا گیا ہے لیکن میں اس پارٹی کے بارے میں معلوم کرنا

چاہتا ہوں جس نے یہ کام کرایا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے لیکن''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''تمہارا معاوضہ بھی تمہیں مل جائے گا اور یہ اطلاع باہر بھی نہ جائے گی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اس کی ہلاکت کی بکنگ ٹموتھی نے کی ہے۔ تم ٹموتھی کو تو جانتے ہی ہو''...... راڈش نے کہا۔

''ہاں۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں لیکن پارٹی کون تھی وہ بتاؤ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹموتھی کو علم ہو گا۔ میں نے اس بارے میں اس لئے معلومات نہیں کیں کہ اس طرح ٹموتھی کو ہلاک کرنا پڑتا اور میرے لئے یہ سب بے کار ہوتا''...... راڈش نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہارا معاوضہ تمہیں پہنچ جائے گا''...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جاسیکا کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ٹموتھی سے بات کراؤ میں ٹائیگر بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹموتھی بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی

دی۔

''تمہارے قتل کی بکنگ کی جا رہی ہے۔ میں نے سوچا پہلے تم سے بات ہو جائے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کک۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میرے قتل کی بکنگ۔ کیا مطلب۔ کون کر رہا ہے۔ کیوں کر رہا ہے''...... ٹموتھی نے بری طرح ہراساں ہوتے ہوئے کہا۔

''جب تم پارٹی کا نام نہیں بتاتے تو پھر پوچھتے کیوں ہو۔ تمہیں بھی تو صرف دولت چاہئے ہوتی ہے۔ تمہیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی کہ جسے ہلاک کیا جا رہا ہے اسے کیوں ہلاک کیا جا رہا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو''...... ٹموتھی نے کہا۔

''سنو ٹموتھی۔ تم نے ہارڈی کی ہلاکت کی بکنگ کی ہے اور میں نے اس پارٹی کو معلوم کرنے کی بکنگ کی ہے جس نے ہارڈی کی ہلاکت کی بکنگ کرائی ہے اور لازمی بات ہے کہ تم سے یہ بات معلوم کرنے کے لئے تم پر اتنا تشدد کرنا پڑے گا کہ تم بہرحال ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس طرح ایک لحاظ سے یہ تمہاری ہلاکت کی بکنگ ہو گی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مم۔ مگر تم ایسا کیوں کر رہے ہو۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ کسی پارٹی کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا جا سکتا۔ یہ انڈر ورلڈ کے

اصول کے خلاف ہے''...... ٹموتھی نے کہا۔

''یہ اصول اس لئے بنایا گیا ہے کہ راز لیک آؤٹ نہ ہو اور تم میری عادت جانتے ہو کہ میں کسی صورت یہ راز لیک آؤٹ نہیں کروں گا۔ میرا مطلب ہے کہ تمہارا نام کسی صورت سامنے نہیں آئے گا۔ ویسے اب چونکہ میں نے بکنگ کر لی ہے اس لئے اب میں پیچھے تو نہیں ہٹ سکتا اور تم میرے بارے میں بھی اچھی طرح جانتے ہو اس لئے تم کہیں چھپ بھی نہ سکو گے اور بتانا تو بہرحال تمہیں پڑے گا چاہے اس کے نتیجے میں تمہارا جو بھی حشر ہو۔ ویسے میرا وعدہ ہے کہ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ میں جانتا ہوں کہ تم وعدہ پورا کرتے ہو اور یہ بھی میں جانتا ہوں کہ تم انتہائی خطرناک آدمی ہو اس لئے میں بتا دیتا ہوں لیکن پلیز آئندہ ایسا نہ کرنا کیونکہ یہ میرا بزنس ہے''...... ٹموتھی نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ وعدہ رہا''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہارڈی کے قتل کی بکنگ جیکارڈ گروپ کے چیف جیکارڈ نے کرائی تھی''...... ٹموتھی نے کہا۔

''لیکن یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے غلط بیانی کی تو پھر میں وعدے سے بری ہو جاؤں گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میں احمق تو نہیں ہوں کہ تم جیسے آدمی سے غلط بیانی کروں گا۔ بس تم اپنا وعدہ یاد رکھنا کہ میرا نام کبھی سامنے نہ آئے اور

آئندہ میرے خلاف بکنگ بھی نہ کرنا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے''...... ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''جیکارڈ گروپ کے چیف جیکارڈ نے بکنگ کرائی ہے لیکن تم نے بھی خیال رکھنا ہے کہ ٹموتھی کا نام سامنے نہ آئے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مجھے اس کا نام لینے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ مجھے صرف پارٹی کا نام چاہئے تھا۔ وہ مل گیا ہے لیکن جیکارڈ گروپ تو اسلحے کو ڈیل کرتا ہے۔ اس کا منشیات سے تو کوئی تعلق نہیں ہے''...... جیکب نے کہا۔

''کوئی اور سلسلہ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ آدمی بھی ہر طرح کے مسئلے میں دخل اندازی کرنے کا عادی ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اٹھ کر اس نے سیف کھول کر مزید نوٹوں کی گڈیاں نکال کر ٹائیگر کے حوالے کر دیں جنہیں ٹائیگر نے زبردستی اپنی جیبوں میں ٹھونس لیا۔

''اب میں چلتا ہوں''...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی کار تیزی سے اس فلاحی ادارے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جو ایسے مریض بچوں کا مفت علاج کرتا تھا۔ جن کو خون کا کینسر تھا۔ یہ علاج بے حد مہنگا تھا لیکن یہ ادارہ غریب مریض بچوں کا علاج مفت کرتا تھا۔ ٹائیگر نے

وہاں پہنچ کر جیکب سے حاصل ہونے والی تقریباً تمام رقم عطیے کے طور پر جمع کرا دی۔ البتہ اس نے راڈش کے معاوضے جتنی رقم رکھ لی تھی اور پھر اس ادارے سے باہر آ کر اس نے کار کا رخ راڈش کے کلب کی طرف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ راڈش کے خصوصی آفس میں موجود تھا۔ اس نے بیٹھنے سے پہلے ہی جیب سے رقم نکال کر راڈش کے حوالے کر دی۔

''میں نے سوچا کہ معاوضہ پسینہ خشک ہونے سے پہلے ہی ادا کر دینا چاہئے''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہی تو تمہاری خوبی ہے ٹائیگر۔ بہرحال شکریہ۔ بیٹھو میں تمہارے لئے تمہارا پسندیدہ مشروب ایپل جوس منگواتا ہوں''۔ راڈش نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ راڈش نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر کسی کو ایپل جوس لانے کا آرڈر دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو راڈش نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لیس راڈش بول رہا ہوں''...... راڈش نے کہا اور پھر دوسری طرف سے آنے والی آواز سنتا رہا۔ چونکہ اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس نہیں کیا تھا اور ٹائیگر میز کی دوسری طرف کچھ فاصلے پر بیٹھا ہوا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز اس کے کانوں تک نہیں پہنچ رہی تھی اور ٹائیگر کو اسے سننے میں کوئی دلچسپی بھی نہیں تھی

کیونکہ ظاہر ہے راڈش کا اپنا بزنس تھا۔
''نہیں۔ سوری جناب۔ چونکہ یہ ملکی سلامتی کا مسئلہ ہے اس لئے میں ایسے معاملات میں کام نہیں کیا کرتا۔ آئی ایم سوری''۔ راڈش نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ راڈش کے منہ سے ملکی سلامتی کے الفاظ نکلے تھے۔
''جناب۔ میں نے پہلے بھی معذرت کی ہے اب پھر میں معذرت کر رہا ہوں''...... راڈش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔
''کیا ہوا راڈش۔ کیا کوئی خاص مسئلہ تھا''...... ٹائیگر نے ایسے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا جیسے عام سی بات کر رہا ہو۔
''یہ لوگ نجانے مجھے کیا سمجھتے ہیں۔ میں اس ملک کا باشندہ ہوں اور اس ملک کے مفادات میرے بھی مفادات ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم لوگ انڈر ورلڈ میں کام کرتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ ہم اپنے ملک کے خلاف کام شروع کر دیں۔ جس درخت کی شاخ پر بیٹھے ہیں اسے ہی کاٹنا شرع کر دیں لیکن یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ سارے کام صرف دولت سے ہی ہو جائیں گے''۔ راڈش نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان کمرے میں ایپل جوس کا بڑا سا گلاس ایک ٹرے میں رکھے اندر داخل ہوا اور راڈش کے اشارے پر اس نے جوس کا گلاس ٹائیگر کے سامنے رکھ دیا اور خالی ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا تو

ٹائیگر نے جوس کا گلاس اٹھا کر منہ سے لگا لیا اور پھر ایک بڑا سا گھونٹ لے کر اس نے گلاس واپس میز پر رکھ دیا۔
''معاملہ کیا تھا''...... ٹائیگر نے پوچھا۔
''چھوڑو ٹائیگر۔ یہ سلسلہ تو چلتا رہتا ہے۔ تم سناؤ آج کل کیا سرگرمیاں ہیں''...... راڈش نے کہا۔
''وہی روٹین کا کام''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ادھر ادھر کی باتیں شروع کر دیں۔ جب اس نے جوس کا گلاس ختم کر لیا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔
''جوس کا شکریہ۔ اب اجازت''...... ٹائیگر نے کہا تو راڈش بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر ٹائیگر، راڈش سے مصافحہ کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آفس سے باہر آ گیا لیکن کلب سے باہر جانے کی بجائے وہ راڈش کے اسسٹنٹ ٹونی کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ ٹونی سے بھی اس کے خاصے گہرے تعلقات تھے اور ٹائیگر، ٹونی کو بھی بعض معاملات میں بڑی بڑی رقمیں دیتا رہتا تھا جن کا علم راڈش کو بھی نہ ہوتا تھا اس لئے ٹونی، ٹائیگر کا بڑا احسان مند رہتا تھا اور ٹائیگر نے راڈش پر اس فون کال کے معاملے میں زیادہ دباؤ بھی اس لئے نہ ڈالا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جو کالیں راڈش سنتا یا کرتا ہے وہ سب ٹونی کے آفس کے نیچے موجود جدید مشینوں کے ذریعے ٹیپ ہوتی رہتی ہیں اور پھر ان میں جو ضروری ہوں وہ علیحدہ کر لی جاتی ہیں اور جو ضروری نہیں ہوتیں وہ ضائع کر دی جاتی

ہیں۔ اسے معلوم تھا کہ وہ ٹونی کے ذریعے راڈش کو آنے والی کال کی تفصیلات بھی معلوم کر لے گا اور یہ بھی معلوم کر لے گا کہ کال کس نے کی ہے۔ چنانچہ وہ سیدھا ٹونی کے آفس میں پہنچ گیا۔ ٹونی اسے دیکھ کر بے اختیار کھل اٹھا۔

''میں سوچ ہی رہا تھا کہ تم سے رابطہ کروں''...... سلام دعا کے بعد ٹونی نے کہا۔

''کیوں۔ کیا ہوا ہے''...... ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''تھوڑی سی رقم کی فوری ضرورت تھی اور سوائے تمہارے اور کوئی ایسا آدمی نہیں جو اس طرح بغیر کسی کام کے رقم دے دے''...... ٹونی نے کہا۔

''کتنی رقم چاہئے تمہیں''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''زیادہ نہیں صرف ایک لاکھ روپے چاہئیں''...... ٹونی نے کہا۔

''تم ایک چھوٹا سا کام کر دو تو اس کے معاوضے میں یہ رقم ابھی لے لو''...... ٹائیگر نے کہا تو ٹونی بے اختیار چونک پڑا۔

''کون سا کام۔ بتاؤ''...... ٹونی نے چونک کر کہا۔

''ابھی میں راڈش کے آفس میں بیٹھا تھا کہ اسے ایک فون کال آئی تھی۔ مجھے اس فون کال کی تفصیلات چاہئیں۔ اس فون کال میں کسی نے راڈش کو کوئی کام کرنے کا کہا لیکن راڈش نے اسے ملکی سلامتی کا معاملہ کہہ کر انکار کر دیا۔ میں نے راڈش سے پوچھنا مناسب نہیں سمجھا۔ اس کال کے ساتھ ساتھ یہ بھی تمہیں بتانا ہوگا

کہ کال کس نے کی تھی اور کہاں سے کی جا رہی تھی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو اس کے عوض رقم دو گے''...... ٹونی نے کہا۔

''رقم تو تم ویسے ہی لے سکتے ہو لیکن اس طرح تم پر بوجھ نہیں رہے گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ابھی آتا ہوں''...... ٹونی نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر تیزی سے عقبی دروازہ کھول کر دوسری طرف چلا گیا۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ وہ عقبی کمرے میں موجود راستے سے نیچے تہہ خانے میں گیا ہوگا تاکہ کال چیک کر کے اس کی ٹیپ لے کر واپس آ جائے اور پھر تھوڑی دیر بعد عقبی دروازہ کھلا اور ٹونی واپس آ گیا۔ اس نے ہاتھ میں ایک ٹیپ پکڑا ہوا تھا جس کے اوپر ایک کاغذ لپٹا ہوا تھا۔

''کیا تم اسے یہیں سننا چاہتے ہو''...... ٹونی نے کہا۔

''نہیں۔ اطمینان سے سنوں گا۔ تم نے تو بہرحال سنی ہوگی اس لئے تم مختصر طور پر بتا دو''...... ٹائیگر نے ٹیپ لے کر اسے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''کال یہیں پاکیشیا سے کسی پبلک فون بوتھ سے کی گئی ہے اس لئے مشین نمبر چیک نہیں کر سکی۔ بولنے والا جانسن نام کا کوئی آدمی ہے۔ اس نے چیف سے کہا ہے کہ وہ ایکریمیا سے شمالی علاقوں میں بھجوانے کے لئے حساس اسلحے کی کھیپ منگوانا چاہتا ہے۔ اس کی

ڈیلیوری کا کام چیف کرے لیکن چیف کو معلوم ہے کہ ایسا حساس اسلحہ لامحالہ وہاں کسی سازش کے لئے منگوایا جا رہا ہوگا اس لئے اس نے اسے ملکی سلامتی کا معاملہ کہہ کر انکار کر دیا۔ اس جانسن نے بھاری معاوضے کی بات کی لیکن چیف نے معذرت کر لی''...... ٹونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر جیب سے ایک چیک بک نکال کر اس نے ایک چیک پر رقم کا اندراج کر کے دستخط کئے اور چیک کو بک سے علیحدہ کر کے اس نے اسے ٹونی کی طرف بڑھا دیا۔

''بے حد شکریہ ٹائیگر''...... ٹونی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے اس سے اجازت لی اور پھر مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا جبکہ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ عمران سٹنگ روم میں بیٹھا ایک غیر ملکی سائنسی رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ جوہر نگر کے چوہدری حشمت اور اس کے بیٹے جس نے بوڑھی عورت کی بیٹی کو اغوا کر کے بے آبرو کر کے ہلاک کر دیا تھا، کو ان کے ڈیرے سے ہی اٹھا لیا گیا تھا۔ گو جوانا تو انہیں وہیں ہلاک کرنے کا خواہش مند تھا لیکن عمران نے ایسے ظالم لوگوں کو آسان موت مارنے سے انکار کر دیا تھا اور پھر وہ انہیں وہاں سے اٹھا کر رانا ہاؤس لے آئے۔ یہاں چوہدری حشمت نے دو کوڑے کھا کر خود ہی اپنے منشیات کے کاروبار کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی اور پھر اس نے خود ہی نئے سیکرٹری داخلہ چوہدری شوکت کے بارے میں بھی بتا دیا کہ وہ اس تنظیم کا سرپرست ہے۔ چنانچہ عمران نے سرسلطان سے کہہ کر اس چوہدری شوکت کو فوری

طور پر برطرف کرا کر جبری ریٹائر کرا دیا اور پھر عمران ہی کے کہنے
پر سرسلطان نے چوہدری حشمت اور اس کے بیٹے کو پولیس کے اعلیٰ
حکام کے ذریعے اینٹی نارکوٹکس ایجنسی کے حوالے کر دیا اور اینٹی
نارکوٹکس ایجنسی کے اعلیٰ حکام نے سرسلطان کے حکم پر سابقہ سیکرٹری
داخلہ چوہدری شوکت کو بھی ان کی رہائش گاہ سے اٹھا لیا کیونکہ اب
وہ اس عہدے پر فائز نہیں تھے جہاں ان پر بغیر صدر کی اجازت
کے ہاتھ نہ ڈالا جا سکتا تھا۔ اس طرح یہ تنظیم جس کا نام ریڈ ڈاگ
تھا تمام کی تمام نہ صرف گرفتار کر لی گئی بلکہ منشیات کی بڑی کھیپ
بھی ان کی نشاندہی پر برآمد کر لی گئی۔ اس طرح اس تنظیم کا مکمل
طور پر خاتمہ ہو گیا تھا اور عمران کے نقطہ نظر سے یہ سنیک کلرز کی
ایک بڑی کامیابی تھی۔ عمران بیٹھا رسالے کے مطالعے میں مصروف
تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسالے
سے نظریں ہٹائے بغیر رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا
ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ
کے فلیٹ پر آ جاؤں''...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

''یہ خاص طور پر اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا یہاں پر
پردہ دار لوگ رہتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ بات نہیں باس۔ اجازت اس لئے لی جاتی ہے تاکہ آپ

کچھ وقت دے سکیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''کوئی خاص بات''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''باس۔ ملک کے شمالی علاقوں میں کوئی گہری سازش کی جا رہی
ہے۔ اس سلسلے میں کچھ معلومات ملی ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ آ جاؤ''...... عمران نے چونک کر کہا اور پھر رسیور
رکھ دیا۔ ٹائیگر کی بات سن کر اس کے چہرے کے عضلات کچھ کھنچ
سے گئے تھے کیونکہ یہ انتہائی اہم بات تھی۔ وہ اخبارات میں پڑھتا
رہتا تھا کہ ملک کے شمالی علاقہ جات میں سے وہ علاقے جو
کافرستان کی سرحد سے ملحق ہیں اکثر حکومتی فورس کے ساتھ لڑائی
جھگڑے کی خبریں آتی رہتی تھیں لیکن عمران نے انہیں مقامی
معاملات سمجھ کر کبھی نوٹس نہ لیا تھا لیکن ٹائیگر کی بات سن کر وہ واقعی
چونک پڑا تھا۔ اس نے رسالہ بند کر کے میز پر رکھا اور پھر فون کا
رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

''پی اے کا مطلب پرسنل اسسٹنٹ ہے یا پاکیشیائی اسسٹنٹ۔
میرا مطلب ہے وہ اسسٹنٹ جو پاکیشیائی معاملات میں سیکرٹری
خارجہ کی مدد کرتا ہے''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو
دوسری طرف سے پی اے ہنس پڑا۔

''عمران صاحب۔ آپ جو بھی سمجھ لیں میرے لئے وہی اعزاز

کی بات ہے۔ میں بات کراتا ہوں''...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون پر خاموشی طاری ہوگئی۔

''سلطان بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

''سیانے کہتے ہیں بادشاہ اور حاکم سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہئے کیونکہ وہ گالیاں نکالنے پر تو خلعت فاخرہ عطا کر دیتے ہیں اور تعریف کرنے پر قتل کر دیتے ہیں اور آپ تو بیک وقت سلطان یعنی بادشاہ بھی ہیں اور حاکم اعلیٰ بھی''...... عمران کی زباں رواں ہو گئی۔

''سیانے یہ بھی تو کہتے ہیں کہ دوسروں کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے''...... سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سیانوں کی یہ بات آج تک میری سمجھ میں نہیں آئی کہ وقت ضائع کیسے ہوسکتا ہے۔ کیا گھڑیاں رک جاتی ہیں یا زمین کی گردش میں فرق آ جاتا ہے۔ وقت تو بہرحال وقت ہے اور اس نے تو آگے بڑھنا ہی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''فضول باتوں میں وقت گزارنے کی بجائے کام میں گزارا جائے تو وہ ضائع نہیں ہوتا''...... سرسلطان بھی باقاعدہ حجت پر اتر آئے تھے۔

''آپ کے نزدیک کام کی باتیں کیا ہوسکتی ہیں۔ کیا آفس کے بارے میں باتیں کام کی ہوتی ہیں اور باقی فضول''...... عمران نے

کہا۔

''تم تو اب کٹ حجتی پر اتر آئے ہو۔ بہرحال بولو۔ کیوں فون کیا ہے''...... سرسلطان نے اس بار ہنستے ہوئے کہا۔

''بڑے عرصے سے دل چاہ رہا تھا آپ کی نرم، شفقت سے پر، مدھر اور سریلی آواز سننے کے لئے لیکن کوئی کام کی بات ہی سمجھ نہ آ رہی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ چلو کچھ فضول باتیں ہی کر لی جائیں۔ کم از کم آپ کی آواز تو سننے کو مل جائے گی''...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

''تو اب سن لی آواز تم نے۔ اوکے۔ میں نے انتہائی ضروری کام کرنا ہے''...... سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ پھر اس نے اطمینان سے رسالہ پڑھنا شروع کر دیا۔ اسے سرسلطان کی طبیعت کا علم تھا کہ اب انہیں چین نہیں آئے گا اور جب عمران دوبارہ فون نہیں کرے گا تو پھر وہ خود اسے فون کریں گے اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''کیا واقعی تم نے میری آواز سننے کے لئے فون کیا تھا''۔ دوسری طرف سے سرسلطان کی غصیلی آواز سنائی دی۔

''ظاہر ہے اور مجھے آپ جیسے مصروف اور اعلیٰ حاکم سے کیا کام

ہوسکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تم سے باتیں کرنے خود تمہارے فلیٹ پر آ رہا ہوں اور صرف میں ہی نہیں میرے آفس کے تمام لوگ بھی آئیں گے''...... سرسلطان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ کا مطلب ہے کہ میں ہمیشہ کے لئے فلیٹ سے فرار ہو جاؤں کیونکہ اب آپ کے اتنے بڑے سیکرٹریٹ کے عملے کی آمد کے بعد صرف چائے پلوانے پر میرے دس سالوں کا بجٹ پورا ہو جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر بتاؤ کیوں فون کیا تھا''...... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ایک اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا کے شمالی علاقہ جات کے ان علاقوں میں جو کافرستان سے ملحق ہیں کوئی گہری سازش کی جا رہی ہے۔ کیا آپ کے پاس اس سلسلے میں کوئی اطلاعات ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''ایسی تو کوئی بات حکام کے نوٹس میں نہیں ہے''...... سرسلطان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اخبارات میں اکثر وہاں ہونے والی شورشوں کی خبریں آتی رہتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ وہ مقامی مسائل ہوتے ہیں اور مقامی طور پر ہی ان سے نمٹ لیا جاتا ہے۔ اس سے ملکی سلامتی پر کوئی آنچ نہیں

آتی''...... سرسلطان نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بس یہی پوچھنا تھا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن تمہیں کیا اطلاع ملی ہے اور کس سے ملی ہے''۔ سرسلطان نے پوچھا۔

''اور کیوں ملی ہے یہ فقرہ تو آپ نے بولا ہی نہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران بیٹے۔ تمہاری طرف سے کی گئی بات پر ہمیں واقعی سنجیدہ ہونا پڑتا ہے کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ تم غلط بات نہیں کرتے''...... سرسلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''البتہ فضول بات مجھ سے ضرور ہو جاتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو تم بتانا نہیں چاہتے۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں''۔ سرسلطان کے لہجے میں یکلخت ناراضگی کا عنصر نمایاں ہو گیا تھا۔

''ارے۔ ارے۔ آپ تو واقعی ناراض ہونے لگ گئے ہیں۔ ابھی مجھے واقعی معلوم نہیں ہے۔ میرے شاگرد ٹائیگر نے مجھے فون کر کے کہا ہے کہ شمالی علاقوں میں کسی گہری سازش کے بارے میں اطلاع ملی ہے اور وہ مجھے بتانے خود فلیٹ پر آ رہا ہے۔ میں نے تو اس لئے اس کے آنے سے پہلے آپ کو فون کیا تھا کہ اگر آپ کے پاس اس بارے میں کوئی اطلاع ہو گی تو مجھے مل جائے گی اور میں اس پیشگی اطلاع کا رعب اپنے شاگرد پر ڈال سکوں گا تاکہ

اسے معلوم ہو سکے کہ استاد بہرحال استاد ہی ہوتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''بہرحال اگر کوئی خطرناک بات ہو تو مجھے ضرور بتا دینا''۔ سرسلطان نے کہا۔

''ظاہر ہے آپ کو نہیں بتاؤں گا تو کیا آنٹی کو بتاؤں گا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اللہ حافظ''...... دوسری طرف سے سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ سلیمان مارکیٹ سے واپس آیا ہے اور چند لمحوں بعد سلیمان شاپرز اٹھائے سٹنگ روم کے دروازے کے سامنے سے گزرا۔

''ٹائیگر آ رہا ہے اور وہ میرا اکلوتا شاگرد ہے اس لئے اچھی سی چائے بنا دینا''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا لیکن سلیمان نے کوئی جواب نہ دیا اور پھر چند لمحوں بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ ٹائیگر آیا ہوگا۔ سلیمان کے قدموں کی آواز بیرونی دروازے کی طرف جاتی سنائی دی۔

''کیا حال ہے سلیمان صاحب''...... دروازہ کھلنے کے ساتھ ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''جو حال تمہارے اکلوتے استاد کے اکلوتے باورچی کا ہو سکتا

ہے''...... سلیمان کی رو دینے والی آواز سنائی دی اور عمران سٹنگ روم میں ہی ہنس پڑا۔ ٹائیگر بھی ہنس پڑا تھا۔

''السلام علیکم باس''...... چند لمحوں بعد ٹائیگر نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''آؤ بیٹھو۔ بڑی دیر لگا دی تم نے آتے آتے۔ کہیں شمالی علاقوں سے تو نہیں آ رہے''...... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''نہیں باس۔ راستے میں دو جگہ پر ٹریفک جام تھا اس لئے دیر ہو گئی''...... ٹائیگر نے جواب دیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ہاں۔ اب بتاؤ کیا اطلاع ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے مختصر طور پر راڈش کے آفس اسے فون کال آنے اور پھر ٹونی سے ٹیپ حاصل کرنے سے لے کر ٹیپ میں ریکارڈ بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

''فون کسی پبلک فون بوتھ سے کیا گیا تھا اور جانسن کا نام بھی میرے لئے نیا تھا اور انڈر ورلڈ میں کوئی بھی اس سے واقف نہیں ہے۔ اب ظاہر ہے اس راڈش سے ہی معلوم کیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ میں رات کو راڈش کی رہائش گاہ پر گیا اور اسے بے ہوش کر کے میں نے اسے کرسی سے باندھ کر ہوش میں لا کر پوچھ گچھ کی تو اس نے مجھے بتایا کہ جانسن گرانڈ ہوٹل کے مینجر رچمنڈ کا کوڈ نام ہے۔ رچمنڈ حساس اسلحے کے کاروبار میں ملوث ہے اور غیرممالک

سے انتہائی حساس اسلحہ منگوا کر ملک کے مختلف علاقوں میں سپلائی کرتا ہے۔ چونکہ شمالی علاقوں میں ملٹری ایسے اسلحے کو مانیٹر کرتی ہے اور راڈش کے شمالی علاقوں کے سرداروں سے انتہائی قریبی تعلقات ہیں اس لئے رچمنڈ نے راڈش کی مدد حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن راڈش نے اسے ملکی سلامتی کا مسئلہ سمجھ کر انکار کر دیا''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''تم نے میک اپ میں اس سے پوچھ گچھ کی تھی''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ پھر''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کوئی جواب دیتا سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس نے چائے کے برتن اور بسکٹس کی پلیٹ میز پر رکھ دی۔ ٹائیگر نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ چونکہ عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی اس لئے سلیمان بغیر کوئی بات کئے خالی ٹرالی ایک طرف کھڑی کر کے باہر چلا گیا۔

''باس۔ میں نے اس رچمنڈ کو جا کر گھیرا تو اس نے بڑی مشکل سے زبان کھولی کہ شمالی علاقوں میں ایک علاقے راپوشی کے سردار زمان خان نے انتہائی حساس ترین اسلحے کی بھاری کھیپ بھاری معاوضہ پر اس شرط پر منگوائی ہے کہ راستے میں اس کی چیکنگ نہ ہو اور نہ ہی کسی دوسرے سردار کو اس بارے میں علم ہو سکے اس لئے

رچمنڈ نے راڈش کی خدمات حاصل کرنا چاہیں لیکن راڈش کے انکار پر اس نے فاسٹ کلب کے روڈی کے ذریعے یہ کھیپ پہنچانے کی بکنگ کی۔ روڈی کا بھی اسلحے کا دھندہ ہے اور اس کے بھی وہاں کے سرداروں سے تعلقات ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یہ سب کچھ تو تم بتا رہے ہو مگر یہ بتاؤ کہ سپلائی کا کیا ہوا۔ ابھی ہونی ہے یا ہو چکی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''باس۔ حساس اسلحے کی بھاری کھیپ راپوشی پہنچ چکی ہے اور سردار زمان خان نے اسے وصول بھی کر لیا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا کیا شامل ہے اس اسلحے میں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

''باس۔ اس اسلحے میں میگا پاور کی بارودی سرنگیں، میگا پاور کے وائرلیس چارجر بم اور اندھیرے میں دور تک مار کرنے والی رائفلیں شامل ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''میں نقشہ لے آتا ہوں تاکہ درست طور پر معلوم ہو سکے کہ راپوشی کہاں واقع ہے''...... عمران نے کہا اور اٹھ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود ایک رول شدہ نقشہ نکال کر اس نے اسے کھولا اور پھر اسے میز پر پھیلا دیا۔ ٹائیگر بھی عمران کے ساتھ ہی نقشے پر جھک گیا۔ عمران نے جیب سے ایک بال پوائنٹ نکال کر شمالی علاقوں میں واقع راپوشی کو مارک

کرنے کے بعد اس کے گرد دائرہ لگا دیا۔

''یہ علاقہ انتہائی حساس ہے کیونکہ یہ کافرستان کی سرحد سے ملحق ہے لیکن اس اسلحے کا استعمال کہاں ہو سکتا ہے''...... عمران نے نقشے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ یہ اسلحہ وہاں ذخیرہ کیا جا رہا ہو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''لیکن کیوں۔ وجہ''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''میرا خیال ہے باس کہ ہمیں وہاں جا کر اس علاقے کا تفصیلی تجزیہ کرنا چاہئے۔ پھر ہی اس بارے میں معلوم ہو سکے گا''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''لیکن تم لوگ وہاں کس حیثیت سے جا کر تجزیہ کرو گے۔ وہاں کسی اجنبی کو سوائے محدود تفریحی مقامات کے اور کہیں آنے جانے ہی نہیں دیا جاتا اور اگر وہ جائے تو اس کی نگرانی کی جاتی ہے اور معمولی سا شک پڑنے پر اس کی لاش بھی غائب کر دی جاتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''پھر آپ جیسے کہیں۔ میرا اندازہ ہے کہ وہاں کوئی نہ کوئی سازش بہرحال پرورش پا رہی ہے ورنہ اس انداز میں ایسا اسلحہ منگوانے کی بظاہر کوئی ضرورت نہیں تھی''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے تم جاؤ۔ میں چیف کو اس بارے میں اطلاع دیتا

ہوں۔ پھر چیف خود ہی وہاں کے بارے میں معلومات بھی حاصل کرے گا اور کوئی سازش سامنے آئی تو اس کی بیخ کنی بھی کرائے گا''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور سلام کر کے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی کیونکہ ٹائیگر نے جو خیال ظاہر کیا تھا وہ عمران کو بھی درست محسوس ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ''...... دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان سے بات کراؤ''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''سلطان بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں سرسلطان۔ جس مبہم اطلاع کے بارے میں آپ سے پہلے بات ہوئی تھی اس بارے میں تفصیلی اطلاع ملی ہے کہ شمالی علاقوں میں راپوشی علاقے کے سردار زمان خان نے انتہائی حساس اسلحہ جس میں میگا پاور کی بارودی سرنگیں، میگا پاور کے وائرلیس چارجر بم اور اندھیرے میں دور تک مار کرنے والی رائفلوں کی بھاری کھیپ شامل ہے۔ اس شرط پر منگوایا ہے کہ

شمالی علاقوں کے کسی بھی سردار کو اس کا علم نہ ہو سکے اور اس کے
ساتھ ساتھ وہاں موجود ملٹری کی مانیٹرنگ سے بھی یہ بچ کر آ جائے
اور ایسا ہو چکا ہے''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
''وری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہاں واقعی کوئی سازش ہو
رہی ہے''...... سرسلطان نے پریشان سے لہجے میں کہا۔
''ان علاقوں کے سرداروں کے لئے حکومتی سطح پر کیا ضابطہ
اخلاق ہے۔ میرا مطلب ہے کہ انہیں کون کنٹرول کرتا ہے اور کس
انداز میں''...... عمران نے کہا۔
''وزارت داخلہ ہی کرتی ہے اور کون کر سکتا ہے''...... سرسلطان
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
''لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وزارت داخلہ میں ان سرداروں کے
خاص آدمی موجود ہوں گے اس لئے وہاں سے بات لیک آؤٹ ہو
جائے گی۔ وہاں چیکنگ کا کوئی اور راستہ بتائیں''...... عمران نے
کہا۔
''تم فلیٹ سے ہی بات کر رہے ہو''...... سرسلطان نے چند لمحے
خاموش رہنے کے بعد کہا۔
''جی ہاں''...... عمران نے جواب دیا۔
''ٹھیک ہے۔ میں معلومات کر کے تمہیں خود فون کرتا
ہوں''...... سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو
عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔ سلیمان اس دوران چائے کے خالی

برتن ٹرالی میں رکھ کر لے گیا تھا۔ عمران رسیور رکھ کر ایک بار پھر
نقشے پر جھک گیا۔
''کیا ہوا صاحب۔ آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں۔ کیا کوئی
خاص بات ہوگئی ہے۔ تھوڑی دیر بعد عمران کے کانوں میں سلیمان
کی آواز پڑی تو وہ جو نقشے پر جھکا ہوا تھا بے اختیار چونک کر سیدھا
ہو گیا۔
''ہاں۔ ایک بڑی الجھن سامنے آئی ہے''...... عمران نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر راپوشی میں حساس اسلحہ کی
کھیپ کے بارے میں بتا دیا۔
''تو آپ وہاں جا کر معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں''۔ سلیمان
نے کہا۔
''ہاں۔ لیکن وہاں اجنبی افراد آزادی سے ادھر ادھر نہیں جا
سکتے۔ ان کی نگرانی ہوتی ہے''...... عمران نے کہا۔
''آپ اس سردار کے مہمان بن کر وہاں پہنچ جائیں''۔ سلیمان
نے کہا۔
''نہیں۔ یہ سردار خود اس معاملے میں ملوث ہے اور وہ اس قدر
محتاط ہے کہ دوسرے سرداروں کو بھی اس کا علم نہیں ہونے دینا چاہتا
تو وہ کیسے ہمارے سامنے کھل سکے گا اور پھر سردار کے علاقے میں
مہمان بن کر تو ہماری نقل و حرکت اور بھی محدود ہو جائے گی''۔
عمران نے جواب دیا۔

''یہ علاقہ کافرستان کی سرحد سے ملحق ہے تو لامحالہ اس اسلحے کا تعلق کافرستان سے بھی ہو سکتا ہے''...... سلیمان نے کہا۔

''نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر یہ اسلحہ زیادہ آسانی سے کافرستان سے ہی لایا جا سکتا تھا۔ یہ کوئی اور چکر ہو سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''ہر سردار کے مخالف بھی ہوتے ہیں۔ ان میں سے کسی مخالف کو اپنے ساتھ شامل کر لیں''...... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ تمہاری یہ بات درست ہے۔ وری گڈ۔ یہ واقعی درست لائحہ عمل ہے''...... عمران نے کہا تو سلیمان مسرت بھرے انداز میں مڑ کر واپس چلا گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے سارا مسئلہ ہی حل کر دیا ہو۔ عمران اس کے جانے کے بعد خاموش بیٹھا اس کے بارے میں سوچتا رہا۔ پھر اچانک فون کی گھنٹی بجنے پر وہ چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ لہجے میں کہا۔ سلیمان کی تجویز کی وجہ سے چونکہ ایک لائحہ عمل سامنے آ گیا تھا اس لئے عمران کے ذہن پر چھائی ہوئی سنجیدگی خودبخود دور ہو گئی تھی۔

''کیا ہوا۔ کیا کوئی لائحہ عمل سمجھ میں آ گیا ہے تمہیں''۔ سرسلطان نے کہا۔ وہ چونکہ عمران کے مزاج شناس تھے اس لئے انہیں معلوم

تھا کہ عمران کی سنجیدگی اس وقت ہی دور ہو سکتی ہے جب اس پر موجود بوجھ دور ہو گیا ہو۔

''سلیمان نے ایک لائحہ عمل بتایا ہے۔ جو مجھے پسند آیا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سلیمان نے۔ لیکن سلیمان کا ان معاملات سے کیا تعلق ہے''...... سرسلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جناب آغا سلیمان پاشا ہی تو اصل ایکسٹو ہیں۔ باقی میں اور طاہر اس کے سامنے واقعی زیرو ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ اصولاً غلط ہے۔ انتہائی اہم ملکی معاملات کو اس طرح عام لوگوں کے سامنے نہیں آنا چاہئے''...... سرسلطان نے اپنے اصولوں کے تحت مجبور ہونے کی وجہ سے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آہستہ بولیں جناب۔ وہ عام لوگوں کی صف میں نہیں آتا۔ اماں بی کا لاڈلا ہے اور اماں بی مجھ سے زیادہ اس کی بات مانتی ہیں اور آپ تو جانتے ہیں کہ اگر اماں بی تک یہ بات پہنچ گئی کہ آغا سلیمان پاشا کو عام آدمی کہا جا رہا ہے تو پھر وہ کچھ ہو جائے گا جس کا تصور بھی خاص آدمی نہیں کر سکتے''...... عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا لائحہ عمل بتایا ہے اس نے''...... سرسلطان نے پوچھا تو عمران نے مخالف سردار والی تجویز دوہرا دی۔

''ہونہہ۔ واقعی یہ بہترین لائحہ عمل ہے۔ حیرت ہے کہ نہ مجھے اس کا خیال آیا اور نہ تمہیں''...... سرسلطان نے کہا۔

''جناب۔ خاص معاملات میں خاص لوگ ہی درست لائحہ عمل بنا سکتے ہیں''...... عمران نے کہا تو سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

''ٹھیک ہے۔ اب میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کی بنا پر ایک اور اہم بات سامنے آئی ہے کہ سردار زمان خان سے پہلے وہاں اس کا چچا رئیس خان سردار تھا۔ ایک سال پہلے وہ فوت ہو گیا۔ اس کے دو بیٹے ہیں۔ ایک تو تعلیم حاصل کرنے کے لئے گریٹ لینڈ گیا اور پھر وہیں سیٹل ہو گیا لیکن دوسرا بیٹا جس کا نام جہاں خان ہے وہ وہیں راوپشی میں ہی رہتا ہے لیکن وہ ایک حادثے میں دونوں ٹانگوں سے معذور ہو گیا تھا اس لئے وہیل چیئر پر رہتا ہے۔ سابقہ سیکرٹری داخلہ چوہدری شوکت نے جہان خان کو معذور قرار دے کر سردار زمان خان کا نام بطور سردار تجویز کیا اور پھر حکومت سے اس کی باضابطہ اجازت لے کر اسے سردار نامزد کر دیا گیا اور ابھی تک اس کے خلاف وزارت داخلہ میں کوئی منفی رپورٹ موجود نہیں ہے۔ ویسے یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ سردار جہان خان نے سردار زمان خان کی نامزدگی پر باقاعدہ احتجاج بھی کیا تھا لیکن اس کا احتجاج مسترد کر دیا گیا''...... سرسلطان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ مخالف سردار تو یہی معذور سردار جہاں

خان ہی ہو سکتا ہے لیکن معذور ہونے کی وجہ سے اس کی نقل و حرکت تو محدود ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''اس کے مہمان بن کر تم وہاں جا سکتے ہو''...... سرسلطان نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ اس سردار زمان خان کی نامزدگی میں سابقہ سیکرٹری داخلہ نے دلچسپی لی ہے تو لامحالہ اس چوہدری شوکت کے ذاتی تعلقات اس سے ہوں گے اور چوہدری شوکت جس طرح پاکیشیا میں منشیات کی تنظیم کی سرپرستی کر رہا تھا اسی طرح اس نے یقیناً سردار زمان خان کے ساتھ بھی کوئی نہ کوئی غیر قانونی کام کیا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں ہو سکتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے وہ کیوں بتائے گا۔ تمہیں وہاں خود ہی جانا ہو گا''...... سرسلطان نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس سردار جہاں خان سے ہمارا رابطہ کس طرح ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''وزارت داخلہ میں شمالی علاقوں کا باقاعدہ ایک سیکشن ہے جس کا انچارج راحت علی ہے۔ وہ ریٹائرمنٹ کے قریب ہے اور اس کا اب تک کا ریکارڈ بے داغ ہے اور وہ خود بھی شمالی علاقوں کا ہی رہنے والا ہے۔ میں نے اسے تمہارے بارے میں بتا دیا ہے۔ تم اس سے میرا حوالہ دے کر رابطہ کر لو۔ وہ بہتر انداز میں تمہارا کام کرا دے گا''...... سرسلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور اللہ حافظ کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر اٹھ کر اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ٹرانسمیٹر نکال کر وہ واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ڈائری کھول کر اسے چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر ایک صفحے پر اس کی نگاہیں چند لمحوں کے لئے جم سی گئیں۔ پھر اس نے ڈائری بند کر کے اسے میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو ڈائریکٹر جنرل اینٹی نارکوٹکس ایجنسی"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ ڈائریکٹر جنرل رانا صاحب اپنے آفس میں بیٹھے لڈو کھیل رہے ہیں یا کیرم"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"چلیں۔ آپ ان سے میری براہ راست بات کرا دیں۔ میں خود ہی پوچھ لوں گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے ایک جھٹکے دار لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"رانا بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"آپ کی مترنم آواز کی مالکہ پی اے نے آپ کو میرا نام مع ڈگریاں پہنچایا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو پھر میں اپنا تعارف کرا دوں"...... عمران نے کہا تو اس بار دوسری طرف سے رانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ بے حد غصے میں تھی۔ کہہ رہی تھی کہ آپ اس سے پوچھ رہے ہیں کہ میں دفتر میں بیٹھا لڈو کھیل رہا ہوں یا کیرم اور اس کا یہ بھی کہنا تھا کہ ڈگریوں کی وجہ سے اس نے کال ملوا دی ہے"۔ دوسری طرف سے رانا نے ہنستے ہوئے کہا۔ عمران کا چونکہ چوہدری حشمت، اس کے بیٹے چوہدری نثار اور سابقہ سیکرٹری داخلہ چوہدری شوکت کی وجہ سے رانا کے ساتھ کافی رابطہ رہا تھا اور پھر سر سلطان نے جن الفاظ میں عمران کا تعارف رانا سے کرایا تھا تب سے رانا اس سے خاصا بے تکلف ہو گیا تھا اور عمران تو ملک کے صدر سے بھی تکلف سے بات نہ کر سکتا تھا تو وہ رانا کو کہاں بخشنے والا تھا۔

"چلو شکر ہے میری ڈگریوں نے کسی پر تو اثر کیا۔ ویسے آپ کی یہ پی اے واقعی دلیر خاتون ہے ورنہ تو خواتین ڈگریاں سن کر بدک جاتی ہیں کہ کسی مفلس سے واسطہ پڑ گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ بہرحال فرمائیں کیسے کال کی ہے"...... رانا نے کہا۔

"سابقہ سیکرٹری داخلہ چوہدری شوکت سے ملاقات کرنی

ہے''...... عمران نے کہا۔

''ان کی عدالت نے ضمانت لے لی ہے اور اب وہ اپنی ذاتی رہائش گاہ پر ہیں''...... رانا نے جواب دیا۔

''کہاں ہے ان کی ذاتی رہائش گاہ''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے پتہ بتا دیا گیا اور پھر عمران کے پوچھنے پر اس نے فون نمبر بھی بتا دیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رانا ہاؤس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے جوزف کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

''ایک پتہ نوٹ کرو''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رانا کا بتایا ہوا پتہ دوہرا دیا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''وہاں سابقہ سیکرٹری داخلہ چوہدری شوکت رہتا ہے۔ اس کا حلیہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آنا۔ جوانا کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ پہلے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دینا ورنہ وہاں بے گناہ ملازم مارے جا سکتے ہیں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چوہدری شوکت کا حلیہ بھی بتا

دیا۔ وہ ایک بار اس سے نارکوٹکس ایجنسی کے آفس میں مل چکا تھا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''جب وہ بلیک روم میں پہنچ جائے تو مجھے کال کرنا۔ میں فلیٹ میں خود موجود ہوں''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

شمالی علاقے راپوشی کا سردار زمان خان لمبے قد اور بھاری جسم کا مالک تھا۔ اس کا چہرہ بھی خاصا بڑا اور رعب دار تھا۔ چہرے پر سفید اور کالی چھوٹی سی داڑھی تھی جس کی وجہ سے اس کا چہرہ کچھ زیادہ ہی بڑا اور چوڑا لگتا تھا۔ وہ اپنے ڈیرے پر بنے ہوئے ایک آفس نما کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے میز پر فون موجود تھا اور سردار زمان خان اس طرح فون کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اسے کسی کی کال کا شدت سے انتظار ہو۔ اس کے سامنے کافی کی پیالی رکھی ہوئی تھی اور وہ رک رک کر اس پیالی سے کافی سپ کر رہا تھا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''سردار زمان خان بول رہا ہوں'' ..... سردار زمان خان نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا۔

''ریمش بول رہا ہوں سردار'' ..... دوسری طرف سے ایک مردانہ

آواز سنائی دی۔

''بڑی دیر کر دی تم نے فون کرنے میں۔ میں یہاں انتظار میں بیٹھا سوکھتا رہا ہوں'' ..... سردار زمان خان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جناب جو معلومات ہمیں چاہئیں تھیں وہ دیر سے ملی ہیں''۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ٹھیک ہے۔ بتاؤ کیا طے ہوا ہے'' ..... سردار زمان خان نے کہا۔

''سردار۔ آپ کا مطالبہ تسلیم کر لیا گیا ہے لیکن'' ..... دوسری طرف سے ریمش لیکن کہنے کے بعد خاموش ہو گیا تو سردار زمان خان چونک پڑا۔

''لیکن کیا'' ..... سردار زمان خان نے چونک کر پوچھا۔

''لیکن آپ کو کھیپ ازخود کافرستان کی حدود کے اندر پہنچانی ہو گی۔ ہمارا کوئی آدمی آپ کے علاقے میں نہیں آئے گا'' ..... ریمش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ میں خود بھی یہی چاہتا ہوں کہ کوئی اجنبی آدمی یہاں نظر نہ آئے لیکن معاوضہ کیسے ملے گا''۔ سردار زمان خان نے کہا۔

''معاوضے کا جو طریقہ آپ نے بتایا ہے وہ منظور کر لیا گیا ہے۔ آپ کھیپ کے بارے میں اطلاع دیں گے۔ اس کا معاوضہ گریٹ لینڈ کے مرکزی بینک میں آپ کے اکاؤنٹ میں جمع کرا

دیا جائے گا اور آپ کو اطلاع دے دی جائے گی۔ آپ بینک سے تصدیق کر کے ہی ہمیں ڈلیور کر دیں گے''...... ریمش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ ٹھیک ہے۔ پھر میں کام کا آغاز کر دیتا ہوں''...... سردار زمان خان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن ایک بات کا آپ نے ہر صورت میں خیال رکھنا ہو گا کہ اس بارے میں کسی کو معمولی سا شبہ بھی نہیں پڑنا چاہئے۔ خاص طور پر آپ کے مخالف سردار جہاں خان کو ورنہ یہ بات حکومت کے نوٹس میں آ گئی تو سارا کھیل ختم ہو جائے گا''...... ریمش نے کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ یہ میرا کام ہے۔ مجھے صرف اس کی سپلائی کا مسئلہ تھا اور کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ دھات جہاں موجود ہے وہاں میرا اپنا خصوصی اڈا ہے اور یہ ایسی جگہ ہے جہاں کوئی رخ نہیں کرتا''...... سردار زمان خان نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

''لیکن وہاں بہرحال مشینری پہنچانی ہو گی اور مشینری کام بھی کرے گی''...... ریمش نے کہا تو سردار زمان خان بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم مجھے احمق سمجھتے ہو۔ اگر میں اس طرح کھلے عام مشینری منگوا لوں تو کیا یہ کام ہو سکتا ہے۔ میں نے خصوصی انداز میں اسلحے کی ایک کھیپ منگوائی ہے۔ اس کھیپ کے ساتھ مشینری بھی آ گئی ہے اور کسی کو اس کا علم نہیں ہو سکا اور جہاں تک مشینری کے چلنے کی

بات ہے تو یہ مشینری کوئی آواز پیدا نہیں کرتی اس لئے تمام کام انتہائی سکون اور خاموشی سے ہو جائے گا اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی''...... سردار زمان خان نے کہا۔

''اور اس اسلحے کا آپ نے کیا کیا''...... ریمش نے چونک کر پوچھا۔

''کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... سردار زمان خان نے بھی چونک کر پوچھا۔

''اگر یہ اسلحہ چیک ہو گیا تو سارے معاملات ہی اوپن ہو جائیں گے''...... ریمش نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ اسلحہ میں نے شوگران کی ایک پارٹی کو فروخت کر دیا ہے اور اسلحہ وہاں پہنچ بھی گیا ہے اور کسی کو معلوم تک نہیں ہو سکا''...... سردار زمان خان نے جواب دیا۔

''اوکے۔ اگر کوئی خاص بات ہو تو آپ نے مجھ سے ضرور رابطہ کرنا ہے۔ ویسے پہلی کھیپ کب تک تیار ہو جائے گی''۔ ریمش نے کہا۔

''کل سے کام شروع ہو گا تو ایک ہفتے میں پہلی کھیپ تیار ہو جائے گی''...... سردار زمان خان نے کہا۔

''اور آپ کا کیا اندازہ ہے کہ کتنی کھیپس وہاں سے مل سکیں گی''...... ریمش نے پوچھا۔

''میرا نہیں بلکہ ماہرین کا اندازہ ہے کہ یہاں سے ایک ہزار

کھپس آسانی سے نکل آئیں گی اور وہ بھی انتہائی اچھی اور خالص حالت میں۔ شاید بعد میں ملاوٹ والا مال بھی مل جائے لیکن اتنا تو بہرحال بہترین کوالٹی کا مال ہوگا''...... سردار نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم تیار ہیں''...... رمیش نے کہا۔

''اوکے۔ پھر بات ہوگی''...... سردار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''گل زیب بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''سردار بول رہا ہوں گل زیب''...... سردار زمان خان نے رعب دار لہجے میں کہا۔

''حکم سردار''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

''معاملات طے ہو گئے ہیں۔ تم کل سے کام شروع کرا دو لیکن چاروں طرف سے نگرانی کا انتظام بھی تمہیں کرنا ہوگا۔ اس معاملے کی بھنک بھی کسی کے کانوں تک نہیں پہنچنی چاہئے''...... سردار زمان خان نے کہا۔

''ٹھیک ہے سردار۔ حکم کی تعمیل ہوگی''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کام شروع کرا کر مجھے اطلاع دینا اور کوئی بھی خاص بات ہو

تو بھی فوری اطلاع دینا۔ تمہیں تمہارا مکمل حصہ ملے گا''...... سردار نے کہا۔

''ہم تو آپ کے غلام ہیں سردار۔ یہ تو آپ کی مہربانی ہے کہ اپنے غلاموں کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوگی''...... گل زیب نے جواب دیا تو سردار زمان خان نے اطمینان بھرے انداز میں طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے ساتھ ساتھ اطمینان کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

عمران رانا ہاؤس کے بلیک روم میں داخل ہوا تو اس کے چہرے پر ماسک میک اپ موجود تھا کیونکہ وہ ایک بار اپنے اصل چہرے میں سابقہ سیکرٹری داخلہ چوہدری شوکت سے مل چکا تھا۔ چوہدری شوکت کو جوزف اور جوانا نے اس کی ذاتی رہائش گاہ سے بے ہوش کر کے اغوا کیا تھا اور پھر جوزف نے عمران کو فلیٹ پر فون کر کے کارروائی مکمل ہونے کی اطلاع دی تو عمران کار لے کر رانا ہاؤس پہنچ گیا تھا۔ چوہدری شوکت بھاری جسم اور چوڑے چہرے کا مالک تھا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں اس وقت گلہری کی دم کی طرح سائیڈ پر لٹکی ہوئی تھیں اور وہ راڈز میں جکڑا ہوا بے ہوش پڑا تھا۔ عمران اس کے سامنے موجود کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

''اسے اینٹی گیس سے ہوش میں لے آؤ''...... عمران نے کہا تو جوانا سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک روم میں صرف

جوانا موجود تھا کیونکہ جوزف باہر نگرانی کر رہا تھا۔ ویسے عمران کی آمد کے بعد رانا ہاؤس کا حفاظتی نظام آن کر دیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود جوزف باہر موجود تھا۔ جوانا نے الماری سے ایک لمبی گردن والی بوتل نکالی اور چوہدری شوکت کے قریب آ کر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور اس کا دہانہ چوہدری شوکت کی ناک سے لگا کر اس نے چند لمحوں بعد بوتل ہٹا لی اور اس کا ڈھکن لگا کر وہ مڑا اور بوتل اس نے واپس الماری میں رکھ دی۔

''کوڑا بھی ہاتھ میں لے لو''...... عمران نے کہا تو جوانا نے الماری میں موجود ایک خوفناک شکل کا کوڑا نکالا اور الماری بند کر کے وہ واپس عمران کی کرسی کی سائیڈ میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد چوہدری شوکت نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ وہ اب انتہائی حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ جیسے اسے سمجھ نہ آ رہا ہو کہ وہ کہاں موجود ہے۔ پھر اس کی نظریں جوانا اور عمران پر پڑیں تو اس کے چہرے پر ہلکے سے خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

''تم۔ تم کون ہو اور میں کہاں ہوں''...... چوہدری شوکت نے رک رک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارا نام چوہدری شوکت ہے اور تم سابقہ سیکرٹری داخلہ

ہو'' ...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مگر یہ سب کیا ہے۔ میں تو اپنی رہائش گاہ پر تھا۔ پھر میں یہاں کیسے آ گیا اور یہ کون سی جگہ ہے اور مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے'' ...... چوہدری شوکت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلے تم یہ بتاؤ کہ چوہدری خاندان کے افراد تو انتہائی محب وطن اور باغیرت ہوتے ہیں۔ بہت کم لوگ ان میں سے ایسے ہوتے ہیں جو جرائم پیشہ ہوں اور تم تو اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو اور پھر وزارت داخلہ میں طویل عرصہ گزار چکے ہو۔ حکومت نے تمہیں بیورو کریسی کا اعلیٰ ترین عہدہ بھی دیا تھا اس کے باوجود تم ان چوہدریوں کی سرپرستی کرتے رہے جو ملک میں منشیات کا زہر پھیلا رہے ہیں۔ میرا مطلب چوہدری حشمت اور اس کے بیٹے چوہدری نثار سے ہے۔ کیا حکومت کی طرف سے تمہیں اس خزانے سے جس میں عوام کے خون پسینے کی کمائی سے حاصل کیا گیا پیسہ جمع ہوتا ہے الاؤنسز، سہولیات، بہت بڑی مالیت میں تنخواہ اور دیگر سہولیات نہیں دی جا رہی تھیں۔ بحیثیت سیکرٹری داخلہ تمہارا کام ملک میں امن و امان قائم رکھنا اور ملک کو جرائم سے پاک کرنا تھا لیکن تم خود مجرموں کے ساتھی بن گئے۔ کیوں'' ...... عمران کا لہجہ تلخ سے تلخ تر ہوتا چلا گیا۔

''یہ مجھ پر الزام ہے۔ چوہدری حشمت اور اس کا بیٹا چوہدری نثار میرے قریبی عزیزوں میں سے ہیں۔ انہیں ان کے ڈیرے

سے اغوا کر لیا گیا تو مجھے اطلاع ملی اور ساتھ ہی مجھے بتایا گیا کہ پاکیشیا کی سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمٰن کا بیٹا عمران بھی اغوا کرنے والوں کے ساتھ تھا تو میں نے پولیس سے رابطہ کیا اور سر عبدالرحمٰن کو بھی اس بارے میں بتایا لیکن پھر اچانک صدر صاحب کی طرف سے مجھے فوری طور پر برطرف کر کے جبری ریٹائر کر دیا گیا اور مجھے گرفتار کر لیا گیا۔ بڑی مشکل سے میں نے ضمانت کرائی ہے۔ میں نے کسی منشیات کی تنظیم کی کبھی سرپرستی نہیں کی۔ اگر چوہدری حشمت اور اس کا بیٹا منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث تھے تو مجھے اس کے بارے میں کچھ معلوم نہ تھا'' ...... چوہدری شوکت نے اپنی بے گناہی پر تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن چوہدری حشمت اور چوہدری نثار نے جو بیانات اینٹی نارکوٹکس ایجنسی کو دیئے ہیں ان میں انہوں نے تمہیں واضح طور پر ملوث کیا ہے'' ...... عمران نے کہا۔

''یہ بیانات ان سے زبردستی لئے گئے ہیں۔ وہ عدالت میں لازماً سچ بول دیں گے لیکن تم کون ہو اور یہ کون سی جگہ ہے۔ کیا تمہارا تعلق حکومت سے ہے'' ...... چوہدری شوکت نے کہا۔

''نہیں۔ ہمارا تعلق حساس اسلحہ ڈیل کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم سے ہے'' ...... عمران نے جواب دیا تو چوہدری شوکت چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''حساس اسلحہ لیکن میرا اس سے کیا تعلق'' ...... چوہدری شوکت

نے کہا۔

''تعلق ہے تو تمہیں تمہاری رہائش گاہ سے یہاں لایا گیا ہے۔ تمہاری وجہ سے ہماری تنظیم کو زبردست نقصان اٹھانا پڑا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر تم نے یہاں جھوٹ بولا تو تمہاری شخصیت اور حیثیت کا قطعی کوئی خیال نہیں رکھا جائے گا۔ اس دیو کے ہاتھ میں کوڑا تم دیکھ رہے ہو۔ یہ چند لمحوں میں تمہاری کھال ادھیڑ دے گا اور پھر تمہاری لاش بھی کسی بھٹی میں جلا کر راکھ کر دی جائے گی اور کسی کو اس بارے میں کبھی علم نہ ہو سکے گا کہ تم کہاں غائب ہو گئے ہو۔ اگر تم سچ بول دو تو تمہیں یہاں سے بے ہوش کر کے دوبارہ تمہاری رہائش گاہ پر پہنچا دیا جائے گا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''میرا واقعی اسلحے سے کوئی تعلق نہیں ہے''...... چوہدری شوکت نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''شمالی علاقوں میں کافرستان کی سرحد سے ملحق ایک علاقہ ہے راپوشی۔ تم نے وہاں سابقہ سردار کے فوت ہو جانے پر اس کے ٹانگوں سے معذور بیٹے سردار جہاں خان کو سردار نامزد کرانے کی بجائے ذاتی دلچسپی لے کر سردار زمان خان کو سردار بنایا اور سردار زمان خان ہمارا مستقل گاہک تھا۔ وہ انتہائی حساس اسلحہ ہم سے لیتا تھا لیکن اب ہمیں اطلاع ملی ہے کہ اس نے تمہارے کہنے پر حساس اسلحے کی ایک بڑی کھیپ ایک دوسری تنظیم کے ذریعے منگوائی ہے۔

اس طرح ہماری تنظیم کو بہت بڑا مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''مجھے تو اس سلسلے میں کچھ معلوم نہیں اور نہ میرا ایسے کاموں سے کوئی تعلق رہا ہے۔ چونکہ سردار جہاں خان معذور آدمی تھا اس لئے حکومت کی بہتری کے لئے میں نے سردار زمان خان کو سردار نامزد کرا دیا تھا''...... چوہدری شوکت نے کہا۔

''اب اگر تم جھوٹ بولنے پر تل ہی گئے ہو تو بھگتو۔ جوانا۔ اس کی کھال ادھیڑ دو''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں پہلے چوہدری شوکت اور بعد میں جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس ماسٹر''...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوڑے کو بڑے خوفناک انداز میں ہوا میں چٹخایا اور جارحانہ انداز میں آگے بڑھ گیا۔

''رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ''...... چوہدری شوکت نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ تربیت یافتہ آدمی نہیں تھا اور پھر اس کی ساری عمر کرسی پر بیٹھ کر احکامات دینے میں گزری تھی اس لئے کوڑے کی آواز اور جوانا جیسے آدمی کے جارحانہ انداز نے ہی اس کو انتہائی خوفزدہ کر دیا تھا۔

''وہیں رک جاؤ جوانا۔ اب جیسے ہی یہ جھوٹ بولے گا میں تمہیں اشارہ کر دوں گا پھر تم نے اس کی کھال ادھیڑ دینی ہے۔ اگر

یہ اپنے ساتھ خود ہمدردی نہیں رکھتا تو ہمیں اس سے ہمدردی کی کیا ضرورت ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''میں جو کچھ جانتا ہوں سچ بتا دیتا ہوں لیکن تم مجھے ہلاک نہ کرنا بے شک قانون کے حوالے کر دینا''...... چوہدری شوکت نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''ہمیں کیا ضرورت ہے تمہیں قانون کے حوالے کرنے کی۔ ہم تمہیں واپس تمہاری رہائش گاہ پر پہنچا دیں گے لیکن تمہیں ہر قیمت پر سچ بولنا پڑے گا۔ ہڈیاں تڑوا کر بھی اور بغیر ہڈیاں تڑوائے بھی''...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''سردار زمان خان اسلحہ منگواتا رہتا ہے۔ مجھے جب اس بارے میں خفیہ اطلاع ملی تو اس وقت وہ سردار بھی نہیں تھا۔ میں نے اس سے رابطہ کیا تو اس نے مجھے بھاری رقم ہر ماہ دینے کی آفر کر دی۔ میں بھاری رقومات کا جواء کھیلنے کا عادی ہوں اس لئے مجھے بھاری رقم کی ضرورت پڑتی رہتی ہے اس لئے میں نے اس سے باقاعدہ ماہانہ رقم طے کر لی جو مجھے باقاعدگی سے ملتی رہی۔ پھر اس علاقے کا بڑا خان فوت ہو گیا تو سردار زمان خان کو میں نے اپنی پوسٹ کی وجہ سے سردار نامزد کرا دیا۔ اس سے بدلے میں مجھے ماہانہ ڈبل معاوضہ ملنے لگا۔ باقی مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ یہ اسلحہ کس تنظیم سے منگواتا ہے اور کس سے نہیں''...... چوہدری شوکت نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

''اس اسلحے کا سردار زمان خان کیا کرتا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ اسے شوگران کے کسی گروپ کو فروخت کر دیتا ہے۔ بھاری منافع پر''...... چوہدری شوکت نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''شوگران۔ لیکن شوگران کی سرحد تو راپوشی سے کافی دور ہے جبکہ کافرستان کی سرحد قریب ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں نے بھی اس سے ایک بار یہ بات کی تھی۔ اس نے بتایا کہ ان پہاڑی علاقوں میں ایسے خفیہ راستے موجود ہیں جہاں سے اسلحہ باحفاظت اور بغیر کسی مداخلت کے شوگران پہنچ جاتا ہے اور اسے بھاری منافع مل جاتا ہے۔ شوگران میں حکومت کے خلاف گروپس ہیں جو یہ اسلحہ منگواتے رہتے ہیں۔ بڑے طویل عرصے سے یہ کام ہو رہا ہے''...... چوہدری شوکت نے جواب دیا۔

''کیا تم اس کی تصدیق کرا سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''تصدیق۔ وہ کیسے۔ اب تو میں سیٹ سے بھی ہٹ چکا ہوں۔ اب تو وہ میرے ساتھ بات ہی نہیں کرے گا''...... چوہدری شوکت نے کہا۔

''اس کے پاس فون ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس نے خصوصی طور پر سیٹلائٹ کا کنکشن لے رکھا ہے''...... چوہدری شوکت نے جواب دیا۔

''یہ خصوصی نمبر تم نے اسے دلوایا ہو گا''...... عمران نے کہا تو

چوہدری شوکت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا نمبر ہے فون کا''...... عمران نے پوچھا تو چوہدری شوکت نے نمبر بتا دیا۔

''تم اس سے فون پر بات کرو اور اسے کہو کہ اگر اس نے اسے طے شدہ معاوضہ نہ دیا تو وہ اس کے بارے میں حکومت کو اطلاع دے دے گا۔ اس طرح وہ نہ صرف جیل پہنچ جائے گا بلکہ سرداری سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جو ہو گا سو ہو گا لیکن میں تمہارے حکم کی تعمیل ضرور کروں گا''...... چوہدری شوکت نے کہا۔

''تم نے اس سے اس انداز میں بات کرنی ہے کہ یہ بات کنفرم ہو جائے کہ وہ اسلحہ شوگران کے گروپ کو فروخت کرتا ہے''...... عمران نے کہا تو چوہدری شوکت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور جوانا کو اشارہ کیا تو وہ خنجر جیب میں ڈال کر اور کوڑا وہیں فرش پر رکھ کر آگے بڑھا اور عمران کے ہاتھ سے فون پیس لے کر دوبارہ چوہدری شوکت کے قریب آ کر اس نے رسیور چوہدری شوکت کے کان سے لگا دیا۔ کچھ وقت تک گھنٹی بجتی رہی تھی اور پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ سردار زمان خان بول رہا ہوں''...... ایک سخت اور

تحکمانہ آواز سنائی دی۔

''دارالحکومت سے چوہدری شوکت بول رہا ہوں سردار۔ تم نے میری رقم نہیں بھجوائی۔ کیوں''...... چوہدری شوکت نے بڑے رعونت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم اب فارغ ہو چکے ہو چوہدری شوکت اس لئے اب یہ رقم نئے آدمی کو مل سکتی ہے تمہیں نہیں''...... دوسری طرف سے پہلے سے زیادہ تحکمانہ اور سخت لہجے میں کہا گیا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر میں اگر حکومت تک یہ بات پہنچا دوں کہ تم انتہائی حساس اسلحہ راپوشی منگوا کر شوگران پہنچاتے ہو تو تمہارا کیا خیال ہے حکومت اس پر کارروائی نہیں کرے گی اور پھر تمہیں معلوم ہو گا کہ تمہارا کیا حشر ہوتا ہے''...... چوہدری شوکت نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ آئی ایم سوری چوہدری شوکت۔ آئی ایم رئیلی سوری۔ تم بے فکر رہو۔ اس ہفتے کے اندر میں دارالحکومت خود آ رہا ہے اور تمہیں مل کر پوری رقم دے دوں گا اور آئندہ بھی رقم تمہیں ملتی رہے گی''...... سردار زمان خان نے کہا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ میں اب کہاں رہتا ہوں''...... چوہدری شوکت نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اب اپنی ذاتی رہائش گاہ میں شفٹ ہو چکے ہو''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہارا انتظار کروں گا''...... چوہدری شوکت

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو جوانا نے رسیور ہٹا کر اسے کریڈل پر رکھا اور پھر فون لا کر اس نے تپائی پر رکھ دیا۔

''اسے ہاف آف کر کے کسی ویران جگہ پر ڈال دینا''۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''یس ماسٹر''...... جوانا نے کہا اور پھر عمران جیسے ہی مڑا اس کے کانوں میں چوہدری شوکت کی چیخ کی آواز پڑی لیکن وہ اطمینان سے قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے اس لئے چوہدری شوکت کو زندہ چھوڑ دیا تھا کہ سردار زمان خان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اسے مستقل رقم دینے کی بجائے ختم کر دینے کا پروگرام بنا چکا ہے اور ویسے بھی اس بات کے کنفرم ہونے پر کہ سردار زمان خان صرف اسلحے کی اسمگلنگ میں ملوث ہے اس کی اس معاملے میں دلچسپی ختم ہو گئی تھی۔ اب اس نے صرف سرسلطان کو اطلاع دینی تھی۔ پھر سرسلطان خود ہی سارا کام نمٹا لینے کے ماہر تھے۔

بلیک زیرو دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ناٹران بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ناٹران کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کوئی خاص بات''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''چیف۔ پاکیشیا کے شمالی علاقوں میں علاقہ راپوشی ہے۔ اس کا سردار جس کا نام زمان خان معلوم ہوا ہے اس سردار کو پاکیشیا کے دارالحکومت میں ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں باقاعدہ کافرستان نے ہلاک کرایا ہے''...... ناٹران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ عمران نے اسے سردار زمان خان کے بارے میں بتایا تھا

اور عمران نے یہیں دانش منزل کے فون پر سرسلطان کو بھی اس کے بارے میں رپورٹ دے دی تھی کہ سردار زمان خان حساس اسلحہ اپنے علاقے میں منگوا کر شوگران کے کسی گروپ کو فروخت کر دیتا ہے اور سرسلطان نے کہا تھا کہ وہ اس معاملے کو خود ہینڈل کر لیں گے اور اب ناٹران اس سردار زمان خان کی پاکیشیا میں ہلاکت کی بات کر رہا تھا۔

''یہاں پاکیشیائی دارالحکومت میں کیسے اسے کافرستان نے ہلاک کرا دیا اور تمہیں کیا معلوم ہوا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''مجھے اطلاع ملی ہے کہ کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس کے ایک خصوصی سیکشن کا انچارج جس کا نام رمیش ہے خفیہ طور پر پاکیشیا گیا ہے اور وہاں کچھ روز گزار کر واپس آیا ہے تو میں نے اس بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں۔ رمیش تو پاکیشیا سے واپس آ کر ایکریمیا چلا گیا ہے۔ وہاں اس کا کافی طویل سرکاری دورے کا پروگرام ہے۔ البتہ اس کے ایک خاص آدمی کو میں نے اغوا کرایا اور پھر اس سے معلوم ہوا کہ پاکیشیا کے شمالی علاقہ جات کے ایک علاقے راپوشی کا سردار زمان خان کافرستان کے کسی منصوبے کے آڑے آ رہا تھا اس لئے سرکاری طور پر اسے ہلاک کرانے کا فیصلہ کیا گیا اور یہ رمیش اس سلسلے میں پاکیشیا گیا تھا اور وہاں اس سردار زمان خان کو ہلاک کرا کر وہ واپس آیا ہے''...... ناٹران نے کہا۔

''سردار زمان خان ان کے کس پراجیکٹ کے آڑے آ رہا تھا۔

یہ بھی تمہیں معلوم ہونا چاہئے تھا''...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

''میں اس سلسلے میں کام کر رہا ہوں چیف۔ لیکن میں نے سوچا کہ پہلے آپ کو اطلاع دے دوں''...... ناٹران نے کہا۔

''یہ سردار زمان خان حساس اسلحے کی اسمگلنگ میں ملوث تھا۔ وہ اسلحہ وہاں راپوشی منگوا کر شوگران کے کسی گروپ کو فروخت کرتا تھا۔ اس سلسلے میں عمران نے اپنے طور پر کام بھی کیا تھا اور پھر عمران کی رپورٹ پر میں نے سرسلطان کو بریف بھی کر دیا تھا لیکن کافرستان کے ساتھ تو اس کا کوئی تعلق سامنے نہیں آیا تھا''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''میں معلوم کرتا ہوں چیف کہ اصل صورت حال کیا ہے''۔ ناٹران نے کہا۔

''جلد از جلد معلوم کر کے رپورٹ دو''...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ فرمائیں سر''...... پی اے نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں سلطان بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد

سرسلطان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"آپ فون محفوظ کر کے دانش منزل کال کریں"...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... بلیک زیرو نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ فون محفوظ ہے"...... سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"طاہر بول رہا ہوں سرسلطان۔ سردار زمان خان کے بارے میں مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ یہاں دارالحکومت میں ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے"...... بلیک زیرو نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ مجھے تو اطلاع نہیں ملی کیونکہ وہ وزارت داخلہ کے تحت آتا ہے"...... سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اس سلسلے میں کام کرنے کا عمران صاحب سے وعدہ کیا تھا اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے عمران نے تفصیلی رپورٹ دی تھی اور میں نے وزارت داخلہ کے سیکرٹری عبدالجبار خان کو اس بارے میں تفصیل بتا کر انہیں ہدایات دے دی تھیں۔ یقیناً انہوں نے اس سلسلے میں

مناسب اقدامات کئے ہوں گے۔ جہاں تک سردار زمان خان کے ہلاک ہونے کا تعلق ہے تو بہرحال ایسے حادثات ہوتے رہتے ہیں"۔ سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ یہ حادثہ نہیں تھا بلکہ اسے حادثہ ظاہر کیا گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کیوں ایسا ہوا ہے اور تم اس بارے میں اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو"...... سرسلطان نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ یہ اطلاع مجھے کافرستان سے دی گئی ہے۔ وہاں کی ملٹری انٹیلی جنس کے کسی سیکشن کا رمیش نامی آدمی پاکیشیا آیا اور پھر واپس چلا گیا اور تحقیق پر معلوم ہوا کہ وہ یہاں دارالحکومت میں سردار زمان خان کی ہلاکت کے سلسلے میں آیا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کافرستان والوں کو کیا ضرورت تھی اسے ہلاک کرانے کی"۔ سرسلطان نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہی بات تو معلوم کرنا تھی۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا تھا تاکہ معلوم ہو سکے کہ آپ نے ایسے کیا اقدامات کئے ہیں جن کی وجہ سے کافرستان کو اس حد تک جانا پڑا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم تم عمران سے کہو کہ وہ سیکرٹری داخلہ سے بات

کر لے''...... سر سلطان نے کہا۔

''یس سر''...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تو بلیک زیرو نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ لہجے میں کہا۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''کوئی خاص بات ہو گئی ہے طاہر''...... دوسری طرف سے عمران نے کہا تو بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران کے پاس کوئی موجود نہیں ہے۔

''ہاں عمران صاحب۔ ناٹران کی کال آئی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ناٹران کی رپورٹ دوہرا دی اور پھر سر سلطان سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں بھی بتا دیا۔

''لیکن سردار زمان خان تو شوگران کے کسی گروپ کو اسلحہ سپلائی کرتا تھا۔ پھر کافرستان کو اسے ہلاک کرانے کی کیا ضرورت پڑ گئی''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں جا کر وہاں کا چکر لگا آؤں تا کہ اصل صورت حال سامنے آ سکے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تم کس حیثیت سے وہاں جاؤ گے''...... عمران نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

''حکومت پاکیشیا کے نمائندے کی حیثیت سے یا وزارت داخلہ کی طرف سے''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سیکرٹری داخلہ عبدالجبار خان سے بات کرتا ہوں تا کہ یہ بھی معلوم ہو سکے کہ انہوں نے وہاں کیا اقدامات کئے ہیں اور تمہارے لئے خصوصی کاغذات بھی منگوا لوں''...... عمران نے کہا۔

''شکریہ عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''خالی شکریہ سے کام نہیں چلے گا۔ میرے لئے تمہیں وہاں سے کوئی خصوصی تحفہ لانا ہو گا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ بتا دیں تا کہ مجھے معلوم ہو سکے کہ آپ خصوصی تحفہ کسے کہتے ہیں''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یہی تو تمہارے ذوق کا امتحان ہو گا۔ اس سے معلوم ہو گا کہ تم خوش ذوق واقع ہوئے ہو یا۔ بس اس کے بعد میں مزید کوئی لفظ نہیں کہنا چاہتا کیونکہ پھر میں سرے سے تحفے سے ہی محروم ہو جاؤں گا۔ اللہ حافظ''...... دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

کافرستانی ملٹری انٹیلی جنس کے سپیشل سیکشن کا سربراہ کرنل ملیراج اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ملیراج نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ ملیراج بول رہا ہوں''...... کرنل ملیراج نے صرف اپنا نام لیتے ہوئے کہا کیونکہ اس خصوصی سیکشن کو خفیہ رکھنے کے لئے اس آفس کو کافرستان ماؤنٹین سروے آفس کا نام دیا گیا تھا اور آفس کے تحت کافرستان میں واقع تمام پہاڑوں کا سروے کیا جا رہا تھا تاکہ جدید اور بین الاقوامی انداز کا نقشہ تیار کیا جا سکے جس میں ہر قسم کی معلومات موجود ہوں۔ جن کی بین الاقوامی سطح پر ضرورت پڑتی رہتی ہے۔

یہ دو منزلہ بلڈنگ تھی جو مہرہ روڈ پر واقع تھی۔ ملیراج اس کا

ڈائریکٹر تھا اور یہاں سوائے ملیراج کے باقی تمام عملہ واقعی سروے کا ہی کام کرتا تھا۔

''پرائم منسٹر آفس سے کال ہے جناب''...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... کرنل ملیراج نے کہا۔

''ہیلو۔ سپیشل سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''یس۔ ملیراج بول رہا ہوں سروے آفس سے''...... کرنل ملیراج نے کہا۔

''پرائم منسٹر صاحب نے ایک گھنٹے بعد سپیشل میٹنگ کال کی ہے۔ آپ بھی تشریف لے آئیں''...... دوسری طرف کہا گیا۔

''میں حاضر ہو جاؤں گا''...... کرنل ملیراج نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم کر دیا گیا اور کرنل ملیراج نے بھی رسیور رکھ دیا اور پھر ایک گھنٹے بعد وہ پرائم منسٹر ہاؤس کے سپیشل میٹنگ ہال میں پہنچ چکا تھا لیکن اس کے علاوہ اور کوئی آدمی وہاں موجود نہ تھا اور کرنل ملیراج کو معلوم تھا کہ سپیشل میٹنگ کا مطلب یہ ہے کہ پرائم منسٹر صاحب اس سے خصوصی طور پر کوئی بات ڈسکس کرنا چاہتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد اندرونی دروازہ کھلا اور پرائم منسٹر اندر داخل ہوئے تو کرنل ملیراج نے اٹھ کر انہیں باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

''بیٹھیں کرنل''...... ادھیڑ عمر پرائم منسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو سر''...... کرنل ملیراج نے کہا لیکن اس وقت تک وہ کرسی پر نہ بیٹھا جب تک کہ پرائم منسٹر صاحب اپنی مخصوص کرسی پر نہ بیٹھ گئے۔

''کرنل ملیراج۔ راپوشی میں ایم مشن کے سلسلے میں کیا پیش رفت ہوئی ہے''...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''جناب۔ راپوشی کے سردار زمان خان کو پاکیشیا دارالحکومت میں ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک کرا دیا گیا ہے اور اب اس کی جگہ حکومت پاکیشیا نے معذور سردار جہاں خان کو سردار نامزد کر دیا ہے۔ سردار جہاں خان چونکہ معذور ہیں اس لئے ان کی نقل و حرکت بے حد محدود ہے اس لئے اب میگانم کی اس کان پر کافرستان نے مکمل قبضہ کر لیا ہے اور راپوشی کے نئے سردار جہاں خان کو اس کا علم تک نہیں ہے۔ اس طرح کافرستان تمام میگانم خاموشی سے حاصل کر لے گا اور پاکیشیا میں کسی کو بھی اس کی خبر تک نہ ہو سکے گی''...... کرنل ملیراج نے کہا۔

''لیکن وہاں اس ہلاک ہونے والے سردار کے آدمی بھی تو ہوں گے۔ ان کا کیا ہوا''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''سردار زمان خان نے اسے حکومت پاکیشیا سے خفیہ رکھنے اور اس کی تمام قیمت خود وصول کرنے کی غرض سے دارالحکومت سے خصوصی ماہرین منگوائے ہوئے تھے جبکہ اس کا ایک آدمی گل زیب

وہاں کا انچارج تھا لیکن سردار زمان خان کو اس بات کا علم ہی نہیں تھا کہ گل زیب دراصل ہمارا آدمی ہے۔ چنانچہ وہاں کام اسی انداز میں ہو رہا ہے اور حاصل ہونے والی دھات خصوصی باکسز میں براہ راست خفیہ راستے سے کافرستان پہنچ رہی ہے۔ البتہ کافرستان اس کی قیمت کی ادائیگی سے بچ گیا ہے اور اسے یہ انتہائی قیمتی اور نایاب دھات مفت مل رہی ہے اور اس سے کافرستان آسانی سے بین الابراعظمی میزائل سازی کے بھی قابل ہو جائے گا۔ اس طرح اسے پاکیشیا پر مکمل دفاعی برتری حاصل ہو جائے گی''...... کرنل ملیراج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس علاقے کے لوگوں کو تو ظاہر ہے وہاں ہونے والی اس کان کنی کا علم ہو گا۔ تو کیا یہ خبر اس نئے سردار تک نہیں پہنچ جائے گی''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''نہیں جناب۔ جہاں سے یہ دھات دستیاب ہوئی ہے وہ انتہائی دشوار گزار اور آبادی سے ہٹ کر علاقہ ہے اور دھات کے نکالنے میں ایسی مشینری استعمال نہیں ہوئی جس سے آواز یا لرزش پیدا ہو اور سردار زمان حان کے ساتھ سودا بازی ہوتے ہی ہم نے اپنی سرحد سے اس کان تک مخصوص سرنگ بھی نکالی تھی جس کا علم سوائے اس ہلاک ہونے والے سردار کے اور کسی کو نہیں تھا اور جو لوگ وہاں کام کر رہے ہیں وہ راپوشی نہیں جاتے۔ ان کی تمام ضرورتیں کافرستانی علاقے سے ہی پوری کر دی جاتی ہیں۔

جب یہ دھات مکمل طور پر نکل کر کافرستان پہنچ جائے گی تو ان کو بھی ہلاک کر کے یہاں کافرستان کی کسی غار میں ڈال دیا جائے گا۔ اگر ان کے لواحقین انہیں تلاش بھی کریں گے تو راپوشی میں کریں گے۔ یہاں کا تو انہیں خیال بھی نہیں آئے گا''...... کرنل ملیراج نے کہا۔

''لیکن یہ سرنگ تو سامنے آ جائے گی''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''سر۔ یہ سرنگ صرف دو طویل قدرتی کریکس کو آپس میں جوڑ کر بنائی گئی ہے جسے اگر بند کر دیا جائے تو کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا کہ ایسا راستہ موجود بھی تھا یا نہیں''...... کرنل ملیراج نے جواب دیا۔

''اب کتنا عرصہ مزید لگے گا اس کام میں''...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''جناب۔ جس رفتار سے کام ہو رہا ہے اور جتنی یہ دھات ٹریس کی گئی ہے اس سے زیادہ سے زیادہ ایک ماہ مزید لگے گا''...... کرنل ملیراج نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا اس دھات کی مقدار اس قدر زیادہ ہے''۔ پرائم منسٹر نے چونک کر پوچھا۔

''جناب۔ یہ دھات ایک سو پاؤنڈ مقدار میں ہی مل جائے تو کافرستان کی میزائل سازی کا کام دس سال تک چل سکتا ہے اور پاکیشیا میں یہ دھات ایک ہزار پاؤنڈ مقدار میں دستیاب ہوئی

ہے''...... کرنل نے جواب دیا۔

''اب تک کتنی مقدار پہنچ چکی ہے''...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''جناب۔ ابھی تو صرف پہلی کھیپ پچاس پونڈ پہنچی ہے''۔ کرنل ملیراج نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ یہ ساری باتیں اس لئے میں نے معلوم کی ہیں کہ صدر مملکت اس سلسلے میں بے حد پریشان ہیں کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے بے حد خطرہ ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اگر اس معاملے کی بھنک بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کانوں میں پڑ گئی تو معاملات خراب ہو جائیں گے اس لئے تو انہوں نے آپ سے براہ راست رابطہ بھی نہیں کیا۔ ان کا خیال ہے کہ پاکیشیا کے مخبران کی میٹنگز بھی چیک کرتے رہتے ہیں۔ اب میں تفصیل سے انہیں سب بتا دوں گا''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ ویسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اس سارے سلسلے میں کوئی تعلق بنتا بھی نہیں''...... کرنل ملیراج نے کہا۔

''ہاں۔ میرا بھی یہی خیال ہے لیکن صدر صاحب اس بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ آپ کام جاری رکھیں بلکہ کام میں تیزی پیدا کریں تاکہ جلد از جلد یہ پراجیکٹ مکمل ہو سکے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر''...... کرنل ملیراج نے کہا تو پرائم منسٹر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی کرنل ملیراج بھی اٹھا اور اس نے انہیں

فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔ پرائم منسٹر سر ہلاتے ہوئے دوبارہ اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جس سے وہ میٹنگ روم میں آئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد کرنل ملیراج بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ بلیک زیرو کو راپوشی گئے چار روز ہو چکے تھے اور آج اس کی واپسی تھی اس لئے عمران دانش منزل کے عقبی خفیہ راستے سے یہاں پہنچا تھا ورنہ دانش منزل بند رہی تھی اور اس کے فون کا کنکشن عمران کے فلیٹ میں موجود سپیشل فون سے جوڑ دیا گیا تھا جہاں ضرورت پڑنے پر عمران کی عدم موجودگی میں سلیمان بطور ایکسٹو کال رسیو کر سکتا تھا لیکن تمام ممبران سوائے ایمرجنسی کے یا مشن کے دوران تو چیف کو فون کرتے تھے ورنہ عام حالات میں وہ فون نہیں کرتے تھے اور ان دنوں چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یا فورسٹارز کے پاس کوئی کیس نہیں تھا اس لئے ان چار روز میں سپیشل فون پر کوئی کال نہیں آئی تھی۔ البتہ عمران نے اب دانش منزل پہنچ کر فون کا لنک فلیٹ سے ختم کر دیا تھا۔ رابطہ جوڑنے اور ختم کرنے کا سسٹم دانش منزل میں ہی

موجود تھا اس لئے عمران جب بھی یہاں آتا تھا تو وہ فون کا لنک فلیٹ سے ختم کر دیتا تھا اور جب یہاں سے جاتا تھا تو لنک دوبارہ جوڑ دیتا تھا۔

آج صبح وہ ناشتے اور اخبارات کے مطالعے کے بعد یہاں پہنچ گیا تھا اور پھر بلیک زیرو کا فون آ گیا کہ وہ فلائٹ کے ذریعے راپوشی سے واپس آ رہا ہے اس لئے عمران اس کے انتظار میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا۔ تھوڑی دیر بعد آپریشن روم میں رک رک کر سیٹی بجنے کی آواز چند لمحوں کے لئے سنائی دی تو عمران چونک پڑا کیونکہ مخصوص آلارم بتا رہا تھا کہ عقبی خفیہ راستہ کھولا گیا ہے۔ وہ سمجھ گیا کہ آنے والا بلیک زیرو ہو گا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو جو میک اپ میں تھا اندر داخل ہوا اور پھر سلام دعا کے بعد بلیک زیرو واش روم میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو میک اپ واش کرنے کے ساتھ ساتھ وہ لباس بھی تبدیل کر چکا تھا۔

''میں چائے بنا لاؤں''...... بلیک زیرو نے کہا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔

''ارے۔ کیا ہوا۔ کیا راپوشی میں تمہیں پینے کے لئے چائے بھی نہیں ملی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے دونوں ہاتھوں میں چائے کی دو پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ایک پیالی عمران کے

سامنے رکھی اور دوسری لے کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کیسی رہی راپوشی کی سیر''...... عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اللہ تعالیٰ نے فطرت کا تمام حسن ان علاقوں میں اکٹھا کر رکھا ہے۔ اس قدر خوبصورت علاقے شاید ہی دنیا میں کہیں ہوں''...... بلیک زیرو نے بھی چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں واقعی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی پاکیشیا پر رحمت ہے۔ صرف سیر ہی ہوئی ہے یا کوئی خاص بات بھی معلوم ہوئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ میں نے پورے راپوشی کا دورہ کیا ہے۔ بے شمار لوگوں سے ملاقات بھی کی ہے۔ سردار زمان خان اور اس کے آدمیوں کو بھی چیک کر لیا ہے لیکن وہاں کوئی خاص بات معلوم نہیں ہو سکی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''سردار زمان خان کی ہلاکت کے بعد وہاں کیا صورت حال ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اسے قدرتی ایکسیڈنٹ سمجھا جا رہا ہے۔ پورے علاقے میں کسی کو بھی کوئی شک نہیں پڑا۔ ویسے وہاں یہ معلوم کر کے حیران رہ گیا کہ سردار زمان خان کی وہاں شہرت بے داغ ہے۔ اسے کبھی کسی غیر ملکی سے ملتے بھی نہیں دیکھا گیا۔ اب حکومت نے سردار جہاں خان کو سردار نامزد کر دیا ہے۔ وہ بھی انتہائی عقل مند اور محب

وطن شخص ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''لیکن پھر کافرستان کو اس کی کیا ضرورت پڑ گئی تھی کہ وہ سردار زمان خان کو یہاں اس انداز میں ہلاک کرائے اور بھی ملٹری انٹیلی جنس کے ذریعے''...... عمران نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ یہ سلسلہ اس حساس اسلحے کی سپلائی کا ہے۔ شاید شوگران کا وہ گروپ جو سردار زمان خان کے ذریعے اسلحہ لے رہا تھا وہ پہلے کافرستانی حکومت سے اسلحہ لیتا ہو گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ حکومت اس طرح اسلحے کی اسمگلنگ میں ملوث نہیں ہوا کرتی۔ کوئی نجی تنظیم ہوتی تو اور بات تھی''...... عمران نے جواب دیا۔

''بہرحال میں نے اپنے طور پر بے حد کام کیا ہے لیکن کسی قسم کی کوئی مشکوک بات یا کوئی مشکوک آدمی سامنے نہیں آیا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ بات تو بہرحال مسلمہ ہے کہ سردار زمان خان اسلحے کی اسمگلنگ میں ملوث تھا اور ظاہر ہے یہ کام وہ اکیلا تو نہیں کر سکتا۔ اس سلسلے میں اس کا پورا گروپ ہو گا۔ تم نے اس گروپ کو ٹریس کیا''...... عمران نے کہا۔

''جی عمران صاحب۔ لیکن اس بارے میں حکومت کو بھی تمام معلومات مل چکی ہیں۔ سرسلطان نے شاید شوگران حکومت کو اس

سلسلے میں الرٹ کر دیا اور پاکیشیا کے سیکرٹری داخلہ نے سردار جہاں خان کو بھی اس بارے میں بریف کر دیا تھا اور پھر دونوں کی مشترکہ کوشش سے اس گروپ کا انچارج پکڑا گیا۔ اسے شوگران حکومت نے اپنے سرحدی گاؤں سے گرفتار کیا اور پھر اس نے اپنے تمام گروپ کے بارے میں تفصیل بتا دی۔ یہ گروپ شوگران کے سرحدی گاؤں میں ہی رہتا تھا۔ البتہ چار آدمی راپوشی میں رہتے تھے۔ گاؤں والا گروپ تو شوگرانیوں نے گرفتار کر لیا اور ان کا کورٹ مارشل کر کے انہیں موت کی سزا دے دی جبکہ باقی چار افراد سردار جہاں خان نے گرفتار کر لئے اور پھر قبیلے کے جرگے نے ان کو موت کی سزا دے دی اور اس سزا پر وہیں جرگے میں ہی عمل درآمد کر دیا گیا اور اس سارے معاملے کی مکمل رپورٹ بھی سیکرٹری داخلہ کو بھجوا دی گئی۔ شوگرانی حکومت نے اپنی کارروائی مکمل کر کے سردار جہاں خان کو بتائی تو انہوں نے رپورٹ سرسلطان کو بھجوا دی''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''اس کی تفصیل تمہیں کس سے معلوم ہوئی''...... عمران نے پوچھا۔

''سردار جہاں خان سے۔ میں اس سے حکومت کے نمائندے کے طور پر ملا تھا''...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ سردار زمان خان سوائے اس اسلحے کی

اسمگلنگ کے اور کسی کام میں ملوث نہیں تھا اور اب تو وہ معاملہ بھی ختم ہو گیا ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ناٹران بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ناٹران کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کوئی خاص رپورٹ''...... عمران نے پوچھا۔

''چیف۔ اس رمیش کو تلاش کر لیا گیا ہے اور پھر اس سے خصوصی طور پر پوچھ گچھ کی گئی جس پر اس نے صرف اتنا بتایا ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس میں ایک خصوصی سیکشن سے اس کا تعلق ہے اور یہ سیکشن حساس اسلحے کی دشمن ممالک کی سپلائی کو چیک کرتا ہے اور ان کے سیکشن کو اطلاع ملی تھی کہ سردار زمان خان شوگران کے ایک گروپ جسے رائزنگ سن کہا جاتا ہے کو حساس اسلحہ سپلائی کر رہا ہے اور رائزنگ سن نامی اس گروپ کا تعلق کافرستان کے ایک نجی گروپ سے ہے اور اسلحہ گھوم پھر کر اس کافرستانی گروپ کے پاس پہنچ جاتا ہے اور اس کافرستانی گروپ نے کافرستان کے ایک پرائم منسٹر کو خودکش حملے میں ہلاک کر دیا تھا۔ چونکہ کافرستان میں اسلحے کی اسمگلنگ کی انتہائی سختی سے چیکنگ ہوتی ہے حتیٰ کہ سیٹلائٹ مانیٹرنگ بھی کی جاتی ہے اس لئے اسلحہ پاکیشیا سے شوگران اور پھر

شوگران سے کافرستان پہنچایا جاتا ہے اس لئے اس سپلائی کو روکنے کے لئے سردار زمان خان کو ہلاک کیا گیا ہے''...... ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ رمیش سچ بول رہا تھا''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

''یس چیف۔ جس حالت میں اس نے یہ سب کچھ بتایا ہے اس حالت میں وہ جھوٹ بول ہی نہیں سکتا تھا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اب رمیش کی کیا پوزیشن ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اسے ہلاک کر دیا گیا ہے اور لاش برقی بھٹی میں ڈال دی گئی ہے''...... ناٹران نے جواب دیا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

''ہم خواہ مخواہ دماغ سوزی کرتے رہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میری تو سیر ہو گئی ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

کافرستان کے صدر اپنے مخصوص آفس میں موجود تھے کہ سامنے پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ سمجھ گئے کہ پرائم منسٹر صاحب کی طرف سے کال ہے۔ پرائم منسٹر نرائن داس ڈیڑھ سال قبل پرائم منسٹر منتخب ہوئے تھے اور صدر صاحب نے دوران ورکنگ یہ محسوس کر لیا تھا کہ پرائم منسٹر صاحب انتہائی ذہین آدمی ہیں اس لئے ان کے درمیان ورکنگ ریلیشن شپ بے حد اچھی جا رہی تھی۔ انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... صدر نے باوقار لہجے میں کہا۔

''نرائن داس بول رہا ہوں جناب۔ سپیشل رپورٹ کے لئے مجھے کہاں حاضر ہونا پڑے گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر مملکت بے اختیار مسکرا دیئے کیونکہ پرائم منسٹر نے ہاٹ لائن پر بات کرنے کے باوجود اپنے پرائم منسٹر ہونے کا حوالہ تک نہ دیا تھا

کیونکہ صدر مملکت نے انہیں اس بارے میں خصوصی تاکید کی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ پریذیڈنٹ ہاؤس میں باوجود انتہائی کوشش کے راز لیک آؤٹ ہو جاتے تھے۔ خاص طور پر پاکیشیا اس سلسلے میں بہت آگے تھا اس لئے صدر صاحب نے انہیں خصوصی تاکید کی تھی کہ وہ فون پر چاہے وہ پریذیڈنٹ ہاؤس میں ہی کیوں نہ ہوں ایسی کوئی بات نہ کریں جو ملکی سلامتی کے راز کے زمرے میں آتی ہو۔ البتہ صدر صاحب نے پریذیڈنٹ ہاؤس کے گیسٹ ایریئے میں ایک تہہ خانہ کو خصوصی طور پر تیار کرا لیا تھا۔ وہاں ایسی جدید ترین مشینری نصب کی گئی تھی کہ کسی صورت میں بھی وہاں ہونے والی بات چیت کو چیک نہیں کیا جا سکتا تھا اور اس تہہ خانے کا مخصوص لاک تھا جسے صرف صدر صاحب ہی کھول سکتے تھے۔

''آپ آ جائیں۔ پھر بات ہو جائے گی''...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد انہیں پرائم منسٹر کے آنے کی اطلاع ملی تو وہ اٹھے اور اپنے آفس سے نکل کر پہلے میٹنگ روم میں گئے اور پھر وہاں سے پرائم منسٹر کو ساتھ لے کر وہ اس خصوصی تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ تمام حفاظتی انتظامات آن کرنے کے بعد صدر صاحب کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''ہاں۔ اب بتائیں کیا سپیشل رپورٹ ہے اور کس کے بارے میں ہے''...... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میگانم کے بارے میں رپورٹ ہے جناب"...... پرائم منسٹر نے
کہا تو صدر صاحب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا ہوا ہے۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کے بارے میں
علم ہو گیا ہے"...... صدر نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ وہ تو وہ کسی کو بھی کانوں کان خبر نہیں ہوئی
اور پراجیکٹ مکمل بھی ہو چکا ہے۔ وہاں سے تمام میگانم نکل کر
کافرستان پہنچ بھی چکی ہے۔ گو اس کی مقدار اندازے سے خاصی کم
رہی ہے لیکن یہ بھی اتنی ہے کہ کافرستان آئندہ سو سالوں تک بین
الابراعظمی میزائل سازی میں خودکفیل ہو گیا ہے"...... پرائم منسٹر نے
کہا تو صدر صاحب کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ مسرت
کے تاثرات بھی ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ اگر واقعی ایسا ہو گیا ہے تو یہ آپ کی دانش مندی،
معاملہ فہمی اور ذہانت کی وجہ سے ہوا ہے۔ ویری گڈ۔ آپ نے
واقعی ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ کافرستان صدیوں آپ پر فخر کرتا
رہے گا"...... صدر نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہے جناب کہ آپ میرے بارے میں ایسے
پرخلوص جذبات رکھتے ہیں۔ ویسے حقیقت یہ ہے کہ آپ کی
سربراہی کی وجہ سے یہ سب کچھ ممکن ہوا ہے"...... پرائم منسٹر نے
مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنی مقدار ملی ہے"...... صدر نے پوچھا۔

"اندازہ ایک ہزار پاؤنڈ کا تھا لیکن وہاں سے صرف پانچ سو
پونڈ میگانم ملی ہے۔ اب وہاں کچھ نہیں ہے۔ یہ پانچ سو پاؤنڈ میگانم
سپیشل باکسز میں پیک ہو کر سپیشل سٹور میں موجود ہے۔ میرے اور
کرنل ملیراج کے علاوہ کسی کو بھی یہ معلوم نہیں کہ ان سرخ رنگ کے
خصوصی دھات کے باکسز میں کیا ہے اور اب میں آپ کو بتا رہا
ہوں"...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریڈ باکسز ٹھیک ہے۔ جن لوگوں نے یہ کام کیا ان کا کیا
ہوا"...... صدر نے کہا۔

"اسے ہر لحاظ سے خفیہ رکھنے کے لئے ان سب کا خاتمہ کرنل
ملیراج کے ذریعے خاموشی سے کرا دیا گیا ہے اور کرنل ملیراج کو
انتہائی زہریلے سانپ نے اتفاقاً ڈس لیا ہے"...... پرائم منسٹر نے
مسکراتے ہوئے کہا تو صدر بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"مطلب یہ کہ اب یہ بات میرے اور آپ کے درمیان ہے۔
گڈ۔ ویری گڈ۔ اسے کہتے ہیں کارکردگی۔ ویری گڈ"...... صدر نے
تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"یہ سب آپ کی سرپرستی کا نتیجہ ہے جناب"...... پرائم منسٹر نے
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ مجھے تو اس بارے میں تفصیلات کا علم نہیں تھا اور مجھے
شدید خدشہ تھا کہ اگر یہ اطلاع پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ گئی تو
پورا پراجیکٹ ہی ختم ہو جائے گا لیکن آپ نے کمال ذہانت سے

ایسی شاندار منصوبہ بندی کی ہے کہ آخری لمحے تک کسی کو معلوم ہی
نہیں ہو سکا۔ گڈ شو۔ لیکن اب یہ میگانم دھات کہاں موجود
ہے''...... صدر نے پوچھا۔
''سپر سٹور میں جناب''...... پرائم منسٹر نے کہا۔
''لیکن اب اسے استعمال کرنے کے لئے کیا کیا جائے گا۔ کیا
منصوبہ بندی کی جائے''...... صدر نے پوچھا۔
''یہ دھات بین الابراعظمی میزائلوں کی تیاری میں استعمال ہوتی
ہے کیونکہ اس دھات کا ایندھن انہیں ایک براعظم سے دوسرے
براعظم تک آسانی سے پہنچا دیتا ہے ورنہ دوسرا کوئی بھی ایندھن یہ
کام نہیں کرسکتا۔ اس ایندھن میں ایسی بھرپور طاقت ہے کہ میزائل
کم سے کم وقت میں دوسرے براعظم میں موجود ٹارگٹ تک پہنچ
جاتا ہے اور کوئی میزائل شکن سسٹم اس کی بے پناہ رفتار کی وجہ سے
اسے کریش نہیں کرسکتا ورنہ دوسرے کیمیائی ایندھن انہیں منزل تک
تو لے جاتے ہیں لیکن ان کی سپیڈ بے حد کم ہوتی ہے اس لئے وہ
راستے میں موجود میزائل شکن نظام کے تحت کریش ہو جاتے
ہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔
''حیرت ہے۔ آپ تو کسی میزائل اتھارٹی سائنس دان کی طرح
اس معاملے کو جانتے ہیں''۔ صدر نے توصیف بھرے لہجے میں کہا۔
''میں نے اس سلسلے میں بے حد پڑھا بھی ہے اور اتھارٹی
سائنس دانوں سے ڈسکشن بھی کی ہے''...... پرائم منسٹر نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔
''گڈ شو''...... صدر نے کہا۔
''میں نے بہت غور و فکر اور مشورے کے بعد کافرستان کے
انتہائی محفوظ پہاڑی علاقے سنگروز میں ان میزائلوں کی تیاری اور
ان کی مشینی ٹیسٹنگ کے لئے جگہ کا انتخاب کیا ہے اور خفیہ طور پر
کارمن کی ایک ایسی کمپنی سے رابطہ بھی کر لیا ہے جو ایسی لیبارٹریاں
تیار کراتی ہے اور ان میں مشینری نصب کراتی ہے۔ یہ کمپنی پوری
دنیا میں ایسے کاموں کے لئے مشہور ہے۔ بظاہر اسے عام میزائل
بنانے والی لیبارٹری قائم کرنے کا ٹھیکہ دیا جائے گا۔ ایسے عام
میزائل تمام ممالک بناتے ہیں اور یہ کمپنی ہی ان میزائلوں کی
لیبارٹری تیار کراتی ہے۔ البتہ ان سے خفیہ طور پر یہ بات طے کر لی
جائے گی کہ بین الابراعظمی میزائلوں کی لیبارٹری تیار کی جائے۔ اس
طرح یہ کام بھی مکمل ہو جائے گا اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو
گی۔ جب سب کام مکمل ہو جائے گا تو پھر ہم اسے اوپن کر دیں
گے۔ اس طرح براعظم ایشیاء میں کافرستان سب پر برتری حاصل
کر لے گا''...... پرائم منسٹر نے کہا۔
''میزائلوں کی تیاری کے لئے کافرستان میں سائنس دان ہیں یا
باہر سے حاصل کئے جائیں گے''...... صدر نے کہا۔
''ایکریمیا کی سوٹر کمپنی میں کام کرنے والے کافرستانی سائنس
دان ڈاکٹر ٹھاکر سے میری بات ہو چکی ہے۔ وہ وہاں بین

الابراعظمی سیکشن کے انچارج ہیں۔ وہ کافرستان کے لئے کام کرنے
کے لئے تیار ہیں۔ باقی انتظامات وہ خود کر لیں گے''...... پرائم منسٹر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
''ویری گڈ۔ آپ نے تو تمام منصوبہ بندی بھی کر لی ہے۔ ویری
گڈ''...... صدر نے انتہائی تحسین بھرے لہجے میں کہا تو پرائم منسٹر کا
چہرہ بے اختیار پھول کی طرح کھل اٹھا۔
''بے حد شکریہ جناب۔ آپ بے فکر رہیں۔ جیسے اس میگانم
دھات کے حصول کے بارے میں کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی
اسی طرح میزائل لیبارٹری اور میزائل بھی تیار ہو جائیں گے اور کسی
کو معلوم تک نہ ہو سکے گا''...... پرائم منسٹر نے کہا۔
''ٹھیک ہے۔ اب مجھے واقعی یقین ہو گیا ہے لیکن اس کے
باوجود آپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مسلسل ہوشیار رہنا
ہے''...... صدر نے کہا۔
''یس سر۔ احتیاطی تدابیر تو بہرحال کی جائیں گی''...... پرائم
منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
''اوکے۔ اس پراجیکٹ کی تمام رپورٹس تیار کر کے آپ مجھے
بھجوا دیں۔ میں ان کی منظوری دے دوں گا''...... صدر نے اٹھتے
ہوئے کہا۔
''تھینک یو سر''...... پرائم منسٹر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ
دونوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ٹائیگر سن ٹاپ کلب کے ہال میں داخل ہوا تو ایک کونے میں
بیٹھے ہوئے لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی کو دیکھ کر بے اختیار
چونک پڑا۔ یہ رچرڈ تھا۔ منشیات کی اسمگلنگ ریکٹ کا خاص آدمی۔
چونکہ وہ انڈر ورلڈ کے معاملات میں اکثر غیر ممالک میں آتا جاتا
رہتا تھا اور اس کے تعلقات بھی ایسی بین الاقوامی تنظیموں سے
رہتے تھے جو منشیات اور اسلحے کی اسمگلنگ میں ملوث رہتی تھیں اس
لئے ٹائیگر نے اس کے ساتھ خاصے تعلقات بنا رکھے تھے لیکن
رچرڈ آج اسے کافی عرصے بعد نظر آیا تھا۔ اس نے بھی ٹائیگر پر
نظر پڑتے ہی دونوں ہاتھ اٹھا کر اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا
تو ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔ رچرڈ اس
کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔
''بڑے عرصے بعد نظر آ رہے ہو۔ کیا کہیں دور چلے گئے

تھے''...... رسمی اور استقبالیہ فقروں کے بعد ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو رچرڈ ہنس پڑا۔

''ہاں۔ بزنس کے سلسلے میں دو ماہ کافرستان رہا ہوں''...... رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''دو ماہ۔ کیوں۔ ایسا کون سا بزنس تمہارے ہاتھ آ گیا ہے جس کی وجہ سے تمہیں دو ماہ کافرستان رہنا پڑا ہے۔ کیا وہاں کوئی نمائش لگا رکھی تھی تم نے''...... ٹائیگر نے کہا تو رچرڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ میں نے وہاں حساس اسلحے اور منشیات کی نمائش لگا رکھی تھی''...... رچرڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اور دو ماہ وہاں رہ کر تم کیا کر سکتے ہو۔ عام حالات میں تو تم زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ کہیں ٹھہرتے ہو''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔ اسی لمحے ویٹر پہنچ گیا تو ٹائیگر نے اسے اپنے لئے ایپل جوس اور رچرڈ کے لئے شراب کی بوتل لانے کا کہہ دیا۔

''ارے۔ مہمان تم میرے ہو اور آرڈر بھی تم دے رہے ہو''...... رچرڈ نے کہا۔

''ہم دونوں ایک دوسرے کے مہمان ہیں۔ جوس تمہاری طرف سے اور شراب میری طرف سے''...... ٹائیگر نے کہا تو رچرڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم نے بتایا نہیں کہ تم دو ماہ وہاں کیا کرتے رہے ہو''۔ ٹائیگر

نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

''کیا کرو گے پوچھ کر۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میرا بزنس کیا ہے''...... رچرڈ نے کہا۔

''اس لئے تو پوچھ رہا ہوں کیونکہ تمہارے دو ماہ وہاں ٹھہرنے کا مطلب تو یہی ہے کہ تم اس بزنس سے ہٹ کر کچھ کرتے رہے ہو''...... ٹائیگر نے کہا تو رچرڈ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''تمہاری یہی ذہانت تو مجھے حیران کر دیتی ہے۔ تم عام سی باتوں سے بڑے بڑے نتیجے نکال لیتے ہو اور یہ نتیجے ہوتے بھی درست ہیں''...... رچرڈ نے کہا۔

''میں تمہاری فطرت جانتا ہوں رچرڈ اس لئے مجھے معلوم ہے کہ اسلحہ اور منشیات کے سلسلے میں تم دو ماہ کسی دوسرے ملک میں رک ہی نہیں سکتے۔ یقیناً کوئی اور دھندہ ہی ہو گا اور میں اس دھندے کے بارے میں پوچھ کر صرف اپنا تجسس دور کرنا چاہتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا اور اسی لمحے ویٹر نے آ کر ٹرے میں رکھا ہوا ایپل جوس کا بڑا گلاس اٹھا کر ٹائیگر کے سامنے رکھا اور ٹرے میں موجود غیر ملکی شراب کی ایک بڑی بوتل اٹھا کر اس نے رچرڈ کے سامنے رکھی اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔

''میں تمہیں اس لئے بتا دیتا ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ تم یہ بات کسی طرح بھی لیک آؤٹ نہیں کرو گے۔ ویسے اس میں ایک پہلو تمہارے فائدے کا بھی ہے۔ اگر تم لمبی رقم کمانا چاہو تو کما سکتے

ہو''...... رچرڈ نے بوتل کھولتے ہوئے بڑے .یدہ لہجے میں کہا۔
''کیا کوئی خاص بات ہے جو تم اس قدر پراسرار بن رہے
ہو''...... ٹائیگر نے کہا۔
''ہاں۔ اور تم نے یہ بات کر کے مجھے واقعی چوکنا کر دیا ہے۔
یہاں کھلے عام یہ بات نہیں ہونی چاہئے''...... رچرڈ نے کہا۔
''تو آؤ سپیشل روم میں چلتے ہیں۔ معاوضہ میں دوں گا کیونکہ تم
نے میرے فائدے کی بات کی ہے۔ شاید فائدہ پہنچ ہی جائے''۔
ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو رچرڈ نے ہنستے ہوئے اثبات میں
سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں اٹھ کر کاؤنٹر پر گئے۔ شراب کی بوتل
رچرڈ کے ہاتھ میں تھی جبکہ ٹائیگر نے جوس آدھے سے زیادہ پی لیا
تھا۔ باقی اس نے وہیں چھوڑ دیا تھا۔ ٹائیگر نے کاؤنٹر پر ایک بڑا
نوٹ دے کر کاؤنٹر مین سے سپیشل روم کا پاس لیا اور چند لمحوں بعد
وہ ایک سپیشل روم میں موجود تھے۔ ٹائیگر نے دروازہ بند کر کے
حفاظتی نظام آن کر دیا جبکہ رچرڈ کرسی پر بیٹھ کر بوتل منہ سے لگائے
لمبے لمبے گھونٹ لے رہا تھا۔
''سنو ٹائیگر۔ کافرستان اپنے سنگروز علاقے میں بین الابراعظمی
میزائلوں کی ایک لیبارٹری خفیہ طور پر بنا رہا ہے''...... رچرڈ نے
آگے کی طرف جھک کر بڑے پراسرار سے لہجے میں کہا تو ٹائیگر
بے اختیار ہنس پڑا۔
''اس میں اس قدر پراسرار بننے کی کیا بات ہے۔ کئی ممالک

ایسے میزائل تیار کر چکے ہیں اور کئی تیار کرنے کے مراحل میں ہیں۔
یہ تو ہے ہی میزائلوں کا دور''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
''تمہیں اصل بات کا علم ہی نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ یہ عام
میزائل نہیں ہیں۔ بین الابراعظمی میزائل ہیں جو کہ براعظم ایشیا میں
صرف روسیاہ اور شوگران کے پاس ہیں اور کسی ملک کے پاس نہیں
ہیں۔ دوسری اور اہم بات یہ ہے کہ یہ میزائل دنیا کے سب سے تیز
رفتار میزائل ہوں گے کیونکہ ان میں میگانم دھات کا ایندھن استعمال
ہو گا''...... رچرڈ نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا جیسے اسے
ٹائیگر کے اس انداز میں ہنسنے پر غصہ آ گیا ہو۔
''حیرت ہے۔ تم تو ایسے باتیں کر رہے ہو جیسے تم میزائل پر
اتھارٹی سائنس دان ہو''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو
اس بار رچرڈ بے اختیار ہنس پڑا۔
''میں نے یہ باتیں دو سائنس دانوں کے درمیان ہونے والی
گفتگو میں سنی ہیں۔ اب میں تمہیں اصل بات بتاتا ہوں۔ جس
پارٹی کے لئے میں کام کرتا ہوں وہ کارمن کی ہے۔ کارمن سے
میرے چیف نے مجھے کال کر کے بتایا کہ کارمن سے ایک سائنس
دان کو خفیہ طور پر کافرستان بھجوایا جا رہا ہے۔ لازماً کارمن ایجنٹ
اسے ٹریس کرنے کی کوشش کریں گے اور ہم نے وہاں اس کی اس
وقت تک حفاظت کرنی ہے جب تک ایکریمیا سے آنے والے
ایک کافرستانی سائنس دان ڈاکٹر ٹھاکر کی اس سے ملاقات نہ ہو

جائے۔ چنانچہ میں یہاں سے کارمن گیا اور وہاں سے اس سائنس
دان جس کا نام ڈاکٹر پیٹرسن تھا، کو ساتھ لے کر اسلحے کی اسمگلنگ
کرنے والے خصوصی ذرائع کی مدد سے کافرستان پہنچا اور پھر وہاں
ایک کوٹھی میں ڈاکٹر پیٹرسن کو خفیہ طور پر رکھا گیا۔ اس کی وہاں تمام
ضروریات میں پوری کرتا تھا۔ پھر ایک ادھیڑ عمر آدمی وہاں پہنچا۔ وہ
ڈاکٹر ٹھاکر تھا۔ اس نے مخصوص کوڈ بتائے تو میں اسے اندر لے گیا۔
پھر میں جب شراب لے کر ان کے پاس گیا تو وہ دونوں یہی باتیں
کر رہے تھے جو میں نے تمہیں بتائی ہیں۔ میں نے گلاسوں میں
شراب ڈال کر انہیں دی اور پھر میں دروازے کے پاس ہی رک
گیا۔ پھر وہ ڈاکٹر ٹھاکر واپس چلا گیا تو مجھے حکم دیا گیا کہ میں اس
ڈاکٹر پیٹرسن کو واپس اسی راستے سے کارمن پہنچا دوں۔ چنانچہ میں
نے اسے وہاں پہنچایا اور پھر یہاں پاکیشیا آ گیا اور مجھے یہاں
آئے ہوئے آج تیسرا روز ہے''...... رچرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

''لیکن یہ خفیہ باتیں تو وہ ٹرانسمیٹر یا محفوظ فون پر بھی کر سکتے
تھے۔ پھر اس انداز کے انتظامات کا کیا مطلب ہوا''...... ٹائیگر نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا تو رچرڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

''یہ کافرستان کا سب سے بڑا قومی راز ہے۔ اسے کسی طرح
بھی فون یا ٹرانسمیٹر پر اوپن نہ کیا جا سکتا تھا''...... رچرڈ نے کہا۔

''قومی راز۔ کیا مطلب۔ ایسے میزائل اڈے اور لیبارٹریاں تو

بنتی رہتی ہیں''...... ٹائیگر کو واقعی سمجھ نہ آ رہا تھا کہ آخر رچرڈ کہنا کیا
چاہتا ہے۔

''میگانم ایسی دھات ہے جو پوری دنیا میں نایاب ہے اور
سیٹلائٹ سے بھی اسے ٹریس نہیں کیا جا سکتا۔ سپر پاورز کے ماہرین
پوری دنیا میں سروے کرتے رہتے ہیں اور بڑی مشکل سے کہیں
سے اس دھات کے چند اونس مل پاتے ہیں جو اس کی کئی سالوں کی
ضرورت پوری کر دیتے ہیں۔ لیکن کافرستان کو یہ دھات پانچ سو
پاؤنڈ مقدار میں مل گئی ہے اس لئے وہ اسے اپنے بین الابراعظمی
میزائلوں میں ایندھن کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہے۔ اس وجہ
سے اس کے میزائل پوری دنیا کے تمام بین الابراعظمی میزائلوں سے
تیز رفتار بھی ہوں گے اور کوئی میزائل شکن نظام اس کی گرد کو بھی نہ
چھو سکے گا۔ اس طرح کافرستان اگر چاہے تو پلک جھپکنے میں روسیاہ،
شوگران اور ایکریمیا تک کو ان میزائلوں سے نشانہ بنا کر تباہ کر سکتا
ہے۔ ڈاکٹر پیٹرسن اس دھات کو ایندھن میں تبدیل کرنے کا ماہر
ہے لیکن وہ مستقل طور پر کافرستان نہیں ٹھہر سکتا اس لئے اس کو اس
انداز میں کافرستان پہنچایا گیا تھا۔ پھر ڈاکٹر ٹھاکر اور ڈاکٹر پیٹرسن
میں بھاری معاوضے پر معاہدہ ہو گیا کہ ابھی ڈاکٹر پیٹرسن واپس
کارمن چلا جائے گا اور جب ضرورت پڑے گی تو ڈاکٹر ٹھاکر اس
کے دوست کی حیثیت سے کارمن آ کر اس سے ملاقات کرے گا
اور اس ٹاسک میں پیدا ہونے والی رکاوٹیں دور کرنے کے لئے اس

سے مدد حاصل کرے گا''...... رچرڈ نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس میں میرا فائدہ کہاں سے نکل آیا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یہاں کی میزائل لیبارٹری میں ایک سائنس دان ہے ڈاکٹر مجید۔ کافرستان اسے خفیہ طور پر اغوا کرا کر اپنی لیبارٹری میں رکھنا چاہتا ہے اور یہ کام انہوں نے ایکریمیا کے ایک سینڈیکیٹ کے ذمے لگایا ہے تاکہ کسی کو کافرستان پر شک نہ پڑ سکے اور اس سینڈیکیٹ نے کارمن میں میرے چیف سے بات کی ہے۔ میرے چیف نے مجھے کہا ہے کہ میں اس دوران یہاں پاکیشیا میں کسی ایسے آدمی کو ٹریس کروں جو یہ کام ماہرانہ انداز میں کرسکتا ہو۔ اب جب تم اچانک نظر آئے تو مجھے خیال آ گیا کہ تم یہ کام بہترین انداز میں کر سکتے ہو۔ تمہیں لمبا معاوضہ دلا دوں گا۔ بولو''...... رچرڈ نے کہا۔

''اس کے لئے پہلے اس ڈاکٹر کو ٹریس کرنا پڑے گا۔ اس میں کچھ وقت لگ سکتا ہے''...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم بکنگ کر لو۔ آدھا معاوضہ دلا دوں گا لیکن شرط یہ ہے کہ پچیس پرسنٹ میرا کمیشن ہو گا''...... رچرڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ میں کل چیف کے پاس جا کر بات کروں گا۔ مجھے

یقین ہے کہ دو لاکھ ڈالرز معاوضہ طے کرا لوں گا''...... رچرڈ نے کہا۔

''اوکے۔ لیکن یہ بتاؤ کہ تمہارا سائنس سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔ پھر تمہیں اس دھات کے بارے میں اور اس کی خصوصیات کے بارے میں کیسے معلوم ہوا''...... ٹائیگر نے کہا تو رچرڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

''ڈاکٹر پیٹرسن میرا دوست بن چکا ہے۔ واپسی پر میں نے اس سے پوچھا تو اس نے مجھے یہ ساری تفصیل بتائی ورنہ مجھے تو اس کی الف بے بھی معلوم نہیں ہو سکتی تھی''...... رچرڈ نے جواب دیا۔

''کیا تم نے ڈاکٹر پیٹرسن سے یہ پوچھا تھا کہ اتنی بڑی مقدار میں یہ دھات کافرستان کے ہاتھ کیسے لگی''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں نے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اصل میں یہ دھات خاص قسم کے شہاب ثاقب سے ملتی ہے اور خالص حالت میں عام سے آلات سے نکالی جا سکتی ہے۔ یہ دھات پاکیشیا کے علاقے راپوشی سے ملی ہے۔ وہاں کے کسی سردار نے اس کا سودا کافرستان سے خطیر دولت کے عوض کیا تھا اور کسی کو پتہ بھی نہ چل سکا۔ اب کافرستان اس دھات کا مالک ہے''...... رچرڈ نے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

''راپوشی کے سردار کو کیسے اس دھات کا علم ہوا۔ سردار کوئی سائنس دان تو نہیں ہو گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ کچھ نہ کچھ تو ہوا ہو گا۔ بہرحال اب چلیں۔ میں تمہاری بات کروں گا چیف سے''...... رچرڈ نے اٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رچرڈ سے علیحدہ ہو کر ٹائیگر بھی کلب سے باہر آیا اور پارکنگ سے کار لے کر عمران کے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہ اب جلد از جلد عمران تک یہ بات پہنچانا چاہتا تھا۔

جوانا نے کار ایکریمین ہوٹل کی وسیع و عریض پارکنگ میں روکی۔ یہ ہوٹل شہر سے دور مضافات میں بنایا گیا تھا اور چونکہ اس ہوٹل کا اندرونی اور بیرونی ماحول مکمل طور پر ایکریمین رکھا گیا تھا اس لئے جوانا کو یہ ہوٹل بے حد پسند تھا اور وہ اکثر یہاں آتا رہتا تھا۔ یہاں آتے ہوئے ہی اس کی کار ایک بوڑھی عورت سے ٹکرائی تھی اور پھر اس بوڑھی عورت سے اسے دیہات کے چوہدری حشمت اور اس کے بیٹے چوہدری نثار کے مظالم کا علم ہوا تھا اور پھر جوانا نے سنیک کلرز کے تحت جوزف اور ٹائیگر کے ساتھ مل کر وہاں کارروائی کی تھی۔ انہوں نے چوہدری حشمت اور اس کے بیٹے چوہدری نثار کو اس کے ڈیرے سے اٹھا لیا تھا۔

جوانا تو انہیں ہلاک کرنا چاہتا تھا لیکن ٹائیگر نے اسے سمجھایا تھا یہ دونوں بڑی حیثیت کے لوگ ہیں۔ عام غنڈے اور بدمعاش نہیں

ہیں کہ ان کی ہلاکت پر حکومت چشم پوشی کر جائے گی۔ یہ بظاہر معزز اور صاحب حیثیت لوگ ہیں اس لئے پہلے انہیں اٹھا کر رانا ہاؤس لے جایا جائے اور پھر وہاں ان سے ان کے جرائم کے بارے میں معلومات اور ثبوت اکٹھے کر کے انہیں حکومت کے حوالے کر دیا جائے تو اس طرح لاٹھی بھی بچ جائے گی اور سانپ بھی مر جائے گا لیکن جوانا نے جب ٹائیگر کی بات ماننے سے انکار کر دیا تو ٹائیگر نے عمران کو ٹرانسمیٹر پر کال کر دی اور عمران نے جوانا کو روک دیا اور وہ خود بھی وہاں پہنچ گیا اور پھر عمران نے بھی وہی بات کی جو ٹائیگر نے کی تھی۔ اس طرح دونوں چوہدری رانا ہاؤس پہنچ گئے۔ وہاں جب یہ معلومات ملیں کہ وہ منشیات اسمگلنگ کرنے والی ایک تنظیم کے سرپرست ہیں تو اس کے ثبوت اکٹھے کئے گئے۔

اس دوران سیکرٹری وزارت داخلہ چوہدری شوکت کو عمران کے بارے میں اطلاع ملی تو انہوں نے سر عبدالرحمٰن سے شکایت کی اور سر عبدالرحمٰن نے سر سلطان کو کہا کہ وہ عمران کے خلاف کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔ اس دوران چونکہ چوہدری حشمت اور اس کے بیٹے چوہدری نثار نے سیکرٹری وزارت داخلہ کے منشیات کی تنظیم کا سرپرست ہونے کے ثبوت مہیا کر دیئے تھے اس لئے عمران نے سر سلطان سے کہا اور سر سلطان نے صدر مملکت سے کہہ کر سیکرٹری وزارت داخلہ چوہدری شوکت کو فوری طور پر برطرف کر کے جبری ریٹائر کر دیا جبکہ عمران ان دونوں چوہدریوں کو پولیس کے اعلیٰ حکام

کے ذریعے اینٹی نارکوٹکس ایجنسی کی تحویل میں دے دیا اور انہوں نے دونوں چوہدریوں کے ساتھ ساتھ چوہدری شوکت کو بھی گرفتار کر لیا۔ چوہدری شوکت کی عدالت نے ضمانت لے لی کیونکہ اس کی براہ راست منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث ہونے کی کوئی واضح شہادت اور ثبوت موجود نہیں تھے۔ البتہ چوہدری حشمت اور اس کے بیٹے چوہدری نثار کی ضمانت منظور نہیں ہوئی تھی۔

جوانا کو اس معاملے میں عمران اور ٹائیگر سے صرف یہ گلہ تھا کہ ان دونوں کی وجہ سے یہ سانپ اس کے ہاتھوں ختم ہونے سے بچ گئے تھے اور اسے یقین تھا کہ یہ اپنے اثر و رسوخ کی وجہ سے آخرکار بچ نکلنے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن ظاہر ہے وہ عمران کے سامنے دم نہ مار سکتا تھا اس لئے اس نے اس معاملے کو بھول جانے پر ہی اکتفاء کیا۔ البتہ اب وہ ایکریمین ہوٹل میں کبھی کبھار ہی جاتا تھا کیونکہ اسے وہاں جاتے ہوئے اس مقام پر جہاں وہ بوڑھی عورت اس کی کار سے ٹکرائی تھی جس کی بیٹی کو دونوں چوہدریوں نے اغوا کر کے بے آبرو کرتے ہوئے اعلانیہ ہلاک کر دیا تھا یہ تمام معاملہ یاد آ جاتا تھا اور جوانا کا موڈ آف ہو جاتا تھا لیکن اب چونکہ اس واقعے کو کافی وقت گزر چکا تھا اس لئے اب وہ پہلے والی کیفیت نہ رہی تھی۔

جوانا آج تقریباً دو ہفتوں بعد یہاں آیا تھا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر وہ ہوٹل

کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا لیکن ابھی وہ ہوٹل کے مین گیٹ سے کچھ فاصلے پر ہی تھا کہ اچانک اس کی نظریں ہوٹل کے مین گیٹ سے باہر آتے ہوئے ایک آدمی پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ ہوٹل سے باہر آنے والے اس آدمی کو جوانا بہت اچھی طرح جانتا تھا۔ یہ ایکریمین تھا اور اس کا نام سوبرز تھا۔ سوبرز حساس اسلحے کے کاروبار سے منسلک تھا اور ایکریمیا کی کسی اسلحہ اسمگل کرنے والی بین الاقوامی تنظیم سے نہ صرف منسلک تھا بلکہ اس کے کسی سیکشن کا چیف بھی تھا۔ سوبرز اس کا خاصا گہرا دوست تھا اور اب جوانا کو جب بھی ایکریمیا جانے کا موقع ملتا تھا وہ موقع نکال کر اس سے مل لیتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اچانک سوبرز کو یہاں ہوٹل سے باہر آتے دیکھ کر وہ بے اختیار ٹھٹھک گیا تھا۔ اسی لمحے سوبرز کی نظریں بھی جوانا پر پڑیں تو وہ بھی بے اختیار اچھل پڑا۔ پھر وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف اس طرح بڑھے جیسے لوہا مقناطیس کی طرف بڑھتا ہے۔

''تم۔ تم اچانک کہاں سے ٹپک پڑے ہو۔ تم نے مجھے کیوں کال نہیں کیا''...... انتہائی گرمجوشانہ مصافحے کے بعد جوانا نے شکایت کرتے ہوئے کہا۔

''مجھ سے تمہارا فون نمبر گم ہو گیا تھا۔ کل ہی آیا ہوں یہاں اور اچھا ہوا تم سے ملاقات ہو گئی''...... سوبرز نے مسکراتے ہوئے کہا۔ سوبرز خاصے جاندار جسم کا مالک تھا لیکن بہرحال جوانا، جوانا ہی تھا۔

''کیا تم اس ہوٹل میں ٹھہرے ہو''...... جوانا نے پوچھا۔

''ہاں۔ آؤ''...... سوبرز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم تو شاید کہیں جا رہے تھے''...... جوانا نے کہا۔

''ہاں۔ دارالحکومت میں ایک آدمی سے ملنا تھا۔ پھر مل لوں گا۔ آؤ''...... سوبرز نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہوٹل کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ کمرہ انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ فرنیچر سے لے کر کمرے میں دیواروں پر لگی ہوئی تصویروں سمیت سب کچھ ایکریمین تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے یہ ہوٹل ایکریمیا میں واقع ہو۔

''اب بتاؤ کیا پیو گے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے شراب چھوڑ دی ہے''...... سوبرز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اپنے لئے شراب اور میرے لئے ہاٹ کافی منگوا لو''...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوبر نے فون کا رسیور اٹھا کر روم سروس والوں کو آرڈر کر دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

''میں اکثر سوچتا ہوں کہ کیا کوئی انسان اس قدر بھی بدل سکتا ہے۔ ارے ہاں۔ جس ماسٹر نے تمہیں اس قدر تبدیل کر دیا ہے اس سے تو ملواؤ مجھے۔ میں بھی دیکھوں کہ وہ کتنا بڑا جادوگر ہے''...... سوبرز نے کہا۔

''کیا کرو گے مل کر۔ ایسا نہ ہو کہ تم بھی اصل ایکریمیا کو بھول کر میری طرح ایکریمین ہوٹل تک ہی محدود ہو کر رہ جاؤ''...... جوانا

نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوبرز بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ویٹرس ٹرالی دھکیلتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ وہ ایکریمین نژاد تھی اور اس نے ایکریمین لباس ہی پہن رکھا تھا۔

''کمال ہے۔ ان لوگوں نے واقعی یہاں چھوٹا ایکریمیا بنا رکھا ہے''...... سوبرز نے ویٹرس کے جانے کے بعد کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو میں اتنی دور سے یہاں آتا ہوں۔ یہاں آ کر مجھے واقعی یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں پاکیشیا کی بجائے ایکریمیا میں ہوں''...... جوانا نے کہا۔

''تو پھر تم ایکریمیا آ جاؤ۔ کیا تمہارا ماسٹر تمہیں روکتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو مجھے ملواؤ اس سے۔ میں تمہیں اس سے اجازت لے دیتا ہوں''...... سوبرز نے شراب کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

''ماسٹر کی طرف سے کوئی رکاوٹ تو نہیں ہے لیکن میں خود اسے چھوڑ کر نہیں جا سکتا لیکن تم یہاں کیسے آئے ہو۔ مجھے بتاؤ کیا سلسلہ ہے۔ کیا اسلحے کی اسمگلنگ کا چکر ہے''...... جوانا نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں۔ یہ کام تو میں نے کافی عرصہ پہلے چھوڑ دیا تھا۔ اب تو میں ایک بہت بڑے سینڈیکیٹ سے متعلق ہوں اور اس کا ایریا چیف ہوں۔ یہ سینڈیکیٹ بہت اونچے اور بین الاقوامی جرائم

کے لئے کام کرتا ہے۔ اسلحہ اور منشیات تو اس کے لئے بہت چھوٹی سی بات ہے''...... سوبرز نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ ایسا کون سا کام ہو سکتا ہے''...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بس یوں سمجھو جیسے ایکریمیا کے صدر کو اغوا کرنے کا کام ہو''...... سوبرز نے کہا۔

''اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ اغوا کرنے کا دھندہ کرتا ہے یہ سینڈیکیٹ لیکن یہ تو گھٹیا سا کام ہے''...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بڑے بڑے لوگوں کا اغوا پیشہ وارانہ قتل، بڑے بڑے حکومتی راز چوری کرنا، ایسے ہی بڑے بڑے کام کرتا ہے یہ سینڈیکیٹ۔ ایسے کام جن کے اثرات ملکوں پر پڑتے ہیں افراد پر نہیں''۔ سوبرز نے کہا۔

''تو تم یہاں کسی بڑے آدمی کو اغوا کرنے آئے ہو۔ کیوں''۔ جوانا نے کہا تو سوبرز بے اختیار ہنس پڑا۔

''یہ بات نہیں۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں ایریا چیف ہوں اور چیف خود کام نہیں کرتے دوسروں سے کراتے ہیں''...... سوبرز نے کہا۔

''تو تم یہاں کسی ایسے آدمی کی تلاش میں آئے ہو جو تمہارا یہ کام کر سکے''...... جوانا نے کہا۔

''ہاں۔ ایسے ہی سمجھ لو''...... سوبرز نے ٹالنے والے انداز میں جواب دیا۔

''اغوا کسے کرانا ہے۔ کیا کوئی سیاسی شخصیت ہے یا حکومت کا رکن ہے''...... جوانا نے پوچھا۔

''ارے چھوڑو اسے۔ تم کس چکر میں پڑ گئے ہو۔ یہ تو بزنس ہے ہوتا رہے گا۔ تم اپنی سناؤ''...... سوبرز نے یکلخت موضوع تبدیل کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اب اس موضوع پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا اور جوانا نے بھی مزید کوئی بات نہ کی۔

''اوکے۔ اگر تم نے اکیلے دارالحکومت جانا ہے تو آؤ میں تمہیں لے چلتا ہوں۔ جہاں کہو گے ڈراپ کر دوں گا اور ہاں۔ تم یہاں کتنے روز ٹھہرو گے''...... جوانا نے ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد پوچھا۔

''اب کل جاؤں گا۔ تم بیٹھو۔ کہاں جا رہے ہو۔ رات کو تو یہاں بڑے خوبصورت فنکشن منعقد ہوتے ہیں''...... سوبرز نے کہا۔

''ارے نہیں۔ میں تو یہاں صرف ایک آدھ گھنٹہ کے لئے آتا ہوں۔ مجھے ان فنکشنز سے کوئی دلچسپی نہیں ہے''...... جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر سوبرز اسے ہوٹل کے مین گیٹ تک چھوڑنے آیا جبکہ جوانا اس سے مل کر اور دوسرے روز آنے کا کہہ کر پارکنگ کی طرف بڑھ گیا لیکن اس کے ذہن میں بہرحال سوبرز کی آمد اور کسی بڑی شخصیت کے اغوا کا معاملہ مسلسل گھوم رہا تھا۔ پارکنگ میں پہنچ

کر اسے خیال آیا کہ وہ اس سوبرز کو جبراً اغوا کر کے رانا ہاؤس لے جائے اور اس سے معلومات حاصل کرے لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ اس لئے بدل دیا کہ اس طرح معاملات اوپن ہو سکتے تھے۔ پھر اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا۔ اس نے کار سڑک کی ایک سائیڈ پر کر کے روکی اور ڈیش بورڈ کو کھول کر اس میں موجود ایک چھوٹا لیکن جدید ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ جوانا کالنگ۔ اوور''...... جوانا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ جوزف اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... تھوڑی دیر بعد جوزف کی آواز سنائی دی۔

''جوزف۔ میں ایکریمین ہوٹل کے قریب سڑک کے کنارے کار میں موجود ہوں۔ ایکریمین ہوٹل میں میری ملاقات ایک پرانے ایکریمین دوست سوبرز سے ہوئی ہے۔ اس کا تعلق کسی جرائم پیشہ سینڈیکیٹ سے ہے اور وہ یہاں کسی بہت بڑی شخصیت کو اغوا کرانے کا ٹاسک لے کر آیا ہے۔ میں نے اس سے پوچھنے کی کوشش کی لیکن وہ ٹال گیا۔ اب میں نے سوچا ہے کہ جا کر اسے جبراً اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آؤں تاکہ اس سے اس بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تم سے پوچھ لوں کیونکہ تم اجنبی افراد کی رانا ہاؤس میں آمد کو

پسند نہیں کرتے۔ اوور''...... جوانا نے کہا۔

''اس سے وہیں ہوٹل میں ہی پوچھ گچھ نہیں ہو سکتی۔ اوور''۔ جوزف نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں تفصیلی پوچھ گچھ کرنا پڑے۔ اوور''...... جوانا نے کہا۔

''تمہاری کار کی عقبی سیٹ کے نیچے زیرو بٹن گن موجود ہے اور ساتھ ہی اس کا سکرین آپریٹس بھی موجود ہے۔ تم زیرو بٹن اپنے دوست کے کمرے میں فائر کر دو اور پھر چاہے وہیں رک کر اس کو چیک کرتے رہو یا چاہے یہاں رانا ہاؤس آ جاؤ اس طرح کم از کم پہلے یہ تو معلوم ہو جائے گا کہ اس کا ٹارگٹ کون ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ٹارگٹ یہاں کا کوئی مجرم ہو اور ہم خواہ مخواہ الجھتے رہیں۔ اگر کوئی ایسا نام آیا جو باس کے نقطہ نظر سے خطرناک ہو سکتا ہے تو پھر اسے وہاں سے اغوا بھی کیا جا سکتا ہے۔ اوور''...... جوزف نے جواب دیا۔

''میری کار کی عقبی سیٹ کے نیچے۔ لیکن مجھے تو آج تک بتایا ہی نہیں گیا۔ سائیڈ سیٹ کے نیچے تو باکس موجود ہے عقبی سیٹ کے نیچے کیسے بن گیا اور کب۔ اوور''...... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ یہ کار اس کے استعمال میں کافی عرصہ سے تھی لیکن آج تک اسے یہ معلوم ہی نہ تھا کہ عقبی سیٹ کے نیچے بھی خفیہ باکس بنایا گیا ہے۔

''یہ باس کا کام ہے۔ مگر اس سے پہلے تمہیں بتانے کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی۔ اوور''...... جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ واقعی یہ زیادہ مناسب اور محفوظ طریقہ ہے۔ اوور اینڈ آل''...... جوانا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے دوبارہ ڈیش بورڈ میں رکھا اور پھر کار سے اتر کر اس نے اس کا عقبی دروازہ کھولا اور عقبی سیٹ کو اٹھایا لیکن سیٹ فکسڈ تھی۔

''کیا مطلب۔ کیا جوزف نے غلط بیانی کی ہے۔ یہ تو فکسڈ ہے''...... جوانا نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسے معلوم تھا کہ جوزف غلط بیانی کرنے کا عادی نہیں ہے اس لئے اس نے عقبی سیٹ کی چیکنگ شروع کر دی اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ عقبی طرف سیٹ سے اندرونی طرف سے ایک ابھری ہوئی جگہ کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے اس ابھری ہوئی جگہ کو دبایا تو سیٹ کے نیچے موجود خانہ کھٹاک کی آواز سے کھل گیا اور جوانا یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس خانے میں انتہائی جدید ترین آلات موجود تھے۔ چند لمحوں بعد جوانا اس خانے میں سے زیرو بٹن گن اور اس کا ریموٹ کنٹرول سٹائل کا آپریٹس، جس پر سکرین بھی موجود تھی باہر نکال چکا تھا۔ اس نے ابھری ہوئی جگہ کو ایک بار پھر دبایا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ خانہ بند ہو گیا۔

''حیرت ہے۔ یہ کار میرے استعمال میں رہتی ہے اور اس کے

بارے میں علم جوزف کو ہے'‘...... جوانا نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے گن اور اس کا آپریٹس سائیڈ سیٹ پر رکھا اور کار موڑ کر دوبارہ ایکریمین ہوٹل کی طرف بڑھ گیا۔ اسے اس زیرو بٹن کے بارے میں علم تھا۔ یہ انتہائی چھوٹا سا بٹن ہوتا ہے جو بالکل شفاف اور نرم ہوتا ہے۔ اسے چھوٹی سی پسٹل نما گن سے فائر کیا جا سکتا ہے اور یہ فرش، فرنیچر یا کسی بھی چیز سے چپک جاتا ہے۔ چونکہ شفاف ہوتا ہے اس لئے خاص طور پر چیک کئے بغیر نظر نہیں آتا اور اس زیرو بٹن کی خاصیت ہے کہ وہ سو مربع گز کے دائرے میں ہونے والی تمام گفتگو کو بھی آپریٹس پر نشر کر دیتا ہے اور سو گز کے دائرے میں ہونے والی ہر حرکت کو بھی اس کے آپریٹس کی سکرین پر دیکھا جا سکتا ہے اور یہ آپریٹس زیرو بٹن سے ایک کلومیٹر کے فاصلے تک کام کرتا ہے۔ یہ انتہائی جدید ترین ایکریمین ایجاد تھی اور عمران نے اسے خصوصی طور پر حاصل کر کے رانا ہاؤس میں رکھوایا تھا اور اس کی خصوصیات کے بارے میں عمران نے جوزف اور جوانا کو بھی بتا دیا تھا تا کہ اس کی عدم موجودگی میں اگر انہیں اسے استعمال کرنا پڑے تو وہ آسانی سے اسے استعمال کر سکیں اس لئے جوانا کو بھی اس کے بارے میں سب کچھ معلوم تھا۔ البتہ یہ بات اسے معلوم نہ تھی کہ زیرو بٹن گن اور اس کا آپریٹس اس کی کار میں بھی رکھ دیا گیا ہے۔ ہوٹل ایکریمین پہنچ کر اس نے کار پارکنگ میں روکی اور یہ

دونوں چیزیں اٹھا کر اس نے انہیں جیب میں ڈالا اور کار لاک کر کے اس نے پارکنگ بوائے سے کارڈ لیا اور پھر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا رخ اب سوبرز کے کمرے کی طرف تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا لیکن کی ہول سے اندر روشنی دکھائی دے رہی تھی جس سے جوانا سمجھ گیا کہ سوبرز بھی واپس آ گیا ہے بلکہ کمرے میں ہی موجود ہے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر گیلری میں کسی کو نہ پا کر اس نے جیب سے زیرو بٹن گن نکال کر اس کا دہانہ کی ہول پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور جوانا نے ہاتھ واپس کھینچ کر گن کو جیب میں ڈالا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ راہداری کے آخر میں موجود سیڑھیوں سے نیچے اتر کر وہ چکر کاٹ کر دوبارہ پارکنگ میں آ گیا۔ اس نے پارکنگ بوائے کو کارڈ اور پارکنگ فیس دی اور کار کا لاک کھول کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر تیزی سے دارالحکومت کی طرف جانے کی بجائے مخالف سمت میں آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر تھوڑی دور آ کر اس نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور جیب سے زیرو بٹن کا آپریٹس نکال کر اسے آن کر دیا تو اس پر موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور سکرین پر سوبرز کے کمرے کا اندرونی منظر نظر آنے لگا۔ کمرے میں سوبرز کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی اور وہ آہستہ آہستہ شراب پینے میں مصروف تھا۔ البتہ اس

کی نظریں بار بار سامنے موجود فون پر اس طرح پڑ رہی تھیں جیسے اسے کسی فون کال کا انتظار ہو اور پھر کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بجنے کی آواز آپریٹس سے نکلی اور اس کے ساتھ ہی جوانا نے سکرین پر دیکھا کہ سوبرز نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ہے۔

''یس۔ سوبرز بول رہا ہوں''...... سوبرز کی آواز سنائی دی۔

''رچرڈ بول رہا ہوں سن ٹاپ سے۔ آپ نے فون کیا تھا لیکن میں ایک ضروری کام گیا ہوا تھا اور ابھی واپس آیا ہوں تو مجھے آپ کا ریکارڈ شدہ پیغام ملا اس لئے فون کال کر رہا ہوں''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ گو آواز نسبتاً ہلکی تھی لیکن بہرحال سنائی دے رہی تھی۔

''میں نے اس لئے فون کیا تھا مسٹر رچرڈ کہ آپ نے کیا اقدام کئے ہیں۔ میں جلد از جلد اس کام کو نمٹا کر واپس جانا چاہتا ہوں''...... سوبرز نے کہا۔

''اس سلسلے میں ایک خصوصی آدمی کو ہائر کر لیا گیا ہے جناب۔ وہ انتہائی تیز آدمی ہے لیکن بہرحال اسے اس سائنس دان کو ٹریس کرنے اور پھر اسے اغوا کرنے میں کچھ وقت تو لگ ہی جائے گا''...... رچرڈ کی آواز سنائی دی۔

''کتنا وقت لگ جائے گا''...... سوبرز نے پوچھا۔

''دو ہفتے بھی لگ سکتے ہیں اور ایک ماہ بھی لگ سکتا ہے''۔ رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو بہت طویل عرصہ ہے۔ پھر میں واپس چلا جاتا ہوں۔ میں تو اس لئے یہاں آ گیا تھا کہ کام فوری ہو جائے گا اور میں اس سائنس دان کو مطلوبہ پارٹی کے حوالے کر کے فارغ ہو جاؤں گا''...... سوبرز نے کہا۔

''جناب۔ اصل کام صرف اس سائنس دان کو ٹریس کرنے کا ہے۔ یہاں لیبارٹریوں کی انتہائی سخت حفاظت کی جاتی ہے لیکن جس آدمی کو میں نے ہائر کیا ہے وہ ایسے کاموں کا ماہر ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ جلد از جلد یہ کام کر دے گا لیکن بہرحال عرصے کا حتمی تعین نہیں کیا جا سکتا''...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کون ہے وہ آدمی۔ کیا تم اسے مجھ سے ملوا سکتے ہو''...... سوبرز نے کہا۔

''جناب۔ وہ آدمی سامنے نہیں آتا اس لئے مجبوری ہے۔ آپ یہاں رہیں، گھومیں پھریں، تفریح کریں۔ جیسے ہی کام ہو گا میں آپ کو اطلاع کر دوں گا''...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ انتہائی پسماندہ سا ملک ہے۔ یہاں کھلے عام شراب تک نہیں پی جا سکتی اس لئے میں واپس جا رہا ہوں۔ تم مجھے میرے کلب کے فون پر کال کر دینا۔ میں چارٹرڈ طیارے سے آ جاؤں گا لیکن یہاں غیر معینہ عرصے تک میں نہیں رہ سکتا''۔ سوبرز نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے جناب۔ جیسے آپ کی مرضی''...... رچرڈ نے کہا تو سوبرز نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا تو جوانا نے آپریٹس کو آف کیا اور اسے جیب میں ڈال کر اس نے کار سٹارٹ کر کے اسے بیک کیا اور ایک بار پھر ہوٹل کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ سوبرز کسی سائنس دان کو اغوا کرانا چاہتا ہے اس لئے اس نے فوری طور پر سوبرز کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لے جانے اور اس سے پوری معلومات حاصل کرنے کا پروگرام بنا لیا تھا۔ ہوٹل پہنچ کر اس نے کار پارکنگ میں لے جانے کی بجائے سائیڈ گلی میں روکی اور پھر سائیڈ سیٹ اٹھا کر اس نے نیچے موجود باکس میں سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اٹھا کر جیب میں ڈالا اور پھر سیٹ بند کر کے وہ کار سے نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر وہ سوبرز کے کمرے کے دروازے پر پہنچ چکا تھا۔ اس نے راہداری میں ادھر ادھر دیکھا اور پھر جیب سے گیس پسٹل نکال کر اس نے پسٹل کا دہانہ کی ہول پر رکھا اور دوبارہ ٹریگر دبا دیا۔ کٹاک کٹاک کی آوازیں سنائی دیں تو جوانا پیچھے ہٹ گیا اور گیس پسٹل جیب میں ڈال کر وہ فائر ڈور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ڈور کا لاک ہٹایا اور ایک بار پھر سیڑھیاں چڑھ کر وہ راہداری میں آ گیا۔ اس نے جیب سے ماسٹر کی نکالی اور اس کی مدد سے اس نے چند لمحوں میں سوبرز کے

کمرے کا لاک کھول لیا۔ دروازے کو دھکیل کر وہ اندر داخل ہوا۔ البتہ اس نے سانس روک لیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کمرہ بند ہونے کی وجہ سے گیس کے اثرات باوجود اس کے وقت گزرنے کے ابھی تک موجود ہوں گے۔ اس نے دروازہ بند کر دیا اور سائیڈ سوئچ بورڈ پر موجود بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

چند لمحوں بعد ایگزاسٹ فین چلنے کی مخصوص آواز سنائی دی تو وہ دروازے کے قریب ہی رک گیا۔ اس نے سانس ابھی تک روکا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے آہستہ آہستہ سانس لیا اور جب گیس کی بو اسے محسوس نہ ہوئی تو اس نے زور سے سانس لیا اور آگے بڑھ گیا۔ سوبرز کرسی سمیت نیچے فرش پر گرا ہوا تھا۔ اس نے ایگزاسٹ فین کا بٹن آف کر دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے زیرو بٹن کو ٹریس کرنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی وہ دروازے کے کی ہول کے سامنے ایک الماری پر اسے چپکا ہوا نظر آ گیا۔ اس نے اسے اتارا اور جیب میں سے اس کی گن نکال کر اس نے اس کا عقبی حصہ کھولا اور زیرو بٹن کو جو بالکل چھوٹا سا تھا، اس کے لئے بنے ہوئے مخصوص خانے میں ڈال کر گن بند کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑے سوبرز کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر جھانکا۔ راہداری خالی تھی۔ وہ تیزی سے باہر آیا۔ اس نے دروازہ لاک کیا اور تیزی سے دوڑتا ہوا فائر

ڈور والی سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
چند لمحوں بعد وہ سیڑھیاں اتر کر فائر ڈور کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور ایک بار پھر باہر جھانکا۔ اس کی کار تو موجود تھی لیکن کوئی آدمی یہاں موجود نہ تھا۔ اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر کار کا عقبی دروازہ کھولا اور بے ہوش سوبرز کو عقبی سیٹ کے سامنے نیچے ڈال کر دروازہ بند کر کے وہ تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور دوسرے لمحے اس نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ ہوٹل کے کمپاؤنڈ سے نکل کر اس نے کار کی رفتار میں مزید اضافہ کر دیا۔ اب وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ اب وہ اس سوبرز سے رانا ہاؤس میں سب کچھ اگلوا لے گا اور پھر یہ معلومات وہ ماسٹر عمران کو منتقل کر دے گا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی اور سامنے چائے کی پیالی رکھی ہوئی تھی جسے وہ رک رک کر گھونٹ گھونٹ پی رہا تھا۔
''سلیمان''...... اچانک عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔
''جی صاحب''...... چند لمحوں بعد سلیمان کی آواز دروازے سے سنائی دی۔
''کیا تمہیں اب چائے بنانے کا کورس کرانا پڑے گا۔ یہ نیم کا عرق یا جوشاندہ تو ہو سکتا ہے بہرحال یہ چائے نہیں ہے۔ اسے اٹھا کر لے جاؤ اور چائے لے کر آؤ''...... عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر بڑے سخت سے لہجے میں کہا۔
''جی صاحب۔ سلیمان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور عمران کے

چہرے پر قدرے حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن اس نے کہا کچھ نہیں اور کتاب پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ سلیمان نے چائے کی پیالی اٹھائی اور تیزی سے واپس مڑ گیا تو عمران ہلکے سے مسکرا دیا لیکن جب کافی دیر گزر گئی اور سلیمان واپس نہ آیا تو عمران نے ایک بار پھر اسے اونچی آواز میں آواز دی۔

''جی صاحب''...... چند لمحوں بعد سلیمان کی مؤدبانہ آواز دروازے پر سنائی دی۔

''چائے کیوں نہیں لے آئے ابھی تک''......عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں چائے لینے ہی جا رہا تھا صاحب کہ آپ نے بلوا لیا''......سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ کہاں سے لینے جا رہے تھے''...... عمران نے کتاب ہٹا کر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''شوگران جانے کا پروگرام ہے''...... سلیمان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''شوگران۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ ٹھیک ہے''......عمران نے اچھلتے ہوئے کہا۔

''سنا ہے کہ چائے پینے کا ذوق صرف شوگرانیوں کو ہے اس لئے وہ چائے بنانے کے فن میں بھی ماہر ہوں گے''...... سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔

''ارے۔ ارے سنو۔ ایک منٹ۔ ایک منٹ''......عمران نے بے تاب سے لہجے میں کہا۔

''سوری جناب۔ میرا وقت بے حد قیمتی ہے۔ میں آپ کی طرح فارغ اور بے کار آدمی نہیں ہوں''......سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران نے بے اختیار ٹپٹا کر کتاب رکھ دی۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

''یہ اس وقت کون آ گیا''......عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اسی لمحے سلیمان کے قدموں کی آواز راہداری میں ابھری۔

''میں دروازہ کھول کر شوگران جا رہا ہوں۔ آپ جانیں اور آپ کے مہمان''...... سلیمان نے دروازے کے سامنے ایک لمحے کے لئے رکتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

''تمہیں اب شوگران پہنچانا ہی پڑے گا''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''باس ہیں''...... دروازہ کھلتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

''ہاں''......سلیمان کی آواز سنائی دی۔

''کیا مطلب۔ کیا تم کہیں جا رہے ہو''...... ٹائیگر کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"ہاں۔ فی الحال میں بڑی بیگم صاحبہ کے پاس کوٹھی جا رہا ہوں۔ پھر وہاں سے شوگران جاؤں گا"...... سلیمان کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"شوگران۔ کیوں"...... ٹائیگر کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"چائے بنانے کا فن سیکھنے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"کمال ہے۔ تم جیسی چائے بناتے ہو اس کا تصور بھی شوگرانی نہیں کر سکتے۔ تمہارے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے پی کر تو محسوس ہوتا ہے کہ چائے کسے کہتے ہیں"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"لیکن صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں چائے کی بجائے نیم کا عرق اور جوشاندہ بناتا ہوں"...... سلیمان کی رو دینے والی آواز سنائی دی۔

"ارے۔ باس اس لئے ایسا کہتے ہیں کہ تمہارے فن کو نظر نہ لگ جائے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر سٹنگ روم میں داخل ہوا اور اس نے سلام کیا۔

"بیٹھو۔ تم نے سلیمان سے یہ کیوں کہا ہے کہ وہ چائے اچھی بناتا ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر غصیلی آواز میں کہا۔

"تاکہ کم از کم مجھے تو چائے مل جائے"...... ٹائیگر نے آہستہ سے کہا تاکہ سلیمان نہ سن لے اور عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس

پڑا۔

"آج تم اس وقت بغیر اطلاع کے کیسے ٹپک پڑے۔ کیا تمام چائے کے ہوٹل بند ہو چکے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ میرے پاس ایک انتہائی اہم اطلاع ہے اور میں یہ فون پر نہیں بتانا چاہتا تھا"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران سنجیدہ ہو گیا۔

"کیا اطلاع ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا تو ٹائیگر نے رچرڈ سے ملنے اور اس سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی جس میں میگانم دھات کا ذکر تھا۔

"میگانم۔ یہ کون سی دھات ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے لئے بھی یہ نیا نام ہے۔ بہرحال رچرڈ نے یہی نام لیا ہے اور اس کے بقول یہ دھات بین الابراعظمی میزائل ایندھن کے طور پر استعمال کی جاتی ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ میرے شاگرد ٹائیگر نے مجھے ایک اہم اطلاع دی ہے کہ کافرستانی پاکیشیا کے کسی سائنس دان ڈاکٹر مجید کو اغوا کرانا چاہتے ہیں۔ کیا آپ ان کے بارے میں

جانتے ہیں''۔۔۔۔۔۔عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ڈاکٹر مجید میزائل سازی میں خاصے معروف سائنس دان ہیں لیکن کافرستان انہیں کیوں اغوا کرانا چاہتا ہے۔ ان کے تو اپنے پاس میزائل سازی میں بڑے بڑے نامور سائنس دان موجود ہیں۔ ڈاکٹر مجید تو ان کے مقابلے میں جونیئر ہیں''۔۔۔۔۔۔ سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ میگانم دھات کے بارے میں جانتے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''میگانم۔ یہ کون سی دھات ہے۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں۔ تم نے کیا امتحان لینا شروع کر دیا ہے''۔۔۔۔۔۔ سرداور نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس میگانم دھات کے سلسلے میں ہی ڈاکٹر مجید کو کافرستان والے اغوا کرانے کے درپے ہیں۔ میرے لئے بھی یہ نیا نام تھا اس لئے میں نے آپ سے پوچھا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ میگانم دھات بین الابراعظمی میزائلوں کے ایندھن کے طور پر استعمال ہوتی ہے''۔۔۔۔۔۔عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے''۔۔۔۔۔۔ سرداور نے چونک کر کہا۔

''کیا بات ہے جناب''۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

''ڈاکٹر مجید ایکریمیا میں بین الابراعظمی میزائل ساز لیبارٹری میں طویل عرصہ تک کام کرتے رہے ہیں۔ پھر وہ پاکیشیا مستقل طور

پر شفٹ ہو گئے۔ چونکہ پاکیشیا ایسے میزائل نہیں بناتا اس لئے وہ یہاں عام میزائل سازی سے منسلک ہو گئے ہیں''۔۔۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

''ڈاکٹر مجید صاحب کا فون نمبر کیا ہے۔ میں ان سے خود بات کرنا چاہتا ہوں''۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''میں معلوم کر کے تمہیں بتاتا ہوں۔ تم کہاں سے فون کر رہے ہو''۔۔۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

''اپنے فلیٹ پر موجود ہوں''۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

''اوکے۔ میں ابھی کال کرتا ہوں تمہیں''۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی موجود تھی اس لئے سلیمان نے خاموشی سے چائے کے برتن اور سنیکس کی پلیٹیں میز پر رکھیں اور خالی ٹرالی کو ایک طرف کھڑی کر کے وہ واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''علی عمران بول رہا ہوں''۔۔۔۔۔۔عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''داور بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر مجید سے بات ہو گئی ہے۔ انہوں نے میگانم کے بارے میں بتایا ہے کہ یہ جدید ترین دھات دنیا بھر میں انتہائی نایاب ہے۔ خصوصی ساخت کے شہاب ثاقبوں میں سے اس دھات کے صرف چند اونس دستیاب ہوئے ہیں۔ اس دھات

میں اس قدر توانائی ہے کہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اس لئے
سپر پاورز کو اس کی تلاش ہے کہ اگر یہ قدرے بڑی مقدار میں مل
جائے تو اس سے بین الابراعظمی میزائلوں کا ایندھن بنایا جا سکتا
ہے۔ یہ ایندھن میزائلوں کو اس سپیڈ سے چلا سکتا ہے کہ پلک
جھپکانے میں یہ میزائل ایک براعظم سے دوسرے براعظم تک پہنچ
سکتے ہیں۔ اس طرح یہ میزائل ہر قسم کے میزائل شکن نظام سے بھی
بچ سکتے ہیں۔ ویسے انہوں نے بتایا ہے کہ یہ دھات چونکہ غیر ارضی
ہے اس لئے باوجود کوشش کے معدنیات ٹریس کرنے والے
سیٹلائٹ سے بھی اسے ٹریس نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس
دھات کے بارے میں سوائے خاص لوگوں کے عام طور پر کسی کو
معلومات نہیں ہیں۔ ڈاکٹر مجید چونکہ اس دھات والے شعبے میں کام
کرتے رہے ہیں اس لئے انہیں اس بارے میں بھی علم تھا اور وہ
اس پر کام بھی کر چکے ہیں''...... سرداور نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

''ڈاکٹر مجید صاحب کو کافرستان اغوا کرانا چاہتا ہے تو اس کا
مطلب ہے کہ واقعی اس کے پاس میگانم دھات موجود ہے اور وہ
اس دھات سے بین الابراعظمی میزائل تیار کر کے سپر پاورز کی صف
میں شامل ہو جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ظاہر ہے لیکن اگر یہ دھات کافرستان سے دستیاب ہوئی
ہے تو یہ اصولاً ان کی ملکیت ہے''...... سرداور نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ ڈاکٹر مجید کی حفاظت کا خصوصی بندوبست کر
دیں۔ پھر جو ہو گا بہرحال چیک ہو جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''تو تم اب ڈاکٹر مجید سے بات نہیں کرو گے''...... سرداور نے
پوچھا۔

''نہیں۔ جو کچھ میں نے ان سے معلوم کرنا تھا وہ آپ نے
معلوم کر لیا ہے۔ اب صرف ان کی حفاظت باقی رہ گئی ہے۔ ظاہر
ہے وہ آپ زیادہ اچھے انداز میں کرا سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''او کے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''باس۔ یہ کیسے معلوم ہو گا کہ یہ دھات کافرستان والوں نے
کہاں سے حاصل کی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''چیف کو رپورٹ دے دوں گا۔ وہ خود ہی ساری معلومات کر
لے گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات
ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا
ہوں''...... عمران نے اس بار اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''جوانا بول رہا ہوں ماسٹر''...... دوسری طرف سے جوانا کی آواز
سنائی دی تو عمران چونک پڑا کیونکہ جوانا عام طور پر اسے فون نہیں
کرتا تھا۔

''چلو شکر ہے تمہیں بھی بولنا آ گیا ہے''...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

''ماسٹر۔ بولنا تو مجھے آپ نے سکھایا ہے ورنہ میں تو زبان کی بجائے ہاتھ چلانے کا عادی تھا''...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ٹھیک ہے۔ اب مجھے ہی بھگتنا پڑے گا۔ بولو''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر۔ یہاں ایک کلب ہے سن ٹاپ۔ اس کا مالک اور جنرل مینجر رچرڈ نام کا آدمی ہے۔ وہ یہاں کے ایک سائنس دان ڈاکٹر مجید کو اغوا کرا کر ایکریمیا بھجوانا چاہتا ہے اور یہ کام اسے ایکریمیا کے ایک سینڈیکیٹ نے دیا ہے اور اس سینڈیکیٹ کا آدمی جس کا نام سوبرز ہے یہاں آیا ہوا ہے تاکہ ڈاکٹر مجید کو ساتھ لے جائے اور ماسٹر اس رچرڈ نے یہ کام ٹائیگر کے ذمے لگایا ہے اور اسے بھاری معاوضہ بھی ادا کیا ہے''...... جوانا نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ ٹائیگر بھی بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ لاؤڈر کا بٹن پریسڈ ہونے کی وجہ سے وہ بھی جوانا کی تمام باتیں سن رہا تھا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا یہ سب کچھ''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جوانا نے ہوٹل ایکریمین میں سوبرز سے ملاقات سے لے کر اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آنے اور پھر اس سے پوچھ گچھ کے بعد جوزف کے ساتھ سن ٹاپ کلب سے رچرڈ کے اغوا اور پھر رانا ہاؤس میں اس سے پوچھ گچھ کرنے کی

پوری تفصیل بتا دی۔

''ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ سنیک کلرز بھرپور انداز میں حرکت میں آ گئی ہے لیکن ان دونوں کا کیا ہوا۔ میرا مطلب ہے سوبرز اور رچرڈ کا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''دونوں ابھی زندہ ہیں۔ میں نے تو انہیں ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن جوزف اڑ گیا۔ اس کا خیال ہے کہ شاید آپ ان سے مزید پوچھ گچھ کریں''...... جوانا نے جواب دیا۔

''جوزف کے سر پر واقعی وچ ڈاکٹروں کا ہاتھ رہتا ہے اس لئے وہ سمجھ داری سے کام لیتا ہے۔ ٹائیگر میرے پاس موجود ہے۔ وہ پہلے ہی مجھے ڈاکٹر مجید کے بارے میں بتا چکا ہے۔ میں ٹائیگر کو بھیج رہا ہوں تاکہ وہ اس سوبرز سے اس سینڈیکیٹ کے بارے میں مزید تفصیلات حاصل کر سکے کیونکہ رچرڈ کو تو صرف احکامات ملتے ہیں جبکہ سوبرز اصل آدمی ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس ماسٹر''...... جوانا نے جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''تم رانا ہاؤس جا کر اس سوبرز سے تمام معلومات حاصل کرو اور پھر ان دونوں کا خاتمہ کر دینا''...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور سلام کر کے کمرے سے باہر نکل گیا۔ جب عمران کے کانوں میں بیرونی دروازہ بند ہونے کی آواز پڑی تو عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر پر تقصیر بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) از فلیٹ سوپر فیاض بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"از فلیٹ سوپر فیاض کا کیا مطلب ہوا عمران صاحب"۔ دوسری طرف سے ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سوپر فیاض کا سرکاری فلیٹ ہے جس پر میں نے بائی فورس قبضہ کر رکھا ہے لیکن بظاہر یہ قبضہ دوستانہ ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ناٹران بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ میرے لئے کوئی حکم ہے"...... ناٹران نے پوچھا۔

"حکم تو تمہیں چیف دے سکتا ہے۔ میں تو اتنے بڑے ایجنٹ صاحب کے سامنے دست بستہ عرض ہی کر سکتا ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ بے شک جوتے مار لیا کریں لیکن ایسی باتیں نہ کیا کریں۔ میں تو آپ کے سامنے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا"...... اس بار ناٹران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے۔تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ میں صرف حکم کی بجائے نادر شاہی حکم صادر کر دیتا۔ بہرحال ایک چھوٹا سا کام ہے۔ اگر تم

کر دو تو مجھے چیف کی طرف سے ایک چھوٹا سا چیک ملنے کا سکوپ بن جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ حکم تو کریں"...... ناٹران نے کہا۔

"ایک انتہائی نایاب دھات ہے جسے میگانم کہا جاتا ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سرداور سے ملنے والی اس بارے میں تفصیل بھی بتا دی۔

"یہ دھات کافرستان کے پاس خاصی مقدار میں ہے اور وہ بین البراعظمی میزائل بنانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اس دھات کی معمولی سی مقدار بھی انتہائی قیمتی ہے جبکہ جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق ان کے پاس خاصی بڑی مقدار میں موجود ہے۔تم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ دھات کہاں سے دستیاب ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کہاں سے کیا مطلب ہوا عمران صاحب"...... ناٹران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اگر تو یہ دھات کافرستان سے دستیاب ہوئی ہے تو ان کی ملکیت ہے اور وہ جو چاہیں اس سے کرتے رہیں لیکن اگر یہ دھات انہوں نے کہیں سے چوری کی ہے تو پھر یہ دھات ہم بھی حاصل کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ چاہے یہ کافرستان سے ہی کیوں نہ دستیاب ہوئی ہو اسے بہرحال پاکیشیا پہنچنا چاہئے"...... ناٹران نے

کہا۔

"نہیں۔ یہ اصول کے خلاف ہے۔ ایسی صورت میں کوئی اور حل سوچا جائے گا لیکن بے اصولی اچھی نہیں ہوتی"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کام شروع کر دیتا ہوں"..... ناٹران نے کہا۔

"کام اس رفتار سے کرنا کہ میزائل بنانے سے پہلے کام مکمل ہو جائے"..... عمران نے کہا تو ناٹران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ آپ کو جلد اطلاع مل جائے گی"۔ ناٹران نے کہا۔

"میں اگر موجود نہ ہوں تو چیف کو رپورٹ دے دینا"۔ عمران نے کہا۔

"کیا یہ چیف کا کام ہے"..... ناٹران نے چونک کر پوچھا۔

"چیف کا ہوتا تو وہ خود تمہیں کال کرتا۔ میں کیوں اتنی لمبی کال کا خرچ برداشت کرتا لیکن چیف کا تعلق شاید قوم جنات سے ہے کہ جتنا چاہے اس سے کوئی بات خفیہ رکھو اسے کہیں نہ کہیں سے اطلاع مل جاتی ہے اس لئے میں تمہارے بعد چیف کو باقاعدہ رپورٹ دوں گا کہ میں نے تمہیں کال کر کے یہ کام بتایا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ جتنی جلدی ممکن ہو سکا میں یہ کام

کر لوں گا"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھنے کی بجائے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"..... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو کا مطلب ہے کہ دو بار سابقہ کیونکہ ایکس سابقہ کو کہتے ہیں جیسے ایکس چپڑاسی اور ایکسٹو کا مطلب ہوا کہ تم ڈبل ایکس ہو"..... عمران کی زبان رواں ہوگئی۔

"عمران صاحب۔ وہ اصل بات بتا دیں جس کے لئے آپ نے فون کیا ہے کیونکہ آپ سے باتوں میں تو جیتا ہی نہیں جا سکتا"..... بلیک زیرو نے اس بار اصل لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس نے ٹائیگر کی فلیٹ پر آمد سے لے کر ناٹران کو فون کرنے تک پوری تفصیل بتا دی۔

"ناٹران کا خیال درست ہے عمران صاحب۔ ہمیں یہ دھات ضرور حاصل کرنی چاہئے۔ یہ کافرستان والے بھی تو ایسے کام کرتے رہتے ہیں"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ یہ بات سر سلطان کو نہ کہہ دینا۔ ان کی اصول پسندی پر ایسی ضرب لگے گی کہ وہ پورے سیٹ اپ سے ہی دستبردار ہو جائیں گے"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ہنس پڑا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے رسیور رکھ دیا۔

راپوشی کے سردار جہاں خان اپنے ڈیرے کے ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ساتھ ہی ایک جدید انداز کی وہیل چیئر بھی موجود تھی جس میں باقاعدہ بیٹری سے چلنے والی موٹر لگی ہوئی تھی۔ یہ وہیل چیئر انہوں نے خصوصی طور پر اپنی مرضی کے مطابق ایکریمیا سے تیار کرائی تھی اور اسی وہیل چیئر کی بدولت وہ اس طرح کام کرتے اور ادھر ادھر آتے جاتے تھے جیسے ان کی ٹانگیں سرے سے مفلوج ہی نہ ہوں۔ اس وقت وہ اپنے خاص کمرے میں ایک آفس ٹیبل کے پیچھے کرسی پر موجود تھے۔ میز پر ایک سیٹلائٹ فون موجود تھا۔ سامنے میز پر ایک کاغذ تھا اور سردار جہاں خان بڑے غور سے اس کاغذ کو پڑھنے میں مصروف تھے لیکن ان کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ اس خط کو کئی بار پڑھ چکے تھے لیکن اس کے باوجود وہ اسے اس طرح بار بار پڑھ

رہے تھے جیسے اسے زبانی یاد کر لینا چاہتے ہوں۔ پھر انہوں نے ایک طویل سانس لیا اور فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جہاں زیب خان بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''سردار جہاں خان بول رہا ہوں۔ جہاں زیب خان میرے پاس آ جاؤ۔ ابھی اسی وقت''...... سردار جہاں خان نے قدرے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''خیریت سردار۔ کوئی خاص بات ہو گئی ہے''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو بلا رہا ہوں''...... سردار جہاں خان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور مضبوط جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے عام سا لیکن خاصے قیمتی کپڑے کا لباس پہن رکھا تھا۔ اس کا چہرہ بڑا اور بھاری سا تھا۔ جہاں زیب خان راپوشی کا ہی رہنے والا تھا لیکن وہ کم عمری میں ہی ایک غیر ملکی سیاح کے ساتھ ایکریمیا چلا گیا تھا اور پھر وہاں سے اس کی واپسی اٹھارہ بیس سالوں کے بعد ہوئی تھی۔ وہاں اس نے نہ صرف تعلیم مکمل کی تھی بلکہ محنت مزدوری اور بعد ازاں کاروبار کر کے خاصی دولت کما لی تو پھر وہ ایکریمیا سے واپس مستقل طور پر راپوشی آ گیا تھا۔

یہاں اس نے سیاحوں کے لئے ایک چھوٹا لیکن جدید انداز کا ہوٹل بنایا ہوا تھا اور اس ہوٹل کی وجہ سے وہ پہلے سے زیادہ خوشحال ہو گیا تھا۔ جہاں زیب خان کی شادی سردار جہاں خان کی چھوٹی بیٹی سے ہوئی تھی اس لئے وہ ایک لحاظ سے سرداروں کا ہم پلہ بن گیا تھا۔ جہاں زیب خان، سردار جہاں خان سے عمر میں چھوٹا تھا لیکن سردار جہاں خان کے راپوشی میں سب سے زیادہ تعلقات اسی سے تھے۔ سردار جہاں خان کے لئے وہیل چیئر بھی اس نے ایکریمیا سے بنوائی تھی اس لئے سردار جہاں خان بھی اس کی چھوٹے بھائیوں کی طرح قدر کرتا تھا۔

''کیا ہوا سردار۔ کیا خاص بات ہو گئی ہے''..... جہاں زیب خان نے سلام کے بعد قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ سردار جہاں خان نے اسے جس انداز میں بلوایا تھا اور اب بھی سردار جہاں خان کے چہرے پر جس طرح الجھن کے تاثرات نمایاں تھے اس نے جہاں زیب خان کو چونکا دیا تھا۔

''بیٹھو''..... سردار جہاں خان نے کہا اور پھر سامنے پڑا ہوا کاغذ اٹھا کر اس نے جہاں خان کی طرف بڑھا دیا۔

''یہ کیا ہے''..... جہاں زیب خان نے کاغذ لیتے ہوئے پوچھا۔

''پہلے اسے پڑھ لو پھر بات ہو گی''..... سردار جہاں خان نے کہا تو جہاں زیب خان نے کاغذ پڑھنا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے وہ کاغذ پڑھتا جا رہا تھا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے

چلے جا رہے تھے۔

''یہ تو کسی دھات میگانم کے بارے میں ہے۔ کسی ماہر معدنیات کی تحریر لگتی ہے''..... جہاں زیب خان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اور یہ کاغذ سردار زمان خان کے ایک خصوصی باکس کے خفیہ خانے سے ملا ہے''..... سردار جہاں خان نے کہا۔

''سردار زمان خان کے باکس کے خفیہ خانے سے۔ لیکن سردار زمان خان کا معدنیات سے کیا تعلق''..... جہاں زیب خان نے کہا۔

''تم نے اس کاغذ میں پڑھا نہیں کہ یہ دھات جس کا نام میگانم لکھا گیا ہے انتہائی قیمتی دھات ہے اور اس کی بھاری مقدار یہاں راپوشی میں موجود ہے''..... سردار جہاں خان نے کہا

''لیکن کہاں ہے۔ یہ تو اس کاغذ میں نہیں لکھا ہوا''..... جہاں زیب خان نے کہا۔

''اس لئے تو تمہیں بلایا ہے۔ سردار زمان خان کا خاص آدمی افضل خان ہے اور جب سردار زمان خان ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہوا تو افضل خان بھی راپوشی چھوڑ کر دارالحکومت چلا گیا۔ تمہیں اس کے بارے میں یقیناً معلوم ہو گا کیونکہ تمہارا ہوٹل بزنس کی وجہ سے اس سے رابطہ ہے''..... سردار جہاں خان نے کہا۔

''ہاں۔ وہ ہوٹل کے لئے سپلائی بھجواتا ہے لیکن آپ اس سے

کیا چاہتے ہیں''...... جہاں زیب خان نے کہا۔

''اسے یہاں بلاؤ۔ ہم اسے باقاعدہ حصہ دیں گے۔ وہ سردار زمان خان کا دست راست تھا اس لئے اسے اس بارے میں پوری تفصیل معلوم ہو گی''...... سردار جہاں خان نے کہا۔

''اور مجھے کیا ملے گا''...... جہاں زیب خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چوتھا حصہ افضل خان کا اور باقی میں سے آدھا تمہارا اور آدھا میرا''...... سردار جہاں خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''گڈ سردار۔ آپ واقعی دریا دل ہیں۔ افضل خان یہاں ہوٹل میں ہی موجود ہے۔ وہ صبح آیا تھا۔ وہ اپنی بیٹی سے ملنے آیا ہوا ہے۔ میں اسے ساتھ لے آتا ہوں''...... جہاں زیب خان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہاں لے آنے سے پہلے اس سے اس بارے میں کوئی بات نہ کرنا''...... سردار جہاں خان نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس معاملے کو ٹاپ سیکرٹ رکھنا ہو گا ورنہ حکومت پاکیشیا سب کچھ لے جائے گی''...... جہاں زیب خان نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو سردار جہاں خان نے خط اٹھا کر اسے تہہ کر کے اپنی جیکٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جہاں زیب خان کے ساتھ ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے عام مقامی لباس پہن رکھا

تھا۔ یہ افضل خان تھا۔ افضل خان نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سردار جہاں خان کو سلام کیا اور پھر وہ جہاں زیب خان کے ساتھ میز کی سائیڈ پر موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''تم نے افضل خان سے کوئی بات کی ہے''...... سردار جہاں خان نے جہاں زیب خان سے پوچھا۔

''نہیں سردار۔ ویسے بھی باہر بات کرنا مناسب نہ تھا''۔ جہاں زیب خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کون سی بات سردار''...... افضل خان نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ کاغذ دیکھو افضل خان''...... سردار جہاں خان نے جیب سے کاغذ نکال کر افضل خان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو افضل خان نے کاغذ لیا اور پڑھنا شروع کر دیا۔

''یہ آپ کو کہاں سے ملا ہے''...... افضل خان نے کاغذ پڑھنے کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اسے چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ یہ دھات کہاں ہے۔ تم سردار زمان خان کے بہت قریب رہے ہو اس لئے تمہیں معلوم ہو گا اور یہ بھی سن لو کہ ہم نے اس سلسلے میں ایک بات طے کی ہے کہ اس دھات کو حاصل کر کے سپر پاورز کو فروخت کیا جائے گا۔ ظاہر ہے یہ دھات اربوں روپوں میں فروخت ہو گی۔ اس کا چوتھا حصہ تمہارا اور باقی ماندہ رقم میرے اور جہاں زیب خان کے درمیان نصف نصف

تقسیم ہو گی۔ اس طرح تم کروڑوں روپے کے مالک بن جاؤ گے''...... سردار جہاں خان نے کہا۔

''میں یہ تو نہیں جانتا کہ یہ دھات کہاں ہے۔ البتہ یہ مجھے معلوم ہے کہ سردار زمان خان کو اس دھات کے بارے میں کسی ماہر معدنیات نے بتایا تھا''...... افضل خان نے کہا۔

''چلو یہ بتا دو۔ پھر بھی تمہارا حصہ قائم رہے گا''...... سردار جہاں خان نے کہا۔

''ایکریمیا کا ایک ماہر معدنیات جس کا نام مارٹن رچرڈ تھا سیاحت کے لئے یہاں آیا تھا۔ سردار زمان خان نے اسے اپنا مہمان بنا لیا تھا اور پھر ان دونوں کے درمیان بڑی گہری دوستی ہو گئی تھی۔ یہ ماہر معدنیات دو ماہ تک یہاں رہا تھا اور اس نے راپوشی کے پورے علاقے کی سیر کی تھی اور تصاویر بھی بنائیں تھیں''...... افضل خان نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ یقیناً یہ خط اسی مارٹن رچرڈ کا لکھا ہوا ہو گا۔ لیکن اس نے یہ کیوں لکھا ہو گا جبکہ وہ ساری باتیں زبانی بھی بتا سکتا تھا''...... سردار جہاں خان نے کہا۔

''اس خط میں سردار جہاں خان کا نام تو نہیں لکھا ہوا اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ خط اس سیاح نے کسی اور آدمی کے نام لکھا ہو لیکن سردار زمان خان کے ہاتھ لگ گیا ہو۔ ویسے یہ لکھا ہوا واقعی کسی ایکریمین کا ہے کیونکہ اس میں الفاظ کی ساخت ایکریمین ہے''۔

جہاں زیب خان نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ بہرحال افضل خان بتائے گا کہ یہ ماہر معدنیات کہاں ہے''...... سردار جہاں خان نے کہا۔

''وہ اچانک واپس چلا گیا تھا۔ بغیر کسی پروگرام کے حالانکہ مجھے اس نے بتایا تھا کہ ابھی اس کا یہاں ایک ماہ اور رہنے کا پروگرام ہے لیکن پھر سردار زمان خان نے مجھے بتایا کہ وہ اچانک واپس چلا گیا ہے اور ہاں۔ یہ بھی مجھے یاد آ گیا ہے کہ اس ماہر معدنیات کے واپس جانے کے دس بارہ روز بعد دو ایکریمین اسے تلاش کرتے ہوئے یہاں آئے تھے اور پھر وہ سردار زمان خان سے مل کر واپس چلے گئے''...... افضل خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم ایکریمیا میں اس کا پتہ جانتے ہو''...... سردار جہاں خان نے کہا۔

''ہاں۔ اس نے مجھے خود بتایا تھا کہ اس کا ولنگٹن میں اپنا پرائیویٹ آفس ہے اور وہ حکومت ایکریمیا کو معدنیات کے سلسلے میں ماہرانہ مشورے بھی دیتا رہتا ہے۔ اس کا آفس اس کے ذاتی کمرشل پلازہ رچرڈ پلازہ میں ہے اور اس کی کمپنی کی نام رچرڈ انٹرنیشنل ہے اور وہ پوری دنیا کی لیبارٹریوں اور فیکٹریوں کو ہر قسم کی معدنیات سپلائی کرنے کے لئے ٹھیکے لیتا رہتا ہے۔ ارے ہاں۔ ایک منٹ۔ اس نے مجھے اپنا فون نمبر بھی بتایا تھا۔ ایک منٹ۔ مجھے یاد کرنے دو''...... افضل خان نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر

لیں۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک جھٹکے سے ں کھولیں تو اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''مجھے یاد آ گیا ہے اس کا فون نمبر کیونکہ اس میں نمبروں کی سیٹنگ ایسی ہے جو مجھے یاد رہ گئی تھی'' ...... افضل خان نے کہا اور نمبر بتا دیا۔

''میں معلوم کرتا ہوں'' ...... سردار جہاں خان نے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے پہلے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ یہ دارالحکومت کی انکوائری تھی۔

''انکوائری پلیز'' ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں راپوشی سے بول رہا ہوں اور یہاں سے ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن فون کرنا چاہتا ہوں۔ رابطہ نمبر دے دیں''۔ سردار جہاں خان نے کہا۔

''ہولڈ کریں'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں'' ...... چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

''یس'' ...... سردار جہاں خان نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے۔ سردار جہاں خان نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جہاں زیب خان اور

افضل خان دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ سردار جہاں خان نے نمبر پریس کرنے کے بعد آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''رچرڈ انٹرنیشنل'' ...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں پاکیشیا کے علاقے راپوشی سے بول رہا ہوں۔ کچھ عرصہ پہلے یہاں مارٹن رچرڈ آئے تھے۔ میں ان سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ میرا نام سردار جہاں خان ہے اور میں راپوشی کا سردار ہوں'' ...... سردار جہاں خان نے کہا۔

''اوہ جناب۔ کیا آپ نئے سردار بنے ہیں'' ...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''ہاں۔ کیوں'' ...... اس بار حیران ہونے کی باری سردار جہاں خان کی تھی۔

''جناب۔ مارٹن رچرڈ راپوشی سے واپس آتے ہوئے پاکیشیا کے دارالحکومت میں ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے تھے۔ ان کا چہرہ اس حد تک بگڑ گیا تھا کہ کوئی انہیں شناخت نہ کر سکا اور ان کی لاش کو وہاں پولیس نے دفن کر دیا۔ پھر یہاں سے ان کے بھائی ان کے بارے میں معلوم کرنے گئے تو راپوشی کے سردار نے انہیں بتایا کہ وہ یہاں سے دارالحکومت گئے تھے اور وہاں سے واپس ایکریمیا چلے گئے ہوں گے لیکن چونکہ وہ ایکریمیا نہیں پہنچے تھے اس لئے پاکیشائی دارالحکومت میں ایکریمین سفارت خانے سے رابطہ کیا گیا اور پھر انکوائری کے بعد ان کی موت کے بارے میں معلوم

ہوا۔ ان کے سامان سے ان کی پرسنل ڈائری مل گئی تھی جس سے یہ بات کنفرم ہوگئی کہ وہ روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ پھر وہ سردار صاحب بھی ایکریمیا افسوس کرنے آئے تھے اور چونکہ میں مارٹن رچرڈ صاحب کی پرسنل سیکرٹری ہوں اس لئے میری بھی سردار صاحب سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ افسوس کر کے واپس چلے گئے تھے۔ چونکہ ان کی آواز آپ سے مختلف تھی اور آپ کو اس بارے میں کچھ معلوم نہ تھا اس لئے میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ نئے سردار بنے ہیں''...... دوسری طرف سے پوری تفصیل بتا دی گئی۔

''اوہ اچھا۔ اس تفصیل بتانے کا شکریہ''...... سردار جہاں خان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اب کیا کیا جائے''...... سردار جہاں خان نے رسیور رکھ کر ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میرا خیال ہے اس بارے میں گل زیب کو معلوم ہو گا۔ کافرستانی گل زیب کو''...... اچانک افضل خان نے کہا تو سردار جہاں خان اور جہاں زیب خان دونوں چونک پڑے۔

''کافرستانی گل زیب۔ کیا مطلب۔ کس کی بات کر رہے ہو''...... دونوں نے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک کافرستانی نژاد آدمی جو مسلمان تھا اچانک راپوشی میں سردار زمان خان کے مہمان کے طور پر نظر آنے لگا تھا۔ وہ سردار

زمان خان کے بے حد قریب تھا۔ میں چونکہ سردار زمان خان کا ساتھی تھا اس لئے میری بھی اس سے اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اس کے بعد نظر نہیں آیا''...... افضل خان نے کہا۔

''تو اب وہ کہاں ہے''...... سردار جہاں خان نے کہا۔

''مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ البتہ ایک بار اس نے مجھے بتایا تھا کہ سلامت خان اس کے پاس کافرستان میں بطور مہمان کئی روز رہ چکا ہے''...... افضل خان نے کہا۔

''سلامت خان۔ اس سے تو معلوم کیا جا سکتا ہے۔ وہ ویسے بھی اون کے بزنس کے لئے کافرستان آتا جاتا رہتا ہے۔ جہاں زیب خان تم جا کر اسے تلاش کر کے لے آؤ''...... سردار جہاں خان نے کہا تو جہاں زیب خان اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی بھی تھا۔ یہ سلامت خان تھا۔ اون کا مقامی تاجر۔ اس نے سردار جہاں خان کو سلام کیا تو سردار جہاں خان نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

''سلامت خان۔ سردار زمان خان کا ایک کافرستانی دوست تھا گل زیب۔ سنا ہے کہ تم کافرستان میں اس کے مہمان رہ چکے ہو''...... سردار جہاں خان نے کہا۔

''ہاں سردار۔ میں دو روز اس کا مہمان رہا ہوں۔ وہ اچانک

مجھے بارڈر پر ہی مل گیا تھا اور پھر اصرار کر کے مجھے اپنے ساتھ لے گیا تھا''...... سلامت خان نے جواب دیا۔

''اس کا پتہ کیا ہے اور اس کا فون نمبر بھی بتا دو۔ مجھے اس سے ضروری کام ہے''...... سردار جہاں خان نے کہا۔

''وہ تو فوت ہو چکا ہے سردار''...... سلامت خان نے کہا تو سردار جہاں خان کے ساتھ ساتھ جہاں زیب خان اور افضل خان بھی بے اختیار اچھل پڑے۔

''فوت ہو چکا ہے۔ کیا مطلب''...... سردار جہاں خان نے کہا۔

''میں دو ماہ پہلے کافرستان گیا تو اس سے ملنے گیا۔ وہاں پتہ چلا کہ گل زیب کا کسی ہوٹل میں غنڈوں سے جھگڑا ہو گیا تھا اور اسے گولی مار دی گئی تھی''...... سلامت خان نے جواب دیا۔

''اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو عجیب بات ہے۔ جس کے بارے میں معلوم کرو وہی فوت ہو چکا ہے''...... سردار جہاں خان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''اور کون فوت ہوا ہے سردار''...... سلامت خان نے چونک کر پوچھا۔

''یہاں ایک ماہر معدنیات آیا تھا۔ وہ بھی فوت ہو چکا ہے''...... سردار جہاں خان نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ میں تو اسے نہیں جانتا''...... سلامت خان نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم دونوں جا سکتے ہو''...... سردار جہاں خان نے کہا تو افضل خان اور سلامت خان اٹھے اور سلام کر کے واپس چلے گئے۔

''اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آ رہی''...... سردار جہاں خان نے جہاں زیب خان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''سردار۔ میرے دل میں خیال آ رہا ہے کہ یہ سب کوئی پراسرار کارروائی ہے۔ ماہر معدنیات ہلاک ہو گیا۔ یہ گل زیب ہلاک ہو گیا اور خود سردار زمان خان بھی ہلاک ہو گیا''...... جہاں زیب خان نے کہا تو سردار جہاں خان چونک پڑا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ میرے خیال میں یہ اس قیمتی دھات کا چکر ہے۔ ایسے معاملات میں اکثر ایسا ہی ہوتا ہے''۔ سردار جہاں خان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا ہوا سردار''...... جہاں زیب خان نے چونک کر پوچھا۔

''مجھے خیال آیا ہے کہ میں سردار زمان خان کی ہلاکت کے بارے میں پوری انکوائری کراؤں''...... سردار جہاں خان نے کہا۔

''ہاں۔ ضرور ہونی چاہئے۔ شاید کوئی ایسی بات سامنے آ جائے جس سے ہم دونوں کما سکیں''...... جہاں زیب خان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اب مجھے اجازت۔ کوئی مسئلہ ہو تو مجھے ضرور بتائیں''۔ جہاں زیب خان نے اٹھتے ہوئے کہا اور سردار جہاں خان نے اثبات میں سر ہلا دیا تو جہاں زیب خان سلام کر کے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا تو سردار جہاں خان نے وہیل چیئر کو کرسی کے قریب کیا اور پھر تھوڑی سی کوشش سے وہ کرسی سے وہیل چیئر پر بیٹھ گیا۔ پھر وہیل چیئر خود بخود چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد سردار جہاں خان اپنی رہائش گاہ کے علیحدہ حصے میں پہنچ گیا جہاں پہلے سردار جہاں خان کی رہائش تھی۔ یہ کاغذ بھی اسے وہیں سے ملا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ اسے یہاں کی مزید تلاشی لینی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ مزید کوئی ایسی چیز مل جائے جس سے وہ یہ دھات حاصل کر کے اربوں کھربوں کما سکے اور پھر تھوڑی دیر کی جدوجہد کے بعد وہ دیوار میں نصب سیف کھول چکا تھا۔ سیف خالی تھا۔

سردار جہاں خان پہلے بھی کئی بار اس سیف کو چیک کر چکا تھا۔ سردار زمان خان کی وفات کے بعد اس کے بیوی بچے یہاں سے سب کچھ نکال کر لے گئے تھے اس لئے وہ شروع سے ہی خالی تھا لیکن سردار جہاں خان کو اچانک ایک خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ اس سیف میں کوئی خفیہ خانہ موجود ہو اور پھر واقعی وہ سیف کا ایک خفیہ خانہ تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے اسے کھولا تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس میں ایک ڈائری موجود تھی۔ اس نے ڈائری اٹھا کر اسے کھولا۔ یہ سردار زمان خان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی

ڈائری تھی۔ وہ صفحے پلٹتا رہا اور پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں۔ یہاں سیکرٹری وزارت داخلہ چوہدری شوکت کے بارے میں لکھا ہوا تھا کہ کس طرح سردار زمان خان نے اسے بھاری رشوت دے کر اپنے آپ کو راپوشی کا سردار نامزد کرا لیا تھا۔ سردار زمان خان نے اس معاملے کی پوری تفصیل لکھی تھی۔

سردار جہاں خان نے ڈائری کو مزید پڑھنا شروع کر دیا اور پھر ایک صفحے پر پہنچتے ہی وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ یہاں ماہر معدنیات مارٹن رچرڈ کے بارے میں درج تھا۔ وہ مسلسل ڈائری پڑھتا رہا اور جیسے جیسے وہ پڑھتا گیا اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔ آخر میں ڈائری خالی تھی اور اس کے ساتھ سردار جہاں خان کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ ڈائری کے مطابق تمام میگانم دھات نکال کر گل زیب کے ذریعے حکومت کافرستان کو فروخت کر دی گئی تھی اور اس کی تمام رقم ایکریمیا کے سنٹرل بینک میں جمع کر دی گئی تھی جس کی رسید سردار زمان خان کو بھجوا دی گئی تھی۔ ڈائری کے اندرونی کور میں وہ رسید بھی موجود تھی۔ یہ ایک ارب ڈالرز کی رسید تھی۔

ڈائری میں درج تھا کہ اسے پاکیشیا کے دارالحکومت میں بلوایا گیا ہے تاکہ اس اکاؤنٹ کی چیک بک اسے دی جا سکے۔ اس کے بعد ڈائری خالی تھی۔ سردار جہاں خان بے اختیار کانپ اٹھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کیا ہوا ہے۔ کافرستان حکومت نے بجائے چیک بک

دینے کے کسی نہ کسی طرح سردار زمان خان کو ہی ہلاک کرا دیا کیونکہ چیک بک تو اسے یہاں بھی دی جا سکتی تھی اس کے لئے اسے دارالحکومت بلوانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ سردار جہاں خان نے سیف کا خفیہ خانہ بند کیا اور پھر سیف بند کر کے وہ واپس پلٹا۔ اب وہ اپنے خاص کمرے میں جا کر تفصیل سے ڈائری کو پڑھنا چاہتا تھا تاکہ ایک ارب ڈالرز کے بارے میں معلوم کر سکے کہ کیا وہ انہیں حاصل کر سکتا ہے یا نہیں۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

''بیٹھو''...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ناٹران نے کوئی رپورٹ دی ہے اس میگانم دھات کے بارے میں''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں عمران صاحب۔ میں نے خود اس سے بات نہیں کی کیونکہ آپ نے ذاتی طور پر اس کے ذمے یہ کام لگایا تھا''۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ناٹران بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ میں نے ابھی چند لمحے پہلے آپ کے فلیٹ پر کال کی ہے لیکن کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی تھی''۔ دوسری طرف سے ناٹران نے سلام کے بعد کہا۔

''سلیمان گاؤں گیا ہے اور میں تو ٹھہرا سدا کا سیلانی۔ تم سناؤ۔ کیا معلوم ہوا ہے اس دھات کے بارے میں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ میں نے بڑی کوشش کی ہے لیکن یہاں تو اس معاملے میں کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے''...... ناٹران نے کہا۔

''کہاں سے معلومات حاصل کی ہیں''...... عمران نے اس بار قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''وزارت معدنیات سے۔ اس کے علاوہ وزارت سائنس اور ٹیکنالوجی سے اور پھر خصوصی طور پر وزارت دفاع کے میزائل سیکشن سے لیکن کہیں سے یہ معلومات نہیں مل سکیں''...... ناٹران نے جواب دیا۔

''اچھا ٹھیک ہے۔ اللہ حافظ''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سلطان بول رہا ہوں۔ عمران ہے یہاں''...... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

''نہ بھی ہو تو حکم سلطانی پر اسے کان سے پکڑ کر حاضر کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے اس بار اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے سرداور سے میگانم دھات کے بارے میں بات کی تھی''...... سرسلطان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''ہاں۔ کیوں''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''راپوشی کے سردار جہاں خان نے سیکرٹری وزارت داخلہ عبدالجبار خان سے بات کی ہے کہ راپوشی میں انتہائی قیمتی دھات میگانم موجود تھی جسے پہلے سردار زمان خان نے کافرستان کو فروخت کر دیا اور اس کی قیمت ایک ارب ڈالرز بھی انہوں نے نہیں دی۔ سردار نے درخواست کی ہے کہ سرکاری سطح پر کافرستان سے بات چیت کر کے یہ رقم اسے دلائی جائے تاکہ اس رقم کو راپوشی کی ترقی اور وہاں کے عوام کی خوشحالی پر خرچ کیا جا سکے۔ عبدالجبار خان نے مجھ سے بات کی تاکہ صدر صاحب سے اس بارے میں بات کی جا سکے۔ میں نے سوچا کہ پہلے اس دھات کے بارے میں معلوم کیا جائے کہ کیا واقعی یہ اس قدر قیمتی دھات ہے۔ چنانچہ میں نے سرداور سے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ یہ دنیا کی سب سے قیمتی دھات ہے اور ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ تم نے ان سے اس بارے میں بات کی تھی اور انہیں یہ بھی بتایا تھا کہ یہ دھات

کافرستان میں موجود ہے اور کافرستان کی حکومت اس سلسلے میں یہاں سے کسی سائنس دان کو بھی اغوا کرانا چاہتی ہے۔ سرداور نے کہا کہ اگر یہ دھات پاکیشیا کی ملکیت ہے تو اسے پاکیشیا کو ملنا چاہئے اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے''...... سرسلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں نے بات کی تھی کیونکہ چیف کو اطلاع ملی تھی کہ کافرستانی حکومت یہاں کے سائنس دان ڈاکٹر مجید کو اغوا کرانا چاہتی ہے تاکہ اس دھات سے فائدہ اٹھا سکے لیکن وہاں کافرستان میں چیف نے معلومات کرائی ہیں۔ وہاں تو کسی کو اس دھات کے بارے میں معلوم نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''سردار جہاں خان کے پاس اس کا باقاعدہ ثبوت موجود ہے۔ تم ایسا کرو کہ عبدالجبار خان سے بات کر کے اس سردار سے خود مل لو اور اگر واقعی یہ دھات پاکیشیا کی ہے اور پاکیشیا کی ترقی کے کام آ سکتی ہے تو پھر اسے واپس حاصل کرنا ضروری ہے''...... سرسلطان نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں چیف کو رپورٹ دے دیتا ہوں۔ پھر چیف جیسے حکم دیں''...... عمران نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ چیف تم سے زیادہ محب وطن ہے۔ اللہ حافظ''...... سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''تمہاری کارکردگی سامنے آ ہی گئی''...... عمران نے رسیور رکھ کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

''میری کارکردگی۔ کیا مطلب''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''تم راپوشی گئے تھے۔ کیا رپورٹ تھی تمہاری اور اب یہ رپورٹ سامنے آئی ہے کہ یہ دھات راپوشی سے ملی ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں نے تو واقعی وہاں ہر جگہ معلومات کیں تھیں۔ سردار سے بھی ملا تھا لیکن کچھ معلوم نہ ہوا تھا''...... بلیک زیرو نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''اسی لئے تو کہتے ہیں کہ چیف ہونا اور بات ہوتی ہے اور ذہین ہونا اور بات ہوتی ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پی اے ٹو سیکرٹری داخلہ''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں''...... عمران نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے بڑے مرعوبانہ لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ پی اے پر اس کی ڈگریوں کا رعب پڑ گیا ہے۔

''عبدالجبار خان بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد سیکرٹری داخلہ کی بھاری آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے ایک بار پھر پورا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''یہ تم بار بار اپنی ڈگریاں کیوں دوہراتے رہتے ہو۔ کیا یہ کوئی نفسیاتی مسئلہ ہے''...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

''جن کے پاس ڈگریاں نہ ہوں اور اس کے باوجود وہ اعلیٰ عہدے پر فائز ہوں ان کو بتانا پڑتا ہے کہ اس ملک میں الٹی گنگا بہہ رہی ہے کہ جن کے پاس ڈگریاں ہیں وہ بے کار پھر رہے ہیں۔ میری طرح''...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے عبدالجبار خان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''بہت خوب۔ تم واقعی اچھا طنز کر لیتے ہو۔ مجھے ویسے سرسلطان نے بتا دیا تھا کہ تم مجھے کال کرو گے اس لئے میں تمہاری کال کا منتظر تھا''...... عبدالجبار خان نے کہا۔

''پہلے تو سردار کا فون نمبر بتا دیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ایک منٹ میں بتاتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد فون نمبر بتا دیا گیا۔

''آپ سردار صاحب کو چیف آف سیکرٹ سروس کا ضروری تعارف کرا دیں اور اس کے بعد مجھ حقیر فقیر نمائندہ خصوصی چیف کا بھی تذکرہ کر دیں تاکہ میں ان سے فون پر تفصیل سے بات کر

سکوں اور وہ مجھ سے کوئی بات خفیہ نہ رکھیں''...... عمران نے کہا۔

''میں کہہ دیتا ہوں۔ تم نصف گھنٹے بعد انہیں فون کر لینا''۔ عبدالجبار خان نے کہا۔

''او کے''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''میرا خیال ہے کہ آپ کو خود راپوشی جا کر اس سردار سے ملنا چاہئے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اب وہاں میگانم دھات تو ملے گی نہیں اس لئے وہاں جا کر سیر کرنا وقت ضائع کرنا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ نمبر اور رابطہ نمبر دونوں وہ عبدالجبار خان سے پہلے ہی معلوم کر چکا تھا۔

''سردار جہاں خان بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ تحکمانہ تھا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) نمائندہ خصوصی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''جی فرمائیے جناب''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ارے۔ ارے۔ میں جناب نہیں ہوں اور نہ ہی اس قابل ہوں کہ آپ جیسے بڑے سردار کو کوئی فرمائش کر سکوں۔ البتہ چیف صاحب واقعی جناب بلکہ عالی جناب ہیں اور وہ فرمائشوں کی پوری

لسٹ بھی بھجوا سکتے ہیں۔ البتہ گزارش ہے نہ آپ مجھے بتائیں کہ
آپ کو کیسے علم ہوا کہ میگانم دھات راپوشی سے کافرستان پہنچائی گئی
ہے اور اس کی قیمت ایکریمیا کے ایک بینک میں جمع کرائی گئی
ہے''...... عمران کی زبان زیادہ دیر تک سنجیدہ نہ رہ سکتی تھی اس لئے
وہ تیزی سے حرکت میں آ گئی۔

''سیکرٹری داخلہ عبدالجبار خان نے آپ کے بارے میں جو کچھ
بتایا ہے اس کے بعد تو آپ بھی جناب بلکہ عالی جناب ہیں۔ جہاں
تک آپ کے سوالوں کا تعلق ہے تو جناب مرحوم سردار زمان خان
کی ذاتی ڈائری ان کے سیف کے ایک خفیہ خانے سے ملی ہے جس
میں ساری تفصیل درج ہے۔ سردار زمان خان پاکیشیائی دارالحکومت
میں ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے ہیں اور ان کے علاوہ
کسی کو بھی معلوم نہیں تھا کہ راپوشی میں ایسی کوئی دھات موجود
ہے۔ البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک ایکریمین ماہر معدنیات مارٹن
رچرڈ یہاں آئے تھے۔ وہ طویل عرصے تک سردار زمان خان کے
مہمان رہے پھر اچانک یہاں سے چلے گئے اور وہ بھی روڈ
ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے اور سردار زمان خان کا ایک خاص
دوست گل زیب تھا جو کافرستانی تھا۔ وہ بھی کافرستان میں ایک
کلب میں ہلاک کر دیا گیاہے۔ البتہ مجھے یہ سب کچھ اچانک
ڈائری ملنے پر معلوم ہوا ہے اور چونکہ یہ دھات راپوشی کی ملکیت تھی
اس لئے اس کی قیمت وصول کرنے کا حق بھی سردار کو ہے تا کہ اس

بھاری رقم کو راپوشی کے عوام کی ترقی اور خوشحالی پر ہی خرچ کیا جا
سکے اس لئے میں نے سیکرٹری داخلہ کو باضابطہ اطلاع دی ہے''۔
سردار جہاں خان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''جہاں سے یہ دھات برآمد ہوئی ہے کیا آپ کو وہ سپاٹ
معلوم ہے''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

''نہیں جناب۔ یہاں کسی کو بھی سپاٹ معلوم نہیں ہے''۔ سردار
نے جواب دیا۔

''آپ یہ ڈائری کسی کوریئر سروس کے ذریعے سیکرٹری داخلہ کو
بھجوا دیں''...... عمران نے کہا۔

''یہاں راپوشی میں کوئی ایسی کوریئر سروس تو نہیں ہے۔ البتہ
میرے پاس ایک چھوٹا ٹو سیٹر جہاز ہے اور اس کے ذریعے یہ
ڈائری فوری طور پر دارالحکومت بھجوائی جا سکتی ہے۔ ایک گھنٹے کے
اندر یہ دارالحکومت پہنچ جائے گی''...... سردار جہاں خان نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ یہ ڈائری پیکٹ میں بند کر کے اور سیلڈ کر
کے سیکرٹری داخلہ کو بھجوا دیں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے جناب۔ رقم تو مل جائے گی نا''...... سردار جہاں
خان نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''یہ کام حکومت کا ہے سردار جہاں خان۔ ہمارا نہیں اس لئے یہ
بات آپ حکومت سے کر سکتے ہیں۔ ویسے ایک قانون مجھے معلوم
ہے کہ ملک کے کسی بھی حصے میں اگر کوئی معدنیات دستیاب ہوتی

ہے تو وہ حکومت کی ملکیت ہوتی ہے۔ البتہ جہاں سے یہ معدنیات ملتی ہیں ان کے مالک کو مخصوص رائلٹی ملتی ہے اس لئے آپ کو بھی رائلٹی مل سکتی ہے لیکن حکومت پہلے یہ طے کرے گی کہ کیا واقعی یہ دھات موجود بھی تھی یا نہیں اور اگر تھی تو کیا یہ واقعی راپوشی سے دستیاب ہوئی تھی یا نہیں اور اگر راپوشی سے دستیاب ہوئی تھی تو پھر اسے کس طرح کافرستان سے واپس لایا جا سکتا ہے تاکہ اس دھات کو پورے ملک کے تحفظ اور سلامتی کے لئے استعمال کیا جا سکے اس لئے آپ ڈائری فوری بھجوا دیں تاکہ اس پر کام شروع ہو سکے۔ پھر ہو سکتا ہے کہ آپ کو بھاری رقم بطور رائلٹی مل جائے''...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''شکریہ جناب۔ میں ابھی ڈائری روانہ کر دیتا ہوں''۔ دوسری طرف سے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پی اے ٹو سیکرٹری داخلہ''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس۔ عبدالجبار خان بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد سیکرٹری داخلہ کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ میری سردار جہاں خان سے فون پر بات ہو گئی ہے۔ وہ ایک ڈائری کا پیکٹ اپنے مخصوص ٹو سیٹر جہاز کے ذریعے آپ کو بھجوا رہے ہیں۔ آپ یہ پیکٹ وصول ہوتے ہی فوری طور پر سرسلطان کو بھجوا دیں تاکہ وہ اسے چیف کو بھجوا سکیں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''جی بہتر''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

''میں تو داخلہ خارجہ میں ہی گم ہو جاؤں گا اور پھر داخلہ خارجہ دونوں سے پہلے ان کے پی اے سے بھی بات کرنا ضروری ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''آپ عمران صاحب۔ میں بات کراتا ہوں''...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''سلطان بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا

ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''بولو۔ تمہیں بولنے کی اجازت دی جاتی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

''واہ۔ اس اجازت کی بھی کیا بات ہے۔ میں روز ہی اخبار میں پڑھتا تھا۔ کسی وزیر کا بیان، کسی گورنر کا بیان، کسی آپ جیسے اعلیٰ حاکم کا بیان کہ مجرموں کو کھل کھیلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ سادہ لوح عوام کو لوٹنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور انہیں پڑھ کر میں سوچتا رہتا تھا کہ یہ سارے کام پہلے کیا اجازت سے ہوتے تھے جو اب اجازت نہیں دی جائے گی اور آج آپ نے جس طرح اجازت دی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ واقعی یہ سارے کام اجازت سے ہی ہوتے ہیں۔ البتہ یہ سرکار کی مرضی کہ جب چاہے اجازت دے اور جب چاہے نہ دے''...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

''تم سے تو بات کرنا اپنے پیروں پر آپ کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے۔ خدا کی پناہ۔ نجانے کہاں کہاں کی باتیں تمہارے دماغ میں بھری رہتی ہیں''...... سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اب کام ہی باتوں کا رہ گیا ہے۔ پوری قوم باتوں میں مصروف ہے۔ سڑکوں پر، ہوٹلوں میں، گلیوں میں، کچہریوں میں، تھانوں میں، گھروں میں، ٹی وی پر، ریڈیو میں حتیٰ کہ اب موبائل

فونز پر بھی ہر طرف باتیں ہو رہی ہیں۔ صرف باتیں، کارکردگی کا کہیں نام و نشان نہیں ہے''...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

''تم بھی تو صرف باتیں ہی کر رہے ہو اور وہ بھی فضول۔ کام کی بات کرو ورنہ میں فون بند کر رہا ہوں''...... سرسلطان نے کہا۔

''وہ کیا محاورہ ہے کہ اگر باتوں سے پیٹ بھر سکتا تو آغا سلیمان پاشا کے نخرے کیوں اٹھاتا۔ بہرحال راپوشی کا سردار جہان خان ایک پیکڈ ڈائری سیکرٹری داخلہ کو بھجوا رہا ہے۔ وہ آپ کو بھجوا دیں گے۔ آپ اسے فوری طور پر میرے فلیٹ پر بھجوا دیں''۔ عمران نے کہا۔

''کب پہنچے گا یہ پیکٹ''...... سرسلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سردار صاحب اپنے تو سیٹر طیارے پر اسے دارالحکومت سیکرٹری داخلہ کے پاس بھجوا رہے ہیں۔ ایک گھنٹے تک وہ سیکرٹری داخلہ تک پہنچے گا اور دس منٹ میں سیکرٹری خارجہ کے پاس اور سیکرٹری خارجہ کے ہاتھ چوم کر بیس منٹ میں سلیمان تک پہنچ جائے گا''...... عمران نے باقاعدہ حساب کرتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''سلیمان بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد سرسلطان کی طرف سے ایک پیکٹ فلیٹ پر پہنچایا جائے گا۔ تم فوراً اسے دانش منزل پہنچا دینا''...... عمران نے کہا۔

''اچھا صاحب''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''صرف ایک سیٹ اپ کو بچانے کے لئے نجانے کتنے فون کرنے پڑتے ہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''آپ کے لئے چائے لے آؤں''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چائے کی بجائے شربت توت سیاہ لے آؤ''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''توت سیاہ۔ مگر میں اتنی سیاہ رنگ کی چائے تو نہیں بناتا کہ آپ اسے توت سیاہ کہہ رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہیں توت کے بارے میں علم نہیں۔ توت ایک درخت کا نام ہے۔ اس درخت کے پتوں پر ریشم کے کیڑوں کی پرورش ہوتی ہے۔ اس کے پھل کو توت بھی کہتے ہیں اور شہتوت بھی۔ اسی طرح اس کی ایک اور قسم بھی ہے جس کا پھل سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور اسے

توت سیاہ کہا جاتا ہے اور ان سے طبی طور پر شربت تیار کیا جاتا ہے''...... عمران نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن چائے اور شربت توت سیاہ کا کیا تعلق''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''مسلسل بول بول کر میرا گلا بیٹھ گیا ہے اور شربت توت سیاہ طب میں گلے کے لئے اکسیر سمجھا جاتا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''ٹھیک ہے۔ اس کی ایک بوتل منگوا کر رکھ لوں گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''شربتوں کی تو طب میں بے شمار ورائٹی ہے۔ کون کون سا منگواؤ گے اس لئے ٹھیک ہے چائے ہی لے آؤ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو مسکراتا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا۔

پھر تقریباً دو گھنٹے بعد جب عمران اور بلیک زیرو بیٹھے باتوں میں مصروف تھے کہ یکلخت تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور پھر بند ہو گئی تو عمران اور بلیک زیرو دونوں سمجھ گئے کہ دانش منزل کے گیٹ کے ساتھ موجود مخصوص باکس میں کوئی چیز ڈالی گئی ہے جس کی وجہ سے یہ کاشن ہوا ہے۔ چونکہ یہاں ایسا سسٹم بنایا گیا تھا کہ باہر باکس میں ڈالی جانے والی چیز خودبخود آپریشن روم میں موجود بڑی سی آفس ٹیبل کے نچلے خانے میں پہنچ جاتی تھی اس لئے بلیک زیرو نے سب سے نچلی دراز کھولی اور اندر سے ایک پیکٹ نکال کر اس

نے عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے پیکٹ اٹھا کر دیکھا تو پیکٹ باقاعدہ سیلڈ تھا۔ اس نے میز سے پیپر کٹر اٹھایا اور پیکٹ کو ایک سائیڈ سے کاٹ کر کھول دیا۔ اندر ایک ڈائری موجود تھی۔ عمران نے ڈائری کو کھول کر دیکھنا شروع کر دیا۔ پہلے تو وہ ڈائری کے صفحے پلٹتا رہا۔ پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈائری کے اس صفحے پر موجود تحریر کو غور سے پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر ڈائری کے آخری صفحے تک وہ اسے پڑھتا رہا اور آخر میں جب صفحے خالی آ گئے تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کر دی اور اسے میز پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

''کیا معلوم ہوا عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس ڈائری سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ راپوشی سے میگانم دھات دریافت ہوئی ہے اور یہ دریافت ایکریمین ماہر معدنیات مارٹن رچرڈ کی تھی لیکن مارٹن رچرڈ کو پاکیشیا کے دارالحکومت میں ہلاک کر دیا گیا۔ پھر ایک آدمی گل زیب کا ذکر ہے جس نے کافرستان کے ساتھ زمان خان کا سودا کرایا اور اس گل زیب نے اپنی نگرانی میں یہ دھات نکلوائی اور پھر اسے خصوصی دھات کے ڈبوں میں بند کر کے کافرستان بھجوا دیا اور ساتھ ساتھ سردار زمان خان کو رسید دیتا تھا۔ پانچ سو پاؤنڈ دھات اس جگہ سے ملی اور کافرستان پہنچ گئی۔ پھر اس سردار زمان خان کو کہا گیا کہ ایک

ارب ڈالر رقم ایکریمین کے ایک بینک میں جمع کرا دی گئی ہے اور وہ اس اکاؤنٹ کی چیک بک لینے پاکیشیا دارالحکومت کے ریڈ ہارس ہوٹل پہنچ جائے۔ اس کے بعد ڈائری کے صفحے خالی ہیں''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ کافرستانیوں نے رقم بھی بچا لی اور دھات بھی حاصل کر لی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں اور یہ دھات جس کے چند اونس ہی انتہائی قیمتی ہیں پانچ سو پاؤنڈ تو بہت زیادہ ہیں''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا یہ دھات راپوشی میں ایسے ہی پڑی مل گئی ہو گی۔ لامحالہ یہ کسی دوسری دھات سے مرکب ہو گی۔ اسے نکالنا اور صاف کرنا خاصا طویل پراسس ہو گا اور راپوشی میں کسی کو معلوم ہی نہیں ہو سکا۔ یہ کیسے ممکن ہے جبکہ وہاں ہیوی مشین نے بھی کام کیا ہو گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''سردار زمان خان نے ایک جگہ ماہر معدنیات کے بارے میں لکھتے ہوئے اشارہ کیا ہے کہ یہ دھات غیر ارضی ہے اور اس ماہر معدنیات کے مطابق یہ کائنات کے کسی نامعلوم سیارے سے آئی ہے اور شہاب ثاقب کے ذریعے یہاں پہنچی ہے۔ یہ خالص حالت میں ہوتی ہے اور ایک چھوٹی سی مشین کے ذریعے اسے شہاب ثاقب سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''بہرحال جو بھی ہے اب یہ بات تو ثابت ہو گئی ہے کہ یہ

دھات پاکیشیا کی ملکیت ہے اور کافرستان نے اسے چوری کیا ہے اس لئے اسے بہرحال واپس لانا چاہئے''...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب واقعی ایسا ہونا چاہئے لیکن یہ دھات کہاں رکھی گئی ہو گی۔ یہ کیسے معلوم کیا جائے''...... عمران نے کہا۔

''ناٹران کو تو معلوم نہیں ہو سکا لیکن اسے دوبارہ کوشش کرنے کے لئے کہا جائے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ کام انتہائی خفیہ طور پر کیا گیا ہے۔ گل زیب اس سارے معاملے کا اصل آدمی ہے۔ گو سردار جہاں خان نے بتایا ہے کہ اسے کسی کلب میں ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن اگر اس کی رہائش گاہ کے بارے میں پتہ چل جائے تو شاید معاملات کو آگے بڑھایا جا سکے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''سردار جہاں خان بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے سردار جہاں خان کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ آپ۔ کیا ڈائری آپ تک پہنچ گئی ہے''...... سردار جہاں خان نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ نہ صرف میرے پاس بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف تک پہنچ گئی ہے۔ آپ نے فون پر بتایا تھا کہ گل زیب کو

کافرستان کے کسی کلب میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس گل زیب کے بارے میں مزید معلومات کہاں سے مل سکتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''وہ تو مجھے معلوم ہیں کیونکہ گل زیب جس آدمی کا گہرا دوست تھا اس سے میں نے اس بارے میں تمام معلومات حاصل کر لی ہیں لیکن اس دھات کی رقم مجھے کب ملے گی''...... سردار جہاں خان نے کہا۔

''جیسے ہی حکومت نے یہ بات کنفرم کی کہ واقعی یہ دھات کافرستان پہنچائی گئی ہے تو وہ آپ کو رائلٹی ادا کر دے گی لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ اس گل زیب کے بارے میں آپ مکمل معلومات ہمیں دیں''...... عمران نے کہا۔

''جی اچھا۔ ایک منٹ ہولڈ کریں۔ میں نے اپنی ڈائری میں اندراجات کئے ہوئے ہیں۔ میں اس میں سے دیکھ کر بتاتا ہوں''...... دوسری طرف سے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔ ظاہر ہے عمران نے اسے بھاری رقم ملنے کی امید دلا دی تھی۔

''ہیلو''...... تھوڑی دیر بعد سردار جہاں کی آواز سنائی دی۔

''یس''...... عمران نے جواب دیا۔

''نوٹ کریں جناب۔ گل زیب کافرستانی دارالحکومت کی کرشن کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھاسی کا رہنے والا تھا۔ وہ کافرستان کی وزارت معدنیات کی انجینئرنگ برانچ کا انچارج تھا۔ وہ معدنی انجینئر تھا۔

بس اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے‘‘...... دوسری طرف سے سردار جہاں خان نے کہا۔

’’اس کا حلیہ وغیرہ کیا تھا‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’میں نے اسے ایک بار سردار جہاں خان کے ساتھ دیکھا تھا اس لئے حلیہ تو میں ذاتی یادداشت کی بناء پر بتا دیتا ہوں لیکن وہ تو ہلاک ہو چکا ہے۔ پھر آپ اس کے حلیئے کا کیا کریں گے‘‘۔ سردار جہاں خان نے کہا۔

’’چیف نے پوچھا ہے اس لئے میں نے آپ سے پوچھ لیا۔ ہو سکتا ہے کہ چیف اس کا کوئی خاکہ تیار کرا کر اس کی قبر کے کتبے پر لگوا دیں‘‘...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’اچھا۔ اچھا۔ بہرحال میں حلیہ بتا دیتا ہوں‘‘...... سردار نے چیف کا نام سن کر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ سیکرٹری داخلہ عبدالجبار خان نے لامحالہ اسے چیف آف سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ بتا دیا ہوگا اور پھر سردار جہاں خان نے تفصیل سے گل زیب کا حلیہ بتا دیا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

’’ناٹران بول رہا ہوں‘‘...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

’’ایکسٹو‘‘...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

’’یس سر‘‘...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

’’ایک آدمی کا حلیہ نوٹ کرو‘‘...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گل زیب کا حلیہ تفصیل سے دوہرایا جو سردار جہاں خان نے اسے بتایا تھا۔

’’یس سر۔ میں نے نوٹ کر لیا ہے‘‘...... ناٹران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’اس آدمی کا نام گل زیب ہے۔ یہ کافرستانی دارالحکومت کی کرشن کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھاسی میں رہتا تھا۔ وزارت معدنیات کے ایک سیکشن کا انچارج تھا۔ اسے کسی کلب میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ آدمی پاکیشیا میں راپوشی کے سردار زمان خان کا دست راست رہا ہے اور جس دھات کے بارے میں تم معلومات حاصل نہیں کر سکے۔ اس نے یہ دھات راپوشی سے نکال کر کافرستان پہنچائی ہے اور پھر سیکریسی کی خاطر اسے راستے سے ہٹا دیا گیا لیکن اس کی رہائش گاہ سے اس کے بارے میں مزید معلومات مل سکتی ہیں اور اس کے آفس سے بھی۔ یہ بات حتمی طور پر معلوم ہو چکی ہے کہ یہ دھات جو پانچ سو پونڈ ہے کسی خاص دھات کے ڈبوں میں بند کر کے کافرستان لے جائی گئی ہے اور کافرستان اس سے بین الابراعظمی میزائلوں کا ایندھن تیار کرنا چاہتا ہے اور ہم نے اس دھات کا ایک ذرہ بھی کافرستان میں نہیں چھوڑنا اس لئے تم جس قدر تیز رفتاری سے ہو سکے یہ کام کرو اور

پھر مجھے رپورٹ دو۔ میں اس مشن کے لئے عمران اور سیکرٹ سروس کی ٹیم فوری بھجوانا چاہتا ہوں''...... عمران نے مخصوص لہجے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

ہوٹل شیرٹن کا وسیع و عریض ہال مردوں اور عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ تمام افراد کا تعلق پاکیشیا کے اعلیٰ طبقے سے تھا اور ہال میں مترنم نسوانی آوازیں اور ہلکے ہلکے قہقہے گونج رہے تھے۔ اعلیٰ ترین لباسوں میں ملبوس اور چمکتے ہوئے چہروں کے مالک مردوں اور عورتوں کو دیکھ کر محسوس ہی نہ ہوتا تھا کہ پاکیشیا کا کوئی آدمی غریب اور بھوکا ہوسکتا ہے۔ یوں لگتا تھا جیسے پاکیشیا میں ہر طرف دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی ہوں اور کسی کو کوئی تکلیف یا دکھ نہ ہو۔ خوبصورت ویٹریس پورے ہال میں لہراتی پھر رہی تھیں۔ آرڈر سے پہلے اور آرڈر سپلائی کرتے ہوئے ان کی چال دیکھنے والی تھی۔ پھر ان کی یونیفارم بھی اس انداز کی تھی کہ جیسے وہ سب ایک ہی سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوں۔ ہال کے ایک کونے میں ایک میز پر ایک لمبے قد کا مرد اور ایک درمیانے قد کی خوبصورت عورت بیٹھی ہوئی تھی۔

مرد کا نام جوشی تھا جبکہ عورت کا نام مایا تھا۔ ان دونوں کا تعلق کافرستانی سفارت خانے سے تھا۔ جوشی کافرستانی سفارت خانے میں کلچرل اتاشی تھا اور مایا اس کی اسسٹنٹ تھی۔ وہ اکثر شیرٹن ہوٹل میں آتے جاتے رہتے تھے اس لئے یہاں کا تمام عملہ ان سے بخوبی واقف تھا۔ ان دونوں کے سامنے شراب کے گلاس موجود تھے۔ گو وہ دونوں آپس میں باتیں کر رہے تھے لیکن ان کی نظریں بیرونی دروازے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ انہیں شاید کسی کی آمد کا انتظار تھا اور پھر اچانک جوشی بیرونی دروازے سے داخل ہونے والے ایک لمبے تڑنگے آدمی کو دیکھ کر چونک پڑا۔

''کیا ہوا۔ کیا ریکس آ گیا ہے''...... مایا نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں۔ یہ لمبے قد والا ہی ریکس ہے''...... جوشی نے آہستہ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر پر مخصوص انداز میں ہاتھ پھیرا۔ لمبے قد والا آدمی جسے ریکس کہا گیا تھا تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سیدھا ان کی میز پر آ گیا۔

''میرا نام ریکس ہے''...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوشی اس کے استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا جبکہ مایا ویسے ہی بیٹھی رہی۔ البتہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

''تشریف رکھیں۔ یہ میری اسسٹنٹ مایا دیوی ہیں''...... جوشی نے مصافحہ اور رسمی فقروں کے بعد کہا تو مایا دیوی نے بھی رسمی فقرے دوہرائے۔ البتہ وہ نہ ہی اس کے استقبال کے لئے اٹھی تھی

اور نہ ہی اس نے اس سے مصافحہ کیا تھا۔

''کام ہو گیا ہے مسٹر ریکس''...... جوشی نے ویٹرس کو شراب لانے کا آرڈر دینے کے بعد آنے والے سے جھک کر سرگوشی کے انداز میں پوچھا۔

''ہاں۔ لیکن تفصیل یہاں نہیں بتائی جا سکتی''...... ریکس نے بھی سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے مایا۔ تم کمرے میں جاؤ۔ میں مسٹر ریکس کے ساتھ وہاں آ جاؤں گا۔ ہمارا یہاں سے اکٹھے اٹھنا ٹھیک نہیں ہے''۔ جوشی نے کہا۔

''یس سر''...... مایا نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی جس کے ساتھ ہی لفٹ موجود تھی۔

''کیا مایا دیوی بااعتماد ہیں''...... ریکس نے پوچھا۔

''اصل باس ہی مایا ہے۔ میں تو اس کا نائب ہوں۔ یہ یہاں کے سفارت خانے میں ملازم مایا کے میک اپ میں ہیں۔ ان کا اصل نام مادام شاتری ہے''...... جوشی نے جواب دیا۔

''اوہ اچھا۔ پھر ٹھیک ہے''...... ریکس نے مطمئن لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے شراب سرو کر دی اور وہ دونوں خاموشی سے شراب پینے لگے۔

''کیا آپ نے یہاں خصوصی طور پر کمرہ بک کرایا ہے''۔ اچانک ریکس نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہمارے لئے ایک کمرہ سفارت خانے کی طرف سے مستقل بک رہتا ہے تاکہ کافرستان سے آنے والے مہمانوں کو تکلیف نہ ہو''...... جوشی نے جواب دیا تو ریکس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو اب چلیں''......تھوڑی دیر بعد جوشی نے ویٹرس کو اشارے سے بلاتے ہوئے ریکس سے کہا اور پھر ویٹرس سے اس نے بل سفارت خانے کے اکاؤنٹ میں جمع کرانے کا کہا۔

''یس سر''...... ویٹرس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو جوشی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی ریکس بھی کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں لفٹ کے ذریعے تیسری منزل کے ایک کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ کمرے کا نمبر تین سو اٹھارہ تھا۔ کمرے میں مایا موجود تھی۔

''تم نے میرے بارے میں بتا دیا ہے اسے یا نہیں''...... ماریا نے اس بار تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں نے بتا دیا ہے''...... جوشی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں تو مسٹر ریکس۔ کیا رپورٹ ہے آپ کی''...... مایا نے اس بار ریکس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میڈم۔ ڈاکٹر مجید کا سراغ تو لگا لیا گیا ہے لیکن اسے ایسی لیبارٹری میں رکھا گیا ہے جس کے انتہائی سخت ترین حفاظتی

انتظامات ہیں اور ڈاکٹر مجید کے بارے میں یہاں اطلاع پہنچ چکی ہے کہ اسے کافرستان کے آدمی اغوا کرانے کے درپے ہیں اس لئے انہیں کسی بھی صورت لیبارٹری سے باہر جانے یا کسی بھی اجنبی آدمی سے ملنے کی اجازت نہیں''...... ریکس نے جواب دیا تو ماریا کے ساتھ ساتھ جوشی کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

''پھر تم نے اس بارے میں کیا پلاننگ کی ہے۔ ہمیں ہر صورت میں یہ آدمی زندہ سلامت چاہئے''...... میڈم مایا نے تیز لہجے میں کہا۔

''میڈم کام تو ہو جائے گا لیکن آپ کو رقم میں اضافہ کرنا ہو گا''...... ریکس نے کہا۔

''کیوں۔ جب معاملات پہلے طے ہو چکے ہیں تو پھر یہ اضافے کی بات کیوں کی ہے آپ نے''...... مایا کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

''میڈم۔ لیبارٹری کے ایک آدمی کو تیار کیا گیا ہے۔ اس کا قدوقامت ڈاکٹر مجید جیسا ہے۔ وہ ڈاکٹر مجید کا میک اپ کر کے وہیں رہے گا جبکہ ڈاکٹر مجید اس کے روپ میں لیبارٹری سے باہر آ جائیں گے اور پھر ہمارے ساتھ اطمینان سے کافرستان چلے جائیں گے اور اس آدمی کے لئے خصوصی رقم چاہئے''...... ریکس نے کہا۔

''لیکن وہ آدمی بھی تو سائنس دان ہو گا۔ وہ کیسے میک اپ

کرے گا۔ ایسا میک اپ کہ کوئی اسے پہچان نہ سکے''...... مایا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میڈم۔ اس آدمی کی جگہ ہمارا آدمی لے گا۔ اس آدمی کے میک اپ میں اس وقت جب ہفتہ وار تعطیل کے دوران وہ آدمی باہر آئے گا۔ پھر ہمارا آدمی جو میک اپ کرنے کا بھی ماہر ہے اس کی جگہ لیبارٹری میں جائے گا''...... ریکس نے جواب دیا۔

''گڈ۔ وری گڈ۔ یہ واقعی بہترین ترکیب ہے۔ بولو۔ کتنی رقم مزید چاہئے''...... مایا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''صرف ایک لاکھ ڈالر آپ مزید دیں گی''...... ریکس نے کہا تو ماریا کے ساتھ ساتھ جوشی بھی چونک پڑا۔

''اتنی رقم۔ اتنی بڑی رقم تو ڈاکٹر مجید کے لئے بھی طلب نہیں کی گئی تھی''...... مایا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر مجید نے کیوں کم رقم ڈیمانڈ کی ہے۔ یہ اس کا اپنا مسئلہ ہے لیکن اصل مسئلہ اسے اس انداز میں لیبارٹری سے نکالنا ہے کہ جب تک وہ کافرستان نہ پہنچ جائے کسی کو شک تک نہ ہو سکے اور اس کے لئے وہ آدمی کام کرے گا اور اسے اتنی رقم ہی چاہئے ورنہ آپ کسی صورت بھی ڈاکٹر مجید کو اس کی اپنی خواہش کے باوجود لیبارٹری سے باہر نہیں لے جا سکیں گے کیونکہ اس کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے''...... ریکس نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ کب تک کام ہو جائے گا''...... مایا نے کہا۔

''آپ ابھی گارینٹڈ چیک دیں تو پرسوں ڈاکٹر مجید ہمارے آدمی کے میک اپ میں ریڈ لائٹ ہوٹل میں آپ کے حوالے کر دیا جائے گا''...... ریکس نے کہا۔

''جوشی۔ اسے چیک دے دو''...... مایا نے کہا تو جوشی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک چیک بک نکال کر اس کے ایک چیک پر رقم کا اندراج کیا، اس پر دستخط کئے اور چیک بک سے چیک علیحدہ کر کے اس نے اسے ریکس کی طرف بڑھا دیا۔

ریکس نے چیک لے کر اسے غور سے دیکھا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں اسے اپنی جیب میں رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

''مجھے اجازت دیں۔ پرسوں شام چھ بجے ڈاکٹر مجید ریڈ لائٹ ہوٹل کے کمرہ نمبر چھ میں پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد آپ کا اپنا انتظام ہوگا اور ہم فارغ ہو جائیں گے''...... ریکس نے کہا۔

''اوکے''...... مایا نے کہا تو ریکس تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

''اس آدمی نے ضرورت سے زیادہ رقم طلب کر لی ہے''۔ مایا نے ریکس کے جانے کے بعد منہ بناتے ہوئے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ ایک بار ڈاکٹر مجید کافرستان پہنچ جائیں پھر یہ رقم اس سے ہم آسانی سے وصول کر لیں گے''...... جوشی نے جواب دیا۔

''اوہ گڈ۔ اب یہ بتاؤ کہ ڈاکٹر مجید کو کافرستان پہنچانے کے

تمام انتظامات مکمل ہیں یا نہیں''...... مایا نے کہا۔

''یس میڈم۔تم انتظامات مکمل ہیں''...... جوشی نے جواب دیا۔

''یہ اچھا ہے کہ ڈاکٹر مجید خود کافرستان جانا چاہتے ہیں ورنہ انہیں یہاں سے زبردستی لے جانا خاصا مشکل ہو جاتا''...... مایا نے کہا۔

''ان سے جو وعدے کئے گئے ہیں وہ ایسے ہیں میڈم کہ شاید دنیا کا کوئی آدمی اس قدر عیش وعشرت میں نہ رہ سکا ہو گا''۔ جوشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور مجھے معلوم ہے کہ اس سائنسدان کا فطری لالچ اور عیش پسند طبیعت ہمارے کام آئے گی''...... مایا نے کہا تو جوشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اوکے۔اب تم جاؤ۔ میں اب آرام کروں گی''...... مایا نے کہا تو جوشی اٹھ کھڑا ہوا۔

''ابھی آپ نے اسی میک اپ میں رہنا ہے میڈم''...... جوشی نے اٹھتے ہوئے کہا تو مایا نے اثبات میں سر ہلایا تو جوشی اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

شام کا وقت تھا اور دارالحکومت کے ایک گنجان آباد علاقے کی سڑک پر ہرقسم کی ٹریفک کا اژدھام تھا۔ کاروں، بسوں، ویگنوں کے ساتھ ساتھ موٹر رکشے بھی خاصی تعداد میں سڑک پر موجود تھے لیکن اصل مسئلہ سست رفتار ٹریفک کا تھا جس میں زیادہ تعداد گدھا گاڑیوں کی تھی۔ موٹرسائیکل اس رش میں بھی مسلسل حرکت میں تھے جبکہ جوانا کی بحری جہاز نما کار اژدھام میں پھنسی ہوئی انتہائی سست روی سے آگے بڑھ رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوانا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جوزف بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دونوں تفریح کی غرض سے کچھ وقت گزارنے کے لئے شہر کے معروف ہوٹل پیگارڈ جانے کے لئے نکلے تھے اور چونکہ مین روڈ مرمت کے لئے بند تھا اس لئے وہ اس سائیڈ روڈ سے گزر کر آگے بڑھ رہے تھے لیکن اس سڑک پر ٹریفک کا اتنا اژدھام تھا کہ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کی پوری رات

اس سڑک کو کراس کرنے میں ہی گزر جائے گی۔

"کس عذاب میں پھنس گئے ہیں۔ یہاں تو پیدل چلنا بھی مشکل ہے"...... جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"گنجان آباد علاقوں میں تو اس وقت ایسا ہی رش ہوتا ہے اور تمہیں بھی نجانے بیٹھے بٹھائے تفریح کا کیا شوق پیدا ہو گیا"۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں اب فارغ رہ رہ کر مر جانے کی حد تک بور ہو چکا ہوں۔ اس کے علاوہ میں اور کیا کروں۔ تم بتاؤ"...... جوانا نے جواب دیا۔

"تمہیں باس نے ایک سرکاری تنظیم کا چیف بنا رکھا ہے۔ تم اس پر کام کیوں نہیں کرتے"...... جوزف نے کہا۔

"کیا کام کروں۔ اس ملک میں تو مجرموں، غنڈوں کو بھی اس طرح کا تحفظ حاصل ہے کہ جیسے وہ شریف ترین شہری ہوں"۔ جوانا نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

"انسانی جانوں کو ہر جگہ تحفظ حاصل ہوتا ہے حتیٰ کہ افریقہ کے گھنے جنگلوں میں بھی تم کسی کو اس انداز میں ہلاک نہیں کر سکتے جس طرح تم یہاں قتل عام کر دیتے ہو"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جوانا نے صرف سر ہلا دینے پر ہی اکتفاء کیا۔ کافی دیر بعد وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر آخرکار ہوٹل پیگارڈ پہنچ ہی گئے۔ یہاں پارکنگ میں رنگ برنگی کاروں کا جیسے میلہ سا لگا ہوا تھا۔ ہوٹل پیگارڈ غیر ملکی رقص کے فنکشن اکثر منعقد کرتا رہتا تھا اس لئے ایسے فنکشنز

کو دیکھنے کے لئے دارالحکومت تو کیا پورے پاکیشیا سے لوگ پہنچ جاتے تھے۔ جوانا نے اخبار میں آج کے فنکشن کا اشتہار دیکھ کر فون پر ہی دو سیٹیں بک کرا لی تھیں اور پھر جوزف اس کے بے حد اصرار پر ساتھ چلنے پر آمادہ ہو گیا۔ البتہ اس نے رانا ہاؤس چھوڑنے سے پہلے عمران کے فلیٹ پر فون کر کے اسے بتا دیا تھا کہ وہ جوانا کے ساتھ ہوٹل پیگارڈ جا رہا ہے اور عمران نے بھی بخوشی انہیں جانے کی اجازت دے دی تھی۔

"آج کس قسم کا رقص ہے کہ تمہاری رگ پھڑک اٹھی ہے"۔ پارکنگ میں کار سے اتر کر اور پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر مین گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے جوزف نے کہا۔

"ایکریمیا میں ایک قدیم ترین رقص بے حد مشہور ہے۔ اس رقص کو بلامشا رقص کہا جاتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ یہ رقص قدیم ترین دور میں اس وقت کیا جاتا تھا جب درختوں پر بہت زیادہ پھل لگتا تھا اور اس طرح پورے سال خوراک وافر مقدار میں ملنے کے امکانات پیدا ہو جاتے تھے۔ بلامشا رقص بے حد ہیجان خیز اور بے حد خوبصورت ہوتا ہے۔ دس مرد اور دس عورتیں مخصوص لباس پہن کر یہ رقص کرتے ہیں۔ میں نے ایکریمیا میں یہ رقص دیکھا ہے اور مجھے بے حد پسند ہے۔ آج اخبار میں جب اس کے بارے میں پڑھا تو میں نے فوری سیٹیں بک کرا لیں"......جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا ہی تھا کہ اچانک

ان کے سامنے مین گیٹ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی ایک آدمی دوڑتا ہوا باہر نکلا ہی تھا کہ فائر کی آواز سنائی دی اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ ہر طرف سکوت سا طاری ہو گیا۔ جو جہاں موجود تھا وہیں ساکت ہو گیا لیکن فائر کرنے والا باہر نہ آیا تو چند لمحوں بعد لوگ چیختے ہوئے اس آدمی کی طرف بڑھے جو اب زمین پر ساکت پڑا ہوا تھا۔ جوانا اور جوزف بھی تیزی سے آگے بڑھے ہی تھے کہ اچانک تیز سیٹیوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور اس کے ساتھ ہی ہوٹل کے مسلح سیکورٹی گارڈز ادھر ادھر سے دوڑتے ہوئے آگے بڑھے اور انہوں نے اس لاش کے گرد گھیرا ڈال کر لوگوں کو قریب آنے سے روکنا شروع کر دیا۔

''یہ کون ہو سکتا ہے۔ بڑی دیدہ دلیری سے اسے ہلاک کیا گیا ہے''...... جوانا نے لاش کو قریب جا کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں اور قاتل باہر آنے کی بجائے عقبی راستے سے نکل گیا ہو گا''...... جوزف نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی پولیس وہاں پہنچ گئی۔ چونکہ فنکشن کا وقت قریب تھا اس لئے لاش فوراً اٹھا کر لے جائی گی اور پھر تھوڑی دیر بعد حالات اس طرح معمول پر آ گئے جیسے وہاں کوئی حادثہ ہی نہ ہوا ہو۔ ظاہر ہے ہوٹل کے بااثر مالکان نے اپنے ہوٹل کی ساکھ اور فنکشن کو بچانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ حکام پر ڈالا ہو گا۔ جوزف اور جوانا ہال میں داخل ہوئے تو

یہاں بھی خاموشی طاری تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے یہاں سب کو سانپ سونگھ گیا ہو اور پھر ابھی جوزف اور جوانا اپنی سیٹیں تلاش کر رہے تھے کہ اچانک ہال میں فنکشن کے منسوخ کئے جانے کا اعلان کیا جانے لگا اور بتایا گیا کہ اب فنکشن دو روز بعد ہو گا اور آج کی ٹکٹیں ہی اس روز بھی کام آئیں گی۔ البتہ اگر کوئی صاحب ٹکٹ منسوخ کرنا چاہے تو وہ کاؤنٹر پر ٹکٹ دے کر اپنی پوری رقم واپس لے سکتا ہے۔ اس اعلان کے ساتھ ہی بہت سے لوگ اٹھ کر تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے نظر آئے۔

''اب چلیں واپس۔ فنکشن تو کینسل ہو گیا ہے''...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اب آئے ہیں تو کچھ دیر بیٹھ کر ہی جائیں گے''...... جوانا نے کہا اور پھر ایک ویٹر کی رہنمائی میں وہ اپنی سیٹوں تک پہنچ ہی گئے لیکن ابھی وہ وہاں بیٹھے ہی تھے کہ ایک ویٹر ان کے قریب آ کر جھک گیا۔

''ہاٹ کافی لے آؤ''...... جوانا نے کہا۔

''آپ کا نام جوانا ہے''...... ویٹر نے کہا تو جوانا اور جوزف دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

''ہاں۔ لیکن تم کیسے جانتے ہو''...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جوزف کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”ہوٹل کے نئے مینجر راکسن ایکریمیا سے آئے ہیں۔ انہوں نے آپ کو اپنے آفس میں موجود ٹی وی سکرین پر دیکھا ہے اور انہوں نے حکم دیا ہے کہ آپ سے درخواست کی جائے کہ واپس جاتے ہوئے آپ ان سے مل کر جائیں“...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”راکسن۔ اچھا ٹھیک ہے“...... جوانا نے کہا تو ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

”یہ کون ہوسکتا ہے“...... جوانا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اگر زیادہ ہی الجھن ہے تو بجائے یہاں بیٹھ کر الجھنے کے وہاں چل کر اس سے مل لیتے ہیں“...... جوزف نے کہا تو جوانا اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں مینجر کے آفس میں داخل ہو رہے تھے۔ میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ادھیڑ عمر ایکریمین انہیں دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

”ارے۔ پڈی تم اور یہاں“...... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو مینجر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ میز کی سائیڈ سے باہر آیا اور پھر اس نے بڑی گرمجوشی سے جوانا اور جوزف سے مصافحہ کیا۔ آفس میں شارٹ ویوٹی وی موجود تھا جس پر ہال کا پورا منظر واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔

”مجھے تو تمہیں یہاں دیکھ کر بے حد حیرت ہوئی ہے۔ میں نے یہ تو سنا ہوا تھا کہ تم ایکریمیا چھوڑ کر ایشیا چلے گئے ہو لیکن یہ معلوم

نہ تھا کہ تم یہاں پاکیشیا میں ہو“...... راکسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک طرف موجود ریک کی طرف بڑھ گیا۔

”ہم دونوں نے شراب چھوڑ دی ہے پڈی اس لئے ہمارے لئے تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے“...... جوانا نے کہا تو راکسن ایک جھٹکے سے مڑا۔

”تم نے شراب چھوڑ دی ہے۔ تم نے۔ یہ کیسے ممکن ہے“۔ راکسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں تو کیا شراب پیتا تھا میرا ساتھی جوزف روزانہ دس سے زائد بوتلیں پی جاتا تھا لیکن اب طویل عرصے سے اس نے ایک گھونٹ تک نہیں لیا“...... جوانا نے کہا۔

”حیرت ہے۔ مشرق واقعی مشرق ہے۔ یہاں ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔ لیکن یہاں تمہارے دھندے کا کیا سکوپ ہے“۔ راکسن نے دوبارہ ان کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”میں نے وہ دھندہ بھی چھوڑ دیا ہے“...... جوانا نے جواب دیا تو راکسن کافی دیر تک اس طرح جوانا کو دیکھتا رہا جیسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو کہ واقعی اس کے سامنے جوانا ہی بیٹھا ہوا ہے اور جوانا اس کے اس طرح دیکھنے پر بے حد ہنس پڑا۔

”اس بارے میں سوچ کر اپنے ذہن کو مت تھکاؤ پڈی۔ تم بتاؤ کہ تم یہاں کب آئے ہو اور کیوں۔ تم تو ایکریمیا میں روش کلب کے مالک تھے اور روش کلب کی بڑی شہرت تھی“...... جوانا نے

راکسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''ہاں۔ لیکن وہاں ایک نیا سینڈیکیٹ وجود میں آیا ہے۔ اسے ڈیتھ سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے اور اس نے تمام اچھے چلنے والوں کلبوں پر زبردستی قبضہ کر لیا ہے۔ میں اس سینڈیکیٹ سے لڑ نہیں سکتا تھا اس لئے کلب کی جو رقم انہوں نے دی وہ میں نے لے لی اور خاموشی سے یہاں آ گیا۔ مجھے یہاں آئے ہوئے چار ماہ ہو گئے ہیں''...... راکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ تمہارے ہوٹل میں قتل کیسے ہو گیا ہے جس کے لئے تمہیں اہم فنکشن بھی ملتوی کرنا پڑا''...... جوانا نے کہا۔

''ہاں۔ اچانک ہی یہ سب کچھ ہوا ہے اور تمہیں تو معلوم ہے کہ کلب لائف میں اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے''...... راکسن نے ٹالنے کے سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جب فائر ہوا ہم باہر مین گیٹ کے قریب موجود تھے لیکن قاتل باہر نہیں آیا۔ یقیناً تم نے شارٹ سرکٹ ٹی وی پر اسے دیکھا ہو گا۔

''ہاں۔ وہ لمبے قد اور چوڑے جسم کا مالک تھا۔ اس نے فائر کیا اور بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر دوڑتا ہوا عقبی دروازے سے نکل گیا۔ میں تو بہرحال اسے پہچانتا نہیں تھا لیکن میرا ایک ویٹر اسے پہچانتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس قاتل کا تعلق یہاں کی زیر زمین دنیا سے ہے اور اس کا نام جیرٹی ہے''...... راکسن نے جواب دیا۔

''اور مقتول کون تھا''...... جوانا نے کہا۔

''اس کے بارے میں صرف یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ بھی زیر زمین دنیا کا آدمی تھا۔ اس کا نام ریکس تھا۔ پہلے اس جیرٹی نے اسے پستول کی نوک پر اٹھ کر باہر جانے کے لئے کہا لیکن پھر اس مقتول نے گیٹ کے قریب اچانک مڑ کر اسے دھکا دیا اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر دوڑا لیکن قاتل سنبھل گیا اور اس کی پشت پر فائر کھول دیا''...... راکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ یہ زیر زمین دنیا کا کوئی جھگڑا ہے''۔ جوانا نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن اس ریکس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس کا تعلق کافرستان سے تھا''...... راکسن نے جواب دیا تو جوانا اور جوزف دونوں چونک پڑے لیکن انہوں نے کوئی ریمارک پاس نہ کیا اور خاموشی سے تھوڑی دیر بیٹھ کر دوبارہ آنے کا کہہ کر آفس سے نکلے اور پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔

''میرا خیال ہے جوزف کہ ہمیں اس قاتل کو تلاش کرنا چاہئے''...... جوانا نے کہا۔

''کیوں۔ کوئی خاص بات''...... جوزف نے چونک کر کہا۔

''اس مقتول کا تعلق کافرستان سے بتایا گیا ہے''...... جوانا نے کہا۔

''تو پھر کیا ہوا۔ کافرستان کے ایجنٹ تو یہاں کام کرتے ہی

رہتے ہیں''...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس انداز میں کسی کو ہلاک نہیں کیا جاتا۔ قاتل چاہے پیشہ ور ہی کیوں نہ ہو۔ وہ اس انداز میں بھرے ہوٹل میں کام نہیں کیا کرتا۔ لازماً اس آدمی کے فرار سے کوئی ایسا مسئلہ پیدا ہونے کا اندیشہ تھا کہ قاتل کو اسے اس انداز میں ہلاک کرنا پڑا اور جب معاملہ کافرستان کا ہو تو ہمیں آنکھیں بند کر کے آگے نہیں بڑھ جانا چاہئے''...... جوانا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تمہاری بات ٹھیک ہے۔ ٹائیگر سے کہہ دیا جائے تو وہ اسے آسانی سے تلاش کر لے گا''...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کار میں بیٹھ کر اس نے ڈیش بورڈ کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ جوانا کالنگ۔ اوور''...... جوانا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو جوانا نے اسے پیکارڈ ہوٹل میں ہونے والے قتل اور پھر مینجر راکسن سے ہونے والی گفتگو کے بارے میں بتا دیا۔

''جیرٹی کو میں جانتا ہوں۔ وہ واقعی پیشہ ور قاتل ہے۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو پھر اسے اٹھا کر رانا ہاؤس لے آؤ تا کہ اس سے معلومات

حاصل کر کے ماسٹر کو دی جا سکیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا معاملہ ہو جس میں باس کو دلچسپی ہو۔ اوور''...... جوانا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ جیرٹی واردات کرنے کے بعد کہاں جاتا ہے۔ میں اسے آسانی سے لا سکتا ہوں۔ اوور''۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ہم رانا ہاؤس جا رہے ہیں۔ تم اسے لے کر آ جاؤ۔ اوور اینڈ آل''...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس ڈیش بورڈ میں رکھا اور پھر کار سٹارٹ کر کے اس نے موڑی اور ہوٹل سے نکل کر دوبارہ رانا ہاؤس کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ رانا ہاؤس میں پہنچے انہیں ابھی دو گھنٹے گزرے تھے کہ ٹائیگر وہاں پہنچ گیا۔ اس کی کار کی عقبی سیٹ کے سامنے نیچے ایک لمبے قد اور چوڑے جسم کا آدمی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے اوپر کمبل ڈالا گیا تھا۔ جوانا نے اسے باہر نکالا اور پھر کاندھے پر لاد کر وہ اسے بلیک روم میں لے گیا اور اسے ٹائیگر کی مدد سے راڈز میں جکڑ دیا گیا۔

''کوئی پرابلم تو نہیں ہوئی''...... جوانا نے مڑ کر ٹائیگر سے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ شراب میں مدہوش تھا۔ میں نے اس کی ساتھی عورت کو جس نے دروازہ کھولا تھا سر پر ضرب لگا کر بے ہوش کیا اور پھر اسے اٹھا کر یہاں لے آیا''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''کیا یہ تمہیں پہچانتا ہے''...... جوانا نے پوچھا۔

''ہاں۔ بہت اچھی طرح''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو پھر تم یا تو میک اپ کر لو یا باہر چلے جاؤ''...... جوانا نے کہا۔

''ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ اب اس نے زندہ تو واپس جانا ہی نہیں اور اس کے فلیٹ پر میں میک اپ میں گیا تھا اس لئے اس کی عورت بھی مجھے نہ پہچان سکے گی''...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بلیک روم میں صرف جوانا اور ٹائیگر تھے۔ جوزف حفاظت کے نقطہ نظر سے باہر رک گیا تھا۔

''اب اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے پوچھ گچھ ہو سکے''...... جوانا نے کہاتو ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اس آدمی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب جیرٹی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہوئے تو ٹائیگر پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جوانا اس کی کرسی کی سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

''تم بھی بیٹھ جاؤ جوانا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ یہ پیشہ ور قاتل ہے اور خاصے مضبوط اعصاب کا مالک ہو گا اس لئے اس کو لائن پر لانے کے لئے مجھے بار بار اٹھنا پڑے گا اس لئے میرا کھڑا رہنا زیادہ بہتر ہو گا''۔ جوانا نے جواب دیا تو ٹائیگر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد

جیرٹی نے آنکھیں کھولیں اور پھر سامنے بیٹھے ہوئے ٹائیگر کو دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

''بے ہوشی کی وجہ سے تمہارا نشہ اب اتر چکا ہو گا جیرٹی اور مجھے تم پہچانتے ہو۔ میرا نام ٹائیگر ہے''...... ٹائیگر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ مگر یہ۔ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب۔ یہ دیو کون ہے''...... جیرٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم نے پیکارڈ ہوٹل کے مین گیٹ سے بھاگ کر نکلتے ہوئے ریکس کو ہلاک کیا اور پھر تم خود عقبی راستے سے فرار ہو گئے۔ تم نے یہ بتانا ہے کہ تم نے ریکس کو کس کے کہنے پر ہلاک کیا ہے''۔ جوانا نے کہا۔

''یہ سب غلط ہے۔ میں تو پیکارڈ ہوٹل گیا ہی نہیں''...... جیرٹی نے اس بار خاصے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ ابھی تمہاری یادداشت کام شروع کر دے گی''۔ جوانا نے کہا اور جیب سے خنجر نکال کر وہ بڑے جارحانہ انداز میں آگے بڑھنے لگا۔

''یہ تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ رک جاؤ''...... جیرٹی نے اسے جارحانہ انداز میں اپنی طرف آتے دیکھ کر چیخ کر کہا لیکن جوانا نے رکنے کی بجائے قریب پہنچ کر ہاتھ گھمایا اور دوسرے لمحے جیرٹی کی ایک آنکھ کا ڈھیلا کٹ کر باہر آ گرا اور کمرہ اس کے حلق سے نکلنے

والی چیخوں سے گونج اٹھا۔

''ہاں۔ اب بتاؤ۔ جلدی۔ ورنہ دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا''...... جوانا نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں کہا اور خنجر اس کے لباس سے صاف کرنے لگا۔

''تم۔تم ظالم ہو۔ سفاک ہو''...... جیرٹی کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلنے لگے۔

''آخری بار کہہ رہا ہوں بتا دو ورنہ''...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ میں نے اس آدمی کو ہلاک کیا ہے۔ میرا تعلق ہارسن گروپ سے ہے۔ ہارسن نے مجھے حکم دیا کہ ریکس جو کہ کافرستان کے لئے کام کرتا ہے پیگارڈ ہوٹل میں موجود ہے اسے فوری ہلاک کرنا ہے تو میں وہاں پہنچا اور میں نے گن پوائنٹ پر اسے اٹھایا تاکہ ہوٹل سے باہر لے جا کر اسے کسی علیحدہ جگہ پر گولی مار دوں لیکن اس نے گیٹ کے قریب پہنچ کر اچانک مجھے دھکا دیا اور باہر دوڑ گیا۔ مجھے معلوم تھا کہ اگر وہ ایک بار ہاتھ سے نکل گیا تو پھر اس کا دستیاب ہونا محال ہو گا اس لئے میں نے اسے عقب سے گولی ماری اور پھر عقبی دروازے سے نکل گیا۔ پھر میں نے ہارسن کو رپورٹ دی اور اپنے فلیٹ پر چلا گیا۔ وہاں جا کر میں نے شراب پی۔ پھر میری آنکھ کھلی تو میں یہاں موجود تھا''...... جیرٹی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہارسن کا فون نمبر کیا ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا تو جیرٹی نے نمبر بتا دیا۔

''اسے ختم کر دو جوانا''...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جوانا کا ہاتھ گھوما اور خنجر جیرٹی کی شہ رگ میں اترتا چلا گیا جبکہ ٹائیگر اٹھ کر تیزی سے بلیک روم سے باہر آیا اور پھر دوسرے کمرے میں پہنچ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ہارسن کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں۔ ہارسن سے بات کراؤ''۔ٹائیگر نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو۔ ہارسن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں ہارسن''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات''...... ہارسن نے چونک کر کہا۔

''تمہارا آدمی جیرٹی جس نے پیگارڈ ہوٹل میں ریکس کو ہلاک کیا ہے سپیشل ایجنسی کی تحویل میں چلا گیا ہے کیونکہ ریکس جس کو تم نے ہلاک کرایا ہے اس کا تعلق کافرستان سے تھا اور اس کے پیچھے سپیشل

ایجنسی لگی ہوئی تھی اور جیرٹی سے انہوں نے معلوم کر لیا ہے کہ تم نے اسے جیرٹی کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا''...... ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''سپیشل ایجنسی۔ اوہ پھر''...... دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''تم میرے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو۔ سپیشل ایجنسی میں میرا اثر و رسوخ موجود ہے اس لئے تمہاری جان بچائی جا سکتی ہے اور وہ بھی اس لئے کہ انہوں نے تم سے معلومات حاصل کرنے کا ٹاسک مجھے دیا ہے۔ اگر تم بتا دو کہ ریکس کے بارے میں کیا تفصیل ہے اور کیوں اسے ہلاک کرایا گیا ہے تو تم بچ سکتے ہو ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہیں بتانا تو پڑے گا لیکن پھر تم کھلی آنکھوں سے کبھی سورج نہ دیکھ سکو گے''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

''لیکن اس طرح تو میری ساکھ بھی ختم ہو جائے گی''...... ہارسن نے کہا۔

''میرے بارے میں تم جانتے ہو اس لئے کھل کر بتاؤ۔ تمہاری ساکھ قائم رہے گی اور تم بھی زندہ بچ جاؤ گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ ریکس کو ہلاک کرنے کی بلنگ گھاٹ پر موجود ریڈ لائٹ ہوٹل کے مالک اور جنرل مینیجر فناج نے کرائی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ آج رات ہونے سے پہلے اسے ہلاک ہو جانا چاہئے اس لئے میں نے جیرٹی کے ذمے یہ کام لگایا

تھا کیونکہ وہ ہر صورت میں کام کر گزرتا ہے''...... ہارسن نے جواب دیا۔

''اوکے۔ اب سب کچھ بھول جاؤ''...... ٹائیگر نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''بندرگاہ کے ریڈ لائٹ ہوٹل کا نمبر دیں''...... ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ ٹائیگر نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ریڈ لائٹ ہوٹل''...... رابطہ ہونے پر ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''رچرڈ سے بات کراؤ۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''رچرڈ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بھاری اور سرد تھا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں رچرڈ۔ کیا تم ایک ہزار ڈالر اس طرح کمانا چاہتے ہو کہ کسی کو علم بھی نہ ہو سکے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ کیوں نہیں۔ مجھے تو ویسے بھی ان دنوں رقم کی اشد

ضرورت ہے''...... رچرڈ نے کہا۔

''تو پھر کسی محفوظ فون کا نمبر بتا دو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ یہ بات ہے تو کرو نوٹ نمبر''...... رچرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا۔ ٹائیگر نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر رچرڈ کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

''لیس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی رچرڈ کی آواز سنائی دی لیکن اس نے صرف لیس کہا تھا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ اب تم کھل کر بات کر سکتے ہو۔ کیا مسئلہ ہے''۔ رچرڈ نے کہا۔

''تمہارے باس فناج نے کافرستانی ایجنٹ ریکس کو رات پڑنے سے پہلے پہلے ہلاک کرنے کے لئے ہارسن کو بک کیا اور ہارسن نے اپنے خاص آدمی جیرٹی کو یہ ٹاسک دیا اور جیرٹی نے ہوٹل پیگارڈ میں اس ریکس کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ کیا تمہارے پاس رپورٹ پہنچ چکی ہے''.. ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ رپورٹ تو کافی پہلے مل چکی ہے لیکن تمہیں اتنی تفصیل کا کیسے اور کہاں سے علم ہو گیا۔ خاص طور پر فناج کے بارے میں''...... رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جس طرح تمہیں رقم کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح دوسروں کو بھی رقم کی ضرورت پڑ جاتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ سب کو

یہ بھی معلوم ہے کہ ٹائیگر انتہائی اصول پسند ہے۔ وہ جان تو دے سکتا ہے لیکن اپنی پارٹیوں کے نام سامنے نہیں لا سکتا اس لئے مجھے وہ سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے جو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ میری ان معاملات میں کوئی ذاتی دلچسپی نہیں ہوتی۔ میں بھاری معاوضے پر کام کرتا ہوں اور تھوڑا سا معاوضہ خرچ کر کے باقی رقم کما لیتا ہوں''...... ٹائیگر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تو پھر میرا معاوضہ بھی بڑھا دو''...... رچرڈ نے کہا۔

''تم میرے دوست ہو اس لئے میں نے خود تمہیں ایک ہزار ڈالر کی آفر کر دی ہے ورنہ تمہارے ہوٹل کا کوئی دوسرا آدمی صرف دو اڑھائی سو ڈالر میں سب کچھ بتا دے گا''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اچھا ٹھیک ہے۔ بتاؤ کیا معلوم کرنا چاہتے ہو''...... دوسری طرف سے رچرڈ نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا باس فناج ایسی کون سی سرگرمی میں مصروف ہے جس کے لئے اسے رات سے پہلے پہلے ریکس کو ہلاک کرانے کی بکنگ کرانی پڑی اور سن لو کہ مجھ سے غلط بیانی کرنے والے دوسرا سانس نہیں لے سکتے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''سوری ٹائیگر۔ ایک ہزار ڈالر میں یہ سب کچھ نہیں بتایا جا سکتا۔ یہ بہت اہم معاملہ ہے۔ کم از کم دس ہزار ڈالر تمہیں دینے

ہوں گے اور ساتھ ہی حلف بھی دینا ہو گا کہ میرا نام کسی صورت سامنے نہیں آئے گا ورنہ سوری۔ میں نے ایک ہزار ڈالر کے لئے خودکشی نہیں کرنی''...... دوسری طرف سے رچرڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ دس ہزار ڈالر مل جائیں گے اور میں یہ بھی حلف دیتا ہوں کہ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا لیکن معلومات درست ہونی چاہئیں ورنہ تم خودکشی بھی نہ کر سکو گے''...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''مجھے معلوم ہے ٹائیگر اس لئے تو میں تمہیں بتانے پر آمادہ بھی ہو گیا ہوں۔ سنو۔ کافرستان کی ایک پارٹی جس کا تعلق کافرستان کی کسی سپیشل ایجنسی سے ہے یہاں پہنچی ہوئی ہے۔ انہوں نے ایک سائنس دان ڈاکٹر مجید کو کسی خفیہ لیبارٹری سے نکال کر کافرستان لے جانا تھا۔ ریکس کے ذمے یہ کام لگایا گیا۔ ریکس یہاں طویل عرصے سے کام کر رہا تھا۔ اس کے تعلقات اس خفیہ لیبارٹری میں کسی سے تھے۔ اس آدمی کے ذریعے اس ڈاکٹر مجید سے بات ہوئی اور ڈاکٹر مجید بہت بڑی رقم کے عوض ان کے ساتھ کافرستان جانے پر تیار ہو گیا لیکن پاکیشیائی حکام ڈاکٹر مجید کی انتہائی سخت نگرانی کر رہے تھے اور ان کے لیبارٹری سے باہر آنے پر سخت پابندی تھی اس لئے ریکس نے ایک اور چکر چلایا۔ لیبارٹری کا ایک آدمی جو اس ڈاکٹر مجید کی قد و قامت کا تھا اسے بھاری رقم کے عوض گانٹھا گیا اور

وہ آدمی اس لیبارٹری سے باہر آیا تو ریکس نے اس کی جگہ اپنا ایک تربیت یافتہ آدمی جس کا اصل نام شنکر تھا لیبارٹری میں اس آدمی کے میک اپ میں بھجوایا۔ اس کے ساتھ خفیہ باکس جس میں جدید ترین میک اپ کا سامان تھا جو عام میک اپ واشر سے چیک نہ ہو سکتا تھا اندر بھجوایا اور پھر اس آدمی نے خود پر ڈاکٹر مجید کا میک اپ کر لیا جبکہ ڈاکٹر مجید پر اپنا میک اپ کر کے اس نے ڈاکٹر مجید کی جگہ سنبھال لی اور ڈاکٹر مجید کو اپنے روپ میں لیبارٹری سے باہر بھجوا دیا۔ جہاں سے ریکس نے اسے یہاں پروگرام کے مطابق ریڈ لائٹ ہوٹل پہنچا دیا۔ وہ سپیشل پارٹی یہاں پہنچ گئی۔ ریکس نے چونکہ ان سے انتہائی بھاری رقمیں باقاعدہ بلیک میل کر کے وصول کر لی تھیں اور پھر وہ اس لئے بھی ریکس کو درمیان سے ہٹانا چاہتے تھے کہ بعد میں بھی کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ڈاکٹر مجید کہاں گیا اس لئے ریکس کو فوری طور پر ہلاک کرنے کے لئے ہارن کو بکنگ کرا دی گئی اور پھر یہ اطلاع بھی مل گئی کہ ریکس کو ہلاک کر دیا گیا ہے''...... رچرڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اب یہ ڈاکٹر مجید کہاں ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''اس کے یہاں پہنچتے ہی باس فناج اسے اس سپیشل پارٹی سمیت اپنی سپیشل لانچ میں بٹھا کر کافرستان چھوڑنے چلا گیا تھا۔ اب تک وہ کافرستان پہنچ بھی چکے ہوں گے۔ ریکس کو اس لئے رات سے پہلے پہلے ہلاک کرنے کا کہا گیا تھا کیونکہ ڈاکٹر مجید کی

جگہ لیبارٹری میں رہ جانے والا آدمی رات ہوتے ہی کسی اور کا میک اپ کر کے باہر آ جائے گا اور اس آدمی کو فوری ہلاک کر دیا جائے گا اس لئے پارٹی چاہتی تھی کہ ڈاکٹر مجید کی گمشدگی کا پتہ چلنے سے پہلے ہی ریکس کا بھی خاتمہ ہو جانا چاہئے''...... رچرڈ نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس سپیشل پارٹی کی کیا تفصیل ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''اس کے لئے مزید پانچ ہزار ڈالر دینے ہوں گے تمہیں''۔ رچرڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔مل جائیں گے۔ بولو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اصل پارٹی ایک عورت ہے جس کا اصل نام تو کچھ اور ہے لیکن وہ مایا دیوی کے نام سے یہاں رہی ہے۔ کافرستانی سفارت خانے کے کلچر اتاشی جوشی کی اسسٹنٹ مایا دیوی کے روپ میں۔ جوشی اور اس عورت نے مل کر یہ ساری کارروائی کی ہے کیونکہ ریکس جوشی کے تحت ہی کام کرتا تھا۔ اب وہ مایا دیوی ہی ڈاکٹر مجید کے ساتھ کافرستان گئی ہے۔ جوشی واپس سفارت خانے واپس چلا گیا ہے''...... رچرڈ نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لانچ کی کیا تفصیل ہے اور یہ کب روانہ ہوئی ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا تو رچرڈ نے تفصیل بتا دی۔

''او کے۔ اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کے بارے میں بتا دو۔ کل کسی بھی وقت تمہارے اکاؤنٹ میں پندرہ ہزار ڈالر جمع کرا دیئے

جائیں گے''...... ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

''او کے۔ اب سب کچھ بھول جاؤ''...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر کمرے سے باہر آ گیا جہاں جوزف اور جوانا دونوں موجود تھے۔

''بڑی دیر باتیں کی ہیں تم نے۔ کیا ہو رہا تھا''...... جوانا نے پوچھا تو ٹائیگر نے انہیں تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ یہ تو انتہائی اہم ترین معاملہ ہے۔ اسے فوراً باس کے نوٹس میں آنا چاہئے''...... جوزف نے کہا۔

''ہاں۔ میرا خیال ہے کہ فون کی بجائے مجھے خود فلیٹ پر جا کر باس کو تفصیل بتانی چاہئے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ ساری تفصیل میں ماسٹر کو بتاؤں گا کیونکہ یہ کیس سنیک کلرز کا ہے''...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم بتا دینا۔ آؤ میرے ساتھ''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں یہیں سے فون پر بتا دوں گا۔ البتہ تم ماسٹر کے فلیٹ پر چلے جاؤ۔ ہو سکتا ہے کہ ماسٹر تم سے مزید تفصیلات معلوم کرے''...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور وسیع و عریض پورچ میں موجود اپنی کار کی طرف بڑھ گیا جبکہ جوانا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔

عمران اپنے فلیٹ کے ڈریسنگ روم میں تھا۔ وہ تیار ہو کر دانش منزل جانا چاہتا تھا کیونکہ دانش منزل سے بلیک زیرو نے اسے فون کر کے بتا دیا تھا کہ ناٹران کے مطابق وہاں کافرستان میں پوری چھان بین کر لی گئی ہے لیکن وہاں کسی کو بھی اس دھات کے بارے میں علم نہیں ہے اور اس آدمی گل زیب کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں کہ وہ معدنیات انجینئر تھا اور اکیلا رہتا تھا، غلط فطرت آدمی تھا اس لئے اس کا زیادہ تر وقت مختلف بدنام کلبوں میں ہی گزرتا تھا۔ پھر اسے ایسے ہی ایک کلب میں ہلاک کر دیا گیا۔ اس کو ہلاک کرنے والے کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ اسے ہلاک کرنے والا ایک عام ساغنڈہ تھا جس سے اس گل زیب کی تلخ کلامی ہو گئی تھی اور اس نے پولیس کے ذریعے اس غنڈے پر خاصا تشدد کرایا تھا جس کے انتقام میں اس غنڈے نے

اسے سرعام ہلاک کر دیا تھا۔

البتہ ناٹران نے یہ بھی بتایا تھا کہ گل زیب بڑے طویل عرصے تک پاکیشیا میں بھی رہا تھا اور وہاں کسی ریکس نامی آدمی سے اس کے بڑے گہرے تعلقات تھے اور بتایا گیا تھا کہ ریکس نامی آدمی پاکیشیا میں کافرستان کا بڑا فعال ایجنٹ ہے۔ اس سے زیادہ ناٹران اور کچھ معلوم نہ کر سکا تھا اس لئے عمران نے سوچا کہ وہ لباس تبدیل کر کے خود دانش منزل جائے اور پھر خود ناٹران سے مزید بات چیت کر کے اس بارے میں فیصلہ کرے کہ اسے مزید کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں لیکن ابھی وہ ڈریسنگ روم سے نکلا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”جوانا بول رہا ہوں ماسٹر۔ رانا ہاؤس سے“...... دوسری طرف سے جوانا کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ جوانا اس طرح فلیٹ پر شاذونادر ہی فون کرتا تھا۔

”کیا ہوا۔ کیا جوزف سے لڑائی ہو گئی ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں ماسٹر۔ میں سنیک کلرز کے چیف کی حیثیت سے آپ کو ایک اہم معاملے میں بریفنگ دینا چاہتا ہوں“...... جوانا نے جواب

دیا۔

''سنیک کلرز کا سپر چیف تو ایکسٹو ہے۔ میں خود تمہاری ٹیم کا ایک چھوٹا سا ممبر ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''معاملہ چونکہ فنش نہیں ہوا اس لئے آپ کو تو بریفنگ دی جا سکتی ہے۔ چیف کو نہیں''...... جوانا نے جواب دیا۔

''اچھا بتاؤ۔ سنیک کلرز نے کتنے سانپ اور کس کس نسل کے مارے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ماسٹر۔ میں اور جوزف آپ کو اطلاع دے کر ہوٹل پیکارڈ ایک فنکشن کے سلسلے میں گئے تھے''...... جوانا نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ پھر''...... عمران نے کہا۔

''وہاں ایک آدمی کو سب کے سامنے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا اور قاتل عقبی دروازے سے نکل کر فرار ہو گیا۔ بہرحال یہ ایک عام سا واقعہ تھا اس لئے ہم نے اس کا نوٹس نہ لیا لیکن اس واقعے کی وجہ سے ہوٹل کا فنکشن منسوخ کر دیا گیا۔ میں اور جوزف واپس آنے والے تھے کہ ہوٹل کے نئے مینجر نے مجھے اپنے آفس میں بلا لیا۔ وہ ایکریمین نژاد تھا اور ایکریمیا میں طویل عرصے تک میرا دوست رہا تھا''...... جوانا نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اب تمہارے دوستوں نے تمہاری مستقل جلاوطنی کو محسوس کرتے ہوئے خود ہی پاکیشیا کا رخ کر لیا ہے''۔ عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس نے ہوٹل کے

مینجر سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی اور پھر ٹائیگر کو کال کرنے سے لے کر ٹائیگر کے اس قاتل کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آنے، اس سے ہونے والی پوچھ گچھ کے بعد ٹائیگر نے فون پر جو معلومات حاصل کی تھیں وہ ساری دوہرا دیں تو عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی پریشان کن باتیں ہیں۔ ٹائیگر کہاں ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''وہ آپ کے فلیٹ پہنچ رہا ہے تاکہ آپ کو مزید تفصیل بتا سکے اور اگر آپ مزید کچھ معلوم کرنا چاہیں تو آپ اس سے پوچھ سکیں''...... جوانا نے کہا۔

''ویری گڈ جوانا۔ تمہاری اور تمہاری تنظیم کی کارکردگی بے حد شاندار ہے۔ میں چیف کو رپورٹ دیتے ہوئے تمہاری کارکردگی کی خصوصی تعریف کروں گا''...... عمران نے کہا۔

''تھینک یو ماسٹر۔ یہ سب آپ کی وجہ سے ہے''...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''داور بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں

کہا۔

''اوہ۔ کیا ہوا۔ کوئی خاص بات جو تم اس قدر سنجیدہ ہو''۔ سرداور نے کہا۔

''میں نے آپ سے کہا تھا کہ ڈاکٹر مجید کے سلسلے میں خصوصی حفاظتی اقدامات کیئے جائیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے احکامات دے دیئے تھے۔ کیوں کیا ہوا''۔ سرداور نے چونک کر کہا۔

''ڈاکٹر مجید کافرستان پہنچ بھی چکے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... دوسری طرف سے قدرے چیخ کر کہا گیا۔

''چیف کو اطلاع مل چکی ہے اور اس نے جو تحقیقات کرائی ہیں اس کے مطابق ڈاکٹر مجید بھاری رقم کے عوض خود ہی اپنی مرضی سے کافرستان چلے گئے ہیں۔ البتہ انہیں لیبارٹری سے نکالنے کے لئے باقاعدہ ڈرامہ کھیلا گیا ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوانا کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

''ویری بیڈ۔ ڈاکٹر مجید بھی غداری کر سکتے ہیں۔ ایسا تو کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا''...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ معلوم کرائیں کہ اس وقت کیا پوزیشن ہے۔ میں آپ کو ایک گھنٹے بعد دوبارہ کال کروں گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... سرداور نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ سلیمان کسی کام کے لئے کوٹھی گیا ہوا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ آنے والا ٹائیگر ہو گا۔

''کون ہے''...... عمران نے دروازہ کھولنے سے پہلے پوچھا۔

''ٹائیگر ہوں باس''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران نے دروازہ کھول دیا۔

''آؤ''...... عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور پھر ٹائیگر کے اندر آنے پر اس نے دروازہ لاک کر دیا اور پھر ٹائیگر کے سلام کا جواب دے کر وہ اسے ساتھ لے کر سٹنگ روم میں آ گیا۔

''جوانا نے آپ کو فون کیا ہو گا باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن تم مجھے اپنے طور پر تمام تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جوانا کی طرف سے اسے ٹرانسمیٹر کال کرنے سے لے کر فون پر رچرڈ سے ہونے والی ساری بات چیت دوہرا دی۔

''اس کا مطلب ہے کہ یہاں اصل آدمی ریکس تھا جسے راستے سے ہٹا دیا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ لیکن اس کی پشت پر جوشی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ جوشی سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ مایا دیوی کون تھی۔ اس کے بارے میں معلومات مل جائیں تو پھر وہاں کافرستان میں کام کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اس جوشی پر کام کرتا ہوں باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ڈاکٹر مجید کے وہاں پہنچنے کے بعد اب ہمارے پاس مزید وقت نہیں ہے اس لئے جو کچھ تم نے کرنا ہے جلد از جلد کرنا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا لیکن ایک درخواست ہے باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''آپ مجھے بھی اس مشن پر اپنے ساتھ لے جائیں''...... ٹائیگر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ کیا کوئی خاص وجہ''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''باس۔ بڑا عرصہ ہو گیا ہے۔ آپ کے ساتھ مشن پر کام کئے ہوئے اور جب بھی ایسا موقع مجھے ملتا ہے تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میری بیٹری ری چارج ہو گئی ہو''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اب تم باقاعدہ سیکرٹ سروس میں شامل ہونے کے لئے پر تول رہے ہو۔ زیر زمین دنیا سے تمہارا دل اچاٹ ہوتا جا رہا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ بات نہیں باس۔ ویسے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل ہونا

میرے نزدیک دنیا کا سب سے بڑا اعزاز ہے لیکن میں آپ کا شاگرد ہوں اور آپ ہی سیکرٹ سروس میں شامل نہیں تو میں کیسے ہو سکتا ہوں۔ البتہ مشن پر آپ کے ساتھ کام کرتے ہوئے جو مسرت اور خوشی ہوتی ہے اس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو پھر کیوں نہ روزی راسکل کو بھی ساتھ لے لیا جائے''۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار منہ بنا لیا اور عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

''اوکے۔ تم جا کر اس جوشی پر کام کرو۔ میں چیف سے کہوں گا کہ تمہیں بھی ساتھ جانے کی اجازت دے دی جائے بلکہ میرا خیال ہے کہ یہ مشن ہے ہی سنیک کلرز کا اس لئے کیوں نہ چیف سے درخواست کی جائے کہ یہ مشن سنیک کلرز سے ہی مکمل کرایا جائے''۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر کا چہرہ کھل اٹھا۔

''لیکن باس ایسا نہ ہو کہ چیف صرف سنیک کلرز کو بھجوا دے اور آپ ساتھ جائیں ہی نہ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر میں ساتھ نہ گیا تو وہ چھوٹا سا چیک بھی نہیں ملے گا اور اگر چیک نہ ملا تو آغا سلیمان پاشا نے خود سنیک کلر بن جانا ہے اور میں بے چارہ بے زہر کا سنیک جس کا سپیرے تماشا دکھاتے ہیں''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر مسکراتا ہوا اٹھا اور سلام کر کے کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران نے اب دانش منزل

جانے کی بجائے رسیور اٹھانا مناسب سمجھا تاکہ سرداور سے معلومات
حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اس جوشی کے بارے میں بھی
معلومات مل جائیں۔ اس کے بعد وہ کوئی لائحہ عمل طے کر سکتا تھا۔

کافرستان کے پرائم منسٹر اپنے آفس میں موجود ایک فائل
پڑھنے میں مصروف تھے کہ پاس پڑے بہت سے رنگوں کے فونز
میں سے سفید رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے
چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس'' ...... پرائم منسٹر نے سرد لہجے میں کہا۔

''مادام شاتری سپیشل میٹنگ روم میں پہنچ چکی ہیں'' ...... دوسری
طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''اوہ اچھا۔ میں آ رہا ہوں'' ...... پرائم منسٹر نے کہا اور رسیور رکھ
کر انہوں نے فائل بند کر کے ایک طرف ٹرے میں رکھی اور اٹھ کر
کھڑے ہو گئے۔ پھر آفس کے عقبی دروازے سے نکل کر وہ ایک
چھوٹی سی راہداری کو کراس کر کے ایک بند دروازے پر پہنچے اور
اسے دھکیل کر کھولتے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا

کمرہ تھا جسے سیٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ کمرے میں ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ پرائم منسٹر کو دیکھ کر ایک جھٹکے سے کھڑی ہوئی اور اس نے پرنام کرنے کے انداز میں دونوں ہاتھ جوڑ دیئے۔ اس نے جینز کی چست پینٹ اور شرٹ کے اوپر سیاہ لیدر کی لیڈیز جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے سنہری رنگ کے لچھے دار بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ کانوں میں سفید رنگ کے بُندوں کے ساتھ ساتھ اس کی ناک میں ایک چھوٹی سی تھلی موجود تھی۔ چہرے پر معصومیت تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کوئی گھریلو لڑکی ہو۔

''بیٹھو شاتری''...... پرائم منسٹر نے کہا اور خود اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے اور ان کے بیٹھنے کے بعد وہ بھی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی۔

''تمہاری بھیجی ہوئی تفصیلی رپورٹ میں نے پڑھ لی ہے۔ تم نے واقعی اچھا کام کیا ہے کہ اس ریکس کو ہلاک کرا دیا۔ اب کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ ڈاکٹر مجید کہاں ہے۔ میں نے تمہاری رپورٹ اور تمہارے بارے میں تمام تفصیل صدر صاحب کے گوش گزار کر دی ہے اور صدر صاحب تمہاری کارکردگی پر بے حد خوش ہوئے ہیں''...... پرائم منسٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ البتہ بولتے ہوئے اس کی نظریں اس طرح شاتری پر جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے۔

''آپ کی اور جناب صدر کی کرپا ہے''...... شاتری نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''تم نے فون کیا تھا کہ تم ملاقات چاہتی ہو۔ کیا بات ہے۔ کیا چاہتی ہو''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''جناب۔ میں چاہتی ہوں کہ اگر پاکیشیا سے کوئی ٹیم ڈاکٹر مجید کے پیچھے آئے تو آپ یہ کیس میری ایجنسی کو دیں۔ کسی اور کو نہ دیں''...... شاتری نے کہا۔

''اس کی کوئی خاص وجہ۔ یہاں تم سے زیادہ تجربہ کار لوگ موجود ہیں۔ سیکرٹ سروس ہے، پاور ایجنسی ہے۔ ایسی ہی اور بھی ایجنسیاں ہیں اور صدر مملکت ویسے بھی پاکیشیا کے بارے میں بے حد تپے ہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''جناب۔ یہ درست ہے کہ میری ایجنسی نئی ہے لیکن میری ایجنسی کی سب لڑکیاں بے حد منجھی ہوئی اور تربیت یافتہ ہیں جبکہ پاکیشیائی ایجنٹ سیکرٹ سروس اور پاور ایجنسی کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں اور وہ ان سے کئی بار ٹکرا بھی چکے ہیں اس لئے یکسر نئی ایجنسی ان پرانی ایجنسیوں کی نسبت زیادہ بہتر انداز میں کام کر سکے گی''...... شاتری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن صدر صاحب نہیں مانیں گے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''اگر آپ اصرار کریں تو ضرور مان جائیں گے''...... شاتری

نے اس بار قدرے لاڈ بھرے لہجے میں کہا تو پرائم منسٹر بے اختیار مسکرا دیئے۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ کہ اگر اس بار پاکیشائی ایجنٹ آئے تو کیس تمہاری ایجنسی کو دیا جائے گا''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''آپ کا بے حد شکریہ جناب۔ میں آپ کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھوں گی''...... شاتری نے کہا۔

''ہاں۔ اچھے لوگ احسان کو یاد رکھتے ہیں۔ بہرحال اب تم جا سکتی ہو''...... پرائم منسٹر نے کہا تو شاتری اٹھی اور پرنام کر کے مڑی اور دوسرے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے جانے کے بعد پرائم منسٹر بھی کرسی سے اٹھے اور اسی راستے سے واپس اپنے آفس پہنچ گئے جہاں سے وہ آئے تھے۔ انہوں نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ کر سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ یہ صدر اور ان کے درمیان ہاٹ لائن تھی جسے کسی صورت نہ سنا جا سکتا تھا اور نہ ٹیپ کیا جا سکتا تھا۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی صدر مملکت کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''پرائم منسٹر بول رہا ہوں جناب''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس۔ کوئی خاص بات''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''میگانم کے سلسلے میں آپ نے کیا فیصلہ فرمایا ہے۔ اب تو ڈاکٹر مجید بھی کافرستان پہنچ چکے ہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''میں نے اس معاملہ پر بہت سوچا ہے کیونکہ بین الابراعظمی میزائل بنانے کی باری تو بعد میں آئے گی پہلے اس دھات سے ایندھن تو تیار کرایا جائے اور میزائل سپیشلسٹ سائنس دان پریم داس ہیں۔ ان سے بھی میری بات ہوئی ہے۔ انہوں نے کاکش پہاڑی علاقے میں موجود لیبارٹری کو اس کام کے لئے تجویز کیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اگر یہ کام کرشناس پہاڑی علاقے میں موجود لیبارٹری میں ہو سکے تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ کرشناس میں یہ لیبارٹری ابھی حال ہی میں تیار ہوئی ہے اور اسے شروع سے ہی اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ اس کے بارے میں پاکیشیا تو کیا دنیا کے کسی اور ملک کو بھی اطلاع نہ ہو گی جبکہ کاکش لیبارٹری کے بارے میں سب جانتے ہیں اور اگر اس دھات کے بارے میں پاکیشیا تو ایک طرف کسی سپر پاور کو بھنک بھی پڑ گئی تو ان کے ایجنٹ دیوانہ وار یہاں ٹوٹ پڑیں گے اور لامحالہ ان سب کا خیال کاکش لیبارٹری کی طرف ہی جائے گا''...... صدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''آپ کی بات درست ہے جناب۔ پھر کرشناس لیبارٹری کو ہی سلیکٹ کر لیا جائے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''اس سلسلے میں صرف ایک قباحت موجود ہے کہ یہ علاقہ ناپال کی سرحد سے قریب ہے اور کافرستانی دارالحکومت سے خاصا دور ہے اور وہاں حفاظت کی غرض سے ہمیں لامحالہ سیکرٹ سروس یا پاور

ایجنسی کو تعینات کرنا پڑے گا اور پاکیشیائی ایجنٹ ان دونوں کے بارے میں بہت اچھی طرح جانتے ہیں اور ان کی وہاں موجودگی سے ہی وہ سمجھ جائیں گے کہ یہ کام وہاں ہو رہا ہے''...... صدر نے کہا۔

''جناب۔ اس کا تو بڑا آسان اور فول پروف حل ہے''۔ پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

''وہ کیا''...... صدر نے چونک کر پوچھا۔

''نئی ایجنسی وائٹ برڈز کو وہاں بھیج دیا جائے کیونکہ وائٹ برڈز کی چیف شاتری نے پاکیشیا میں ڈاکٹر مجید کو لے آنے کا کارنامہ سرانجام دیا ہے اور پھر اس ایجنسی کے بارے میں پاکیشیا تو کیا دنیا کے کسی ملک کے ایجنٹ نہیں جانتے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''اوہ یس۔ آپ نے درست سوچا ہے۔ وائٹ برڈز کی چیف شاتری نے ہی ڈاکٹر مجید کو پاکیشیا سے اغوا کرایا ہے اور پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کچھ نہیں جانتی۔ اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آپ سمری تیار کرا کر بھجوا دیں میں دستخط کر دوں گا۔ لیکن آپ نے وائٹ برڈز کو خصوصی احتیاط کا حکم دینا ہے۔ خاص طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے معاملے میں اور یہ بھی سن لیں کہ اس معاملے میں آپ کے اور میرے علاوہ کسی تیسرے کو علم نہیں ہونا چاہئے''...... صدر نے کہا۔

''یس سر۔ ایسا ہی ہو گا''...... پرائم منسٹر نے مسرت بھرے لہجے

میں کہا اور پھر دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر انہوں نے بھی رسیور رکھ دیا اور سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر انہوں نے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''شاتری سے میری بات کراؤ''...... پرائم منسٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پرائم منسٹر نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''میڈم شاتری لائن پر موجود ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو''...... پرائم منسٹر نے چند لمحوں کے توقف کے بعد کہا۔

''شاتری بول رہی ہوں سر''...... شاتری کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مترنم تھا۔

''فوراً میرے آفس پہنچ جاؤ۔ تم سے تفصیلی بات کرنی ہے''۔ پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کریڈل دبایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے ان کی سپیشل سیکرٹری کی مؤدبانہ اور مترنم آواز سنائی دی۔

''شاتری آ رہی ہے اسے میرے آفس بھجوا دینا اور سپرنٹنڈنٹ

سپیشل سیکشن کو بھی میرے آفس بھجوا دو''...... پرائم منسٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ سپرنٹنڈنٹ سپیشل سیکشن وکرم تھا۔ اس نے اندر آ کر مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''بیٹھو''...... پرائم منسٹر نے خشک لہجے میں کہا تو وکرم مؤدبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

''میگانم دھات کو کرشناس لیبارٹری میں بھجوانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر مجید کو بھی وہیں بھجوایا جائے گا اور اس لیبارٹری کی حفاظت وائٹ برڈز ایجنسی کرے گی''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر''...... وکرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''فوراً سمری تیار کرا کر میرے دستخط کراؤ اور پھر یہ سمری خود پریذیڈنٹ ہاؤس لے جاؤ اور صدر صاحب کے دستخط کرا کر خود ہی واپس لے آؤ۔ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے اس لئے اسے تم نے ہی فائل کرنا ہے۔ تمام انتظامات بھی تم نے خود ہی کرنے ہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر''...... وکرم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جاؤ لیکن خیال رکھنا یہ ٹاپ سیکرٹ ہے اور کسی صورت بھی لیک آؤٹ نہیں ہونا چاہئے ورنہ تمہاری باقی ماندہ زندگی

جیل میں ایڑیاں رگڑتے ہوئے گزرے گی''...... پرائم منسٹر نے خشک اور سرد لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... وکرم نے اٹھتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی واپس مڑ گیا تو پرائم منسٹر نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کمر کرسی کی پشت سے لگا لی۔ اب اسے خوبصورت شاتری کا انتظار تھا۔ حقیقت یہ تھی کہ اسے شاتری بے حد پسند تھی لیکن چونکہ اس کا عہدہ ایسا تھا کہ وہ اس بارے میں صرف سوچ سکتا تھا اور شاید یہی سوچ تھی کہ اس نے شاتری کو دوبارہ اپنے خصوصی آفس میں کال کر لیا تھا تاکہ مزید کچھ وقت اس کی معیت میں گزار سکے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق احتراماً کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو''...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ناٹران کی طرف سے کیا رپورٹ آئی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ اس دھات کو ٹریس کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر مجید کے بارے میں بھی کچھ معلوم نہیں ہو سکا''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس بار انتہائی رازداری سے کام لیا گیا ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''وہ سرخ ڈائری دکھاؤ''...... چند لمحوں بعد عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر اس نے عمران کے ہاتھ میں دے دی۔ عمران نے اسے کھول کر اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے اور پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں۔ اس نے ڈائری بند کر کے اسے میز پر رکھا اور فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''راما کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ماسٹر سے بات کراؤ۔ میں ونگٹن سے مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''ہیلو۔ ماسٹر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''سپیشل فون نمبر بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ نوٹ کریں''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھر آئی تھیں۔ پھر چند منٹ ٹھہر کر اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ماسٹر بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ماسٹر کی آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں ماسٹر''...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

''اوہ آپ۔ فرمائیں۔ کیا حکم ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''پاکیشیا کے ایک سائنس دان کو جس کا نام ڈاکٹر مجید ہے کافرستان نے اغوا کرایا ہے۔ یہ سائنس دان میزائل سازی کے شعبے میں کام کرتا ہے۔ اس کے اغوا میں پاکیشیا میں کافرستانی سفارت خانے کے کلچرل اتاشی جوشی نے مین کردار ادا کیا ہے لیکن وہ واپس کافرستان چلا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ایک عورت بھی تھی جسے اس نے اپنی اسسٹنٹ مایا دیوی کا روپ دے رکھا تھا۔ ڈاکٹر مجید اپنی رضامندی سے ان کے ساتھ گیا ہے اور یہ لانچ کے ذریعے پاکیشیا سے کافرستان پہنچے ہیں اور لانچ لے جانے والے کے مطابق یہ سندر گھاٹ پر اترے ہیں۔ کیا تم ان کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ لیکن معاوضہ دوگنا ہو گا۔ پانچ لاکھ ڈالر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیسے معلوم کرو گے''...... عمران نے پوچھا۔

''جوشی کو میں جانتا ہوں۔ میں اسے کور کروں گا اور پھر جوشی کے ذریعے سب کچھ معلوم ہو جائے گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کتنا وقت لو گے''...... عمران نے پوچھا۔

''آپ دو گھنٹے بعد اسی نمبر پر فون کر کے معلوم کر لیں کہ میں کتنا وقت لوں گا۔ اس دوران میں ضروری اور بنیادی معلومات حاصل کر لوں گا''...... ماسٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اپنے بینک اکاؤنٹ اور بینک کے بارے میں تفصیل بتا دو''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے مطلوبہ تفصیل بتا دی گئی تو عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''ناٹران کو فون کر کے کہہ دو کہ وہ مطلوبہ رقم اس اکاؤنٹ میں جمع کرا دے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور رسیور اٹھا لیا جبکہ عمران نے کرسی کی پشت سے سر لگایا اور آنکھیں بند کر لیں۔

''آپ بہت زیادہ الجھے ہوئے ہیں۔ اس کی کوئی خاص وجہ''...... فون سے فارغ ہونے کے بعد بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ایسی کوئی خاص بات نہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ واردات بھی ہو گئی ہے لیکن ہم ابھی تک مکمل اندھیرے میں ہیں''...... عمران نے آنکھیں کھول کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے یہ سب کچھ کسی لیبارٹری میں بھجوایا جائے گا اس لئے کیوں نہ میں ناٹران سے کہوں کہ وہ کافرستان کی تمام ایسی لیبارٹریاں چیک کرائے جہاں میزائلوں کے ایندھن یا براہ راست

بین الابراعظمی میزائلوں پر کام ہو سکے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہی تو رونا ہے۔ اس بار ناٹران کی کارکردگی زیرو جا رہی ہے۔ اس بارے میں سارے معاملے کو اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ اگر جوانا اور ٹائیگر کام نہ کرتے تو ہم مکمل اندھیرے میں ہی رہ جاتے''...... عمران نے کہا اور پھر دو گھنٹے اسی طرح کی باتوں میں گزارنے کے بعد عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ماسٹر بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ماسٹر کی آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''پرنس۔ آپ کا کام دو روز میں ہو جائے گا۔ آپ مجھے اپنا فون نمبر بتا دیں۔ آپ کو اطلاع دے دوں گا''...... ماسٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں دو روز بعد خود فون کر لوں گا''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''مجھے تو یہ آدمی بھی ناکام ہوتا نظر آ رہا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''دیکھو کیا ہوتا ہے''...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''جوزف بول رہا ہوں رانا ہاؤس سے۔ باس سے اگر آپ کا

رابطہ ہو سکے تو انہیں اطلاع دے دیں کہ جوانا ان کے مطلب کے ایک آدمی کو رانا ہاؤس میں لے آیا ہے تاکہ وہ اس سے پوچھ گچھ کر سکیں''...... دوسری طرف سے جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کون آدمی ہے وہ''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا کیونکہ جوزف نے جس انداز میں بات کی تھی اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ جوانا اس کے قریب موجود ہے۔

''اس کا تعلق کافرستانی سفارت خانے سے ہے''...... جوزف نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اطلاع پہنچا دیتا ہوں اسے''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''یہ کسے اٹھا لایا ہے جوانا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اب یہ تو معلوم کرنا پڑے گا۔ ویسے اس بار جوانا خاصی حرکت میں ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رانا ہاؤس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں۔ جوانا سے بات کراؤ''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو ماسٹر۔ میں جوانا بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد جوانا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''تم بڑے عرصے بعد حرکت میں آئے ہو اور اب تمہاری یہ حرکت ماشاء اللہ تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی ہے۔ کسے اٹھا لائے ہو اور کیوں''...... عمران نے کہا۔

''ماسٹر۔ ٹائیگر نے مجھے بتایا تھا کہ ڈاکٹر مجید کو اغوا کرنے والا کافرستانی سفارت کار جوشی مستقل طور پر کافرستان چلا گیا ہے اور اس کی اسسٹنٹ مایا دیوی بھی ساتھ ہی چلی گئی ہے تو میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ اس جوشی کے علاوہ بھی وہاں کے لوگوں کو اس بارے میں علم ہو۔ چنانچہ میں نے وہاں کے سفیر کے باورچی سے بات کی۔ اس نے دس ہزار روپے لے کر مجھے بتایا کہ ایک عورت کافرستان سے آ کر جوشی کے پاس ٹھہری تھی۔ پھر مایا دیوی کو بھی وہیں کال کر لیا گیا۔ اس کے بعد اچانک جوشی اور مایا دیوی واپس کافرستان چلے گئے۔ جب وہ عورت یہاں موجود تھی تو اس وقت سفارت خانے کا سیکنڈ سیکرٹری موہن بھی اس کے ساتھ رہا تھا اور موہن کا اب بھی جوشی کے ساتھ رابطہ ہے۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ اس جوشی اور اس عورت کے بارے میں یہ شخص موہن ضرور کچھ نہ کچھ جانتا ہو گا۔ چنانچہ میں نے اس کی نگرانی شروع کر دی اور پھر ایک کلب میں مجھے اسے اغوا کرنے کا موقع مل گیا اور میں اسے بے ہوش کر کے لے آیا ہوں۔ میں خود اس سے پوچھ گچھ کرنا

چاہتا تھا لیکن جوزف نے روک دیا اور کہا کہ پوچھ گچھ سے پہلے آپ کو اطلاع دی جائے''...... جوانا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''سفارت کار کا اغوا تو حکومت کے لئے مسئلہ بن جائے گا''......عمران نے کہا۔

''تو میں اسے واپس چھوڑ آتا ہوں''...... جوانا نے جواب دیا۔

''نہیں۔ اب اس کی لاش بھی سامنے نہیں آنی چاہئے۔ کلب سے وہ کہیں بھی غائب ہو سکتا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں۔ جوانا نے بڑے اہم آدمی پر ہاتھ ڈالا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے کوئی نہ کوئی کلیو ضرور مل جائے گا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران رانا ہاؤس کے بلیک روم میں موجود تھا۔ کرسی پر راڈز میں ایک ادھیڑ عمر کا آدمی بے ہوشی کے عالم میں جکڑا ہوا موجود تھا۔

''اسے ہوش میں لے آؤ''......عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جوانا آگے بڑھا اور اس نے ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جوانا نے ہاتھ ہٹائے اور پھر واپس آ کر وہ عمران کی کرسی کے قریب کھڑا ہو گیا۔

''الماری سے کوڑا اٹھا لو۔ یہ مجھے تربیت یافتہ آدمی لگتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس ماسٹر''...... جوانا نے کہا اور مڑ کر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے کوڑا لیا اور واپس آ کر عمران کی کرسی کے قریب کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

''تمہارا نام موہن ہے اور تم کافرستانی سفارت خانے میں سیکنڈ سیکرٹری ہو''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو وہ آدمی چونک کر اور حیرت بھرے انداز میں اور عمران اس کے ساتھ کھڑے جوانا کو دیکھنے لگا۔

''مم۔ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو''...... موہن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور یہ میرا ساتھی جوانا ہے''...... عمران نے اپنا اور جوانا کا تعارف کراتے ہوئے کہا تو موہن کے جسم کو اس طرح زور دار جھٹکا لگا جیسے اچانک اس کے جسم میں کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

''عمران۔ تم عمران۔ مگر۔ مگر۔ مم۔ مم۔ مجھے تم نے یہاں کیوں جکڑ رکھا ہے''...... موہن نے خاصے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران کا نام سنتے ہی اس کے چہرے پر حیرت کی بجائے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''میرا نام سن کر تمہارا ردعمل بتا رہا ہے کہ تم مجھے جانتے ہو''۔ عمران نے کہا۔

''تمہارا نام سنا ہوا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ پاکیشیا کے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہو''...... موہن نے کہا۔

''تمہارا تعلق تو سفارت خانے سے ہے۔ پھر تمہیں کیسے ان باتوں کا علم ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں سفارت خانے میں آنے سے پہلے کافرستان ملٹری انٹیلی جنس کے مین آفس میں تھا۔ وہاں تمہارا نام اکثر سننے میں آتا رہتا تھا''...... موہن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میرا نام سننے کے بعد تمہیں یہ تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم جو کچھ تم سے معلوم کرنا چاہتے ہیں وہ تمہیں چاروناچار بتانا پڑے گا لیکن پھر تمہاری ہڈیاں ٹوٹ چکی ہوں گی اور جسم کی کھال غائب ہو چکی ہو گی لیکن اگر تم خود ہی درست طور پر سب کچھ بتا دو تو میرا وعدہ ہے کہ تمہیں زندہ واپس پہنچا دیا جائے گا اور پھر تم یہاں رہو یا کافرستان واپس چلے جاؤ ہمیں کوئی غرض نہیں ہو گی''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''کیا تم واقعی عمران ہو''...... موہن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اور سنو۔ میں نے اس لئے تمہیں اپنا نام نہیں بتایا کہ تم اس انداز میں حیرت کا اظہار کرتے رہو۔ میں نے اس لئے نام

بتایا ہے کہ تم میرا نام سن کر اس بات پر یقین کر لو کہ میں جو کہتا ہوں وہ پورا بھی کرتا ہوں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم پوچھو۔ میں جو کچھ جانتا ہوں سچ بتا دوں گا۔ اگر تمہارا نام سامنے نہ آتا تو شاید میں مزاحمت کرتا لیکن مجھے معلوم ہے کہ میں تم سے کچھ چھپا نہیں سکتا''...... عمران نے کہا۔

''سفارت خانے کا کلچرل اتاشی جوشی اور ایک عورت جو کافرستان سے آئی تھی اور جس نے جوشی کی اسسٹنٹ مایا دیوی کا روپ اختیار کیا تھا یہاں سے ایک سائنس دان کو اغوا کر کے ریڈ لائٹ ہوٹل کے مالک کی لانچ میں کافرستان لے گئے ہیں۔ جوشی بھی کافرستان واپس چلا گیا ہے اور اس کی اسسٹنٹ مایا دیوی بھی۔ تم ہمیں بتاؤ کہ یہ عورت کون تھی اور اب کافرستان میں وہ کہاں مل سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''حیرت ہے۔ تمہیں کیسے سب کچھ معلوم ہے حالانکہ یہ سب کچھ انتہائی خفیہ رکھا گیا تھا''...... موہن نے کہا۔

''حیرت کا اظہار کر کے وقت ضائع مت کرو۔ میری بات کا جواب دو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس عورت کا نام شاتری تھا۔ وہ کافرستان کے پرائم منسٹر کی رشتہ دار ہے اور انتہائی تربیت یافتہ ہے۔ پرائم منسٹر صاحب نے ایک نئی ایجنسی بنائی ہے جس کا نام وائٹ برڈز ہے۔ اس وائٹ برڈز کی چیف یہی شاتری ہے۔ شاتری کافرستان کے دارالحکومت

کے کسی فلیٹ میں رہتی ہے۔ اس کے بارے میں تفصیل کا مجھے علم نہیں۔ جوشی کو پرائم منسٹر نے براہ راست فون کر کے شاتری کے بارے میں بتایا اور پھر شاتری جب یہاں پہنچی تو اس نے جوشی کی اسسٹنٹ مایا دیوی کا روپ دھارا اور پھر ایک آدمی ریکس جو پہلے ہی جوشی کے تحت کام کرتا تھا اس نے سائنس دان سے رابطہ کیا۔ سائنس دان بھاری رقم کے عوض خود ہی اپنی رضامندی سے کافرستان جانے پر تیار ہو گیا۔ البتہ شاتری نے اسے لیبارٹری سے باہر نکالنے کا پلان بنایا۔ اس پر عمل جوشی نے کرایا اور پھر شاتری خود بھی اس سائنس دان کے ساتھ کافرستان چلی گئی۔ دوسرے روز جوشی اور مایا دیوی بھی کافرستان چلے گئے تاکہ وہ کسی معاملے میں ملوث نہ ہو سکیں۔ میں اس لئے ان کے ساتھ ملوث اور شامل رہا ہوں کہ میں یہاں سیکنڈ سیکرٹری ہوں اور اس سائنس دان کو معاوضہ میں نے ادا کرنا تھا''...... موہن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''شاتری کو کافرستان میں کیسے تلاش کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''مجھے مزید تو معلوم نہیں ہے کیونکہ شاتری بہت ریزرو اور سرد مزاج عورت تھی۔ وہ کھل کر بات ہی نہیں کرتی تھی۔ اس کا انداز بھی بے حد تحکمانہ تھا۔ بہرحال اس نے خود ہی باتوں کے درمیان ذکر کیا تھا کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا زیادہ تر شارم کلب میں ہے اور شارم کلب کافرستانی دارالحکومت کا سب سے معروف کلب ہے جہاں

انتہائی اعلیٰ طبقے کے افراد اٹھتے بیٹھتے ہیں“...... موہن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اور جوشی کہاں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا اب بھی اس سے رابطہ ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ وہ اور مایا دیوی دونوں وزارت خارجہ سیکرٹریٹ میں ہیں۔ ابھی ان کی کسی اور ملک میں تعیناتی نہیں ہوئی“...... موہن نے جواب دیا۔

”اوکے۔ تم نے چونکہ سب کچھ سچ بتا دیا ہے اس لئے میں اپنا وعدہ پورا کر رہا ہوں لیکن چونکہ تم نے پاکیشیا کے سائنس دان کے اغوا میں عملی طور پر حصہ لیا ہے اس لئے تمہیں اس کی ہلکی سی سزا دی جائے گی“...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”وہ۔ وہ سارا کام تو انہوں نے کیا ہے اور پھر سائنس دان تو اپنی رضامندی سے گیا ہے“...... موہن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اس لئے تو تمہیں معمولی سزا دی جائے گی“...... عمران نے کہا۔

”اسے ہاف آف کر کے کسی پارک میں ڈال دو“...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”سزا کیا دینی ہے ماسٹر“...... جوانا نے پوچھا۔

”اتنی سزا ہی کافی ہے۔ بہرحال یہ سفارت خانے سے متعلق

ہے“...... عمران نے جواب دیا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہو رہا تھا۔ بلیک زیرو سے سلام دعا کے بعد وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

”کیا ہوا عمران صاحب۔ جوانا کسے اٹھا لایا تھا“...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

”ویری گڈ۔ اس بار تو جوانا واقعی کام کر رہا ہے“...... بلیک زیرو نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

”اس بار تو سارا کام ہی سنیک کلرز کر رہے ہیں۔ ہم تو محض شامل باجا ہیں“...... عمران نے کہا۔

”شامل باجا۔ وہ کیا ہوتا ہے“...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

”ارے۔ تمہیں اس خوبصورت بات کا پس منظر معلوم نہیں ہے۔ حیرت ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس وقت یاد نہیں ہے۔ آپ بتا دیں“...... بلیک زیرو نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

”شادی بیاہ پر بینڈ باجا بجایا جاتا ہے۔ اس میں ایک بڑا سا بگل بھی ہوتا ہے۔ یہ اتنا بڑا ہوتا ہے کہ اسے مسلسل پھونک مار کر بجایا نہیں جا سکتا اس لئے وقفے وقفے سے پھونک ماری جاتی ہے۔ اسے شامل باجا کہتے ہیں۔ مین کام تو دوسرے ساز کر رہے ہوتے

ہیں یہ صرف ساتھ شامل ہوتا ہے حالانکہ بظاہر سب سے بڑا وہی نظر آتا ہے۔ یہاں کام تو جوانا اور ٹائیگر کر رہے ہیں جبکہ ہم شامل باجا ہیں''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اس بار واقعی ہم شامل باجا ہیں۔ لیکن اب جبکہ سکرین پر سے کافی دھند چھٹ چکی ہے تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس بار ناٹران کے ستارے مسلسل گردش میں رہے ہیں اس لئے اس کے ذریعے کوئی کام بھی نہیں ہو سکا اس لئے میرا خیال ہے کہ ٹائیگر کو وہاں بھیجا جائے''...... عمران نے کہا۔

''آپ خود وہاں چلے جائیں۔ معلومات بھی حاصل کر لیں اور کام بھی مکمل کر آئیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کافرستان کے حکام لازماً پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تاک میں ہوں گے۔ چنانچہ سیکرٹ سروس اور پاور ایجنسی کے ساتھ ساتھ اور بھی نئی ایجنسیاں وہاں ہماری کھوج میں ہوں گی اس لئے میرا خیال ہے کہ اس بار ہم ان کی چال ان پر ہی الٹ دیں۔ میں ٹیم کے ساتھ جا کر ادھر ادھر بھاگتا رہوں جبکہ سنیک کلرز مین مشن پر کام کریں۔ اس طرح کام آسانی سے ہو جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''یہ نئی ایجنسی وائٹ برڈز لازماً انتہائی تربیت یافتہ ہوگی۔ کیا یہ

سنیک کلرز کے قابو آ جائے گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اگر اس سپاٹ کا تعین ہو جائے جہاں ڈاکٹر مجید اور میگانم وھات موجود ہے تو پھر یہ کام یہ لوگ آسانی سے کر لیں گے''۔ عمران نے کہا۔

''لیکن سپاٹ کا علم کیسے ہوگا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''دیکھو۔ شاید ماسٹر معلومات حاصل کر لے''...... عمران نے کہا۔

''اس سے تو دو روز بعد بات ہوگی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ایک آدھ دن سے کوئی فرق نہیں پڑتا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرشناس انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقہ تھا اور ان پہاڑیوں پر انتہائی گھنے جنگلات بھی تھے۔ کرشناس ناپال کی سرحد سے تقریباً پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک پہاڑی علاقہ تھا۔ یہاں کرشناس نام کا گاؤں قدیم زمانے سے چلا آ رہا تھا جسے اب ٹاؤن کا درجہ حاصل ہو گیا تھا کیونکہ اس کے ارد گرد انتہائی قیمتی لکڑی کے انتہائی گھنے جنگلات موجود تھے اور کافرستانی حکومت کی سرپرستی میں یہ لکڑی جنگلات سے باقاعدہ ایک پلان کے تحت کاٹی اور فروخت کی جاتی تھی اور اس لکڑی کے سودے کرشناس میں ہوتے تھے اور کرشناس سے یہ لکڑی ٹرکوں کے ذریعے ناپال لے جائی جاتی تھی کیونکہ ناپال کرشناس سے بے حد قریب تھا اور پھر ناپال سے یہ لکڑی پوری دنیا میں پہنچا دی جاتی تھی۔

اس لکڑی کا نام پلورگ تھا۔ پلورگ لکڑی کا استعمال ایسے

پراجیکٹ میں ہوتا تھا جسے انتہائی مضبوط بنایا جانا مقصود ہو کیونکہ پلورگ لکڑی کا ریشہ اس قدر مضبوط تھا کہ میگا پاور بم بھی اس پر کوئی اثر نہ کرتا تھا۔ اسے کاٹنے اور مختلف شکلیں دینے کے لئے خصوصی قسم کے فولادی آرے بنائے گئے تھے۔ یہ لکڑی پوری دنیا میں پہنچتی تھی اس لئے کرشناس میں ہر وقت لکڑی کے بڑے ڈیلرز اور خریدار آتے جاتے رہتے تھے۔

کرشناس پہنچنے کے لئے ایک خصوصی سڑک ملحقہ بڑے شہر راجہ نگر تک نکالی گئی تھی اور کرشناس آنے جانے کا واحد ذریعہ یہی سڑک تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس سڑک پر ہر وقت لکڑی سے بھرے ہوئے ٹرک، خالی ٹرک، بسیں، کاریں اور جیپیں وغیرہ چلتی نظر آتی تھیں۔ کرشناس چونکہ کافی بلندی پر تھا اس لئے عام کاریں یہاں نہیں آتی جاتی تھیں۔ زیادہ تر سفر جیپوں میں ہی کیا جاتا تھا۔ ویسے بھی یہ جنگلات انتہائی خوبصورت تھے اور ان میں جنگلی درندے بھی نہیں پائے جاتے تھے اس لئے یہاں کافرستان، ناپال، باچان اور یورپ سے قدرتی مناظر کو پسند کرنے والے سیاح مرد اور عورتیں بھی کافی تعداد میں آتے جاتے رہتے تھے۔ یہاں ایک پہاڑی چوٹی پر حکومت کا ایئر فورس کا بھی ایک خصوصی اڈا تھا جہاں سے ناپال کو چیک کیا جاتا تھا۔ اس اڈے کے بلند و بالا ٹاور پر دوسری مشینری کے ساتھ ساتھ ایسے آلات بھی لگائے گئے تھے جن کی مدد سے کرشناس شہر اور اس کے ارد گرد کے علاقے کی باقاعدہ اور

مسلسل مانیٹرنگ کی جاتی تھی کیونکہ یہاں انتہائی قیمتی لکڑی کی چوری عام سی بات تھی۔ لکڑی چور لکڑی اٹھا کر باپال کی سرحد پار کر جاتے تھے اور پھر انہیں پکڑنا ناممکن ہو جاتا تھا اس لئے کرشناس اور اس کے اردگرد کے علاقے کی چوبیس گھنٹے مسلسل نگرانی کی جاتی تھی لیکن یہ نگرانی صرف لکڑی چوری تک محدود تھی۔

حکومت کافرستان نے دو سال قبل یہاں کرشناس سے شمال کی طرف ایک پہاڑی کے نیچے خفیہ لیبارٹری بنائی تھی۔ اس لیبارٹری کو خفیہ رکھنے کا خصوصی انتظام کیا گیا تھا اور اس کا راستہ ایئر فورس کے اسپاٹ کے ذریعے بنایا گیا تھا اور یہاں آمد و رفت خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہی ہو سکتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس لیبارٹری کو کافرستان کی سب سے محفوظ لیبارٹری سمجھا جاتا تھا۔

کرشناس اور اس کے اردگرد کے علاقے میں پولیس کا باقاعدہ انتظام تھا۔ پولیس چیف کا ہیڈکوارٹر کرشناس میں ایک بڑی عمارت میں تھا اور پولیس کو یہاں ہر قسم کے اختیارات دیئے گئے تھے۔ حتیٰ کہ انہیں یہ اختیار بھی حاصل تھا کہ وہ لکڑی چوروں کو بغیر کسی پوچھ گچھ کے گولیوں سے اڑا سکتے تھے۔ پولیس کا یہ نظام کرشناس شہر سے لے کر رام نگر تک اور اردگرد تمام پہاڑیوں اور جنگلات تک پھیلا ہوا تھا۔ پولیس چیف کا نام مادھو لال تھا۔ مادھو لال اسی علاقے کا رہنے والا تھا۔ اس کا جسم پہاڑی علاقوں میں رہنے والوں کی طرح انتہائی مضبوط تھا۔ ویسے بھی وہ خاصا دلیر اور بہادر

آدمی تھا۔ چونکہ مزاجاً وہ بے حد سخت اور ڈسپلن کا پابند تھا اس لئے اس کے ماتحت بھی چوکنا اور ڈسپلن پر کاربند تھے کیونکہ پولیس چیف مادھو لال معمولی سی غلطی اور کوتاہی پر انتہائی سخت سزا دیتا تھا جبکہ اچھا کام کرنے والوں کو وہ نقد انعامات دینے کا عادی تھا اس لئے یہاں پولیس کا نظام بے حد سخت تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں جرائم کی شرح بے حد کم تھی۔ پولیس چیف مادھو لال اپنی مخصوص جیپ پر گشت کر کے واپس ہیڈکوارٹر میں اپنے آفس میں آ کر بیٹھا ہی تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"پولیس چیف کرشناس بول رہا ہوں"...... پولیس چیف نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سپیشل سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر فرام دس اینڈ۔ پرائم منسٹر صاحب سے بات کرو"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو مادھو لال بے اختیار اچھل پڑا۔ یہ اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا کہ اس کی بات ملک کے پرائم منسٹر سے ہو رہی تھی۔

"یس سر۔ یس سر۔ میں مادھو لال بول رہا ہوں سر۔ کرشناس سے سر۔ میں یہاں پولیس چیف ہوں سر"...... مادھو لال نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ یہاں کرشناس میں حکومت کی ایک خفیہ لیبارٹری موجود ہے"۔ دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی

''یس سر۔ لیکن سر صرف مجھے معلوم ہے سر کیونکہ خصوصی طور پر یہ حکم دیا گیا تھا کہ اسے خفیہ رکھا جائے سر اس لئے میں نے کسی کو اس بارے میں نہیں بتایا تھا سر''...... مادھو لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ اب سنو۔ حکومت کافرستان کا ایک انتہائی اہم پراجیکٹ اس لیبارٹری میں مکمل ہو رہا ہے اور اس پراجیکٹ کی حفاظت کے لئے حکومت کی ایک خفیہ ایجنسی وائٹ برڈز یہاں کرشناس میں رہے گی کیونکہ خطرہ ہے کہ غیر ملکی ایجنٹ اس پراجیکٹ کو تباہ کرنے کی غرض سے کرشناس پہنچ سکتے ہیں اس ایجنسی کی چیف ایک خاتون ہے مادام شاتری۔ وہ تم سے ملاقات کرے گی۔ جب تک یہ پراجیکٹ مکمل نہیں ہو جاتا تم اور تمہاری پولیس فورس شاتری کے تحت رہے گی اور تم نے ان کا حکم اس انداز میں ماننا ہے جیسے تم اپنے افسران بالا کا حکم مانتے ہو''...... دوسری طرف سے بھاری لہجے میں کہا گیا۔

''یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر''...... مادھو لال نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مادام شاتری ایک گھنٹے بعد کرشناس پہنچ رہی ہیں۔ کوئی شکایت نہیں ہونی چاہئے ورنہ تم اپنی پوری پولیس فورس سمیت زندہ دفن کر دیئے جاؤ گے''...... پرائم منسٹر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مادھو لال نے ڈھیلے ہاتھوں

سے رسیور رکھا اور پھر ہتھیلی سے پیشانی پر آ جانے والا پسینہ صاف کرنے لگا۔ اس کا پورا جسم پسینے میں بھیگ گیا تھا کیونکہ یہ اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا کہ اس نے براہ راست پرائم منسٹر سے بات کی تھی ورنہ اس کی بات صرف رام نگر کے پولیس چیف کی حد تک ہوتی تھی جو اس کا انچارج تھا۔ اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک سپاہی نے اندر داخل ہو کر اسے باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

''رامو۔ ایک خاتون ایک گھنٹے بعد یہاں آئے گی۔ جیسے ہی وہ آئیں تم نے مجھے اطلاع دینی ہے تاکہ میں باقاعدہ ان کا استقبال کر کے انہیں یہاں لے آؤں۔ وہ دارالحکومت کی بہت بڑی افسر ہیں''...... مادھو لال نے کہا۔

''یس سر''...... رامو نے جواب دیا اور پھر وہ مڑ کر واپس چلا گیا۔ اب مادھو لال بیٹھا ان غیر ملکی ایجنٹوں کے بارے میں سوچ رہا تھا جن کی وجہ سے یہاں ایسے غیر معمولی انتظامات کئے جا رہے تھے اور پھر ایک گھنٹہ نہیں بلکہ تین گھنٹوں کے بعد رامو نے اسے اطلاع دی کہ ایک ہیلی کاپٹر عمارت کے احاطے میں اتر رہا ہے تو وہ سمجھ گیا کہ وہ خاتون جس کا نام شاتری تھا اس ہیلی کاپٹر پر آئی ہو گی۔ چنانچہ وہ اٹھ کر تیزی سے بھاگا اور پھر جب وہ احاطے میں پہنچا تو واقعی وہاں ایک فوجی ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی جس نے جینز کی پینٹ اور

لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی، جس کی ناک میں چھوٹی سی نتھلی اور کانوں میں ٹاپس تھے باہر آ گئی اور مادھو لال سمجھ گیا کہ یہ اس مادام کی سیکرٹری ہو گی اس لئے وہ وہیں کھڑا مادام کے باہر آنے کا انتظار کرتا رہا۔ اس نے اس نوجوان لڑکی کو نظرانداز کر دیا تھا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر سے ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان جس کے جسم پر سوٹ تھا باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کا دروازہ بند کر دیا۔

''کون ہے پولیس چیف''...... اس نوجوان نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''میں مادھو لال۔ لیکن مادام تشریف نہیں لے آئیں''...... مادھو لال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کون مادام''...... اس آدمی نے مادھو لال کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''پرائم منسٹر صاحب نے فون کر کے کہا تھا کہ مادام شاتری تشریف لائیں گی''...... مادھو لال نے جواب دیا تو وہ لڑکی بے اختیار مسکرا دی۔

''یہی ہیں مادام شاتری''...... اس سوٹ والے نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ۔ یہ۔ مم۔ مگر۔ اچھا۔ اچھا۔ مگر''...... مادھو لال اس بری طرح سے گڑبڑا گیا کہ اس کے منہ سے الفاظ بھی پوری طرح نہ

نکل رہے تھے۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ مادام کسی بوڑھی عورت کو کہا جاتا ہے۔ کیا اس لئے حیران ہو رہے ہو''...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادھو لال نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے شاتری کو باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

''شکریہ۔ آؤ تمہارے ساتھ تفصیل سے باتیں ہونی ہیں''۔ شاتری نے مسکراتے ہوئے سر ہلا کر سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں مادھو لال کے آفس میں پہنچ گئے۔

''آپ کیا پینا پسند فرمائیں گی''...... مادھو لال نے پوچھا۔

''کچھ نہیں۔ ہم ڈیوٹی پر ہیں اور سنو۔ اب تم یہ تکلف ختم کر دو۔ تمہارے بارے میں ہم نے مکمل معلومات حاصل کر لی ہیں۔ تم ایماندار، فرض شناس اور ڈسپلن میں انتہائی سخت آدمی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ کرشناس اور اس کے ارد گرد علاقے میں تمہاری پولیس فورس نے جرائم کی شرح بے حد کم کر دی ہے''...... شاتری نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادھو لال کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''آپ کی مہربانی مادام۔ آپ جو حکم دیں گی میں اور میری پولیس فورس اس کی فوراً اور مکمل تعمیل کرے گی''...... مادھو لال نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یہاں اس عمارت میں ایک کمرہ ہمیں آفس کے لئے چاہئے جہاں فون بھی موجود ہو''...... شاتری نے کہا۔

"مادام علیحدہ عمارت میں کیوں نہ ہیڈکوارٹر بنایا جائے"۔ شاتری کے ساتھ بیٹھے ہوئے سوٹ والے آدمی نے کہا۔

"نہیں جوگندر۔ یہ پولیس ہیڈکوارٹر ہے اس لئے ان غیر ملکی ایجنٹوں کو اس کا تصور بھی نہ ہو گا کہ ہم یہاں بھی ہو سکتے ہیں۔ اگر انہیں ہمارے بارے میں کسی طرح معلومات مل بھی گئیں تب بھی وہ ہمیں علیحدہ کسی عمارت میں تلاش کرتے رہیں گے"۔شاتری نے کہا

"یس مادام"...... جوگندر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ آپ کو کمرہ مل جائے گا فون سمیت اور کوئی حکم"...... مادھو لال نے کہا۔

"ہمیں اس عمارت میں آنے جانے کے لئے کسی ایسے راستے کی ضرورت ہے جہاں سے ہم بغیر روک ٹوک کے آ جا سکیں۔ کیا کوئی ایسا انتظام ہے یہاں"...... شاتری نے کہا۔

"جی ہاں۔ جو کمرہ آپ کو دیا جائے گا وہ علیحدہ پورشن میں ہے اور اس کا بیرونی راستہ بھی الگ ہے۔ میں یہ پورا پورشن ہی آپ کو دے دوں گا"...... مادھو لال نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم یہ انتظام کراؤ۔ میرے آدمی رام نگر میں پہنچ گئے ہوں گے۔ میں پہلے جوگندر کے ساتھ اس لئے یہاں آئی تھی تاکہ تمام انتظامات مکمل کئے جا سکیں۔ اب میں انہیں لے کر ایک گھنٹے بعد واپس آؤں گی"...... شاتری نے کہا تو مادھو لال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ وہ ابھی آیا تھا اور اس نے آتے ہی بلیک زیرو کو چائے بنانے کا کہہ دیا تھا اس لئے بلیک زیرو کچن میں گیا ہوا تھا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راما کلب"...... رابطہ ہونے پر دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر سے بات کراؤ۔ میں ولنگٹن سے مائیکل بول رہا ہوں"......عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ماسٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ماسٹر کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں ولنگٹن سے۔ اپنے سپیشل نمبر پر کتنی دیر بعد

پہنچ جاؤ گے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ آپ۔ پانچ منٹ بعد بات ہو سکے گی''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو چائے کے دو کپ اٹھائے واپس آ گیا۔ اس نے ایک کپ عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا اٹھائے ہوئے اپنی مخصوص کرسی کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے کپ اٹھایا اور چائے کا ایک گھونٹ لے کر کپ واپس میز پر رکھ دیا۔

''اس قدر اچھی چائے بنانے لگے ہو کہ اگر ٹی سٹال کھول لو تو لاکھوں روپے کماؤ''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''میرے ٹی سٹال پر صرف آپ نے ہی چائے پینے آنا ہے اور آپ تو ازلی مفلس اور قلاش ہیں اس لئے آپ سے چائے کا معاوضہ مانگنا ہی شرمندہ ہونے والی بات ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اس مفلسی اور قلاشی کے خاتمے کے لئے تو تمہیں ٹی سٹال بنانے کا مشورہ دے رہا ہوں''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ میرے ٹی سٹال بنانے سے آپ کی مفلسی کیسے دور ہو جائے گی''...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''تمہاری جگہ سلیمان کو مل جائے گی اور سلیمان تمہاری طرح کنجوس ثابت نہیں ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''مجھ سے تو آپ کو پھر بھی چیک مل جاتا ہے سلیمان نے تو آپ کو ایک روپیہ بھی نہیں دینا۔ سب اپنے حساب کتاب میں کاٹ لینا ہے''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ پھر تو تمہارا دم غنیمت ہے اور تم اچھی چائے بنانی جانتے ہی نہیں ہو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ماسٹر بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ماسٹر کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ کیا ہوا۔ کوئی مثبت رپورٹ۔ رقم تو تمہیں مل گئی ہو گی''...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسی روز مل گئی تھی۔ بے حد شکریہ۔ آپ جس طرح رقم دینے میں کھرے ہیں اس طرح آپ کا کام ہمیں ہر صورت میں کرنا پڑتا ہے''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''اچھا۔ کیا کام ہوا ہے۔ بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''پاکیشیائی سائنس دان کو کافرستان کی سب سے محفوظ لیبارٹری کرشناس پہنچا دیا گیا ہے اور وہ دھات بھی وہاں بھجوا دی گئی ہے''...... ماسٹر نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیسے معلوم ہوا۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے ڈاکٹر مجید کو ایک لڑکی شاتری نے جوشی کے ساتھ مل کر اغوا کرایا تھا۔ شاتری موجودہ پرائم منسٹر کی عزیزہ ہے اور کمانڈو ایکشن کی تربیت یافتہ ہے۔ پرائم منسٹر صاحب نے ایک نئی ایجنسی قائم کی ہے جس کا نام وائٹ برڈز رکھا گیا ہے۔ اس کی چیف شاتری ہے۔ شاتری کو چونکہ پاکیشیا میں کوئی نہیں جانتا تھا اس لئے سائنس دان کو اغوا کرنے کا کام اسے سونپا گیا۔ جوشی کے ساتھ مل کر اس نے کام کیا اور پھر جوشی کو بھی واپس کافرستان بلا لیا گیا اور شاتری کے کہنے پر جوشی کو اس کی ایجنسی میں شفٹ کر دیا گیا اور مجھے جوشی کو اس کی پسندیدہ خصوصی کاک ٹیل شراب جس میں خصوصی پاؤڈر ڈالا جاتا ہے پلا کر اس سے معلومات حاصل کرنا پڑیں۔ یہ معلومات کل اس سے لی گئی تھیں۔ آج جوشی شاتری اور اس کے ساتھیوں سمیت کرشناس چلا گیا ہے۔ مجھے چونکہ آپ کا فون نمبر معلوم نہیں تھا اس لئے مجھے آپ کی کال کا انتظار کرنا پڑا"...... ماسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہاں کرشناس میں تمہارا کوئی اڈا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ میں نے صرف نام سنا ہوا ہے۔ میں وہاں کبھی نہیں گیا۔ ویسے اتنا معلوم ہے کہ یہ پہاڑی علاقہ ہے جس پر انتہائی گھنے جنگلات ہیں۔ ان جنگلات سے انتہائی قیمتی لکڑی جسے پلورگ کہا جاتا ہے حاصل ہوتی ہے اور حکومت کافرستان یہ لکڑی

کٹواتی اور فروخت کرتی ہے اس لئے اس لکڑی کے ٹھیکیدار اور خریدار ہی وہاں جاتے ہیں۔ مجھے تو بس اتنا ہی معلوم ہے"۔ دوسری طرف سے جواب دیتے ہوئے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"لائبریری سے کافرستان کا تفصیلی نقشہ لے آؤ"...... عمران نے رسیور رکھ کر بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو اٹھ کر لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک رول شدہ نقشہ تھا۔ اس نے نقشہ کھول کر اسے عمران کے سامنے میز پر پھیلا دیا اور عمران نقشے پر جھک گیا۔ پھر اس نے بال پوائنٹ سے نقشے کے ایک کنارے پر دائرہ لگایا۔

"یہ ہے کرشناس اور یہاں سے ناپال کی سرحد بے حد قریب ہے"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر نے بھی یہی بتایا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اب ہمیں ناپال کی طرف سے وہاں جانا ہوگا لیکن پہلے ہمیں وہاں کے بارے میں تفصیل معلوم ہونی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"کیسی تفصیل"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"وہاں کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں۔ حکومت نے وہاں لازماً انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے ہوں گے اور یہ بھی ہو

سکتا ہے کہ وہاں انہوں نے حفاظت کے دو تین سرکل بنائے ہوں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ناپال میں فارن ایجنٹ وکرم کو فون ملاؤ بطور ایکسٹو''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جبکہ عمران کی نظریں مستقل نقشے پر جمی ہوئی تھیں۔

''وکرم بول رہا ہوں''...... رابطہ ہونے پر ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''چیف بول رہا ہوں''...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''لیس چیف''...... وکرم کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر بلیک زیرو سے رسیور لے لیا۔

''تم کبھی کافرستان کے علاقے کرشاس گئے ہو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''نہیں جناب۔ وہ تو ایک عام سا قصبہ ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''وہاں حکومت کافرستان نے کوئی خفیہ لیبارٹری بنائی ہے۔ اس بارے میں تمہیں معلوم ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''لیس سر۔ اس بارے میں رپورٹ مجھے ملی تھی کیونکہ مشینری ناپال کے راستے ہی وہاں جاتی رہی ہے لیکن ایسی لیبارٹریاں تو بنتی رہتی ہیں''...... وکرم نے جواب دیا۔

''پاکیشیا سے چوری شدہ انتہائی قیمتی دھات اس لیبارٹری میں پہنچائی گئی ہے اور پاکیشیا کے ایک سائنس دان کو بھی اغوا کر کے وہاں پہنچایا گیا ہے اور ہم نے وہ دھات بھی وہاں سے واپس لانی ہے اور اس سائنس دان کو بھی''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے چیف۔ میں کام شروع کر دیتا ہوں''...... وکرم نے کہا۔

''نہیں۔ یہ تمہارا کام نہیں ہے۔ میں عمران کی سرکردگی میں ٹیم وہاں بھیج رہا ہوں۔ تم اس دوران کسی آدمی کو بھیج کر وہاں کے بارے میں تفصیلی حالات معلوم کراؤ۔ وہاں ٹیم کی رہائش اور جیپوں وغیرہ کے انتظامات بھی کراؤ اور معلوم کراؤ کہ وہاں کس قسم کے حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''لیس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''عمران تم سے خود رابطہ کر لے گا''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ آپ کو ماسٹر کی بات پر یقین آ گیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یہاں کافرستانی سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری نے بھی شاتری کا نام لیا ہے اور ماسٹر نے بھی شاتری کا ہی نام لیا ہے اس لئے اس کی بات پر مجھے یقین آ گیا ہے''...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ فون کا

رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رانا ہاؤس''...... رابطہ ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں۔ ناپال کی سرحد کے قریب کافرستان میں پہاڑی علاقے جہاں انتہائی گھنے جنگلات ہیں ایک مشن مکمل کیا جانا ہے۔ اس مشن میں تم، جوانا اور ٹائیگر تینوں میرے ساتھ جاؤ گے اس لئے تم خود بھی تیار رہو اور جوانا کو بھی تیار رہنے کا کہہ دو''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''تو اس بار واقعی آپ سنیک کلرز کے ساتھ مل کر مشن مکمل کریں گے''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ کیا حرج ہے۔ یہ مشن انہوں نے ہی شروع کیا تھا۔ اس کا انجام بھی ان کے ہاتھوں ہی ہونا چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''اور مجھے اس مشن کی رپورٹ کون دے گا''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ارے اچھا ہوا۔ تم نے یاد دلا دیا۔ بغیر رپورٹ کے تو تم نے مجھے چیک ہی نہیں دینا تھا۔ چلو تمہاری رپورٹ کے لئے میں جولیا کو ساتھ لے جاتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اکیلی جولیا شاید آپ کے ساتھ نہ جائے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کیوں۔ وجہ''...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے آپ دونوں کی وہاں لڑائی ہوتی رہنی ہے اس لئے بیچ بچاؤ کرانے والا صفدر تو ساتھ ہونا چاہئے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ واقعی۔ چلو ٹھیک ہے۔ صفدر کو بھی ساتھ لے لیتے ہیں۔ اب تو ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا۔

''اگر صفدر اور جولیا دونوں جائیں گے تو پھر باقی فارن ٹیم نے کیا قصور کیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تو تم چاہتے ہو کہ ٹیم پوری ہو جائے لیکن میں تو اس لئے انہیں ساتھ نہیں لے جا رہا تاکہ حکومت کافرستان کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکے کہ ہم وہاں گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ سب آپ کو ہی جانتے ہیں اور آپ بہرحال ساتھ جا رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ اب تم بہرحال چیف ہو اور تم سے تو پاکیشیا کا صدر ایک طرف ایکریمیا جیسی سپر پاور کا صدر بھی ڈرتا ہے تو بے چارہ علی عمران کس قطار شمار میں ہے''...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا سے انتہائی قیمتی ترین سائنسی دھات کافرستان نے چرا لی ہے اور ساتھ ہی یہاں کے ایک سائنس دان کو بھی اغوا کرا لیا ہے۔ اس دھات اور سائنس دان کو واپس لانے کے لئے عمران کی سرکردگی میں دو ٹیمیں بھیجی جا رہی ہیں''...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''یس چیف۔ کون سی دو ٹیمیں''...... جولیا نے کہا۔

''ایک ٹیم ٹائیگر، جوزف اور جوانا پر مشتمل ہے۔ اسے بھی عمران ہی لیڈ کرے گا اور دوسری ٹیم تمہارے ساتھ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کی ہو گی۔ تمہیں بھی عمران ہی لیڈ کرے گا''...... عمران نے کہا۔

''کیا یہ ضروری ہے چیف کہ ٹائیگر، جوانا اور جوزف کو بھیجا جائے''...... جولیا نے کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے میں احمق ہوں یا مجھے شوق ہے لوگوں کو وہاں بجھوانے کا''...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

''مم۔ مم۔ میرا یہ مطلب نہیں''...... جولیا نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ وہ پہاڑی علاقہ ہے اور وہاں انتہائی گھنے جنگلات ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں کافرستان کی ایک نئی ایجنسی وائٹ برڈز کو بھی خصوصی طور پر بجھوایا گیا ہے اس لئے وہاں ایک ٹیم آسانی سے مشن مکمل نہ کر

سکے گی اور ہم نہیں چاہتے کہ اس دھات کا ایک ذرہ بھی کافرستان کے استعمال میں آ سکے اس لئے یہ مشن انتہائی تیز رفتاری سے مکمل کرنا ہے اس لئے ایسا کیا جا رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے جولیا نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

''جوزف، جوانا اور ٹائیگر کو اس لئے بجھوایا جا رہا ہے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ حکومت کافرستان اس دھات کو بچانے کے لئے یہاں کوئی ٹیم بھیج کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو الجھانا چاہتی ہے اس لئے صدیقی اور اس کے ساتھیوں کی یہاں موجودگی ضروری ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ ٹھیک ہے۔ کب روانگی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''تم خود بھی تیار رہو اور ساتھیوں کو بھی تیار رہنے کے لئے کہہ دو۔ عمران تم سے خود ہی رابطہ کر لے گا''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ جولیا کی بات تو درست تھی۔ آپ خواہ مخواہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو ساتھ لے کر جا رہے ہیں۔ فارن ٹیم ہی کافی تھی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہاں صرف ایک وائٹ برڈز کا ہی سلسلہ نہ ہو گا بلکہ وہاں انتہائی سخت انتظامات کئے گئے ہوں گے۔ ان تینوں سے میں صرف ٹرانسمیٹر پر رابطہ رکھوں گا اور انہیں ہدایات دیتا رہوں گا جبکہ میں

جولیا اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کام کروں گا اور مجھے یقین ہے کہ یہ تینوں وہاں انتہائی تیز رفتاری سے کام کریں گے جبکہ ہم مخالف ایجنٹوں کو آسانی سے الجھا لیں گے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اس سائنس دان کا کیا ہو گا۔ وہ تو اپنی مرضی سے وہاں گیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس نے پاکیشیا سے غداری کی ہے اور اس کی سزا اسے ملے گی۔ اس کی لاش کو وہاں ورندے نوچیں گے''...... عمران کا لہجہ اس قدر سرد ہو گیا تھا کہ بلیک زیرو کے پورے جسم میں سردی کی لہریں سی دوڑتی چلی گئیں۔

حصہ اول ختم شد

سام کو پاکیشیا بھیجا تو وہ مشن مکمل کر کے پاکیشیا سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ مگر کیسے ——؟

☆......ایکسٹو نے جولیا کو ایک مرتبہ پھر سرکس شو دیکھنے کا حکم دے دیا۔ مگر کیوں؟

☆......مجرموں نے ایک ایسی تصویر کے حصول کے لئے عمران کے فلیٹ پر حملہ کر دیا جس سے عمران قطعی لاعلم تھا۔

☆......تنویر کو ریسٹورنٹ میں سوپر فیاض نے گرفتار کیا اور اسے پولیس اسٹیشن بجھوا دیا۔ کیوں ——؟

☆......تنویر نے ایکسٹو کے عتاب سے بچنے کے لئے خاور سے مدد کی درخواست کر دی۔ کیوں ——؟

☆......شوگرانی سفیر کو بازیاب کرانے کے لئے عمران اور سیکرٹ سروس کی خاموش جدوجہد۔

☆......عمران اسرائیلی بحری جہاز پر پہنچا تو میجر سام جہاز کے کپتان کے ساتھ شراب نوشی کر رہا تھا۔ عمران اسرائیلی جہاز پر کیسے پہنچا ——؟

☆......کیا پاکیشیا کے دشمن اپنے مشن میں کامیاب ہو سکے ——؟

☆......کیا شوگران نے پاکیشیا سے تعلقات ختم کر دیئے ——؟

دلچسپ واقعات اور سپنس سے بھرپور ناول۔ (تحریر۔ صفدر شاہین)

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address
arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں قطعی انوکھا اور منفرد انداز کا ناول

مکمل ناول

ہارڈ ٹاسک

☆ جولیا —— پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے دیا اور ایکریمیا کی سرکاری تنظیم گرین فورس کی ممبر بن گئی۔ کیا ایسا ممکن تھا ——؟

☆ جول کراس —— گرین فورس کا سپر ایجنٹ، جس کا دعویٰ تھا کہ وہ کسی بھی مشن میں ناکام نہیں ہوا ——؟

☆ جول کراس —— جو پاکیشیا میں خاص مشن پر آیا اور جولیا بھی اس کے ساتھ بطور لیڈی ایجنٹ آئی تھی۔

☆ وہ لمحہ —— جب جول کراس نے دانش منزل میں گھس کر ایکسٹو پر ریز فائر کر دی۔ پھر کیا ہوا ——؟

☆ وہ لمحہ —— جب جولیا نے چوہان کو گولی مار دی۔ کیا چوہان ہلاک ہو گیا۔

☆ جولیا اور ایکسٹو کے درمیان خوفناک فائٹ۔ پھر کیا ہوا ——؟

☆ وہ لمحہ —— جب ایکسٹو نے جول کراس کے سامنے خود کو بے نقاب کر دیا۔ کیا واقعی ایکسٹو نے نقاب اتار دیا؟ (تحریر۔ خالد نور)

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address
arsalan.publications@gmail.com

بلیک زیرو کا اسرائیل میں بطور ایکسٹو ایک یادگار مشن

مکمل ناول

پاور آف ایکسٹو

زیرو کیمپ — جو پاکیشیا کا بیس کیمپ تھا۔ اس بیس کیمپ پر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے حملہ کر دیا۔ کیوں —؟

زیرو کیمپ — جس پر حملہ کرنے کے لئے ایکسٹو نے جولیا کو کال کی تھی لیکن یہ کال ایکسٹو کی جانب سے نہیں کی گئی تھی۔ پھر ایسا کس نے کیا اور کیوں —؟

چیف ایکسٹو — جو یہ ماننے کے لئے تیار ہی نہیں تھا کہ اس نے ممبران کو بیس کیمپ پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

ڈاگ ایجنسی — جو انتہائی فعال اور نہایت طاقتور مگر خفیہ ایجنسی تھی۔

ڈاگ ایجنسی — جو پوری دنیا سے چھپی ہوئی تھی لیکن عمران نے اپنی ذہانت سے اس بات کا پتہ چلا لیا کہ ڈاگ ایجنسی کا تعلق کس ملک سے ہے۔

بلیک ڈاگ — جس نے اپنے ایک ٹاپ ایجنٹ کو ہر قیمت پر عمران کے اسرائیل پہنچنے پر اسے زندہ پکڑنے کا حکم دے دیا۔ کیوں —؟

بلیک زیرو — جس نے اس مشن کو ایکسٹو کی انا سمجھتے ہوئے ایکسٹو کی حیثیت سے اسرائیل جانے اور ڈاگ ایجنسی کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کر لیا اور عمران نے بھی رضامندی ظاہر کر دی۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے —؟

پرنس چلی — ایک حیرت انگیز کردار۔ جو ہنسی مذاق میں عمران سے بھی کئی جوتے آگے تھا۔

پرنس چلی — جس نے چیف ایجنٹ کے طور پر ایکسٹو کے ساتھ کام کرنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر —؟

ہارڈ بلٹ — ایک ایسی کار جسے تباہ کرنے کے لئے ڈاگ ایجنسی نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا لیکن وہ کار تباہ نہ کر سکے۔ کیوں —؟

ہارڈ بلٹ — جس میں ایکسٹو، پرنس چلی اور اس کا ایک ساتھی موجود تھے۔ اس کار کو میزائل مار مار کر اچھال کر دریا برد کر دیا گیا۔ کیا ایکسٹو، پرنس چلی اور اس کا ساتھی کار سمیت دریا برد ہو گئے۔ یا —؟

وہ لمحہ — جب ڈاگ ایجنسی کے چیف بلیک ڈاگ کو تسلیم کرنا پڑا کہ پاور آف ایکسٹو کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ کیا وہ ایکسٹو سے ڈر گیا تھا۔ یا؟

چیف ایکسٹو — جس نے ڈاگ ایجنسی کو ناکوں چنے چبوانا شروع کر دیئے تھے اور ڈاگ ایجنسی کے ایجنٹس ایکسٹو کو ایک بار اپنے قابو کرنے اور اسے دیکھنے کی حسرت کرتے رہ گئے۔

کیا۔ عمران کی جگہ بلیک ڈاگ، ایکسٹو اور اس کے ساتھی پرنس چلی پر قابو پا کر انہیں اپنا غلام بنا سکا۔ یا؟ ۔ کیا ایکسٹو اسرائیل سے پاکیشیا سے چوری کیا جانے والا فارمولا حاصل کر سکا۔ یا؟ ایک جوڑ توڑ والی انوکھی اور انتہائی یادگار ناول۔

(تحریر۔ ظہیر احمد)

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

600 سے زائد صفحات پر پھیلی ہوئی ایکشن اور سسپنس سے بھرپور کہانی

علی عمران، کرنل فریدی، میجر پرمود اور کرنل زید کا مشترکہ ایڈونچر مشن

سلور جوبلی نمبر

مکمل ناول

ہاٹ لائن

☆ عمران کی اسرائیلی صدر کے ساتھ میٹنگ، اسرائیلی صدر نے عمران کو اسرائیلی لڑکی کے ساتھ شادی کی آفر کردی۔ کیوں۔؟ اور کیا عمران نے یہ آفر قبول کرلی ——؟

☆ اسرائیلی صدر نے اپنی ایجنسیوں کو ہدایت کردی کہ وہ اسرائیل میں آنے والے خطرناک ایجنٹوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں۔ مگر کیوں؟

☆ افریقی ملک کیبون کا خطرناک شہر لیراونی جس پر خطرناک مجرم تنظیم ہاٹ لائن کا کنٹرول تھا اور اس شہر میں کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں پر میزائلوں کی بارش کردی گئی۔ کیا وہ زندہ بچ سکے ——؟

☆ کرنل فریدی نے عمران اور میجر پرمود کو دھمکی دے دی کہ وہ اس مشن پر کام کرنے سے باز رہیں ورنہ انہیں گولیوں سے بھون دیا جائے گا۔ کرنل فریدی نے جب اس دھمکی کو عملی جامہ پہنایا تو کیا نتیجہ برآمد ہوا ——؟

☆ ہاٹ لائن۔ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم۔ جس نے عمران، کرنل فریدی، میجر پرمود، کرنل زید اور کرنل ڈیوڈ جیسے تجربہ کار سیکرٹ ایجنٹوں کو چکرا کر رکھ دیا۔؟

☆ چیکو۔ معصوم اور بھولی بھالی نظر آنے والی حسینہ، ہاٹ لائن کی سفاک اور سنگدل سیکشن انچارج، جو انسانی گوشت کا قیمہ بنا کر افریقہ کے وحشی قبیلے کو کھلا دیتی تھی۔

☆ شالما جنگل۔ افریقہ کا خوفناک، ہیبت ناک اور وحشت ناک جنگل جہاں قدم قدم پر موت نے ڈیرے ڈالے ہوئے تھے۔

☆ اس خوفناک جنگل میں میجر پرمود اور کرنل فریدی کی ٹیموں کے درمیان خونی ٹکراؤ ہوگیا۔ نتیجہ کیا نکلا ——؟

☆ رالکا دیوی۔ شاؤ کا قبیلے کی حسین اور خونی دیوی جس کے قدموں میں عمران کو قربان کیا جانے لگا۔

☆ جوزف نے کرنل فریدی کو گولیاں ماردیں۔ کیا کرنل فریدی ہلاک ہوگیا؟ کرنل فریدی کو گولیاں مارنے کے بعد جوزف نے خود کو بھی گولیوں سے اڑا دیا؟

☆ سلور پلان۔ جس کی وجہ سے عمران، کرنل فریدی، کرنل زید اور میجر پرمود ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوگئے اور وحشی درندوں کی طرح ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑے۔

سطر سطر سسپنس، لفظ لفظ تحیر، صفحہ صفحہ ایکشن، موڑ موڑ موت کی سنسناہٹ، قدم قدم پر بکھرے خونی واقعات۔ جنگل ایڈونچر، ہنگامہ آرائیاں، پل پل بدلتی سچویشنز اور مزاح سے بھرپور ایک لازوال و یادگار اور دلوں پر گہرے نقش چھوڑ دینے والا تہلکہ خیز ناول۔ (تحریر۔ ارشاد العصر جعفری)

خاص نمبر
عمران سیریز
وائٹ برڈز
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ وائٹ برڈز کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی جدوجہد اب نقطہ عروج کی طرف بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے جس طرح خوفناک طوفانی صحرا میں اپنی جانوں پر کھیل کر مشن میں کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کی ۔ایسا صرف وہی کر سکتے تھے لیکن اس بار اس قدر جدوجہد کے باوجود جب وہ خالی ہاتھ رہے اور کامیابی کوئی اور سمیٹ گئے تو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ردعمل کیا تھا اور یہ سب کس طرح ہوا۔ یہ تو ناول پڑھنے پر ہی آپ جان سکیں گے البتہ حسب روایت ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ای میلز اور ان کے جواب ضرور ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طرح بھی کم نہیں ہیں۔

لاہور کینٹ سے حذیفہ حسنی لکھتے ہیں کہ میں بچپن سے آپ کے ناولوں کا مستقل قاری ہوں۔ آپ کے ناول ہرطرح کی فحاشی سے پاک ہوتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں زیادہ شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم چند باتیں بھی شوق سے پڑھتے ہیں کیونکہ اس میں آپ قارئین کے سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ میں بھی اس خط میں چند سوالات کر رہا ہوں۔ امید ہے آپ ان کے تفصیل

سے جواب دیں گے۔ سب سے اہم بات یہ کہ آپ عمران کے ساتھیوں کی کارکردگی عمران کی نسبت بہت کم دکھاتے ہیں۔ قارئین پوچھتے ہیں تو آپ گول مول جواب دے دیتے ہیں۔ اس طرح کرنل فریدی، سلیمان، جوزف اور سر سلطان کو تو عمران کے ایکسٹو کے سیٹ اپ کا علم ہے لیکن باصلاحیت سیکرٹ سروس کے ممبران کو اس کا علم نہیں ہو سکا۔ یہ آخر کیسے ممکن ہے۔ باقی سوالات کا بھی امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔

محترم حذیفہ حسنی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں دس بارہ سوالات اٹھائے ہیں اور سب کا تفصیل سے جواب طلب کیا ہے۔ جب کہ اہم صرف دو سوالات کو قرار دیا ہے۔ آپ کے پہلے سوال کے جواب میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ یقیناً آپ پڑھتے رہتے ہوں گے اور آپ یقیناً جانتے ہوں گے کہ ایک ٹیم کے سب کھلاڑی ایک میچ میں اپنی اپنی کارکردگی دکھانے کی کوشش ضرور کرتے ہیں لیکن نتیجہ نکلنے کے بعد صرف ایک دو کھلاڑیوں کی کارکردگی کو ہی سراہا جاتا ہے۔ صرف وہ کھلاڑی جن کی کارکردگی سے میچ جیتنے میں مدد ملی ہو، یہی پوزیشن عمران اور اس کے ساتھیوں کی بھی ہے۔ کوشش تو سب کرتے ہیں لیکن میچ ونر کارکردگی بہرحال عمران کی ہی سامنے آتی ہے اس لئے عمران کی کارکردگی کو پوری دنیا میں سراہا جاتا ہے۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے۔ آپ کے دوسرے سوال کے جواب میں عرض ہے کہ عمران کے ایکسٹو سیٹ اپ کے بارے میں ٹیم کے باصلاحیت ممبران نے واقف ہونے کی بھرپور کوشش کی تھی۔ ایک ناول دو حصوں میں لکھا گیا تھا جس کے پہلے حصے کا نام ''ایکسٹو'' اور دوسرے حصے کا نام ''ایکسٹو کون'' ہے آپ نے اگر یہ ناول پڑھا ہے تو یقیناً آپ کو معلوم ہو گا کہ ٹیم نے اس کے بعد اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی۔ جہاں تک آپ کے دوسرے سوالات کا تعلق ہے تو یہ سب سوالات کرداروں سے متعلق ہیں کہ عمران کی اماں بی، سر عبدالرحمٰن سے جھلائے ہوئے انداز میں کیوں بولتی ہیں یا کافرستان اور اسرائیل کے صدور اپنی ٹیموں کی ناکامی کے بعد انہیں سزا کیوں نہیں دیتے یا سپیشل ناولوں میں روحوں کا ذکر کیوں آتا ہے۔ روحوں کا تو کوئی تعلق دنیا سے نہیں رہتا وغیرہ وغیرہ تو ان کے جوابات دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے محمد عالم لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول طویل عرصہ سے پڑھ رہا ہوں۔ آپ کے ناولوں میں دنیا کے تقریباً ہر علم کے بارے میں کسی نہ کسی انداز میں معلومات موجود ہوتی ہیں جبکہ آپ لکھنے والے ایک ہیں تو پھر اس قدر معلومات وہ بھی ایسے ایسے علوم کے بارے میں جنہیں عام انسان تو ایک طرف اچھے اچھے عالم نہیں جانتے۔ مثال کے طور پر آپ کے ناول ''ٹاپ مشن'' میں قدیم ترین دور کی مخلوط نوعی مخلوقات کے بارے میں جو معلومات مہیا کی

گئی ہیں انہوں نے پڑھنے والوں کو حیران کر دیا ہے۔ آخر آپ اس قدر متنوع علم بیک وقت کیسے حاصل کر لیتے ہیں۔

محترم محمد عالم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک مختلف علوم کا تعلق ہے تو یہ بات مطالعے کے انداز پر مبنی ہے۔ بعض صاحبان صرف ایک یا دو علوم کو ہی پڑھنا پسند کرتے ہیں اور صرف انہیں ہی ہمیشہ زیر مطالعہ رکھتے ہیں جیسے کسی صاحب کو قدیم تاریخ کا علم پسند ہے وہ صرف قدیم تاریخ پر ہی کتب پڑھتے ہیں باقی علوم کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ جبکہ بعض صاحبان مطالعہ کا متنوع ذوق رکھتے ہیں۔ وہ ایک دو کی بجائے چار پانچ یا آٹھ دس مختلف علوم کے بارے میں پڑھتے ہیں جہاں تک میرا تعلق ہے تو مجھے دنیا کے ہر علم کے بارے میں پڑھنے کا شوق ہے اور دنیا کے ہر سبجیکٹ کی کتابیں میرے زیر مطالعہ رہتی ہیں اس لئے ناولوں میں بھی تقریباً دنیا کے ہر موضوع پر کوئی نہ کوئی بات آپ کو پڑھنے کے لئے مل جاتی ہے۔ ’’ٹاپ مشن‘‘ میں جس قدیم مخلوط نوعی مخلوق کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ یہ سب درست ہے اور اس کے ثبوت بھی دنیا میں جگہ جگہ موجود ہیں جن کی تفصیل کتابوں میں موجود ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جنید احمد حاصل پور منڈی سے لکھتے ہیں۔ میں ہر ماہ آپ کا ناول پڑھتا ہوں۔ خصوصی طور پر آپ کے لکھے ہوئے سپیشل ناول بے حد پسند آتے ہیں۔ آپ کا ناول ’’کروگ‘‘ بے حد پسند آیا لیکن کیا واقعی ایسا فرقہ دنیا میں موجود ہے۔ اگر ہے تو پھر جہالت آخر کیوں نہیں ختم ہوئی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے ملک میں بھی جعلی اور ڈھونگی قسم کے عاملوں نے ڈیرہ جما رکھا ہے۔ یہ لوگوں کو لوٹ رہے ہیں، دہشت گردی بھی یہاں عام ہے اور آخر ان سب کی روک تھام کیوں نہیں کی جا رہی۔

محترم جنید احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ’’کروگ‘‘ ٹائپ کے بے شمار جھوٹے فرقے دنیا میں علانیہ یا خفیہ طور پر کام کر رہے ہیں۔ اصل میں لالچ اور طمع کی پٹی ہماری آنکھوں پر بندھی ہوئی ہے اور ہم دنیا پرستی کی گہری کھائیوں میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ کروگ جیسے جاہلانہ فرقے، جھوٹے اور دکاندار ٹائپ کے عامل اور بابے اور دہشت گرد یہ سب جہالت کی پیداوار ہیں۔ جب تک ہم آنکھوں سے حرص اور طمع کی پٹی نہیں اتاریں گے دین اسلام کی روشنی میں آگے نہیں بڑھ سکتے ایسا ہوتا رہے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے آفتاب احمد خان لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول ہم سب دوستوں کو بے حد پسند ہیں۔ ہمیں سب سے زیادہ آپ کے مطالعہ پر حیرت ہوتی ہے کہ آپ اپنے ناولوں میں دنیا کے ہر موضوع پر لکھتے رہے ہیں۔ آخر اس قدر متنوع مطالعہ آپ کیسے اور کب کر لیتے ہیں۔

محترم آفتاب احمد خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ مطالعہ اور مشاہدہ دونوں کسی بھی لکھنے والے کے لئے خام مال کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر مسلسل مطالعہ نہ کیا جائے اور توجہ سے مشاہدہ نہ کیا جائے تو کوئی نئی چیز نہیں لکھی جا سکتی۔ جہاں تک زیادہ سے زیادہ مطالعے کیسے اور کب کرتا ہوں تو مطالعہ کے لئے بہرحال وقت نکالنا پڑتا ہے اور جہاں تک وقت نکالنے کا تعلق ہے تو وقت ضرور نکالا جا سکتا ہے اگر واقعی مطالعہ کرنے کا شوق موجود ہو۔ جہاں تک متنوع موضوعات کے مطالعہ کا تعلق ہے تو میری یہ شروع سے ہی عادت رہی ہے کہ میں دنیا کے ہر موضوع پر لکھی گئی کتاب وغیرہ شوق و ذوق سے پڑھتا ہوں۔ چاہے وہ کتاب سائنسی موضوع پر ہو یا طب پر، فلسفہ ہو یا افسانہ، مجھے تمام موضوعات بے حد پسند ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

E.Mail.Address

mazharkaleem.ma@gmail.com

شاتری کرشناس کے پولیس ہیڈکوارٹر میں اپنے مخصوص آفس میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے پورے کرشناس میں اپنی ایجنسی کے آٹھ افراد کو اس انداز میں پھیلا دیا تھا کہ باہر سے آنے والے اجنبی افراد کی نگرانی کی جا سکے اور ان میں سے مشکوک افراد کو چیک کیا جا سکے۔ چونکہ کرشناس میں باہر سے آنے والوں کی تعداد خاصی کم تھی اس لئے وہ آسانی سے چیکنگ کر سکتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ شاتری نے پولیس کے اس مانیٹرنگ سسٹم کو بھی اپنے آفس کے ساتھ ملحقہ کمرے میں نصب کرا لیا تھا جس کی مدد سے کرشناس اور اس کے اردگرد کے علاقے میں لکڑی چوروں کو مانیٹر کیا جا سکتا تھا لیکن اب اس سسٹم کے تحت وہ آنے والے غیر ملکی ایجنٹوں کو چیک کرا سکتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر گوپال سے بھی رابطہ رکھا ہوا تھا اور انہیں کہہ دیا

تھا کہ معمولی سے معمولی بات بھی اس تک پہنچائی جائے۔

کرشاس میں موجود ایئر فورس کے اڈے پر بھی اس کے حکم پر ریڈ الرٹ کر دیا گیا تھا اور اس پورے علاقے میں ہیلی کاپٹروں کی انتہائی سختی سے چیکنگ کی جا رہی تھی۔ یہ تمام انتظامات کرنے کے بعد شاتری اپنے آفس میں اطمینان بھرے انداز میں بیٹھی ہوئی تھی کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... شاتری نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''جوگندر بول رہا ہوں مادام۔ ایک ناپالی کو چیک کیا گیا ہے۔ وہ یہاں لیبارٹری کے انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے''...... دوسری طرف سے اس کے نمبر ٹو کی آواز سنائی دی۔

''وہ کہاں سے آیا ہے''...... شاتری نے پوچھا۔

''ناپال سے مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''لیکن خطرہ تو پاکیشیائی ایجنٹوں سے ہے۔ ناپال کا اس معاملے سے کیا تعلق''...... شاتری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مادام۔ اس آدمی کو اغوا کر کے اس سے تفصیلی پوچھ گچھ ہونی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے خصوصی طور پر اس ناپالی کو یہاں بھجوایا ہو''...... جوگندر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے خاموشی سے ہیڈ کوارٹر لے آؤ''...... شاتری

نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''پاکیشیائی ایجنٹوں کو تو علم ہی نہیں ہے کہ ڈاکٹر مجید کہاں گیا ہے۔ پھر ناپالیوں کا اس سے کیا تعلق''...... شاتری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسے اطلاع دی گئی کہ مطلوبہ آدمی بڑے ہال میں پہنچ چکا ہے تو وہ اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی اس ہال کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ہال میں جوگندر کے ساتھ ساتھ ایک اور آدمی جوگو بھی موجود تھا۔ ایک پستہ قد لیکن مضبوط جسم کا آدمی کرسی پر رسی سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔

''کیسے بے ہوش کیا ہے اسے''...... شاتری نے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''پشت سے سر پر راڈ مارا گیا ہے مادام''...... جوگندر نے جواب دیا۔

''اس کی تلاشی لی ہے''...... شاتری نے پوچھا۔

''یس مادام۔ اس کی جیبوں میں کرنسی نوٹوں اور اس کے سیاحتی کارڈ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ کارڈ کے مطابق یہ سیاح ہے اور ناپال کے دارالحکومت سے نکلنے والے ایک اخبار کا رپورٹر ہے۔ کارڈ کے مطابق اس کا نام ونیدر سنگھ ہے''...... جوگندر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس بات کی تصدیق کراؤ کہ یہ صحافی ہے یا نہیں''...... شاتری

نے کہا۔

"میں نے کر لی ہے اور انہوں نے تصدیق کر دی ہے"۔ جوگندر نے جواب دیا۔

"پھر تمہیں اس پر کس بات کا شک ہے۔ صحافی تو اکثر ایسے کھوج لگاتے رہتے ہیں"...... شاتری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ اس نے ایک ہوٹل کے ویٹر کو خاصی بڑی رقم دے کر اس سے پوچھا کہ یہاں لیبارٹری کہاں ہے اور اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے کیا انتظامات ہیں۔ ویٹر نے اسے بتایا کہ یہ معلومات اسے یہاں کے ایک کاروباری ادارے سنگھ سپلائرز سے مل سکتی ہیں کیونکہ سنگھ سپلائرز نہ صرف ایئر فورس اڈے بلکہ پولیس ہیڈکوارٹر کو بھی شراب اور ایسی ہی دوسری ضرورت کی چیزیں سپلائی کرتے ہیں اور اسی ویٹر نے اسے بتایا کہ اس کا بھائی اس ادارے میں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے اور ان دنوں وہ دارالحکومت میں رہتا ہے جس پر یہ آدمی اس ادارے میں گیا اور اس نے وہاں بھی بھاری رقم دے کر ایک کلرک سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اس کلرک نے اسے رات کو ایک کلب میں ملنے کا وعدہ کیا ہے اس لئے ہم کنفرم ہو گئے کہ یہ ہمارے خلاف کام کر رہا ہے"...... جوگندر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اسے ہوش میں لاؤ"...... شاتری نے کہا تو جوگندر نے ساتھ کھڑے جوگو کو اشارہ کیا اور اس نے آگے بڑھ کر

ایک ہاتھ سے اس آدمی کے بال پکڑ کر اس کا ڈھلکا ہوا سر اوپر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر اس آدمی نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو جوگو اسے چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا۔ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسی سے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو"...... اس آدمی نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی سامنے بیٹھی ہوئی شاتری اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے جوگندر اور ساتھ کھڑے ہوئے جوگو کو دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام ونیدر ہے"...... شاتری نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مگر۔ یہ سب کیا ہے"...... ونیدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں لیبارٹری اور اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کرتے پھر رہے تھے۔ تم نے ایک ہوٹل کے ویٹر کو رقم دے کر اس سے معلومات حاصل کیں اور پھر سپلائی دینے والے ایک ادارے کے کلرک کو بھاری رقم دی"...... شاتری نے کہا۔

"ہاں۔ تم درست کہہ رہی ہو"...... ونیدر نے جواب دیا تو شاتری کے ساتھ ساتھ جوگندر بھی اس کا جواب سن کر بے اختیار

چونک پڑا۔ ان دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید یہ جواب ان کی توقع کے خلاف تھا۔

''کیوں جبکہ قانون کے مطابق ایسا کرنا جرم ہے''...... شاتری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میں نے یہ سب کچھ اپنے اخبار کے فیچر میں چھاپنا ہے۔ مجھے میرے ایڈیٹر نے یہ ٹاسک دیا تھا۔ میں نے ایڈیٹر سے کہا تھا کہ یہ جرم ہے تو اس نے کہا کہ یہ جرم نہیں کیونکہ یہ اوپن لیبارٹری ہے اور یہ کہا کہ اگر کچھ ہوا تو وہ سنبھال لے گا''...... ونیدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا نام ہے تمہارے ایڈیٹر کا''...... شاتری نے پوچھا۔

''وکرم''...... ونیدر نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ونیدر۔ تم ناپالی ہو اور ناپال اور کافرستان کے درمیان انتہائی گہرے دوستانہ تعلقات ہیں جبکہ پاکیشیا اور ناپال کے درمیان ایسے گہرے تعلقات نہیں ہیں اس لئے لامحالہ تمہیں کافرستان کے مقابل پاکیشیا سے ہمدردی نہیں ہو سکتی اس لئے اگر تمہیں بھاری رقم دی جائے، اتنی بھاری کہ تمہاری آئندہ زندگی عیش و عشرت میں گزر سکے تو کیا تم سچ بولنے پر تیار ہو اور یہ بھی بتا دوں کہ تم اس وقت ایک ایجنسی کی تحویل میں ہو اس لئے اگر ہم چاہیں تو تمہاری لاش بھی باہر نہ جا سکے گی۔ یہاں تمہیں ہلاک کر کے تمہاری لاش برقی بھٹی میں ڈال دی جائے گی اور اس کے بعد کسی کو معلوم نہ ہو سکے

گا کہ تم کہاں گئے اور تمہارے ساتھ کیا ہوا۔ ایسی صورت میں تمہارا ایڈیٹر بھی تمہارے لئے یا تمہارے پسماندگان کے لئے کچھ نہ کر سکے گا اس لئے سوچ سمجھ کر جواب دو''...... شاتری نے اچانک انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ونیدر حیرت بھرے انداز میں شاتری کو دیکھنے لگا۔

''کیا تم درست کہہ رہی ہو''...... چند لمحوں بعد ونیدر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں انتہائی سنجیدگی اور انتہائی ذمہ داری کے ساتھ بات کر رہی ہوں''...... شاتری نے جواب دیا۔

''کیا تم واقعی مجھے اتنی رقم دے سکتی ہو کہ میں ناپال چھوڑ کر ایکریمیا چلا جاؤں اور وہاں عیش سے زندگی گزار سکوں''...... ونیدر نے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے۔ تمہیں کتنی رقم چاہئے''۔ شاتری نے کہا۔

''ایک لاکھ ڈالر''...... ونیدر نے جواب دیا۔

''یہ تو بہت بڑی رقم ہے۔ بہرحال یہ رقم بھی مل سکتی ہے بشرطیکہ سب کچھ بتانے کے ساتھ ساتھ تم ناپال واپس جا کر ہمارے لئے کام کرنے کی حامی بھر لو''...... شاتری نے کہا۔

''تمہارے لئے کام۔ کیا مطلب''...... ونیدر نے چونک کر کہا۔

''ہمیں وہاں سے تم فون پر معلومات مہیا کر سکتے ہو''۔ شاتری نے کہا۔

''کیا تم کرشن مہاراج کی قسم کھا کر وعدہ کرتی ہو کہ تم مجھے چھوڑ بھی دو گی اور رقم بھی دو گی''...... ونیدر نے کہا تو شاتری نے بڑے سنجیدہ انداز میں قسم اٹھا لی۔

''ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے تو سنو۔ میرا کوئی تعلق صحافت سے نہیں ہے بلکہ میرا تعلق ایک آدمی وکرم سے ہے۔ وکرم ناپال میں پاکیشیا کا فارن ایجنٹ ہے۔ اسے پاکیشیا سے انتہائی بھاری معاوضہ ملتا ہے۔ اس نے ناپال میں اپنا پورا گروپ بنایا ہوا ہے اور میں بھی اس گروپ میں شامل ہوں۔ وکرم کو پاکیشیا سے اس کے چیف نے کہا کہ وہ کرشناس میں موجود خفیہ لیبارٹری اور وہاں اس کے لئے ہونے والے حفاظتی اقدامات کے بارے میں معلوم کرائے اور خاص طور پر وہاں پہنچنے والی نئی ایجنسی جس کا نام وائٹ برڈز ہے اس کے بارے میں تفصیلات معلوم کرائے جبکہ چیف پاکیشیا سے اس لیبارٹری کے خلاف کام کرنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم ناپال بھجوا رہا ہے اور ٹیم کا سربراہ عمران نامی آدمی ہے۔ چنانچہ وکرم نے یہاں مجھے معلومات کے لئے بھیجا ہے۔ یہ ہے ساری بات''...... ونیدر نے آخرکار ساری بات بتا دی۔

''ٹھیک ہے۔ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم سچ بول رہے ہو۔ اب بولو۔ کیا تم واپس ناپال جا کر ہمارے لئے کام کرو گے۔ تمہیں اس کے لئے ایک لاکھ ڈالر علیحدہ ملیں گے''...... شاتری نے کہا۔

''مجھے کیا کرنا ہو گا''...... ونیدر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے

میں کہا۔ مزید ایک لاکھ ڈالر کا سن کر اس کی آنکھوں میں مسرت کی تیز چمک ابھر آئی تھی۔

''جب یہ پاکیشیائی ٹیم وہاں پہنچے تو تم نے ہمیں فون کر کے اس بارے میں پوری تفصیل بتانی ہے۔ ان کی تعداد، ان کے حلیئے، ان کے کاغذات اور پھر جب وہ وہاں سے یہاں آنے کے لئے روانہ ہوں تو تم نے ہمیں پوری تفصیل بتانی ہے کہ وہ کس انداز میں وہاں سے روانہ ہوئے ہیں۔ اس کے بعد تمہارا کام ختم پھر ہم خود ہی انہیں سنبھال لیں گے''...... شاتری نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے''...... ونیدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جوگو۔ اسے کھول دو۔ اب یہ ہمارا آدمی ہے اور اسے میرے آفس میں لے آؤ تاکہ اسے رقم دی جا سکے''...... پاربتی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''یس میڈم''...... جوگو نے کہا اور ونیدر کی طرف بڑھ گیا جبکہ شاتری، جوگندر کے ساتھ واپس اپنے آفس میں آ گئی۔

''کیا اس پر اعتبار کیا جا سکتا ہے مادام''...... جوگندر نے کہا۔

''اعتبار تو کرنا ہی پڑے گا لیکن تم اس کے جسم پر ایکس زیرو بٹن چپکا دو تاکہ ہم اس کی نگرانی یہاں بیٹھے کرتے رہیں اور یہ ہمیں ڈاج نہ دے سکے''...... شاتری نے کہا تو جوگندر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے کار رانا ہاؤس کے جہازی سائز کے پھاٹک کے باہر روکی اور مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور جوزف باہر آ گیا اور عمران کو سلام کر کے وہ تیزی سے مڑا اور پھر چند لمحوں بعد ہی بڑا پھاٹک کھلتا چلا گیا تو عمران کار اندر لے گیا۔ وسیع و عریض پورچ میں ٹائیگر کی کار موجود تھی۔ عمران نے اپنی سپورٹس کار اس کے پیچھے کھڑی کی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے جوزف پھاٹک بند کر کے اور ٹائیگر اور جوانا برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر عمران کی طرف بڑھنے لگے۔

''ماشاء اللہ۔ سنیک کلرز کی پوری ٹیم ہی موجود ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ تینوں ہی مسکرا دیئے۔

''ماسٹر۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے ہمیں اس مشن پر کام کرنے کا موقع دیا ہے''...... جوانا نے کہا۔

''ارے۔ یہ شکریہ چیف کا ادا کرنا۔ اجازت اسی نے دی ہے۔ میں پورا ایک گھنٹہ اس سے لڑتا رہا ہوں''...... عمران نے سٹنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''وہ کیوں ماسٹر۔ کیا چیف کو کوئی اعتراض تھا''...... جوانا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ شاید اسے عمران کی بات سن کر جذباتی دھچکہ پہنچا تھا۔

''چیف کو تو کوئی اعتراض نہ تھا بلکہ وہ تو بے حد خوش تھا۔ اصل اعتراض تو مجھے تھا''...... عمران نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''آپ کو۔ آپ کو کیا اعتراض تھا ماسٹر''...... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ چیف انتہائی کنجوس آدمی ہے۔ وہ خزانہ عامرہ پر سانپ بن کر بیٹھا ہوا ہے۔ وہ اس لئے خوش تھا کہ چلو اس طرح اسے مجھے چھوٹا سا چیک بھی نہ دینا پڑے گا اور سارا مشن سنیک کلرز پورا کر لیں گے لیکن تمہیں معلوم ہے کہ اگر مجھے چیک نہ ملے تو آغا سلیمان پاشا انتہائی ظالم بن جاتا ہے۔ چنانچہ مجھے چیف سے لڑائی کرنا پڑی اور جب باوجود لڑائی کے چیف کسی طرح قابو میں نہ آیا تو آخرکار میں نے بھی ترپ کا پتہ شو کر دیا''...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی انہیں بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جوانا اور ٹائیگر تو کرسیوں پر بیٹھ گئے البتہ جوزف خاموشی سے

عمران کی کرسی کے عقب میں کھڑا ہو گیا تھا۔ ٹائیگر کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ رہی تھی جبکہ جوزف کا چہرہ سپاٹ تھا۔

''ترپ کا پتہ۔ کون سا ترپ کا پتہ ماسٹر''...... جوانا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میں نے چیف کو کہہ دیا کہ وہ خزانہ عامرہ پر سانپ بن کر بیٹھا ہے اور اگر میں نے سنیک کلرز کو اطلاع دے دی تو پھر نہ سنیک رہے گا اور نہ خزانہ اور تم یقین کرو کہ چیف سنیک کلرز کی کارکردگی سے اس قدر خوفزدہ تھا کہ اس نے فوراً ہی ہتھیار ڈال دیئے اور تمہیں مشن مکمل کرنے اور مجھے چیک دینے پر رضامند ہو گیا''۔ عمران نے کہا تو اس بار جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

''چیف واقعی چیف ہے۔ میں اس کا شکرگزار ہوں ماسٹر''۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ ساری بات سمجھ گیا تھا۔

''باس۔ کیا یہ معلوم ہو چکا ہے کہ وہ دھات کافرستان میں کہاں موجود ہے''...... ٹائیگر نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ بات چیف نے کنفرم کرا لی ہے۔ کافرستانی حکام نے اس بار پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر مجید اور دھات میگانم کو ناپالی سرحد کے قریب ایک پہاڑی علاقے کرشناس میں موجود خفیہ لیبارٹری میں پہنچا دیا ہے اور تم تینوں نے وہاں سے یہ دھات بھی حاصل کرنی ہے اور پاکیشیا کے اس غدار سائنس دان کو بھی ہلاک کرنا ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو وہ تینوں بے اختیار

چونک پڑے۔

''ہم تینوں۔ کیا مطلب باس۔ کیا آپ ساتھ نہیں جا رہے''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کافرستان نے وہاں ایک نئی ایجنسی وائٹ برڈز کو اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے بھجوایا ہے۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم سمیت وہاں جا کر انہیں الجھاؤں گا جبکہ تمہارا کام اصل مشن مکمل کرنا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اس مشن میں تمہارا چیف جوانا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن باس۔ یہ نئی ایجنسی بھی تو اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے وہیں کام کر رہی ہو گی۔ پھر دو ٹیمیں علیحدہ علیحدہ کیسے کام کریں گی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''خدشہ ہے کہ کافرستان نے اس ایجنسی کے علاوہ دوسری کسی ایجنسی کو بھی وہاں بھجوایا ہوا ہو گا اور انہیں بہرحال میری تلاش ہو گی۔ یہاں بھی اگر انہوں نے نگرانی کرائی ہو گی تو میری ہی کرائی ہو گی تمہاری نہیں اس لئے تم وہاں اپنے طور پر کام کرتے ہوئے آسانی سے اس لیبارٹری تک پہنچ جاؤ گے جبکہ وہاں موجود تمام ایجنسیوں یا وائٹ برڈز ہماری طرف متوجہ رہیں گی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر۔ اگر آپ وہاں جائیں تو آپ ہمارے باس بن کر ہی جائیں گے ورنہ ہم مشن پر سرے سے کام ہی نہ کر سکیں گے''۔ جوانا

نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیوں۔ کیا سنیک کلرز یہ کام نہیں کر سکتا۔ تم نے ایجنسیوں سے تو نہیں لڑنا۔ صرف مشن مکمل کرنا ہے''...... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''باس۔ جوانا ٹھیک کہہ رہا ہے۔ یا تو آپ ہم تینوں کے ذمے یہ مشن لگا دیں اور خود نہ جائیں یا اگر جائیں تو پھر آپ ہمارے ساتھ جائیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''لیکن یہ فیصلہ چیف کا ہے''...... عمران نے کہا۔

''پھر ماسٹر آپ ٹیم کو لے کر کافرستانی دارالحکومت میں رہیں۔ کرشناس میں صرف سنیک کلرز کو کام کرنے دیں''...... جوانا نے کہا۔

''تم کیا کہتے ہو جوزف''...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا جو سپاٹ چہرہ لئے خاموش کھڑا تھا۔

''میں تو آقا کا غلام ہوں باس لیکن ٹائیگر اور جوانا جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ بھی درست ہے۔ میری آنکھیں ماکاشی جھیل کے کنارے پر پڑے ہوئے سوگاری چیل کے انڈوں کو دیکھ رہی ہے اور ان پر پانی کے چھینٹے پڑے ہوئے ہیں''...... جوزف نے قدرے خوابناک سے لہجے میں کہا تو ٹائیگر اور جوانا دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''پھر تو تم نے یہ بھی دیکھ لیا ہو گا کہ جھیل پر تباہی آنے والی

ہے اور جب ماکاشی جھیل پر تباہی آ جائے تو سوگاری چیل کے انڈے ٹوٹ جاتے ہیں''...... عمران نے بھی جوزف کے ہی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''نہیں باس۔ فادر جوشوا کی قسم یہ بات مت کرو۔ سوگاری چیل کے انڈے ٹوٹنے سے رالکا دیوتا غصے میں آ جائے گا اور رالکا دیوتا جب غصے میں آتا ہے تو ہر طرف تباہی پھیل جاتی ہے، بجلیاں کڑکنے لگتی ہیں، طوفان پھٹ پڑتے ہیں باس۔ ایسا مت کہو باس''...... جوزف نے بے اختیار لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو پھر تم بتاؤ کہ میں کیا کروں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''باس۔ تم اپنی ٹیم کے ساتھ جاؤ لیکن اس وقت جب ہماری روحیں ہمارے جسموں کو چھوڑ کر پرواز کر جائیں۔ جب تک ہماری روحیں ہمارے جسموں میں ہیں انڈے نہیں ٹوٹ سکتے باس''۔ جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''میرے نہ جانے سے انڈے بچ جائیں گے''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔ وہ اس طرح سنجیدہ تھا جیسے انتہائی سنجیدہ بات چیت ہو رہی ہو جبکہ ٹائیگر اور جوانا دونوں کے چہرے یہ بات چیت سن کر ہونقوں جیسے ہو گئے تھے۔ اچھی بھلی باتیں ہو رہی تھیں کہ اچانک جوزف اور عمران نے ایسی گفتگو شروع کر دی تھی اور وہ بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں اس لئے وہ دونوں احمق بنے ان کے منہ دیکھ

رہے تھے۔

''نہیں باس۔ انڈے تو ٹوٹتے نظر آ رہے ہیں اور ان کے اوپر سرخ لکیریں بھی پڑنے لگ گئی ہیں''...... جوزف نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تو پھر یہ بات طے ہو گئی کہ مجھے تمہارے ساتھ جانا ہو گا ورنہ انڈے تو انڈے ساگاری چیلیں ہی غائب ہو جائیں گی اور ساگاری چیلیں غائب ہو گئیں تو ماکاشی جھیل ویران ہو جائے گی اور ماکاشی جھیل ویران ہو گئی تو پوری دنیا پر قیامت ٹوٹ پڑے گی''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''آقا عظیم ہیں۔ آقا مستقبل کو اس طرح دیکھ لیتے ہیں جیسے آئینے میں دیکھتے ہیں۔ میں آقا کا ادنیٰ غلام جوزف حلفاً کہتا ہوں کہ میں یہ انڈے نہیں ٹوٹنے دوں گا''...... جوزف نے بڑے پراسرار سے لہجے میں کہا۔

''اب ٹھیک ہے اور جوانا اب تم اس مشن کے چیف نہیں ہو گے بلکہ جوزف ہو گا۔ بولو۔ کیا تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے''۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے یکلخت جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں آپ کے حکم کا پابند ہوں ماسٹر''...... جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اور تم کیا کہتے ہو ٹائیگر''...... عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں ٹائیگر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''جو آپ کا حکم باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''جوزف۔ تم نے ایکس فائیو ٹرانسمیٹر ساتھ لے جانا ہے۔ میرا تم سے اس پر رابطہ رہے گا۔ ٹارگٹ میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔ یہ مشن اب تم نے مکمل کرنا ہے۔ میں جا رہا ہوں''...... عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اسی انداز میں مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جیسے ان تینوں سے وہ واقف ہی نہ ہو۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس سے نکل کر تیزی سے اس بلڈنگ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں ان دنوں جولیا کا فلیٹ تھا۔ اس نے جولیا کو فون کر دیا تھا کہ وہ مشن پر جانے والے ساتھیوں کو اپنے فلیٹ پر کال کر لے تاکہ مشن کے بارے میں ان سے ڈسکس کیا جا سکے اس لئے عمران کو یقین تھا کہ جولیا کے فلیٹ میں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی پہنچ چکے ہوں گے۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار بلڈنگ کی پارکنگ میں روکی اور پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ پارکنگ میں ساتھیوں کی کاریں بھی موجود تھیں لیکن کار لاک کر کے جیسے ہی وہ مڑا تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اب اسے پارکنگ میں موجود صالحہ کی کار کھڑی بھی نظر آ گئی تھی۔

''یہ صالحہ کو کیوں کال کیا ہے جولیا نے''...... عمران نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ جولیا کا فلیٹ چوتھی منزل پر تھا اور یہاں اوپر

نیچے آنے جانے کے لئے لفٹیں بھی موجود تھیں لیکن عمران سوائے اشد ضرورت کے ہمیشہ سیڑھیاں استعمال کرتا تھا کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اس طرح خودبخود خاصی ورزش ہو جاتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ فلیٹ کے بند دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے سائیڈ پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

''کون ہے''..... ڈور فون سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)''..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کٹک کی آواز کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر صفدر موجود تھا۔

''آیئے عمران صاحب۔ سب آپ کے منتظر ہیں''..... سلام کے بعد صفدر نے کہا۔

''ان سب میں کون کون شامل ہیں''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اندر داخل ہو گیا۔

''سب میں جولیا بھی شامل ہے''..... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ بند کر کے اسے لاک بھی کر دیا۔

''میں صالحہ کے بارے میں پوچھ رہا تھا کہ وہ بھی سب میں شامل ہے یا نہیں''..... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو اب آپ جولیا کو اس انداز میں ٹریٹ کرنا چاہتے ہیں لیکن

سوچ لیں اس کا نتیجہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے''..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم اپنی بات کرو۔ تم تو ناراض نہ ہو جاؤ گے مجھ سے''۔ عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''یہ تو آپ نے زبردستی ایک مسئلہ بنا دیا ہے جبکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے''..... صفدر نے کہا۔ اس دوران وہ بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں جولیا، کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ صالحہ بھی موجود تھی۔

''آپ بار بار ہنس رہے تھے۔ کوئی خاص باتیں ہو رہی تھیں''..... رسمی سلام دعا کے بعد صالحہ نے مسکراتے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ارے۔ ارے۔ کمال ہے۔ حیرت ہے۔ اب معاملہ اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ صفدر کا کسی مرد کے ساتھ باتیں کرنا اور ہنسنا بھی پسند نہیں ہے۔ کمال ہے''..... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

''میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں تو وہ باتیں سننا چاہتی تھی جن پر صفدر صاحب جیسے سنجیدہ آدمی بھی بار بار کھلکھلا کر ہنس رہے تھے''..... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے تمہارے بارے میں باتیں کرتے ہوئے ہی یہ ہنس سکتا ہے''..... عمران نے کہا تو صالحہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''کیا تم یہ فضول باتیں کرنے یہاں آئے ہو''...... جولیا نے یکلخت خشک لہجے میں کہا۔

''تم۔ انہیں فضول باتیں کہہ رہی ہو۔ حیرت ہے۔ تمہاری وہ خوش ذوقی کہاں چلی گئی ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''بس۔ اب میرے لئے یہ سب فضول باتیں ہیں۔ تم ہمیں بتاؤ کہ مشن کیا ہے''...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''حیرت ہے۔ ساری رات قصہ یوسف زلیخا سننے کے بعد بھی پوچھ رہی ہو کہ زلیخا کون تھی۔ کتنے طویل عرصے سے مشن کے لئے جدوجہد کی جا رہی ہے۔ کتنی بار صفدر کی منت کی ہے کہ وہ خطبہ نکاح یاد کر لے مگر تم اب سوکھے منہ پوچھ رہی ہو کہ مشن کیا ہے''۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر اور صالحہ دونوں ہنس پڑے۔ البتہ کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ جولیا کا لہجہ عمران کے لئے خاصا سپاٹ سا تھا۔

''آؤ صالحہ۔ ہم چل کر چائے بنا لیں''...... اچانک جولیا نے صالحہ سے کہا اور اٹھ کر کچن کی طرف بڑھنے لگیں۔

''کیا تم نے صالحہ کو اس لئے بلوایا ہے کہ وہ تمہاری چائے بنانے میں مدد کر سکے''...... عمران نے کہا تو جولیا یکلخت ایک جھٹکے سے مڑی۔

''اوہ۔ تو تم اس لئے بات نہیں کر رہے تھے۔ صالحہ ہماری

ساتھی ہے اور میں نے چیف سے بات کر لی ہے کہ میں اکیلی تمہارے ساتھ مشن پر نہیں جا سکتی۔ صالحہ کو بھی ساتھ بھجوا دیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر عمران صالحہ کو ساتھ لے جانا چاہے تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا''...... جولیا نے رک کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تو تم نے مجھ سے پوچھا کیوں نہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا تمہیں اعتراض ہو سکتا ہے''...... جولیا نے یکلخت اس طرح چونکتے ہوئے کہا جیسے عمران کی یہ بات اس کے لئے قطعی غیر متوقع ہو۔ صالحہ کے بھی ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔

''اعتراض تو ظاہر ہے نہیں ہو سکتا لیکن جب چیف نے کہا ہے کہ مجھ سے پوچھ لو تو تم نے تو اب تک پوچھا ہی نہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صالحہ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''تم سے پوچھنے کی میں نے ضرورت ہی نہیں سمجھی۔ آؤ صالحہ''۔ جولیا نے یکلخت نرم لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر کچن کی طرف بڑھ گئی جبکہ صالحہ اس کے پیچھے چلتی ہوئی کچن میں داخل ہو گئی۔

''عمران صاحب۔ مشن کیا ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''وہی تمہارا خطبہ نکاح یاد کرنے کا اور بھلا کیا ہو سکتا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''تم بکواس کرنے سے باز نہیں آؤ گے۔ اس بار تمہیں بتانا ہو گا کہ مشن کیا ہے''...... خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے یکلخت غراتے

ہوئے لہجے میں کہا۔

''سوری۔ مجھے اتنا بڑا چیک نہیں ملتا کہ میں بچوں کو مشن کے بارے میں سمجھا سمجھا کر دماغ سوزی کرتا رہوں''...... عمران نے کہا تو تنویر کا چہرہ یکلخت آگ کی طرح تپ اٹھا۔

''عمران صاحب پلیز۔ مشن کے آغاز میں ایسی باتیں بدشگونی ہیں''...... صفدر نے فوراً ہی بیچ بچاؤ کراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اس بار مشن پر دو ٹیمیں جا رہی ہیں''۔ اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو باقی ساتھی تو چونک کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگے جبکہ عمران محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ جوانا اور اس کی ٹیم کے بارے میں تو سوائے عمران اور بلیک زیرو کے اور کسی کو بھی معلوم نہیں تھا۔

''کیا مطلب۔ یہ تم کس بناء پر کہہ رہے ہو''...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

''عمران صاحب۔ آپ دراصل صالحہ کو ساتھ نہیں لے جانا چاہتے تھے لیکن شاید صالحہ کی یہاں موجودگی اور جولیا کی وجہ سے کہ وہ ناراض نہ ہو جائیں آپ کو اپنا ارادہ بدلنا پڑا اور ایسا اس صورت میں ہی ہو سکتا ہے کہ آپ کے نقطہ نظر سے زیادہ ممبران کی موجودگی مارک ہو سکتی ہے اور زیادہ ممبرز اسی صورت میں ہو سکتے ہیں کہ دو ٹیمیں جا رہی ہوں ورنہ صرف صالحہ کے جانے سے کیا

فرق پڑ سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''تمہارے ذہن سے اب واقعی مجھے خوف آنے لگ گیا ہے۔ اتنی معمولی سی بات سے اس قدر درست اندازہ لگا لینا واقعی دوسروں کو خوفزدہ کر دیتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا میرا اندازہ واقعی درست ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ہاں۔ اسی لئے چیف نے صالحہ کو ٹیم میں شامل نہیں کیا تھا اور اب جولیا کے بات کرنے پر اس نے مجھ پر فیصلہ چھوڑ دیا ہے کیونکہ جہاں مشن مکمل کرنا ہے وہاں زیادہ تعداد نقصان دہ بھی ہو سکتی ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ دوسری ٹیم بھی آپ کی سرکردگی میں کام کرے گی''۔ صفدر نے پوچھا

''نہیں۔ وہ اپنے چیف کے تحت کام کریں گے''...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے جولیا اور صالحہ ایک ٹرالی دھکیلتی ہوئی کچن سے باہر آئیں اور انہوں نے چائے کے کپ ٹرالی سے اٹھا کر درمیانی میز پر رکھنا شروع کر دیئے۔

''چیف۔ کون چیف۔ کیا آپ کا مطلب صدیقی سے ہے''۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ کیا صدیقی بھی ہمارے ساتھ جا رہا

ہے''...... جولیا نے چونک کر پوچھا تو صفدر نے اسے کیپٹن شکیل کی بات کے ساتھ ساتھ عمران کی باتیں بھی بتا دیں۔

''کیا واقعی فورسٹارز بھی اس مشن پر جا رہے ہیں''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ کیونکہ چیف کا خیال ہے کہ کافرستان یہاں کوئی ٹیم بھیج کر ہمیں الجھانے کی کوشش کر سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ کیا جوانا اس مشن پر واقعی کام کر سکے گا''...... کیپٹن شکیل نے ایک بار پھر پوچھا۔

''جوانا۔ کیا مطلب۔ جوانا کا اس مشن سے کیا تعلق۔ وہ تو سیکرٹ سروس میں شامل ہی نہیں ہے''...... جولیا نے چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم نے جوانا کا اندازہ کیسے لگا لیا''...... عمران نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''دو ہی تنظیمیں ہیں۔ ایک فورسٹارز اور دوسری سنیک کلرز اور آپ نے بتایا ہے کہ فورسٹارز نہیں جا رہے تو پھر سنیک کلرز ہی باقی رہ جاتی ہے اور جوانا اس کا چیف ہے''...... کیپٹن شکیل نے اس انداز میں جواب دیا جیسے عمران کا سوال بچکانہ سا ہو۔

''اب مجھے اپنے ساتھ ایک سرکاری سر بھی لگانا پڑے گا۔ اب ایک سر سے کام نہیں چل سکتا''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم گدھے کا سر لگا لو۔ تمہارے واقعی بہت کام آئے گا''۔ تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''لیکن پھر تم بغیر سر کے کیسے جی سکو گے''...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا تو کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

''عمران صاحب۔ کیا واقعی سنیک کلرز اس مشن پر جا رہے ہیں لیکن کیوں۔ کیا ہم اس مشن کے لئے کافی نہیں ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''یہ مشن ہے ہی سنیک کلرز کا۔ انہوں نے اس کا آغاز کیا اور انہوں نے ہی اب تک اس پر کام کیا ہے اور جوانا نے جوزف کے ذریعے تمہارے چیف سے درخواست کی تھی کہ اس مشن کو مکمل کرنے کا بھی انہیں ہی موقع دیا جائے۔ چنانچہ تمہارے چیف نے انہیں اجازت دے دی''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر ہم وہاں جا کر کیا کریں گے''...... صفدر نے کہا۔

''اب تمہیں کیا بتاؤں کہ غریب آدمی کو پیٹ کی خاطر کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی ایک چھوٹے سے چیک کی خاطر پاپڑ بیلنے شروع کر دیئے اور بڑی مشکل سے تمہارے کنجوس چیف نے میری بات مان کر ٹیم بھیجنے کا فیصلہ کیا تاکہ مجھے چھوٹا سا چیک مل سکے''...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

''تم اصل بات بتاؤ۔ خواہ مخواہ کی فضول باتیں نہ کیا کرو''۔ جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ پہلے اس مشن کے بارے میں تفصیل بتا دیں پھر ہم خود ہی سمجھ جائیں گے کہ اس مشن میں دو ٹیموں کی کیا ضرورت ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے شروع سے لے کر آخر تک ساری تفصیلات بتا دیں۔

"تو آپ نے جوانا کے ذمے یہ مشن کیوں لگایا ہے"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے نہیں تمہارے چیف نے لگایا ہے۔ میں نے پہلے ہی تمہیں بتایا ہے کہ جوانا نے جوزف کے ذریعے چیف کو درخواست کی اور چیف نے اس کی درخواست مان لی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ چیف سیکرٹ سروس پر ان کو ترجیح دے۔ نہیں یہ غلط ہے۔ اس طرح سیکرٹ سروس کی حق تلفی ہو گی۔ میں بات کرتی ہوں چیف سے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"مس جولیا۔ جب چیف نے فیصلہ کیا ہے تو آپ کیوں اس پر اعتراض کر رہی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ عمران صاحب نے ان کی سفارش کی ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"اور مجھے معلوم ہے کہ عمران نے ایسا دانستہ کیا ہے تاکہ سیکرٹ سروس کو ختم کر دیا جائے اور یہ اپنے شاگرد ٹائیگر، جوانا اور جوزف کے ساتھ مل کر مشن مکمل کیا کرے"...... خاموش بیٹھے ہوئے تنویر

نے غصیلے لہجے میں کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں باس۔ عمران نے بتایا ہے کہ اس مشن پر اصل کام جوانا، جوزف اور ٹائیگر کریں گے اور سیکرٹ سروس صرف اس نئی ایجنسی کو الجھانے کا کام کرے گی۔ آپ پلیز سیکرٹ سروس پر اعتماد کریں۔ ہم اس مشن کو عمران کے ساتھیوں سے زیادہ اچھے انداز میں مکمل کر سکتے ہیں"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وہ لوگ اپنے انداز میں تم سے علیحدہ کام کریں گے۔ تمہارا اور ان کا کوئی رابطہ نہیں ہو گا۔ تم عمران کی سرکردگی میں کام کرو گی جبکہ وہ جوانا کی سرکردگی میں کام کریں گے اور میرے سامنے مشن کی اہمیت ہوتی ہے شخصیات کی نہیں اس لئے اس انداز میں مت سوچا کرو ورنہ تم جانتی ہو کہ سیکرٹ سروس کسی بھی لمحے زندہ زمین میں دفن کی جا سکتی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے اور ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہرے کرب کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ باقی سب ساتھی بھی ہونٹ بھینچے ہوئے خاموش بیٹھے تھے۔

''تم لوگوں کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں جوانا اور اس کے ساتھیوں کو روک دیتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اس کی ضرورت نہیں عمران صاحب۔ چیف نے آخر کچھ سوچ کر ہی انہیں اس مشن پر جانے کی اجازت دی ہو گی۔ ہم خواہ مخواہ جذباتی ہو رہے ہیں جبکہ مقصد تو مشن کی تکمیل ہے جس طرح بھی ہو''...... صفدر نے مدبرانہ لہجے میں کہا۔

''چیف نے جس انداز میں دھمکی دی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب ہمیں کوچ کرانے کا عمران کا پلان کامیاب ہو چکا ہے۔ آج یہ ٹیم اس مشن پر کام کرے گی کل اور مشنز پر بھی کام کرے گی اور ہم فارغ''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ مس جولیا کی بات درست ہے۔ چیف نے صرف اپنی انا کی وجہ سے انکار کر دیا ہے ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ دوسری ٹیم کو مشن پر بھیجنا سیکرٹ سروس کی حق تلفی ہے۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ آپ انہیں بھی ہمارے ساتھ رکھیں۔ ہم سب مل کر کام کر سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تم لوگوں نے واقعی اس عام سی بات کو مسئلہ بنا لیا ہے جبکہ میرے ذہن کے مطابق چیف کے ذہن میں مشن کی تکمیل کا دوسرا نقشہ ہے اور اس نقشے کی وجہ سے اس نے دو ٹیموں کو علیحدہ علیحدہ کام کرنے کی اجازت دی ہے اور وہ نقشہ یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے انداز میں کام کرتی ہوئی آگے بڑھے گی۔ لامحالہ وائٹ

برڈز والے راستے میں حائل ہونے کی کوشش کریں گے۔ ہم سب اس معاملے میں تجربہ کار اور تربیت یافتہ ہیں اس لئے ہم ان کا مقابلہ کرتے رہیں گے جبکہ جوانا، جوزف اور ٹائیگر جن کا بظاہر ہم سے کوئی تعلق نہیں ہو گا اپنے طور پر ڈائریکٹ ایکشن کرتے ہوئے لیبارٹری میں داخل ہو جائیں گے اور مشن مکمل کر لیں گے اور وائٹ برڈز منہ دیکھتی رہ جائے گی لیکن اگر تم لوگوں کو اس پر اعتراض ہے تو پھر یہ ہوسکتا ہے کہ ہم تنویر کو دوسری ٹیم کا لیڈر بنا دیں تاکہ یہ نہ کہا جا سکے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ علیحدہ ٹیم بھیجی جا رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں ان کے ساتھ کام نہیں کر سکتا کیونکہ جوزف اور جوانا دونوں نے میری بات نہیں مانی اس لئے سوری''...... تنویر نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

''تو پھر جولیا کو ان کی لیڈر بنا دیتے ہیں یا صفدر کو یا پھر کیپٹن شکیل کو تاکہ تمہارے ذہنوں سے یہ بات واش کی جا سکے''۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''ایکسٹو''...... دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس سر"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران کو رسیور دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر"...... جولیا نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ لہجے میں کہا۔

"ناٹران کے پاس تمہارے لئے اہم خبر ہے۔ اسے کال کر لو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر فون کو اپنے قریب کر کے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے ایک بار پھر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا کیونکہ کریڈل دباتے ہی لاؤڈر بھی خودبخود آف ہو جاتا تھا۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"...... عمران نے ایک بار پھر اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے ابھی چیف کو ایک اہم اطلاع دی ہے لیکن چیف نے کہا ہے کہ چونکہ ٹیم تشکیل دے دی گئی ہے اور اس کے لیڈر آپ ہیں اس لئے اب یہ اطلاع آپ کو دی جائے"...... ناٹران نے کہا۔

"کیا اطلاع ہے۔ کیا تم نے شادی کرنے کا پروگرام بنا لیا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ناٹران ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ آپ لیڈر ہیں اس لئے ہم نے تو آپ کی پیروی کرنی ہے"...... دوسری طرف سے ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر منہ دھو رکھو۔ تم سوائے رات کو تارے گننے کے اور ٹھنڈی آہیں بھرنے کے اور کچھ نہ کر سکو گے"...... عمران نے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا نے منہ دوسری طرف کر لیا۔

"عمران صاحب۔ وہ اہم اطلاع پہلے سن لیں پھر اس موضوع پر تفصیل سے بات ہو سکتی ہے اور وہ اطلاع یہ ہے کہ کرشناس سے ڈاکٹر مجید کو واپس دارالحکومت بلوا لیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیسے معلوم ہوا اور ایسا کیوں کیا گیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہماری مشینری نے اچانک پرائم منسٹر کی خصوصی فریکونسی پر ہونے والی کال کیچ کر لی۔ آج سے پہلے یہ فریکونسی کیچ نہ ہو سکی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب نے کوئی غلط بٹن پریس کر دیا ہو یا ڈاکٹر مجید سے کوئی غلطی ہو گئی ہو۔ بہرحال یہ کال کیچ ہو گئی ہے۔ ہم نے اسے ٹیپ کر لیا ہے۔ آپ اگر سننا چاہیں تو میں ٹیپ

سنوا دیتا ہوں'' ...... ناٹران نے کہا۔

''پہلے ویسے ہی بتا دو۔ پھر ضرورت ہوئی تو ٹیپ بھی سن لیا جائے گا'' ...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ ڈاکٹر مجید نے پرائم منسٹر صاحب سے بات کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ کرشناس لیبارٹری چونکہ پلورگ نامی لکڑی کے جنگل میں واقع ہے اس لئے یہاں پلورگ کے ایسے اثرات فضا میں موجود ہیں کہ اگر ان کی موجودگی میں میگانم پر کام کرنے کے لئے اسے اوپن کیا گیا تو دھات ضائع ہو جائے گی اس لئے یہاں پر کام نہیں ہو سکتا جس پر پرائم منسٹر صاحب نے کہا کہ ٹھیک ہے پھر آپ کو دارالحکومت بلوا لیا جائے۔ اس کے بعد یہ سوچا جائے گا کہ یہ مشن کہاں مکمل کرایا جائے۔ اس کے بعد یہ کال تو ختم ہوگئی لیکن ہم نے اس کال کے کیچ ہونے پر پرائم منسٹر ہاؤس میں اپنے خاص آدمیوں کو الرٹ کر دیا اور پھر یہ اطلاع مل گئی کہ ڈاکٹر مجید دارالحکومت پہنچ گئے ہیں اور پرائم منسٹر ہاؤس کے ایک خصوصی ایریئے میں انہیں رکھا گیا ہے۔ میں نے یہ اطلاع چیف کو دی تو چیف نے کہا کہ آپ اس پر فیصلہ کریں گے'' ...... ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کافرستان میں ایک نئی ایجنسی بنائی گئی ہے اور یہ ایجنسی پرائم منسٹر نے بنائی ہے۔ اس ایجنسی کی چیف ایک عورت ہے جس کا نام شاتری ہے۔ ایجنسی کا نام وائٹ برڈز ہے اور اس ایجنسی کو کرشناس

میں اس لیبارٹری کے تحفظ کے لئے بھجوایا گیا تھا۔ اب لامحالہ اسے بھی واپس بلوا لیا گیا ہو گا۔ تم اس بارے میں تفصیلات معلوم کراؤ'' ...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے عمران صاحب۔ میں اس پر کام کرنا شروع کر دیتا ہوں'' ...... ناٹران نے کہا۔

''ڈاکٹر مجید کو اب جہاں بھی بھیجا جائے تم نے وہاں کے بارے میں بھی رپورٹ دینی ہے۔ اس کے بعد ہی ٹیم مشن پر کام شروع کرے گی'' ...... عمران نے کہا۔

''آپ کو اطلاع دی جائے یا چیف کو'' ...... ناٹران نے کہا۔

''چیف کو'' ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''ہم آپس میں لڑتے رہ گئے اور وہاں مشن سپاٹ ہی تبدیل ہو گیا'' ...... عمران نے کہا تو سب نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

شاتری پرائم منسٹر ہاؤس کے سپیشل میٹنگ روم میں داخل ہوئی اور پھر ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اسے کوئی خاص ذہنی دھچکا پہنچا ہو۔ وہ خاموش بیٹھی ہوئی تھی کہ چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ادھیڑ عمر پرائم منسٹر اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے ان کی سپیشل سیکرٹری تھی۔

''تمام حفاظتی سسٹم آن کر کے تم جاؤ''...... پرائم منسٹر نے اپنے پیچھے آنے والی سپیشل سیکرٹری سے کہا اور خود آگے بڑھ آئے۔ شاتری ان کے استقبال کے لئے نہ صرف اٹھ کر کھڑی ہو گئی بلکہ اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر انہیں پرنام بھی کیا۔

''بیٹھو''...... پرائم منسٹر نے کہا اور خود بھی میز کے پیچھے موجود اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھنے کے بعد شاتری بھی بیٹھ

گئی جبکہ اس دوران ان کی سپیشل سیکرٹری حفاظتی آلات آن کر کے میٹنگ روم سے باہر جا چکی تھی۔

''تمہیں معلوم ہے کہ تمہیں واپس کیوں کال کیا گیا ہے''۔ پرائم منسٹر نے شاتری سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر۔ یہ بتایا گیا ہے کہ کرشناس لیبارٹری کی فضا میں چونکہ پلورگ لکڑی کے اثرات موجود ہیں اس لئے میگانم دھات پر وہاں کام نہیں کیا جا سکتا اس لئے وہاں اس دھات پر کام کرنے کا پلان منسوخ کر دیا گیا ہے''...... شاتری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں اور پھر حکومت کے حکم پر ڈاکٹر مجیٹھہ اور ڈاکٹر مجید نے مل کر جس لیبارٹری کو اس کام کے لئے منتخب کیا ہے وہ کافرستان کے انتہائی خوفناک صحرا کے اندر ایک قدیم پہاڑی پورم کے نیچے ہے۔ یہ لیبارٹری گو چھوٹی ہے لیکن وہاں کی آب و ہوا اس نئی دھات پر کام کرنے کے لئے آئیڈیل ہے۔ اس صحرا کو وارنگل کہا جاتا ہے۔ وارنگل صحرا تقریباً چار ہزار ایکڑ رقبے میں پھیلا ہوا ہے اور یہاں بہت کم نخلستان ہیں اور جہاں جہاں نخلستان ہیں وہاں پر کافرستان کے خصوصی فوجی اڈے ہیں اس لئے اس پورے صحرا میں سوائے فوج کی خصوصی ڈویژن کے افراد کے اور کوئی آدمی نہیں ہے اور پورم تک پہنچنے کے لئے سوائے ہیلی کاپٹروں کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے اس لئے سیکورٹی کے لحاظ سے بھی یہ لیبارٹری آئیڈیل ہے۔ پہلے

اسے اس لئے منتخب نہیں کیا گیا تھا کہ یہ نسبتاً چھوٹی تھی اور اس میں
بڑی مشینری موجود نہیں تھی لیکن اب اس لیبارٹری کو وسیع کرنے اور
اس میں بڑی اور ضروری مشینری نصب کرنے کے احکامات دے
دیئے گئے ہیں اور یہ تمام کام صرف ایک ہفتے میں مکمل کر لیا گیا
ہے اور اب ڈاکٹر مجید، ڈاکٹر مجتبیٰ اور اس دھات کو وہاں پہنچا دیا
گیا ہے''...... پرائم منسٹر نے خود ہی تمام تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... شاتری نے مختصر سا جواب دیا۔

''تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تمہیں کرشناس سے واپس آتے ہوئے
ذہنی دھچکا پہنچا ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''جناب۔ میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ ہمیں ابھی ایک
دو ہفتے وہاں رہنے دیا جائے لیکن جناب نے مجھے فوری واپسی کا حکم
دے دیا اس لئے ہم وہ کچھ نہ کر سکے جو ہم کرنا چاہتے تھے''۔
شاتری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''جب وہاں مشن ہی نہیں رہا تو تمہارے اور تمہاری ٹیم کے
وہاں رہنے کا کیا جواز رہ جاتا ہے''...... پرائم منسٹر نے قدرے سخت
لہجے میں کہا۔

''جناب۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بات کا علم ہو چکا تھا کہ
کرشناس لیبارٹری میں پاکیشیائی سائنس دان کو بھجوایا گیا ہے اور ان
کا کوئی فارن ایجنٹ ناپال میں ہے جس کا نام وکرم ہے۔ اس وکرم
کو کہا گیا کہ وہ کرشناس لیبارٹری اور وہاں کے حفاظتی انتظامات کے

بارے میں معلومات حاصل کرے۔ چنانچہ وکرم نے اپنا ایک آدمی
ونیدر وہاں کرشناس بھجوایا جسے ہم نے چیک کر لیا۔ پھر ہم نے اسے
بھاری دولت دینے کا وعدہ کر کے اپنے ساتھ ملا لیا اور اس نے
ہمیں یہ سب کچھ بتایا تو ہم نے اسے اس بات پر راضی کر لیا کہ
جیسے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس وکرم کے پاس پہنچے گی وہ ہمیں ان
کے حلیئے اور ان کی تعداد کے بارے میں تفصیل خصوصی فریکونسی پر
بتائے گا اور جب یہ لوگ وہاں سے کرشناس کے لئے روانہ ہوں تو
ان کی جیپوں وغیرہ کی تفصیل بھی بتا دے اور اس نے اس کا وعدہ
بھی کر لیا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ناپال
پہنچتی آپ نے ہمیں واپس طلب کر لیا۔ میں چاہتی تھی کہ ہم کچھ
عرصہ وہاں رہیں کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تو یہ معلوم نہیں ہو سکتا
کہ کرشناس لیبارٹری میں کام بند کر دیا گیا ہے۔ وہ لازماً وہاں
آئیں گے اور ہمارے ہاتھوں مارے جائیں گے لیکن آپ نے سختی
سے حکم دے دیا کہ ہم فوراً واپس آ جائیں اور آپ کے حکم کی تعمیل
کرنا ضروری تھا''...... شاتری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو پرائم
منسٹر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''انہیں کیسے یہ معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ تھا کہ اس
مشن کے لئے کرشناس لیبارٹری کا انتخاب کیا گیا ہے''...... پرائم
منسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ انتہائی تربیت یافتہ اور تیز لوگ ہیں اور لامحالہ جس طرح

ان کے ناپال میں فارن ایجنٹ ہیں اس طرح یہاں کافرستان میں بھی ہوں گے''...... شاتری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ پھر تو انہیں اب بھی ختم کیا جا سکتا ہے کیونکہ انہیں ہرگز کسی طرح بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ کرشناس لیبارٹری کو خالی کر دیا گیا ہے۔ وہ لازماً وہاں آئیں گے اور وہاں انہیں ختم کیا جا سکتا ہے''...... پرائم منسٹر نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ لیکن اس کے لئے ہمیں وہاں جانا ہو گا''...... شاتری نے اس بار قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ تو اس دھات والے مشن سے بھی زیادہ اہم مشن ہے۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس ختم ہو جاتی ہے تو یہ سب سے بڑی کامیابی ہو گی''...... پرائم منسٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... شاتری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تمہارا اس آدمی سے رابطہ کس طرح ہوتا ہے جس نے تمہیں ناپال سے اطلاع دینی ہے''...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''ٹرانسمیٹر کے ذریعے خصوصی فریکونسی پر جناب''...... شاتری نے جواب دیا تو پرائم منسٹر نے میز پر پڑے ایک جدید ساخت کے ٹرانسمیٹر کو اٹھایا اور اسے شاتری کی طرف بڑھا دیا۔

''میرے سامنے اس سے بات کرو۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بارے میں معلوم نہیں ہوا ہو گا تو میں ابھی تمہاری واپسی کے احکامات دے دوں گا''...... پرائم منسٹر نے کہا تو شاتری نے اٹھ کر

مؤدبانہ انداز میں ٹرانسمیٹر لیا اور پھر تیزی سے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ شاتری کالنگ۔ اوور''...... شاتری نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ ڈبلیو اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... تھوڑی دیر بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کیا پوزیشن ہے ڈبلیو۔ تازہ ترین رپورٹ دو۔ اوور''۔ شاتری نے کہا۔

''چیف کو اطلاع مل چکی ہے اور ناپال مشن کینسل کر دیا گیا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے چیف کو اطلاع ملی ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''تفصیل بتاؤ۔ کیا اطلاع ملی ہے''...... شاتری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''چیف کو پاکیشیا سے کال آئی ہے کہ کرشناس لیبارٹری سے پاکیشیائی سائنس دان کو واپس دارالحکومت بلوا لیا گیا ہے کیونکہ اس پاکیشیائی سائنس دان نے حکومت کافرستان کو اطلاع دی ہے کہ کرشناس میں پلورگ لکڑی کے اثرات اس دھات کے لئے نقصان دہ ثابت ہوئے ہیں جس پر کرشناس میں یہ مشن حکومت کافرستان نے کینسل کر دیا ہے اس لئے اب پاکیشیائی ٹیم ناپال نہیں بھیجی جا رہی۔ اوور''...... ونیدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ پھر بات ہو گی۔اوور اینڈ آل''...... شاتری نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔

''یہ لوگ جنات ہیں۔ مافوق الفطرت صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ انہیں آخر کیسے سب ٹاپ سیکرٹ باتوں کا علم ہو جاتا ہے''...... پرائم منسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ یہ عام سے لوگ ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں غدار بہت ہیں۔ دولت کا لالچ دے کر وہ لوگ ہمارے آدمیوں کو خرید لیتے ہیں جس طرح ہم نے بھاری دولت دے کر ونیدر کو خرید لیا تھا''...... شاتری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ویری بیڈ۔ میں تو خوش تھا کہ کرشناس لیبارٹری میں کوئی رسک بھی نہیں رہا اور ہم وہاں اس سروس کا خاتمہ بھی آسانی سے کر لیں گے لیکن انہیں اس بارے میں بھی معلوم ہو گیا ہے''...... پرائم منسٹر نے اونچی آواز میں خودکلامی کے سے انداز میں کہا۔

''جناب۔ انہیں یقیناً وارنگل اور پورم کے بارے میں بھی معلوم ہو جائے گا اس لئے وہاں بھی حفاظتی انتظامات کئے جانے ضروری ہیں''...... شاتری نے کہا۔

''وہاں میرے خیال میں حفاظتی انتظامات کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ اس صحرا کو سوائے ہیلی کاپٹرز کے کراس ہی نہیں کیا جا سکتا اور پورم پہاڑی پر ہم نے ایئر فورس کا اڈا قائم کر رکھا ہے۔ اس

پورے صحرا کو ہیلی کاپٹر نان فلائی زون قرار دے دیا گیا ہے اور ایئر فورس کے لئے استعمال ہونے والے ہیلی کاپٹرز میں کارس الیون آلہ نصب کر دیا گیا ہے۔ اس کارس الیون کے بغیر جو بھی ہیلی کاپٹر صحرا میں داخل ہو گا اسے بغیر وارننگ دیئے تباہ کر دیا جائے گا''۔ پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن اگر یہ لوگ جیپوں پر، اونٹوں پر یا پیدل وہاں پہنچ گئے تو پھر سر''...... شاتری نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ انتہائی طوفانی صحرا ہے۔ اسے نہ جیپیں کراس کر سکتی ہیں اور نہ اونٹ''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''سر۔ تربیت یافتہ ایجنٹ کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کر لیتے ہیں۔ اس کی حفاظت کے انتظامات انتہائی ضروری ہیں''...... شاتری نے زور دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر ایسا کیا جا سکتا ہے لیکن کیا تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو صحرا میں کام کرنے کی تربیت دی گئی ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ ہمیں ہر قسم کے موسمی حالات اور ہر قسم کے جغرافیائی علاقے میں کام کرنے کی تربیت حاصل ہے جناب''...... شاتری نے کہا تو پرائم منسٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر انہوں نے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر

دیئے۔

''کافرستان کے صوبے راشٹر کا تفصیلی نقشہ لے آؤ''...... پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔

''میں نے تفصیلی نقشہ منگوایا ہے تاکہ اس سارے علاقے کو چیک کر کے انتظامات کئے جائیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ یہ مناسب ہے سر''...... شاتری نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور سپیشل سیکرٹری اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں رول شدہ ایک نقشہ تھا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں رول شدہ نقشہ کھول کر میز پر پھیلا دیا اور پھر ہٹ کر مؤدبانہ انداز میں سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی۔

''آپ جا سکتی ہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر''...... سپیشل سیکرٹری نے کہا اور واپس مڑ گئی۔ جب دروازہ بند ہو گیا تو پرائم منسٹر نقشے پر جھک گئے۔ انہوں نے جیب سے ایک مارکر نکالا اور پھر نقشے کو چیک کر کے انہوں نے ایک جگہ پر دائرہ لگا دیا۔ شاتری خاموشی سے بیٹھی یہ سب دیکھ رہی تھی۔

''یہ ہے راشٹر صوبے میں وارنگل صحرا اور چاروں طرف سے اس میں داخل ہونے کے لئے چار شہروں کی سرحدیں ملتی ہیں۔ مغرب کی طرف احمد نگر نامی بڑا شہر ہے۔ مشرق کی طرف دھارو شہر ہے۔ مغرب کی طرف کوبم اور شمال کی طرف اوگیر نامی شہر ہے''۔ پرائم منسٹر نے جھکے جھکے انداز میں کہا۔

''اس پہاڑی کا سب سے کم فاصلہ کس شہر سے ہے جناب''۔ شاتری نے پوچھا۔

''دھارو سے اور اس صحرا میں جو نخلستان ہیں وہ بھی دھارو کی سرحد سے قریب ترین ہیں۔ باقی پورا صحرا انتہائی خوفناک اور طوفانی صحرا ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''پھر تو جناب بغیر ہیلی کاپٹر کے اس صحرا میں داخل ہونے کے لئے دھارو سب سے مناسب پوائنٹ ہے''...... شاتری نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن آگے وہ طوفانی صحرا میں کیسے جائیں گے''۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

''جناب۔ اب ایسے خصوصی جوتے مارکیٹ میں دستیاب ہیں جن کو پہن کر طوفان میں بھی آسانی سے چلا جا سکتا ہے''۔ شاتری نے کہا تو پرائم منسٹر بے اختیار اچھل پڑے۔

''اوہ۔ کیا واقعی''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ دنیا بہت آگے جا چکی ہے سر اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کم فاصلے سے کسی سپر میزائل کے ذریعے اس پہاڑی کو ہی اڑا دیا جائے''...... شاتری نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ اس پہاڑی پر ایسے آلات نصب کر دیئے گئے ہیں جو ایسے میزائلوں کو زیرو کر دیتے ہیں۔ البتہ یہ جوتوں والی بات میرے لئے نئی ہے۔ پھر تو واقعی وہاں حفاظتی اقدامات انتہائی ضروری ہیں۔ او کے۔ تم ایسا کرو کہ اپنی ٹیم

سمیت دھارو پہنچ جاؤ تاکہ اگر کسی بھی طرح یہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پہنچیں تو تم انہیں ختم کر سکو''...... پرائم منسٹر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''سر۔ میری درخواست ہے کہ آپ ہمیں فری ہینڈ دے دیں تاکہ ہم کھل کر اس کی حفاظت کے لئے اقدامات کر سکیں''۔ شاتری نے کہا۔

''کیا مطلب۔ وضاحت کرو اپنی بات کی''...... پرائم منسٹر نے چونک کر کہا۔

''جناب۔ ہم دھارو سے ہی صحرا میں داخل ہوں۔ وہ کسی اور طرف سے بھی صحرا میں داخل ہو سکتے ہیں''...... شاتری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ وائٹ برڈز صرف دھارو اور ان نخلستانوں کو کور کرے جبکہ باقی تین اطراف سیکرٹ سروس کو حفاظت کا مشن سونپ دیا جائے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''جناب۔ گستاخی معاف۔ پھر ہم دونوں آپس میں بھی الجھ سکتے ہیں اور اس سے فائدہ دشمن اٹھا سکتے ہیں اور جناب۔ سیکرٹ سروس پرانی ایجنسی ہے۔ لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مخبر اس میں کسی نہ کسی حیثیت سے موجود ہوں گے''...... شاتری نے کہا۔

''ایسے لوگ تو تمہاری ایجنسی میں بھی ہو سکتے ہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''نہیں جناب۔ ہماری ایجنسی نئی ہے۔ ابھی اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا اس لئے نہ ہم انہیں براہ راست جانتے ہیں اور نہ ہی وہ اس لئے ہماری ایجنسی میں ایسا نہیں ہو سکتا''...... شاتری نے جواب دیا۔

''او کے۔ ٹھیک ہے۔ تمہیں فری ہینڈ دیا جاتا ہے۔ تمام حفاظتی انتظامات تم خود کرو گی۔ البتہ یہ بات سن لو کہ اگر اس مشن میں تم یا تمہاری ایجنسی ناکام رہی تو پھر تمہارا بھی کورٹ مارشل ہو گا اور تمہاری ایجنسی بھی ختم کر دی جائے گی اور اگر تم کامیاب رہیں تو پھر پاور ایجنسی کو ختم کر کے تمہاری ایجنسی میں ضم کر دیا جائے گا''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''سر۔ ہم آپ کی توقعات پر ہر صورت میں پورا اتریں گے''۔ شاتری نے کہا۔

''او کے۔ احکامات آپ تک پہنچ جائیں گے''...... پرائم منسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا اور ان کے اٹھتے ہی شاتری بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہو گئی۔ پرائم منسٹر مڑے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا جبکہ بلیک زیرو لائبریری میں گیا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک رول شدہ نقشہ تھا۔ اس نے نقشہ کھولا اور اسے عمران کے سامنے میز پر پھیلا دیا اور پھر مڑ کر وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ عمران اس نقشے پر جھک گیا۔ اس نقشے کی سائیڈ میں وہ تمام خصوصی اشارات موجود تھے جن کی مدد سے سیٹلائٹ فریکونسی کو چیک کیا جا سکتا تھا۔ یہ نقشہ عمران نے خصوصی طور پر لائبریری سے منگوایا تھا۔ ناٹران نے کال کر کے صرف اتنا بتایا تھا کہ اس کے خصوصی آلات نے ایک ایسی سیٹلائٹ فون کال چیک کی ہے جس کے الفاظ واضح نہیں تھے اور اس کے لئے یقیناً کوئی خصوصی آلہ استعمال کیا گیا تھا جس سے فون پر ہونے والی بات چیت واضح طور پر سنائی نہیں دی تھی۔

البتہ اس کے آلات نے یہ معلوم کر لیا تھا کہ یہ کال پرائم منسٹر ہاؤس سے کی جا رہی ہے جبکہ دوسری طرف جہاں اسے رسیو کیا جا رہا تھا وہ جگہ اس کے آلات معلوم نہ کر سکے تھے۔ البتہ وہ فون فریکونسی اس نے معلوم کر لی تھی جس پر یہ کال کی جا رہی تھی۔ چنانچہ اس نے اس کال کی ٹیپ اور فریکونسی کے بارے میں تفصیل بتا دی تھی۔ اس کال کے بعد عمران نے بلیک زیرو کو لائبریری سے یہ نقشہ لانے کے لئے کہا تھا۔ عمران نے ایک سائیڈ پر موجود خالی کاغذ کا پیڈ اٹھا کر سامنے رکھا اور پھر جیب سے مارکر نکال کر وہ اس نقشے پر جھک گیا۔ اس نے مارکر سے نقشے پر ایک جگہ نشان لگایا اور پھر سائیڈ پر موجود نشانات کو اس نے کاغذ پر لکھنا شروع کر دیا۔ وہ مسلسل یہ کام کرتا رہا۔ پھر کافی دیر بعد اس نے سر اٹھایا تو پیڈ پر طویل حساب کتاب موجود تھا۔

''دماغ خالی ہو گیا ہے حساب کتاب کر کر کے''...... عمران نے کرسی کی پشت سے سر ٹکاتے ہوئے کہا۔

''بشرطیکہ پہلے اس میں کچھ موجود ہو''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران، بلیک زیرو کی اس خوبصورت بات پر عادت کے خلاف کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''واہ۔ تمہاری بات نے دماغ دوبارہ بھر دیا ہے۔ اب اس خوبصورت بات پر چائے پلواؤ''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا جبکہ عمران دوبارہ نقشے پر جھک گیا

اور ایک بار پھر حساب کتاب میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو چائے کی پیالیاں اٹھائے کچن سے نکلا تو عمران کرسی کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا۔

''آپ واقعی بری طرح تھک گئے ہیں''...... بلیک زیرو نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

''وہ کیا مصرعہ ہے کہ لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا۔ اسی طرح لوگ سیکرٹ ایجنٹی کو بھی آسان کام سمجھتے ہیں''......عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے مسکرا کر کہا اور چائے کی پیالی اٹھا لی۔

''تنویر تو واقعی اسے بے حد آسان سمجھتا ہے''...... بلیک زیرو نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''وہ ذہانت کی بجائے طاقت کا نمائندہ ہے۔ اس کے نزدیک ذہانت کا استعمال بزدلی ہے اور طاقت کا استعمال بہادری ہے''۔ عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا رزلٹ نکلا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ابھی لیٹر آن ہے''......عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

''لیٹر آن۔ کیا مطلب''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''رزلٹ تین طرح کا ہوتا ہے یا تو طالب علم پاس ہو جاتا ہے یا فیل ہو جاتا ہے یا رزلٹ لیٹر آن ہوتا ہے''......عمران نے کہا۔

''لیٹر آن کا مطلب ہوتا ہے کہ بعد میں رزلٹ اناؤنس کیا جائے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ جن طالب علموں کی فیس وغیرہ مکمل ادا نہیں ہوتیں یا ان پر نقل کرنے کا کوئی کیس ہوتا ہے یا ان کے داخلہ فارم کسی وجہ سے نامکمل ہوتے ہیں تو ان کے رزلٹ کو روک لیا جاتا ہے۔ جب وہ فیس ادا کر دیتے ہیں اور اس کا کیس ختم ہو جاتا ہے یا فارم کے اندراج مکمل کر دیتے ہیں تب ان کا رزلٹ اناؤنس کیا جاتا ہے کہ وہ پاس ہے یا فیل''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ وہ ساتھ ساتھ چائے بھی پی رہا تھا۔

''تو آپ کا رزلٹ لیٹر آن ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چائے پی کر اس نے ایک بار پھر مارکر اٹھایا اور نقشے پر جھک گیا اور پیڈ پر ایک بار پھر اندراجات کرنا شروع کر دیئے اور پھر پیڈ سے دیکھ دیکھ کر اس نے نقشے پر لکیریں ڈالنی شروع کر دیں۔ پھر جہاں ان لکیروں نے ایک دوسرے کو کراس کیا وہاں اس نے مارکر سے دائرہ لگا دیا۔

''یہ ہے وہ مقام جہاں یہ سیٹلائٹ فون کال رسیو کی گئی ہے''۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کون سا مقام ہے یہ''...... بلیک زیرو نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اس نقشے کے مطابق تو کافرستان کے صوبے راشٹر کا علاقہ

ہے۔ اس میں چھوٹے مقامات نہیں دیئے گئے۔ تم کافرستان کا تفصیلی نقشہ لے آؤ تاکہ درست مقام کا تعین کیا جا سکے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا ایک بار پھر اٹھ کر لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک اور رول شدہ نقشہ تھا۔ یہ اس پہلے نقشے سے چھوٹا تھا۔ اس نے اسے کھول کر میز کی سائیڈ پر رکھ دیا اور خود اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران اس نقشے پر جھک گیا اور تھوڑی دیر بعد اس نے اس نقشے میں ایک جگہ پر دائرہ لگا دیا۔

''وارنگل صحرا''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

''صحرا۔ تو کیا یہ کال صحرا میں رسیو کی گئی ہے''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ یہ کال وارنگل صحرا کے تقریباً وسط میں رسیو کی گئی ہے اور یہ صحرا انتہائی طوفانی ہے۔ یہاں تو سرے سے آبادی ہی نہیں ہے۔ جاؤ لائبریری سے انسائیکلوپیڈیا لے آؤ تاکہ اس صحرا کے بارے میں تفصیلات معلومات معلوم ہو سکیں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر اٹھ کر لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ضخیم انسائیکلوپیڈیا اٹھائے واپس آیا اور اس نے اسے عمران کے حوالے کر دیا۔ عمران نے اسے کھولا اور تیزی سے اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ وہ کافی دیر تک ان صفحات کو پڑھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس

لیتے ہوئے انسائیکلوپیڈیا بند کر دیا۔

''کیا معلوم ہوا ہے عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ انتہائی خوفناک طوفانی صحرا ہے۔ اس کے تقریباً وسط میں ایک بہت وسیع اور اونچی پہاڑی پورم نامی ہے۔ پورے صحرا میں سوائے دھارو کی طرف سے ایک چھوٹی سی پٹی کے انتہائی خوفناک طوفان ہر وقت چلتے رہتے ہیں۔ اس پٹی پر دھارو شہر کے قریب دو نخلستان ہیں اور بس اور یہ کال اس پہاڑی پر رسیو کی گئی ہے''۔ عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ کافرستان نے اس پہاڑی پورم کے نیچے لیبارٹری بنائی ہوئی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ بظاہر تو یہی مطلب نکلتا ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

''بظاہر کا کیا مطلب ہوا عمران صاحب۔ کیا آپ کو شک ہے اس بات پر''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہمیں ہر پہلو کو سامنے رکھنا چاہئے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ سب ڈاجنگ ہو۔ اصل کام کرشاس میں ہی ہو رہا ہو''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن اس کی تصدیق کیسے کی جا سکتی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''وکرم بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناپال کے فارن ایجنٹ وکرم کی آواز سنائی دی۔

''چیف فرام دس اینڈ''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ حکم''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''تم نے پہلے رپورٹ دی تھی کہ وہاں کرشناس لیبارٹری کے گرد وائٹ برڈز نامی تنظیم موجود ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اپنے آدمی کو دوبارہ بھجوا کر معلوم کراؤ کہ کیا اب بھی کرشناس میں یہ تنظیم موجود ہے یا نہیں اور مجھے رپورٹ دو''...... عمران نے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر مزید کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

''یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہمیں ڈاج دینے کے لئے وائٹ برڈز کو وہیں رکھا گیا ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ انہیں تو یہ معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ ہمیں ان کے کرشناس والے پراجیکٹ کا علم ہے اور وائٹ برڈز نئے پرائم منسٹر کی اپنی بنی ہوئی تنظیم ہے۔ وہ اس کو علیحدہ نہیں رکھیں گے''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں اب اس سیلائٹ فون کال کو سمجھنے پر کام کرتا ہوں۔

اگر یہ سمجھ میں آ جائے تو پھر حتمی طور پر طے ہو جائے گا کہ اصل معاملہ کیا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ہاتھ میں مائیکرو ٹیپ موجود تھا۔ لیبارٹری میں پہنچ کر اس نے اس پر کام شروع کر دیا اور پھر کئی گھنٹوں کی محنت کے بعد آخرکار وہ اس معمے کو حل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اس کے تھکے ہوئے چہرے پر یکلخت رونق سی آ گئی۔ اب وہ خاموش بیٹھا ٹیپ میں ہونے والی گفتگو سن رہا تھا۔ ٹیپ سے نکلنے والی ایک آواز کافرستانی پرائم منسٹر کی تھی جبکہ دوسری آواز پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر مجید کی تھی۔ ڈاکٹر مجید پرائم منسٹر سے کہہ رہے تھے کہ اس لیبارٹری میں نہ صرف مزید مشینری کی فوری ضرورت ہے بلکہ اس لیبارٹری کو مکمل طور پر ساؤنڈ پروف کرنے کی بھی اشد ضرورت ہے کیونکہ پہاڑی کے باہر چاروں طرف چلنے والی انتہائی خوفناک طوفانی ہوا کی آوازیں اندر سنائی دیتی ہیں اور جن کی وجہ سے کام کرنے والے ذہنی طور پر ڈسٹرب ہوتے ہیں اور پرائم منسٹر نے اسے بتایا کہ اس طوفانی ہواؤں کی وجہ سے یہ لیبارٹری ہر لحاظ سے محفوظ ہے اور اس نے جو مشینری کی ڈیمانڈ کی ہے وہ بھی ایک ہفتے کے اندر لیبارٹری پہنچ جائے گی اور اس کے ساتھ ہی لیبارٹری کو مکمل طور پر ساؤنڈ پروف بنانے والی مشینری بھی بھیج دی جائے گی۔ اسی طرح کی باتیں کافی دیر ہوتی رہیں اور پھر گفتگو ختم ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا بٹن آف کر دیا اور اندر موجود مائیکرو ٹیپ

باہر نکال لیا جس میں اب واضح آوازیں ٹیپ ہو چکی تھیں اور پھر وہ کرسی سے اٹھ کر واپس آپریشن روم میں آ گیا۔

"کچھ معلوم ہوا ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں اسے سننے میں کامیاب ہو گیا ہوں اور اب یہ بات یقینی طور پر طے ہو گئی ہے کہ ڈاکٹر مجید اور اس دھات کو کرشناس سے واپس لا کر اس طوفانی صحرا کی پہاڑی کے نیچے بنی ہوئی لیبارٹری میں پہنچا دیا گیا ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے گفتگو کی پوری تفصیل بھی بتا دی۔

"تو اب یہ مشن وارنگل میں مکمل ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"یہ اطلاع کنفرم ہو گئی ہے کہ میگانم دھات اور پاکیشیائی سائنس دان کو کرشناس لیبارٹری سے ہٹا کر کافرستان کے صوبے راشٹر میں موجود وارنگل صحرا کے درمیان پہاڑی کے نیچے موجود لیبارٹری میں پہنچا دیا گیا ہے اس لئے اب ٹیم عمران کی قیادت میں

وہاں جائے گی۔ تم ساتھیوں کو تیار رہنے کا کہہ دو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"باس۔ صالحہ ساتھ جائے گی یا نہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"تمہاری درخواست پر چونکہ پہلے ہی اسے ٹیم میں شامل کر لیا گیا تھا اس لئے وہ اب بھی ٹیم میں شامل ہو گی"...... عمران نے مخصوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کی ٹیم بھی ساتھ جائے گی"۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں اس لئے ساتھ بھیجا جا رہا تھا کہ کرشناس کا علاقہ پہاڑی اور انتہائی گھنے جنگلات پر مشتمل تھا لیکن اب جس علاقے میں مشن مکمل ہونا ہے وہاں ان کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر ایک طرف پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اس نے اسے اپنے سامنے رکھ کر اس پر ٹائیگر کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''تم کہاں ہو اس وقت۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''رین بو کلب میں باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''تم رانا ہاؤس پہنچو۔ میں بھی وہیں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''آپ خود جا رہے ہیں انہیں منع کرنے کے لئے۔ فون پر بھی تو یہ حکم دیا جا سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''ایک تو وہ مشن کے لئے اپنا ذہن بنا چکے ہوں گے دوسرے جس طرح تم یہاں رہ رہ کر بور ہو جاتے ہو اور تمہارا دل چاہتا ہے کہ تمہیں بھی مشن میں شامل کر لیا جائے اس طرح جوانا کا دل بھی یہی چاہتا ہے اس لئے اب اگر انہیں بغیر تفصیلات اور وجوہات بتائے جانے سے روک دیا گیا تو لامحالہ انہیں شدید دھچکا پہنچے گا''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''آپ نے صرف جوانا کا نام لیا ہے جوزف کا نہیں لیا''۔ بلیک زیرو نے بھی احتراماً اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''جوزف اپنی دنیا میں مست رہنے کا عادی ہے''...... عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

جوانا نے کار بندرگاہ کے ایک ہوٹل ساگرام کی وسیع و عریض پارکنگ میں روکی اور پھر کار کا دروازہ کھول کر وہ نیچے اتر آیا۔ جوزف بھی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بھی کار سے نیچے اتر آیا تو جوانا نے کار لاک کی اور پھر پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر اس نے جیب میں ڈالا اور واپس ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ جوزف اس کے پیچھے تھا۔

''کیا تمہیں یقین ہے جوانا کہ انتھونی اس بارے میں جانتا ہے''...... جوزف نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ ٹائیگر نے اسے ٹریس کیا ہے''...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر یہ پوچھ گچھ ٹائیگر خود بھی تو کر سکتا تھا۔ اس نے تمہیں رپورٹ کیوں دی ہے''...... جوزف نے کہا۔

''کس قسم کی پوچھ گچھ''...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جو اب تم اس سے کرنے جا رہے ہو''...... جوزف نے قدرے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ پوچھ گچھ خاص ماحول میں ہوگی اس لئے ٹائیگر کی بجائے ہم دونوں جا رہے ہیں ورنہ یہ انھونی انتہائی چالاک اور عیار آدمی ہے''...... جوانا نے کہا۔ وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے اب ہوٹل کے مین گیٹ کے قریب پہنچ گئے تھے۔

''کس قسم کا ماحول''...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ابھی معلوم ہو جائے گا''...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شیشے کا گیٹ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ ہوٹل کا وسیع و عریض ہال کافی حد تک بھرا ہوا تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر دو غنڈے نما آدمی موجود تھے۔ جوانا تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''یہاں سپروائزر انھونی ہے''...... جوانا نے کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جی ہاں''...... کاؤنٹر مین نے غور سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہم نے اس سے ایک ضروری کام کے سلسلے میں ملاقات کرنی ہے''...... جوانا نے کہا۔

''کس کام کے سلسلے میں''...... کاؤنٹر مین نے چونک کر پوچھا۔

''تم اسے بلواؤ۔ یہ بات تمہارے مطلب کی نہیں ہے''۔ جوانا نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوری سر۔ وہ ڈیوٹی پر ہے۔ دو گھنٹے بعد وہ فارغ ہوگا تب ہی آپ کی اس سے ملاقات ہو سکتی ہے''...... کاؤنٹر مین نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا لیکن دوسرے ہی لمحے جوانا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ہال تھپڑ کی زوردار آواز سے گونج اٹھا اور وہ لحیم شحیم کاؤنٹر مین چیختا ہوا اڑ کر سائیڈ پر موجود دوسرے آدمی سے ٹکرایا اور پھر وہ دونوں ہی چیختے ہوئے نیچے گر گئے۔ ہال میں موجود ہر شخص چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔

''تم۔تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔ میں تمہاری کھال کھینچ لوں گا''...... اس کاؤنٹر مین نے یکلخت اٹھتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اس کا ایک ہاتھ اس کے گال پر موجود تھا لیکن ابھی اس کا فقرہ مکمل نہ ہوا تھا کہ اس بار جوزف کا بازو گھوما اور ایک بار پھر زور دار تھپڑ کی آواز سے ہال گونج اٹھا اور اس بار کاؤنٹر مین اچھل کر دوسری سائیڈ پر گرا اور پھر اس نے دو تین بار اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر ایک جھٹکے سے وہ وہیں ساکت ہو گیا۔ ہال پر سکوت طاری تھا۔ اچانک ایک راہداری سے ایک لحیم شحیم آدمی بھاگتا ہوا کاؤنٹر کی طرف آیا۔ اس نے سوٹ پہن رکھا تھا اور اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

''تم۔تم۔تم نے جونی پر ہاتھ اٹھایا ہے۔تم نے''...... اس آدمی

نے قریب آتے ہی چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بڑے
وحشیانہ انداز میں جوانا اور اس کے ساتھ کھڑے جوزف پر حملہ کر دیا
لیکن دوسرے ہی لمحے وہ ہوا میں کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا ایک
زوردار دھماکے سے ہال کی ایک میز پر گرا اور پھر میز کو توڑتا ہوا
نیچے فرش پر جا گرا۔

''اب اگر کسی نے مداخلت کی تو گولیوں سے اڑا دوں گا''۔
جوانا نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے
بھاری ریوالور نکال لیا۔ جوزف نے بھی اس کی پیروی کی۔

''تم۔تم کون ہو۔ تم نے منیجر پر ہاتھ اٹھایا ہے''...... اچانک
کونے سے ایک ویٹر نے دوڑ کر کاؤنٹر کی طرف آتے ہوئے کہا۔
دوسرا آدمی ابھی تک فرش پر پڑا تڑپ رہا تھا۔

''ہم نے سپروائزر انتھونی سے ملنا تھا اور یہ کاؤنٹر مین ہمیں دو
گھنٹے انتظار کرنے کا کہہ رہا تھا''...... جوانا نے بڑے ٹھنڈے سے
لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔تم باہر چلو۔ میں انتھونی کو بھجواتا ہوں''...... ویٹر نے
جھک کر منیجر جونی کو اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''اسے چھوڑو اور ابھی جا کر انتھونی کو بلاؤ ورنہ''...... جوانا نے
انتہائی غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا تو ایک راہداری سے ایک
مضبوط جسم کا آدمی جس نے ویٹروں جیسی یونیفارم پہنی ہوئی تھی
دوڑتا ہوا باہر آ گیا۔

''میرا نام انتھونی ہے۔ تم کون ہو۔ میں تو تمہیں جانتا بھی
نہیں''...... اس آنے والے نے قریب آ کر حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

''تم ہو انتھونی۔ آؤ میرے ساتھ''...... جوانا نے کہا اور دوسرے
لمحے وہ اسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا ہال کے مین دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔ جوزف بڑے چوکنا انداز میں اس کے پیچھے تھا۔

''تم۔تم کون ہو اور مجھے کہاں لے جا رہے ہو''...... انتھونی نے
اس بار قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

''خاموشی سے چلے چلو۔ ہم نے تم سے چند باتیں کرنی ہیں
ورنہ میں تمہاری گردن توڑ دوں گا''...... جوانا نے کہا اور پھر وہ اسے
ساتھ لئے ہوٹل سے باہر نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''بیٹھو''...... جوانا نے کار کی عقبی سیٹ کا دروازہ کھول کر اسے
اندر دھکیلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جوزف دوسری طرف
سے اس کے ساتھ بیٹھ گیا تو جوانا دروازہ بند کر کے گھوم کر
ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آیا اور چند لمحوں بعد ہی کار تیز رفتاری سے
دوڑتی ہوئی ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر آ گئی۔ انتھونی کا چہرہ
اب خوف سے زرد پڑ چکا تھا۔ جوزف اور جوانا نے جس انداز میں
وہاں کاؤنٹر مین اور منیجر کا حشر کیا تھا اور جس دلیرانہ انداز میں وہ
اسے اغوا کر کے لے جا رہے تھے اس سے یقیناً انتھونی پر ان کی
دہشت پوری طرح قبضہ کر چکی تھی۔ جوانا نے کار کافی آگے لے جا

کر ایک اور ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر اسے پارکنگ میں لے جا روک دیا۔

''سنو انتھونی۔ ہم نے تم سے صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں اور تمہیں اس کا معقول معاوضہ بھی دیا جائے گا لیکن اگر تم نے مزاحمت کی تو ایک لمحے کے ہزاروں حصے میں تمہاری گردن ٹوٹ چکی ہو گی''...... جوانا نے کار سے نیچے اترتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو انتھونی نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ بھی کار سے نیچے اتر آیا۔ دوسری طرف سے جوزف بھی باہر آ گیا۔

''اس ہوٹل میں سپیشل رومز ہیں۔ جوزف جا کر ایک روم بک کرا لو تا کہ اطمینان سے اس سے بات چیت ہو سکے''...... جوانا نے کہا۔

''میرے ساتھ آؤ۔ میں بک کرا دیتا ہوں''...... انتھونی نے کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے اس کے ساتھ چلتے ہوئے ہوٹل میں داخل ہوئے۔ یہ پہلے ہوٹل کی نسبت چھوٹا تھا لیکن اس کی ایک سائیڈ راہداری میں سپیشل رومز کی قطار موجود تھی۔ انتھونی نے کاؤنٹر پر ایک سپیشل روم بک کرنے کے لئے کہا۔

''پیمنٹ تم کرو گے''...... کاؤنٹر مین نے پوچھا۔

''یہ لو پیمنٹ''...... جوانا نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر کاؤنٹر پر ڈالتے ہوئے کہا تو کاؤنٹر مین نے نوٹ اٹھا کر نیچے خانے میں ڈالا اور باقی رقم نکال کر اس نے جوانا کی طرف بڑھا دی۔

''یہ رکھو۔ یہ تمہاری ٹپ ہے''...... جوانا نے بڑے بے نیازانہ انداز میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ شکریہ''...... کاؤنٹر مین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر ٹوکن کے ساتھ منسلک ایک چابی نکال کر اس نے جوانا کی طرف بڑھا دی۔ جوانا نے چابی لی تو ٹوکن پر چھ کا ہندسہ موجود تھا۔ چنانچہ وہ اس راہداری میں داخل ہوئے جہاں سپیشل رومز تھے۔ چھ نمبر کے سپیشل روم کا بیرونی بلب آف تھا۔ جوانا نے دروازہ کھولا اور وہ سب اندر داخل ہوئے۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جوانا نے دروازہ بند کر کے سائیڈ پر موجود بٹن پریس کر دیا۔

''ہاں۔ اب بیٹھو انتھونی''...... جوانا نے کہا۔

''تم۔ تم پہلے مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو''...... انتھونی نے کہا۔

''اس بات کو چھوڑو۔ جتنا ہمارے بارے میں کم جانو گے اتنا ہی فائدے میں رہو گے''...... جوانا نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر سامنے رکھ دی۔ جوزف، انتھونی کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تم نے ہماری کارکردگی دیکھی ہے۔ اگر ہم چاہتے تو تمہاری روح سے بھی سب کچھ اگلوا لیتے لیکن ہم ایسا نہیں چاہتے۔ یہ گڈی تمہاری ہو سکتی ہے اگر تم سچ سچ سب کچھ بتا دو اور یہ بھی سن لو کہ تمہارے بولتے ہی ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ تم سچ بول رہے ہو یا

جھوٹ اور جھوٹ بولنے کی صورت میں یہ آفر ختم ہو جائے گی"۔

جوانا نے کہا۔

"میں سچ بولوں گا"...... انتھونی نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تم ناپال کے سرحدی علاقے میں واقع کافرستان کے ایک پہاڑی علاقے کرشناس میں کافی عرصہ گزار چکے ہو"...... جوانا نے کہا تو انتھونی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہیں یہ سب کچھ معلوم ہو گیا۔ یہاں تو کسی کو نہیں معلوم"...... انتھونی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم صرف سوالوں کے جواب دو گے۔ سوال نہیں کرو گے۔ سمجھے۔ ورنہ"...... جوانا کا لہجہ یکلخت انتہائی سخت ہو گیا۔

"ہاں۔ میں واقعی اسی علاقے کا ہی باشندہ ہوں۔ میرا پورا قبیلہ وہاں پائی جانے والی خاص لکڑی جسے پلورگ کہا جاتا ہے کو کاٹنے کا کام کرتے ہیں لیکن مجھے یہ کام پسند نہیں تھا کیونکہ اس میں محنت بے حد زیادہ تھی لیکن معاوضہ بے حد کم ملتا تھا۔ میں وہاں لکڑی کے ایک بڑے ڈیلر کے پاس ملازم تھا۔ میں دس سال تک وہاں کام کرتا رہا۔ پھر میرا مالک فوت ہو گیا اور اس کی اولاد نے مجھے نظرانداز کرنا شروع کر دیا تو میں وہاں سے پہلے کافرستان کے دارالحکومت چلا گیا۔ وہاں میں ہوٹل میں ویٹر بن گیا۔ پھر وہاں میرا ایک بہت بڑے غنڈے سے جھگڑا ہو گیا تو میں خوفزدہ ہو کر یہاں

آ گیا"...... انتھونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہاں کرشناس میں ایک لیبارٹری بنائی گئی ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کہاں ہے"...... جوانا نے کہا۔

"لیبارٹری نہیں۔ جب تک میں وہاں تھا میں نے لیبارٹری کے بارے میں سنا بھی نہیں۔ میرے بعد بنی ہو تو میں کہہ نہیں سکتا"۔ انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ہم وہاں جائیں تو کیا تم بطور گائیڈ ہمارے ساتھ جا سکتے ہو۔ تمہیں تمہاری مرضی کا معاوضہ دیا جائے گا لیکن سوچ لو اگر تم نے ہاں کی تو پھر وعدہ پورا کرنا ہو گا"...... جوانا نے کہا۔

"تم نے وہاں کیا کرنا ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"پاکیشیا سے ایک سائنس دان کو اغوا کر کے وہاں لے جایا گیا ہے۔ ہم نے اسے واپس لے آنا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ میں تمہارے ساتھ جا سکتا ہوں۔ معاوضہ جتنا مرضی آئے دے دینا"...... انتھونی نے کہا۔

"سوچ کر وعدہ کرو۔ وعدہ خلافی کی گنجائش نہیں ہو گی"۔ جوانا نے کہا۔

"میں سوچ کر ہی بتا رہا ہوں۔ مجھے تم جیسے لوگوں کے ساتھ کام کرنے میں لطف آئے گا اور پھر اس سارے علاقے کے چپے چپے کو میں جانتا ہوں"...... انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ گڈی تمہاری ہو گئی ہے۔ تمہیں اس کام کا

معاوضہ اس جیسی پانچ گڈیاں دیا جائے گا اور جانے سے لے کر واپس آنے تک تمام اخراجات بھی ہمارے ہوں گے''...... جوانا نے کہا تو انتھونی کا چہرہ یکلخت چمک اٹھا۔ اس نے جلدی سے نوٹوں کی گڈی اٹھا کر جیب میں ڈال لی۔

''تمہارا کوئی فون نمبر ہے''...... جوانا نے کہا تو انتھونی نے نمبر بتا دیا۔

''کہاں کا ہے یہ نمبر''...... جوانا نے پوچھا۔

''میری رہائش گاہ کا''...... انتھونی نے جواب دیا۔

''او کے۔ ہم تمہیں ایک دو روز پہلے اطلاع دے دیں گے''۔ جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جوزف بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ انتھونی بھی کھڑا ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد جوزف اور جوانا کار میں بیٹھے رانا ہاؤس کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

''عجیب طریقہ اختیار کیا ہے تم نے اس انتھونی کو رضامند کرنے کا''...... جوزف نے کہا۔

''ٹائیگر نے بتایا تھا کہ یہ آدمی انتہائی تیز اور چالاک ہے۔ صرف لالچ سے یہ کام کرنے پر آمادہ تو ہو جائے گا لیکن کسی بھی مزید لالچ کے تحت یہ غداری بھی کر سکتا ہے اس لئے اس کے لئے گاجر بھی ضروری تھی اور سٹک بھی''...... جوانا نے مشہور محاورہ استعمال کرتے ہوئے کہا۔

''مطلب ہے کہ خوف اور لالچ دونوں سے کام لیا جائے''۔

جوزف نے کہا۔

''ہاں اور تم نے دیکھا کہ اب وہ سیٹ رہے گا اور ایسا آدمی ہمارے مشن کے لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے''...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس نے ایک ایسی بات کی ہے جو ہمارے خلاف جاتی ہے''...... جوزف نے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

''کون سی بات''...... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

''اسے اس بات کا علم ہی نہیں کہ وہاں کوئی لیبارٹری بھی ہے یا نہیں۔ پھر وہ ہمیں کیا گائیڈ کرے گا''...... جوزف نے کہا۔

''ہر علاقے کا رہنے والا اپنے علاقے کے بارے میں بہت اچھی طرح جانتا ہے اس لئے وہاں جا کر انتھونی بہت آسانی سے معلوم کر لے گا کہ لیبارٹری کہاں بنائی گئی ہے''...... جوانا نے جواب دیا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس پہنچ گئے۔

''ماسٹر نجانے خاموش کیوں ہو گیا ہے۔ پھر اس نے وہاں جانے کی بات ہی نہیں کی''...... جوانا نے سٹنگ روم میں کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ابھی تیاریاں کی جا رہی ہوں گی۔ باس اس طرح منہ اٹھا کر نہیں چل دیتا اور یہی بات اس کی کامیابی کی بنیادی وجہ ہے''۔ جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

شاگل اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس کے سامنے ایک فائل کھلی ہوئی پڑی تھی لیکن شاگل فائل پڑھنے کی بجائے ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا ایک کیس کے سلسلے میں سوچ رہا تھا کہ سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس''۔ شاگل نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سپیشل سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد تحکمانہ تھا اور شاید بولنے والی کا لہجہ تھا کہ شاگل کے چہرے پر یکلخت شعلے سے بھڑک اٹھے۔

''پھر میں کیا کروں''...... شاگل نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''پرائم منسٹر صاحب آپ کو بلا رہے ہیں۔ فوراً پہنچیں''۔ دوسری طرف سے بھی قدرے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

''سوری۔ میں مصروف ہوں''...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''نانسنس۔ یہ طریقہ ہے سیکرٹ سروس کے چیف کو بلانے کا۔ جیسے کسی گھسیارے کو بلایا جا رہا ہے۔ نانسنس''...... شاگل نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے گھنٹی دوبارہ بج اٹھی۔ چونکہ یہ ڈائریکٹ فون تھا اس لئے کال بھی ڈائریکٹ کی جا رہی تھی۔ شاگل نے ایک جھٹکے سے رسیور اٹھا لیا۔

''شاگل بول رہا ہوں۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس''...... شاگل نے اس بار پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''پرائم منسٹر سے بات کریں''...... دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس سر۔ میں شاگل بول رہا ہوں''...... شاگل نے نرم اور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سیکرٹری نے بتایا ہے کہ آپ نے آنے سے انکار کر دیا ہے۔ کیوں''...... پرائم منسٹر کے لہجے میں ہلکے سے غصے کا تاثر تھا۔

''سوری سر۔ آپ کی سیکرٹری کو معلوم ہی نہیں ہے کہ سیکرٹ سروس کے چیف سے کیسے بات کی جاتی ہے۔ اس نے مجھ سے

ایسے لہجے میں بات کی ہے جیسے میں اس کے دفتر کا چپڑاسی ہوں''...... شاگل سے نہ رہا گیا تو وہ پھٹ پڑا۔

''آئی ایم سوری۔ میں اس سے جواب طلبی کروں گا۔ آپ میرے پاس پہنچ جائیں۔ آپ سے ایک انتہائی ضروری معاملے کو ڈسکس کرنا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس سر۔ میں ابھی پہنچ رہا ہوں''...... شاگل نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ نانسنس۔ ایک پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ہے جس سے اس کے ملک کا صدر تک ڈرتا ہے اور یہاں سیکرٹری مجھ پر رعب جما رہی تھی۔ نانسنس''...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار پرائم منسٹر ہاؤس میں داخل ہو رہی تھی اور پھر اسے فوراً ہی سپیشل میٹنگ روم میں پہنچا دیا گیا۔ شاگل ایک کرسی پر اس طرح اکڑ کر بیٹھ گیا جیسے وہ خود پرائم منسٹر ہو۔ پرائم منسٹر ابھی حال میں ہی منتخب ہوئے تھے اور ان سے شاگل کی صرف چند ہی ملاقاتیں ہوئی تھیں۔ ان ملاقاتوں میں اس نے محسوس کیا تھا کہ پرائم منسٹر اپنے آپ کو ساری دنیا سے علیحدہ عقلمند سمجھتے ہیں لیکن چونکہ وہ بہرحال پرائم منسٹر تھے۔ اس لئے شاگل کو ان کے سامنے کوئی ایسی ویسی بات کرنے کی ہمت نہیں پڑی تھی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ادھیڑ عمر پرائم منسٹر اندر داخل ہوئے تو شاگل اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز

میں سلام کیا۔

''بیٹھیں''...... پرائم منسٹر نے سر ہلا کر سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا اور خود بھی اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔

''میں نے سپیشل سیکرٹری کو وارننگ دے دی ہے۔ وہ آئندہ محتاط رہے گی''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''شکریہ سر''...... شاگل نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ آپ کی سروس کا کتنی بار ٹکراؤ ہو چکا ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ پرائم منسٹر اس قسم کی بات کریں گے۔

''متعدد بار جناب''...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کیا رزلٹ نکلتا رہا ہے اس ٹکراؤ کا''...... پرائم منسٹر نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ہر کیس کے اپنے حالات و واقعات ہوتے ہیں اور ہر کیس کا نتیجہ انہی حالات واقعات کا مرہون منت ہوتا ہے جناب۔ آپ پوچھنا کیا چاہتے ہیں''...... شاگل نے جواب دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ پرائم منسٹر اپنی سپیشل سیکرٹری کا انتقام اس سے اس انداز میں لے رہا ہے۔

''کبھی آپ کی جیت بھی ہوئی ہے''...... پرائم منسٹر نے اس بار

کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

''جس انداز میں آپ پوچھ رہے ہیں اس انداز میں نہیں ہوئی''...... شاگل نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس آپ کی ایسی کیا خصوصیات ہیں کہ آپ ملک کے پرائم منسٹر کی کال پر جواب دیتے ہیں کہ آپ مصروف ہیں۔ اگر سپیشل سیکرٹری کا لہجہ اور انداز آپ کو پسند نہیں آیا تھا تو آپ مجھ سے شکایت کرتے لیکن آپ نے اس طرح حکم ماننے سے انکار کر کے غداری کی ہے اس لئے کیوں نہ غداری کے الزام میں آپ کا کورٹ مارشل کیا جائے''...... پرائم منسٹر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ وہ اب کھل کر غصے کا اظہار کر رہے تھے۔

''ٹھیک ہے سر۔ آپ جو اقدام میرے خلاف کرنا چاہتے ہیں کر لیں۔ میں بہرحال حکومت کا ملازم ہوں اور آپ چیف ایگزیکٹو ہیں لیکن یہ بتا دوں سر کہ آپ کو سپیشل سیکرٹریاں تو بے شمار مل جائیں گی لیکن دوسرا شاگل نہیں ملے گا۔ یہ درست ہے کہ ہم واضح اور دو ٹوک انداز میں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کبھی نہیں جیت سکے لیکن ہم نے ہمیشہ ان کا اس انداز میں مقابلہ کیا ہے کہ وہ اپنے مقصد میں کبھی مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو سکے''...... شاگل نے بھی کھل کر اور قدرے غصیلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو پرائم منسٹر کا چہرہ یکلخت پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ گیا۔ اس کی آنکھوں سے

بھی سرخی جھلکنے لگی۔ انہوں نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں انہوں نے خود ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''صدر صاحب سے بات کراؤ۔ ابھی اسی وقت''...... پرائم منسٹر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر اس طرح پٹخ دیا جیسے انہیں اصل غصہ کریڈل پر ہی آ رہا ہو۔ شاگل کا چہرہ سپاٹ تھا۔ البتہ وہ سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی کی آواز سنائی دی تو پرائم منسٹر نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... پرائم منسٹر نے سرد لہجے میں کہا۔

''صدر صاحب سے بات کریں جناب''...... لاؤڈر کا بٹن پہلے سے پریسڈ تھا اس لئے دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

''ہیلو سر۔ میں پرائم منسٹر بول رہا ہوں''...... پرائم منسٹر کا لہجہ سپاٹ تھا۔

''جی فرمایئے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کافرستانی سیکرٹ سروس کے چیف شاگل اس وقت پرائم منسٹر ہاؤس کے میٹنگ روم میں میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں کال کیا تو مجھے میری سپیشل سیکرٹری نے بتایا کہ انہوں نے میری کال کا سن کر کہہ دیا کہ وہ فارغ نہیں ہیں مصروف ہیں۔ اس لئے نہیں آ سکتے جس پر میں نے انہیں خود فون کیا تو انہوں نے بتایا کہ میری سیکرٹری کا لہجہ ان کے لئے توہین آمیز تھا جس پر میں نے

انہیں بتایا کہ سیکرٹری کو وارننگ دے دی گئی ہے۔ چنانچہ یہ آ گئے۔ میں یہ سمجھتا رہا کہ سیکرٹری نے غلط بیانی کی ہے۔ مسٹر شاگل ملک کے چیف ایگزیکٹو کو انکار نہیں کر سکتے لیکن یہاں انہوں نے واضح طور پر اس بات کا اقرار کر لیا ہے کہ انہوں نے دانستہ انکار کیا ہے۔ یہ چیف ایگزیکٹو اور پورے ملک کی توہین ہے اس لئے میں ان کے کورٹ مارشل کے آرڈر کر رہا ہوں۔ اس سمری پر آپ نے دستخط کرنے ہیں۔ میں ایسے چیف کو مزید ایک لمحہ بھی برداشت نہیں کر سکتا''...... پرائم منسٹر نے انتہائی تیز اور غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ ملک کے منتخب چیف ایگزیکٹو ہیں اس لئے آپ ایسا کرنے کا مکمل حق رکھتے ہیں۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں اور نہ ہی میں کسی کو یہ اختیار دے سکتا ہوں کہ وہ چیف ایگزیکٹو کی توہین کرے لیکن یہ دیکھ لیں کہ یہ بات پریس میں آ جائے گی اور پورے ملک تو کیا پوری دنیا میں ایک تماشا کھڑا ہو جائے گا کہ آپ چیف ایگزیکٹو ہونے کے باوجود اپنی بات نہیں منوا سکتے۔ اس سے جو تاثر پھیلے گا اس کو آپ مجھ سے بھی بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ چونکہ چیف شاگل نے پہلی بار ایسا کیا ہے اس لئے اسے لاسٹ اور فائنل وارننگ بھی دی جا سکتی ہے۔ بہرحال فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ آپ جو بھی فیصلہ کریں گے مجھے آپ کا فیصلہ منظور ہو گا''۔ دوسری طرف سے باوقار لہجے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو پرائم منسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے

رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''آپ نے سن لی صدر صاحب کی بات۔ آپ کو لاسٹ اور فائنل وارننگ دی جاتی ہے۔ آئندہ اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ نتائج کے خود ذمہ دار ہوں گے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''میں آپ کا مشکور ہوں جناب''...... شاگل نے جواب دیا تو پرائم منسٹر کا چہرہ یکلخت بحال ہو گیا۔

''میں نے آپ کو اس لئے کال کیا تھا کہ کافرستان کی ایک نئی ایجنسی وائٹ برڈز نے پاکیشیا کے ایک سائنس دان سے رابطہ کیا اور اسے کافرستان کے لئے کام کرنے پر آمادہ کر لیا۔ اس کے ساتھ ہی پاکیشیا کے شمالی پہاڑی علاقوں سے ایک انتہائی قیمتی اور نایاب دھات بھی حاصل کر لی گئی جس کا علم کسی کو نہیں ہو سکا۔ اس دھات کے ذریعے کافرستان بین البراعظمی میزائل تیار کر سکے گا اور اس طرح کافرستان بھی سپر پاورز میں شامل ہو جائے گا۔ اس دھات پر بنیادی اور ابتدائی کام کرنے کے لئے ناپال کی سرحد کے قریب ایک جنگلاتی علاقے کرشناس کا انتخاب کیا گیا ہے۔ وہاں ایک جدید لیبارٹری موجود ہے اور اس کے بارے میں کسی کو علم بھی نہیں ہے۔ چنانچہ اس دھات اور پاکیشیائی سائنس دان کو وہیں پہنچا دیا گیا اور اس کی حفاظت کے لئے وہاں وائٹ برڈز کی ڈیوٹی لگا دی گئی لیکن پھر یہ رپورٹ ملی کہ اس علاقے میں پیدا ہونے والے درخت جن کا نام پلورگ ہیں سے ایسے اثرات فضا میں مل جاتے

ہیں جو اس ریسرچ پر غلط اثر ڈالیں گے۔ چنانچہ وہاں سے اس دھات کو واپس منگوا لیا گیا اور ایک اور لیبارٹری میں بھجوا دیا گیا۔ وائٹ برڈز کو بھی وہاں بھجوا دیا گیا۔ پھر یہ اطلاعات ملی ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ کرشناس میں مشن مکمل ہو رہا ہے اور وہ سروس کسی بھی وقت کرشناس پہنچ سکتی ہے لیکن اگر وہاں پہنچ کر انہیں علم ہو گیا کہ مشن یہاں سے ہٹا دیا گیا ہے تو لامحالہ وہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ اب مشن کہاں مکمل کیا جا رہا ہے جبکہ میں چاہتا ہوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ معلوم نہ ہو سکے اور اس کا خاتمہ وہیں کر دیا جائے۔ آپ کی سروس کو میں وہاں تعینات کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ ان کا خاتمہ کر سکیں۔ حکومت کو اطمینان ہو گا کہ وہاں مشن مکمل نہیں ہو رہا اس لئے رزلٹ کچھ بھی رہے حکومت کو کوئی نقصان نہیں ہو گا جبکہ اس دوران دوسری لیبارٹری میں کام مکمل کر لیا جائے گا اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کچھ بھی نہ کر سکے گی اور نہ ہی پاکیشیائی حکومت اور کافرستان سپر پاور بن جائے گا''...... پرائم منسٹر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''سر۔ اگر آپ اسے میری گستاخی نہ سمجھیں تو میں کھل کر بات کر لوں''...... شاگل نے کہا تو پرائم منسٹر چونک پڑے۔

''ہاں۔ کھل کر بات کریں۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس نے جس طرح پاکیشیا میں بیٹھے بیٹھے یہ معلوم کر لیا ہے کہ مشن کرشناس میں مکمل کیا جائے گا اسی طرح وہ وہاں بیٹھے بیٹھے یہ بھی معلوم کر لے گی کہ اب مشن کرشناس سے کسی اور جگہ شفٹ کر دیا گیا ہے اس لئے ہم کرشناس میں اس کی راہ دیکھتے رہ جائیں گے اور وہ وہاں پہنچ جائیں گے جہاں مشن مکمل ہو رہا ہے اس لئے یہ سیٹ اپ کافرستان کے کسی کام نہیں آئے گا''...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیسے معلوم ہو جائے گا۔ نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے''۔ پرائم منسٹر نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

''جس طرح انہیں کرشناس کے بارے میں معلوم ہو گیا تھا۔ جناب وہ لوگ ناممکن کو ممکن بنا لیتے ہیں اور اس کام میں انہیں ہمارے آدمی مدد دیتے ہیں۔ آپ کے ساتھ ساتھ لازما اور بہت سے افراد کو بھی اس بارے میں علم ہو گا''...... شاگل نے کہا۔

''دوسرے لفظوں میں آپ کرشناس جانے سے انکار کر رہے ہیں''...... پرائم منسٹر نے یکلخت برافروختہ ہوتے ہوئے کہا۔

''سوری سر۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں آپ کو اس لئے یہ بات بتا رہا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں میرا یہی تجربہ ہے۔ ویسے آپ کے حکم کی تعمیل ہم پر فرض ہے''...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر یہ میرا حکم ہے کہ آپ اپنی ٹیم سمیت وہاں پہنچ جائیں

اور جب بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں آئے تو اس کا خاتمہ کر دیں''...... پرائم منسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ وہاں جو لوگ بھی سرکاری طور پر موجود ہیں سر انہیں احکامات دے دیں کہ وہ ہم سے مکمل تعاون کریں''...... شاگل نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو جائے گا''...... پرائم منسٹر نے کہا اور اٹھ کر کھڑے ہو گئے تو شاگل بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پرائم منسٹر مڑ کر اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جہاں سے وہ داخل ہوئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد شاگل مڑا اور دوسرے دروازے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنے آفس میں پہنچ گیا۔ ابھی وہ آفس میں آ کر کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... شاگل نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سر۔ آپ کی عدم موجودگی میں ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کی کال آئی تھی۔ صدر صاحب نے حکم دیا تھا کہ جیسے ہی آپ آفس پہنچیں انہیں فون کر لیں''...... دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے''...... شاگل نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور فون کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کرنے کے بعد اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع

کر دیئے۔

''ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ''...... رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

''شاگل بول رہا ہوں۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس۔ جناب صدر صاحب نے حکم دیا تھا کہ میں آفس پہنچتے ہی فون کروں''...... شاگل نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد صدر صاحب کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''شاگل عرض کر رہا ہوں جناب''...... شاگل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم نے پرائم منسٹر کی کال پر پرائم منسٹر ہاؤس جانے سے کیوں انکار کیا تھا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی''...... صدر صاحب کے لہجے میں ناراضگی کا عنصر نمایاں تھا۔

''جناب۔ ان کی پرسنل سیکرٹری نے جس لہجے میں بات کی تھی وہ انتہائی توہین آمیز تھا لیکن میں نے پھر بھی انکار نہیں کیا تھا۔ صرف اتنا کہا تھا کہ میں ایک انتہائی اہم ترین معاملے میں کال کا منتظر ہوں جو زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹے میں موصول ہو جائے گی اور میں یہ کال سنتے ہی روانہ ہو جاؤں گا۔ اسے انہوں نے انکار سمجھ لیا جناب''...... شاگل نے جان بوجھ کر بات کو دوسرا رخ دیتے

ہوئے کہا کیونکہ وہ کم از کم صدر کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔

''آئندہ محتاط رہا کرو۔ تمہیں خود ہی پرائم منسٹر کے نوٹس میں یہ بات لانی چاہئے تھی''...... صدر نے کہا۔

''یس سر۔ مجھ سے واقعی غلطی ہو گئی۔ آئندہ میں محتاط رہوں گا''...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پرائم منسٹر صاحب نے تمہیں اتنا ایمرجنسی میں کیوں کال کیا تھا''...... صدر نے کہا تو شاگل نے وہاں ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

''گڈ۔ یہ واقعی انتہائی ذہانت آمیز پلان ہے۔ اس طرح کافرستان کو بھی کوئی نقصان نہیں ہو گا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بھی آسانی سے خاتمہ کیا جا سکتا ہے''...... صدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ لیکن میں نے پرائم منسٹر صاحب کے سامنے بھی یہ خدشہ ظاہر کیا تھا کہ جس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کرشناس میں مشن کی تکمیل کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے اسی طرح انہیں یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ اب کرشناس سے مشن شفٹ کر دیا گیا ہے اس لئے وہ وہاں کا رخ ہی نہیں کریں گے لیکن جناب پرائم منسٹر صاحب نے میرے اس خدشے کو مسترد کر دیا ہے اور مجھے فوراً وہاں پہنچنے کا حکم دیا ہے اور اب میں نے ان کے حکم کی تعمیل میں وہاں جانا ہے''...... شاگل نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ پرائم منسٹر کا

حکم بہ امر مجبوری مان رہا ہو۔

''تمہارا خدشہ درست ہے۔ پرائم منسٹر صاحب نئے ہیں۔ انہیں ابھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں زیادہ علم نہیں ہے لیکن اس بار پرائم منسٹر صاحب نے یہ کیس شروع سے ہی اپنے پاس رکھا ہے۔ وائٹ برڈز انہوں نے خود ہی تشکیل دی ہے اور میں اس سلسلے میں کوئی مداخلت نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے کرشناس خود جانے کی بجائے اپنے آدمی بھجوا دو اور خود تم معلوم کرو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا اقدامات کرتی ہے۔ اگر تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کرشناس کا رخ کرے تو تم وہاں پہنچ جانا اور اگر وہ کہیں اور کا رخ کریں تو تم نے مجھے اطلاع دینی ہے''...... صدر نے کہا۔

''یس سر''...... شاگل نے جواب دیا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''چلو۔ میری تو اس فضول کرشناس یاترا سے جان چھوٹی۔ دو چار آدمی بھجوا دوں گا''...... شاگل نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ صدر صاحب نے کہا ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات کراؤں۔ مجھے اس کا بھی انتظام کرنا ہو گا''...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''شنکر بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''شاگل بول رہا ہوں''...... شاگل نے انتہائی رعب دار لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ حکم سر''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''پاکیشیا میں تمہارا سیٹ اپ ہے۔ وہاں اپنے آدمیوں سے ایئرپورٹ کی نگرانی کراؤ کہ علی عمران وہاں سے کہاں کا رخ کرتا ہے۔ اگر وہ کافرستان آئے تو فوری اور مکمل طور پر ان کی یہاں نگرانی کرائی جائے اور پھر وہ جہاں کا بھی رخ کرے مجھے اطلاع دی جائے''...... شاگل نے سخت لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن سر۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ کافرستان فلائٹ کے ذریعے نہ آئیں بلکہ بحری راستے سے آ جائیں اور میں ایئرپورٹ پر ہی نگرانی کراتا رہ جاؤں''...... شنکر نے کہا۔

''اوہ۔ ویری گڈ۔ مجھے ایسی ذہانت پسند ہے۔ تم واقعی عقل مند آدمی ہو''...... شاگل نے کہا۔

''جناب۔ آپ کی قدرشناسی ہے۔ ویسے اگر آپ اجازت دیں تو اس عمران کے فلیٹ کی بھی نگرانی ہو سکتی ہے جناب''...... شنکر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ تم جیسے احمق وہاں

نگرانی کریں گے تو عمران کو معلوم نہ ہو سکے گا۔ وہ اپنے سائے سے بھی محتاط رہنے والا آدمی ہے اور اگر اسے علم ہو گیا کہ تمہارے آدمی نگرانی کر رہے ہیں تو تمہیں معلوم ہے احمق آدمی کہ کیا ہو گا۔ وہ تمہارے کسی بھی آدمی کی گردن ناپ کر سب کچھ معلوم کر لے گا۔ نانسنس۔ تم جیسے احمق آدمی کو کس نے سیکرٹ سروس میں بھرتی کیا ہے۔ نانسنس''...... شاگل نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اسے شاید یہ خیال بھی نہ رہا تھا کہ چند لمحے پہلے وہ اس آدمی کی ذہانت کی تعریف کر رہا تھا۔

''یس سر۔ یس سر''...... دوسری طرف سے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''سنو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ میک اپ میں ہو اس لئے اپنے آدمیوں کو اس کے قدوقامت کے بارے میں اچھی طرح سمجھا دینا اور اس کی شناخت کی بنیادی نشانی بھی بتا دینا کہ عمران کسی بھی میک اپ میں ہو وہ مذاق کرنے سے باز نہیں آ سکتا اور سنو۔ تم نے صرف نگرانی کرنی ہے کوئی مداخلت نہیں کرنی۔ سمجھ گئے ہو یا نہیں''...... شاگل نے اور زیادہ چیختے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر''...... دوسری طرف سے منمناتے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو شاگل نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

''یہ کام تو ہو گیا لیکن یہ وائٹ برڈز کون ہیں اور مجھے اس بارے میں کیوں اطلاع نہیں دی گئی''...... اچانک ایک خیال کے

آتے ہی شاگل ایک بار پھر اچھل پڑا۔ کچھ دیر تو وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''رام لال۔ پرائم منسٹر ہاؤس میں تمہارے جتنے بھی آدمی موجود ہیں ان کو ہدایت کرو کہ پرائم منسٹر نے ایک نئی ایجنسی قائم کی ہے جس کا نام وائٹ برڈز ہے۔ اس بارے میں تفصیل معلوم کر کے رپورٹ دیں۔ انہیں ڈبل معاوضہ دیا جائے گا''...... شاگل نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے رسیور رکھ دیا۔

''ایک تو ہر پرائم منسٹر کو نئی نئی ایجنسیاں قائم کرنے کا بے حد شوق ہے''...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک طرف ٹرے میں رکھی ہوئی فائل اٹھا کر اس نے اپنے سامنے رکھ لی لیکن ابھی اس نے فائل کے چند صفحات ہی پڑھے تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... شاگل نے کہا۔

''رام لال بول رہا ہوں جناب۔ پرائم منسٹر ہاؤس میں ہمارا ایک مخبر سیانند آپ سے بات کرنا چاہتا ہے۔ اس نئی ایجنسی کے بارے میں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''مجھ سے۔ کیوں۔ تم سے کیوں اس نے بات نہیں کی''۔ شاگل

نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس کا کہنا ہے کہ شاید آپ اس سے مزید سوالات کریں''...... رام لال نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ وہ واقعی ذہین آدمی ہے۔ تم اسے یہاں طلب کر لو لیکن اسے کہہ دینا کہ وہ میک اپ میں آئے۔ ویسے ہی منہ اٹھا کر نہ چلا آئے''...... شاگل نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو شاگل نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ شاگل اسے دیکھ کر چونک پڑا۔

''سیانند ہوں جناب۔ پی ایم سپیشل جناب۔ میں آپ کی ہدایت کے مطابق میک اپ میں ہوں''...... آنے والے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ بیٹھو''...... شاگل نے قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... سیانند نے کہا اور مؤدبانہ انداز میں میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

''بولو۔ کیا جانتے ہو تم اس نئی ایجنسی کے بارے میں''۔ شاگل نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

''سر۔ اس نئی ایجنسی کا نام وائٹ برڈز ہے''...... سیانند نے

کہا۔

''نانسنس۔ یہ تو مجھے پہلے ہی معلوم ہے۔ یہ بتاؤ کہ کون اس کا چیف ہے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور کتنے افراد اس میں شامل ہیں''...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ اس کی چیف ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی شاتری ہے جو کہ پرائم منسٹر صاحب کی دور کی رشتہ دار بھی ہے۔ وہ پرائم منسٹر صاحب کے آفس میں بیٹھ کر کئی کئی گھنٹے ان سے ملاقات کرتی رہتی ہے۔ اس نے کرانس سے باقاعدہ تربیت حاصل کی ہوئی ہے۔ مارشل آرٹ، نشانہ بازی اور ایسے ہی دوسرے شعبوں میں ماہر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انتہائی ذہین، تیز اور فعال بھی ہے۔ اس نے ملٹری انٹیلی جنس اور کمانڈوز فورس سے دس افراد کو اپنی تنظیم کے منتخب کیا ہے۔ ان میں چار عورتیں اور چھ مرد ہیں۔ انہوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر کسی خفیہ جگہ بنایا ہوا ہے جس کے بارے میں کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ صرف یہ شاتری ہی سامنے آئی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی آدمی سامنے نہیں آیا۔ البتہ ایک بار اس کے ساتھ ایک آدمی آیا تھا جس کا نام جوگندر بتایا گیا تھا لیکن وہ شاتری کے ساتھ پرائم منسٹر آفس میں نہیں گیا تھا''...... سیانند نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس شاتری کا حلیہ کیا ہے''...... شاگل نے پوچھا تو سیانند نے قدوقامت کے بارے میں تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ حلیہ بھی

تفصیل سے بتا دیا۔

''ہونہہ۔ اب یہ شاتری کہاں ہے''...... شاگل نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

''یہ تو مجھے کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے جناب''...... سیانند نے کہا۔

''اس کے ہیڈ کوارٹر کا فون نمبر کیا ہے''...... شاگل نے پوچھا تو سیانند نے فون نمبر بتا دیا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ رام لال سے جا کر ڈبل معاوضہ لے لو''...... شاگل نے کہا تو سیانند نے شکریہ ادا کیا اور پھر اٹھ کر انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کرنے کے بعد وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

''تو اس نئی ایجنسی کی چیف شاتری ہے لیکن اب کیسے معلوم ہو کہ شاتری کہاں ہے''...... شاگل نے خودکلامی کے سے انداز میں کہا۔ وہ کافی دیر خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کمانڈو سیکشن کے چیف کرنل مادھو سے بات کراؤ''...... شاگل نے کہا اور دوسری طرف سے کوئی بات سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے کہا۔

"کرنل مادھو سے بات کریں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرنل مادھو میں شاگل بول رہا ہوں۔ کیسے ہو"...... شاگل نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا کیونکہ کرنل مادھو نہ صرف اس کا کلاس فیلو رہا تھا بلکہ ان کے درمیان دور کی رشتہ داری بھی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ان کے درمیان کافی بے تکلفانہ دوستی بھی تھی۔

"آج کیسے یاد آ گئی ہے مغرور کرنل کو"...... کرنل مادھو نے دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ مذاق میں شاگل کو مغرور کرنل بھی کہا کرتا تھا۔

"سنا ہے اب تو تمہارے سیکشن سے لوگ سیکرٹ ایجنسیوں میں شامل ہونے لگ گئے ہیں۔ یہ تو واقعی تمہارے لئے بڑا اعزاز ہے"...... شاگل نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کس ایجنسی کی بات کر رہے ہو"...... کرنل مادھو نے چونک کر کہا۔

"وائٹ برڈز ایجنسی جس کی چیف شاتری ہے۔ اس میں تمہارے سیکشن کے افراد کو بھی شامل کیا گیا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"ہاں۔ میڈم شاتری نے میرے سیکشن سے دو لڑکیوں اور دو لڑکوں کا انتخاب کیا ہے۔ ویسے ایک بات ہے میڈم شاتری ہے تو

نوجوان لیکن بے حد ذہین ہے۔ اس نے ایک لحاظ سے میرے سیکشن کی کریم حاصل کر لی ہے"...... کرنل مادھو نے کہا۔

"اس لفظ کریم سے تو لگتا ہے کہ تمہاری کوئی خاص گرل فرینڈ بھی وہ ساتھ لے گئی ہے"...... شاگل نے کہا کیونکہ وہ کرنل مادھو کی فطرت کو بہت اچھی طرح جانتا تھا۔

"اب تم سے کیا چھپانا۔ تم صحیح کہہ رہے ہو۔ وجنتی میرے سیکشن کی سب سے خوبصورت لڑکی تھی اور پھر میری خاص فرینڈ بھی تھی اور میں نے بہت کوشش کی کہ وجنتی منتخب نہ ہو سکے لیکن میڈم شاتری نے اسے منتخب کر لیا اور میں خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا"...... کرنل مادھو نے کہا۔

"کیوں۔ جبکہ اس ایجنسی کا ہیڈکوارٹر دارالحکومت میں ہی ہے اور تمہارا سیکشن بھی یہیں ہے۔ پھر کیا مسئلہ ہے۔ وہ بیرون ملک تو نہیں چلی گئی۔ ہے تو یہیں"...... شاگل نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ اب تک تو وہ یہیں تھی اس لئے معاملہ بہرحال چلتا رہا لیکن اب وہ میڈم شاتری کے ساتھ کسی خصوصی مشن پر راشٹر گئی ہے اور اس کا کہنا تھا کہ وہاں انہیں دو چار ماہ بھی لگ سکتے ہیں"...... کرنل مادھو نے جواب دیا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔

"دو چار ماہ۔ ارے۔ اتنا طویل مشن نہیں ہوتا ایجنسیوں کا۔ ویسے ہی کہہ رہی ہو گی تمہیں تنگ کرنے کے لئے"...... شاگل نے

کہا۔

''یہی بات میں نے بھی اس سے کہی تھی۔ اس نے کہا راشٹر میں کوئی خوفناک صحرا ہے جس میں ہر وقت طوفان چلتے رہتے ہیں اور وہاں کوئی پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی کے نیچے کوئی لیبارٹری ہے۔ وہاں کوئی سائنسی کام ہو رہا ہے لیکن حکومت کو خطرہ ہے کہ پاکیشیائی ایجنسیاں وہاں پہنچ کر اس لیبارٹری کو تباہ کر سکتی ہیں اس لئے وہ وہاں جا رہی ہیں اور اس کام میں دو چار ماہ لگ سکتے ہیں''۔ کرنل مادھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو واقعی مسئلہ ہے۔ اگر تم کہو تو میں صدر مملکت سے کہہ کر جنتی کو تمہارے سیکشن میں واپس کرا دوں''...... شاگل نے کہا۔

''ارے نہیں۔ اس طرح براہ راست بات سے میں بدنام ہو جاؤں گا۔ میں خود ہی کوئی نہ کوئی چکر چلاؤں گا''...... کرنل مادھو نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تمہاری مرضی۔ گڈ بائی''...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ کر اس نے بے اختیار دائیں ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ کو اس طرح تھپکنا شروع کر دیا جیسے وہ اپنی ذہانت اور چالاکی کو خراج تحسین پیش کر رہا ہو۔

''یہ ہوئی نا بات۔ صدر صاحب اور پرائم منسٹر مجھ سے چھپا رہے تھے۔ اب میں جب انہیں بتاؤں گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس

راشٹر میں وارنگل صحرا میں جا رہی ہے تو ان کی حالت دیکھنے والی ہو گی''...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر سائیڈ پر بنے ہوئے ایک ریک کی طرف بڑھ گیا جہاں شراب کی بوتلیں موجود تھیں۔ وہ کبھی کبھار ہی پیتا تھا اور اس وقت اسے واقعی شراب کی طلب محسوس ہو رہی تھی۔

کال بیل کی مخصوص آواز سنتے ہی سٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے جوزف اور جوانا بے اختیار چونک پڑے۔ انہیں سپروائزر انتھونی سے مل کر واپس آئے ہوئے ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی اور وہ دونوں سٹنگ روم میں بیٹھے اسی موضوع پر بات کر رہے تھے۔

''یہ کون آ گیا اس وقت''...... جوزف نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا کو بڑا پھاٹک کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ چونک اٹھا اور سٹنگ روم سے باہر آ گیا۔ اس نے پھاٹک سے ٹائیگر کی کار اندر آتے دیکھی۔

''ٹائیگر اس طرح اچانک بغیر اطلاع کیوں آیا ہے''...... جوانا نے وہیں کھڑے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اب ٹائیگر ہی اس کے ذہن میں ابھرنے والے سوال کا جواب دے سکتا تھا۔

چنانچہ وہ مڑ کر واپس سٹنگ روم میں آیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اور جوزف دونوں سٹنگ روم میں داخل ہوئے۔ ٹائیگر نے جوانا کو سلام کیا اور پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کوئی خاص بات''...... جوانا نے کہا۔

''باس نے مجھے ٹرانسمیٹر کال کر کے یہاں پہنچنے کا کہا ہے۔ باس نے کہا ہے کہ وہ خود بھی یہاں پہنچ رہے ہیں''......ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ مشن کی تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں''۔ جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ظاہر ہے۔ ایسا ہی ہو سکتا ہے''...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار کے ہارن کی مخصوص آواز سنائی دی تو ٹائیگر اور جوانا دونوں ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ ہارن کی مخصوص آواز سے ہی وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران آ گیا ہے۔ اس دوران جوزف نے پھاٹک کھول دیا تھا۔

''ارے۔ سنیک کلرز کا کوئی خصوصی اجلاس ہو رہا ہے کہ تینوں اکٹھے ہو''......عمران نے کار روک کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

''باس۔ آپ نے خود ہی تو حکم دیا تھا کہ میں یہاں پہنچ جاؤں''...... ٹائیگر نے سلام کرنے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں نے سوچا کہ صرف جنگل اور اس کے وچ ڈاکٹروں تک ہی معاملہ محدود نہ رہ جائے۔ جنگل میں جب تک درندے نہ

ہوں تب تک جنگل سرے سے جنگل ہی نہیں لگتا اس لئے ٹائیگر کی موجودگی ضروری تھی''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اور جوانا دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''باس۔ کافی لے آؤں''...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہاٹ کافی لے آؤ اور اپنے لئے بھی لے آنا۔ تم بھی سنیک کلرز کے رکن ہو''...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

''ماسٹر۔ آپ اس مشن کے بارے میں خاموش ہو گئے تھے اس لئے میں اور جوزف سوچ رہے تھے کہ کہیں مشن کینسل تو نہیں ہو گیا''...... جوانا نے کہا۔

''تو پھر کیا نتیجہ نکلا تمہاری سوچ کا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہم نے تمام تیاریاں مکمل کر لی ہیں ماسٹر''...... جوانا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''تیاریاں۔ کیسی تیاریاں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہم نے یہاں ایک ایسے آدمی کا سراغ لگایا ہے جو پیدا ہی کرشناس کے علاقے میں ہوا ہے اور ہم نے اسے اپنے ساتھ چلنے اور وہاں گائیڈ کا رول ادا کرنے کے لئے تیار کر لیا ہے۔ وہ وہاں ہمارا بہترین گائیڈ ثابت ہو گا''...... جوانا نے کہا۔

''اچھا۔ کون ہے وہ''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جوانا نے پوری تفصیل بتا دی۔ اسی لمحے جوزف ٹرے اٹھائے کمرے میں داخل ہوا۔ ٹرے میں کافی کی پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ایک ایک پیالی سب کے سامنے رکھی اور پھر آخری پیالی اٹھا کر اس نے ٹرے میں ایک سائیڈ پر موجود تپائی پر رکھی اور خود عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ اس سلسلے میں کام کر لیا لیکن اب میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکوں گا''...... عمران نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا تو جوانا سمیت جوزف اور ٹائیگر تینوں چونک پڑے۔

''کیوں ماسٹر''...... جوانا نے پوچھا۔

''اس بار کافرستان ڈبل گیم کھیل رہا ہے۔ سائنس دانوں کی ایک ٹیم کرشناس میں کام کر رہی ہے جبکہ دوسری ٹیم کافرستان کے صوبے راشٹر کے ایک طوفانی صحرا میں پہنچا دی گئی ہے۔ بظاہر دونوں ٹیمیں اس مشن پر ہی کام کر رہی ہیں اور کافرستان کے صدر اور پرائم منسٹر کے علاوہ کسی کو بھی اس بارے میں معلوم نہیں ہے اس لئے لامحالہ دونوں طرف کام کرنا پڑے گا۔ چونکہ کرشناس جنگلات پر مبنی پہاڑی علاقہ ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ سنیک کلرز یہاں کام کرے گی جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس صحرا میں کام کرے گی اور میں انہیں لیڈ کروں گا جبکہ جوانا سنیک کلرز کو لیڈ

کرے گا''...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''باس۔ کیا انہوں نے دونوں جگہوں کے بارے میں ٹپ اوپن کی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ انہوں نے تو دونوں جگہوں کو ٹاپ سیکرٹ رکھا ہے لیکن چیف نے اس بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہاں کرشناس میں موجود لیبارٹری کی حفاظت کے لئے کون سی ایجنسی ہوگی باس''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''وہاں وارنگل صحرا میں تو کافرستان کی نئی ایجنسی وائٹ برڈز کام کر رہی ہے لیکن ابھی یہاں کرشناس کے بارے میں معلوم نہیں۔ یہاں وہ کسی کو بھی بھیج سکتے ہیں۔ سیکرٹ سروس، پاور ایجنسی یا اور بھی کئی ایجنسیاں ہیں وہاں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا ایسا ہوسکتا ہے باس کہ کام بیک وقت دونوں جگہوں پر کیا جا رہا ہو''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''نہیں۔ کام تو ایک ہی جگہ ہو رہا ہو گا۔ البتہ ایک بات اور چیف کے نوٹس میں آئی ہے۔ وہ بھی بتا دوں کہ کرشناس میں قیمتی لکڑی کے وسیع جنگلات ہیں جنہیں پلورگ کہا جاتا ہے۔ یہاں کے سائنس دانوں نے بتایا ہے کہ جس قسم کا کام یہ کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے حساس ترین مشینری استعمال ہو گی اور پلورگ کے فضا میں

موجود اثرات اس مشینری پر اثرانداز ہو سکتے ہیں اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کافرستان حکومت نے پہلے کرشناس کا انتخاب کیا ہو لیکن جب وہاں انہیں پلورگ کے بارے میں رپورٹ ملی تو انہوں نے خاموشی سے کام کو وہاں سے شفٹ کر دیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اصل کام کرشناس میں ہی ہو رہا ہو اور ہمیں ڈاج دینے کے لئے وارنگل صحرا میں بھی کام شروع کر دیا گیا ہو اس لئے جب تک ساری باتیں واضح نہ ہو جائیں اس وقت تک کوئی بات حتمی نہیں ہے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے باس۔ ہم کرشناس لیبارٹری کو تباہ کر دیں گے۔ وہاں کام ہو رہا ہو گا تب بھی یہ پاکیشیا کی فتح ہو گی اور اگر نہ بھی ہو رہا ہو گا تب بھی کافرستان کی ایک جدید لیبارٹری تو بہرحال تباہ ہو ہی جائے گی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اب تم نے اپنے طور پر سب تیاریاں کرنی ہیں اور اپنے طور پر وہاں جانا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہاں کافرستان نے نگرانی کرا رکھی ہو لیکن یہ نگرانی میری تو ہو سکتی ہے تمہاری نہیں۔ پھر بھی تمہیں انتہائی محتاط رہنا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں ماسٹر۔ سب کام ہم پر چھوڑ دیں''...... جوانا نے کہا۔

''جوزف تمہارا فنانسر ہو گا اور ٹائیگر تمہارا ساتھی جبکہ تم لیڈر ہو گے۔ ایکس فائیو ٹرانسمیٹر ساتھ لے جانا تاکہ تمہارے ساتھ رابطہ رہ

سکے اور اگر کسی بھی وقت تمہیں ضرورت پڑے تو تم نے مجھ سے فوری رابطہ کرنا ہے لیکن سوائے ایکس فائیو ٹرانسمیٹر کے اور کوئی ٹرانسمیٹر استعمال نہیں کرنا''...... عمران نے جوانا سے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''او کے۔ اللہ حافظ''...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر، جوزف اور جوانا اسے پھاٹک پر سی آف کر کے واپس سٹنگ روم میں آ گئے۔

''اب کیا پروگرام ہے جوانا''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر ساتھ چلتے تو اس مشن کا لطف دوبالا ہو جاتا''...... جوانا نے کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ جوزف ہمارے ساتھ ہے اور وہاں جنگل بھی ہے اس لئے لطف اب بھی آئے گا''...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

''میرے خیال میں ہمیں اندھا دھند جنگل میں نہیں گھسنا چاہئے۔ ہمیں اس سلسلے میں پہلے وہاں کا تجزیہ کرنا چاہئے''۔ ٹائیگر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''خواہ مخواہ کی الجھنیں مت پیدا کرو۔ جب ہم وہاں پہنچ جائیں تو پھر چیکنگ بھی ساتھ ساتھ ہوتی رہے گی''...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہمیں بہرحال ٹارگٹ کی تلاش تو کرنی ہی ہو گی کہ وہ کسی ایریئے میں ہے''...... جوزف نے کہا۔

''ایسے چھوٹے علاقے میں لیبارٹری چھپی نہیں رہ سکتی اس لئے وہاں پہنچ کر ہم اسے آسانی سے تلاش کر لیں گے۔ البتہ یہ بات سوچنے کی ہے کہ ہم وہاں کس حیثیت سے جائیں گے''...... جوانا نے کہا۔

''لکڑی کا بزنس کرنے جائیں گے۔ ایسے ہی لوگ وہاں جاتے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ ہم وہاں ان جنگلات پر دستاویزی فلم بنانے جائیں گے۔ اس طرح ہم آسانی سے ہر جگہ گھوم پھر سکیں گے''...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ وری گڈ۔ رئیلی وری گڈ۔ یہ زبردست آئیڈیا ہے۔ اس طرح ہم بڑی آسانی سے نہ صرف گھوم پھر سکتے ہیں بلکہ ہم اس کی آڑ میں خصوصی اسلحہ بھی ساتھ رکھ سکتے ہیں''...... ٹائیگر نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

''شکریہ۔ لیکن اس کا تمام تر انتظام تمہیں کرنا ہو گا''...... جوانا نے کہا۔

''بالکل انتظام ہو جائے گا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں ناپالی میک اپ کرنا ہو گا۔ تم دونوں کیمرہ مین اور ڈائریکٹر ہو گے جبکہ میں بطور ہیلپر تمہارے ساتھ جاؤں گا تا کہ ہم پر کسی کو شک نہ پڑ

سکے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو۔ بہرحال جتنی جلدی ممکن ہو سکے تمام انتظامات کرو۔ ہمیں انتھونی سمیت یہاں سے پہلے ناپال اور ناپال سے کرشناس پہنچنا ہو گا''...... جوانا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

''میں زیادہ سے زیادہ دو روز میں تمام انتظامات کر لوں گا۔ تم اس انتھونی کو بھی تیار رہنے کا کہہ دو۔ ہم دو روز بعد یہاں سے بائی ایئر ناپال اور ناپال سے کرشناس پہنچیں گے''...... ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

وارنگل صحرا تقریباً چار ہزار ایکڑ پر پھیلا ہوا تھا جس میں سے صرف ایک ہزار ایکڑ علاقہ ایسا تھا جو طوفانی ہواؤں سے محفوظ تھا اور اسی ایک ہزار ایکڑ علاقے میں چار نخلستان تھے۔ یہ علاقہ دھارو کے قریب تھا جبکہ باقی تین ہزار ایکڑ صحرا میں سوائے ایک دو ماہ کے باقی پورا سال انتہائی خوفناک گردباد اور طوفان چلتے رہتے تھے اس لئے اس پورے طوفانی علاقے میں کسی انسان یا جانور کی موجودگی بھی بعداز قیاس تھی۔ صحرا کے تقریباً درمیان میں ایک بہت اونچی اور خاصے بڑے رقبے میں پھیلی ہوئی ایک قدرتی پہاڑی تھی جس کے درمیان تک ریت اس پر اڑتی رہتی تھی۔ البتہ اوپر والی آدھی پہاڑی ریت سے محفوظ تھی۔ طوفانی ہوائیں بھی اس پہاڑی کے نچلے نصف حصے تک ہی محدود رہتی تھیں۔

وائٹ برڈز نے چوتھے نخلستان میں ڈیرہ لگایا تھا۔ یہاں انہوں

نے خصوصی خیمے لگائے ہوئے تھے۔ مخصوص ساخت کے ہیلی کاپٹر بھی یہاں موجود تھے۔ یہ ہیلی کاپٹر کسی بھی ناہموار سطح پر بھی آسانی سے اتر سکتے تھے اور پھر فضا میں بلند ہو سکتے تھے۔ انہیں سینڈ فلائی ہیلی کاپٹر کہا جاتا تھا کیونکہ صرف اترنے اور فضا میں بلند ہونے تک ہی ان کی کارکردگی محدود نہیں تھی بلکہ یہ ریت پر کسی جیپ کے سے انداز میں بھی چلائے جا سکتے تھے اور ان کی رفتار بھی خاصی ہوتی تھی۔ یہ نخلستان خاصا بڑا تھا اور یہاں چار بڑے بڑے ریت کے ہم رنگ خیمے لگائے گئے تھے۔ ان میں سے ایک خیمے میں شاتری ایک فولڈنگ چیئر پر بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ خیمہ ایک لحاظ سے ہیڈکوارٹر کی حیثیت رکھتا تھا جبکہ باقی خیموں میں سے ایک میں چار لڑکیاں رہ رہی تھیں جن کی سربراہ وجنتی نامی لڑکی تھی۔ یہ چاروں لڑکیاں کمانڈو سیکشن سے وائٹ برڈز میں شامل ہوئی تھیں جبکہ باقی دو خیموں میں وائٹ برڈز کے مرد ممبرز تھے جن کا لیڈر جوگندر تھا جو شاتری کا نمبر ٹو بھی تھا۔

شاتری اپنے خیمے میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے میز پر مستطیل شکل کی مشین موجود تھی جس کی سکرین پر ایک پہاڑی نظر آ رہی تھی لیکن یہ پہاڑی نیچے سے نصف ریت کے طوفان میں چھپی ہوئی تھی جبکہ اوپر والا حصہ ساکت تھا۔ شاتری خاموش بیٹھی اس سکرین کو دیکھ رہی تھی۔ اس سسٹم کا ایریل اس نخلستان کے سب سے اونچے درخت پر لگایا گیا تھا تاکہ یہاں سے وہ پہاڑی اور ارد

گرد کے علاقے کو چیک کر سکیں لیکن نیچے تو ہر طرف ریت کے خوفناک گرد باد اور طوفان ہی چلتے ہوئے نظر آتے تھے۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی طاقت مسلسل ریت کو فضا میں اٹھا کر گردش دے رہی ہو۔ پہاڑی کا یہ آدھا حصہ پچاس فٹ بلندی تک تھا۔ اسی لمحے جوگندر اندر داخل ہوا تو شاتری نے چونک کر اسے دیکھا۔

''میڈم۔ ہم نے دھارو سے لے کر یہاں تک بھی مانیٹرنگ سسٹم نصب کر دیا ہے۔ اس کی چیکنگ مشین ابھی آ رہی ہے۔ اس کے بعد ہمارا مانیٹرنگ سرکل مکمل ہو جائے گا''...... جوگندر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن ان لوگوں کو ہلاک کرنے کا کیا بندوبست کیا گیا ہے۔ چیک تو وہ ہو جائیں گے لیکن ہلاک کیسے ہوں گے''۔ شاتری نے کہا۔

''اس کے لئے ہم نے اہم سپاٹس پر ریز فائرنگ کا انتظام کیا ہے جسے یہاں سے آپریٹ کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ پچھلے تینوں نخلستانوں میں بھی ہمارے آدمی موجود رہیں گے اور باری باری ڈیوٹی دیں گے۔ ان سے ہمارا یہاں سے رابطہ رہے گا''۔ جوگندر نے کہا۔ اسی لمحے ایک آدمی ایک مشین اٹھائے اندر داخل ہوا جبکہ پیچھے دوسرا آدمی ایک چھوٹی سی فولڈنگ میز اٹھائے اندر داخل ہوا۔

''یہاں میز رکھ دو وشنو اور تم پربھاکر یہ مشین اس انداز میں اس میز پر رکھو کہ اس کی سکرین میڈم کی طرف رہے''...... جوگندر

نے آنے والوں کو باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر اس انداز میں مشین رکھ کر وہ دونوں خیمے سے باہر چلے گئے تو جوگندر نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر مشین کی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس پر تین خانے نظر آنے لگ گئے۔ ہر خانے میں ایک نخلستان نظر آ رہا تھا۔

"گڈ۔ تم نے واقعی بہترین انداز میں تمام انتظامات کئے ہیں لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس دھارو سے ہی پہاڑی کی طرف آئے گی"...... شاتری نے کہا۔

"میڈم اور کسی بھی طرف سے وہ صحرا میں داخل نہیں ہو سکتے سوائے ہیلی کاپٹر کے اور ہیلی کاپٹرز کو فضا میں ہی تباہ کرنے کے انتظامات بھی مکمل کر لئے گئے ہیں اور جہاں تک ان کی سوچ کا تعلق ہے وہ لازماً اسی نخلستان سے ہی آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے"...... جوگندر نے کہا۔

"لیکن اس نخلستان سے آگے وہ پہاڑی تک کیسے جائیں گے۔ آگے بھی تو ہر وقت طوفان چلتے رہتے ہیں"...... شاتری نے کہا۔

"یہ سوچنا ان کا کام ہے میڈم۔ ہمارا نہیں"...... جوگندر نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال ہمیں ہر طرف سے محتاط رہنا چاہئے۔ تم ایسا کرو کہ اپنے تین افراد کو احمد نگر، کوبم اور اوگیر شہروں میں بھجوا دو۔ وہ وہاں سرحد کے قریب رہیں اور اگر یہ لوگ کسی بھی

انداز میں وہاں پہنچیں تو ہمیں ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے سکیں۔ اس طرح ہم چاروں طرف سے ہوشیار رہیں گے اور فوری ڈیفنس بھی کر سکیں گے"...... شاتری نے کہا۔

"یس میڈم۔ یہ انتظامات بھی ٹھیک رہیں گے"...... جوگندر نے کہا اور خیمے سے باہر نکل گیا تو شاتری نے ایک طویل سانس لیا۔

اسی لمحے ایک سائیڈ پر موجود تپائی پر پڑے ہوئے خصوصی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو شاتری چونک پڑی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ رام لال کالنگ میڈم۔ اوور"...... دوسری طرف سے اس کے ہیڈکوارٹر انچارج رام لال کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ شاتری بول رہی ہوں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... شاتری نے کہا۔

"میڈم۔ آپ کے حکم پر میں نے پاکیشیا میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے انتظامات کئے تھے۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ عمران دو عورتوں اور تین مردوں سمیت ایئرپورٹ پہنچا اور پھر یہ سب لوگ گریٹ لینڈ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ اوور"...... رام لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ اصل صورتوں میں تھے۔ اوور"...... شاتری نے پوچھا۔

"عمران تو اصل شکل میں تھا۔ اس کے ساتھیوں کو ہم جانتے

نہیں اس لئے کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ البتہ اس کے ساتھ ایک سوئس نژاد عورت بھی تھی۔ باقی لوگ مقامی تھے۔ اوور''...... رام لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گریٹ لینڈ کب پہنچیں گے وہ۔ اوور''...... شاتری نے پوچھا۔

''وہ تو وہاں پہنچ بھی گئے ہوں گے۔ اوور''...... رام لال نے جواب دیا۔

''تمہیں کب یہ اطلاع ملی ہے۔ اوور''...... شاتری نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

''ابھی اطلاع ملی ہے میڈم۔ میں نے پاکیشیا سے اطلاع دینے والے سے تاخیر کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ اس کا جو آدمی ایئرپورٹ پر تھا اس کا واپسی پر ایکسیڈنٹ ہو گیا اور اسے ہسپتال میں دوسرے روز ہوش آیا تو اس نے ہسپتال سے ہی اسے اطلاع دی اور وہ فوراً یہ اطلاع یہاں دے رہا ہے۔ اوور''...... رام لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ کیا اس فلائٹ کی تفصیلات مل سکتی ہیں۔ اوور''...... شاتری نے کہا۔

''نہیں میڈم۔ فوری تو نہیں مل سکتیں۔ کافی دیر لگ جائے گی۔ اوور''...... رام لال نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر وہ یہاں آئے تو ہم خود ہی ان سے نمٹ

لیں گے۔ اوور اینڈ آل''...... شاتری نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے جوگندر اندر داخل ہوا تو شاتری نے اسے کال کی تفصیل بتا دی۔

''یہ عمران لامحالہ گریٹ لینڈ سے میک اپ کر کے یہاں پہنچے گا۔ اس نے دانستہ براہ راست کافرستان کا سفر نہیں کیا''...... جوگندر نے کہا۔

''میرا تو خیال ہے کہ اسے کسی صورت یہاں کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکتا۔ وہ کرشناس میں ہی کام کرتا رہے گا''...... شاتری نے کہا۔

''میں نے اس کے بارے میں بہت کہانیاں سن رکھی ہیں میڈم۔ یہ دنیا کا شاطر ترین انسان ہے۔ وہ شیطانی دماغ کا مالک ہے اس لئے اس کی طرف سے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ ہمیں ہر قسم کے اقدامات کے لئے ہر لمحے تیار رہنا چاہئے''...... جوگندر نے کہا۔

''کاش یہ یہاں آ ہی جائے تاکہ اسے بھی معلوم ہو سکے کہ ذہانت صرف اسی کے پاس نہیں ہے''...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد شاتری نے کہا۔

''وہ آئے گا میڈم۔ کسی نہ کسی طرف سے ضرور آئے گا''۔ جوگندر نے جو ساتھ ہی ایک کرسی پر بیٹھ چکا تھا بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

''کسی نہ کسی طرف سے کیا مطلب۔ زیادہ سے زیادہ وہ اسی

راستے سے ہی اندر آ سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے دھارو اور نخلستانوں
کے راستے ورنہ باقی ہر طرف تو خوفناک طوفان موجود ہیں اور اگر وہ
ہیلی کاپٹر پر آیا تو ویسے ہی فضا میں ختم کر دیا جائے گا''...... شاتری
نے کہا۔

''اس کے متعلق مشہور ہے میڈم کہ وہ ایسا راستہ منتخب کرتا ہے
جسے دوسرے ناممکن سمجھتے ہوں اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ دھارو
سے ہٹ کر کسی بھی دوسرے راستے سے صحرا میں داخل ہونے کی
کوشش کرے گا۔ طوفان سے بچنے کے لئے وہ کیا کرتا ہے یہ اس
کے آنے پر ہی معلوم ہو گا۔ ویسے میں نے ہر طرف آدمی پہنچا
دیئے ہیں اس لئے جس طرف سے بھی یہ لوگ داخل ہوں گے
ہمیں اطلاع مل جائے گی''...... جوگندر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب سوائے انتظار کرنے کے اور ہم کر ہی کیا سکتے
ہیں''...... شاتری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جوگندر
نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

کافرستان کے صدر اپنے مخصوص آفس میں موجود تھے کہ سامنے
رکھے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور
اٹھا لیا۔

''یس''...... صدر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''قومی سلامتی کے مشیر رام داس ٹھاکر ملاقات چاہتے ہیں
جناب''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹھیک ہے۔ انہیں سپیشل میٹنگ روم میں بھجوا دیں''...... صدر
نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے سامنے موجود فائل بند کر کے
اسے میز کی دراز میں رکھا اور پھر دراز کو تالا لگا کر انہوں نے سامنے
دیوار پر موجود کلاک کی طرف دیکھا۔ انہیں معلوم تھا کہ ٹھاکر زیادہ
سے زیادہ دو منٹ کے اندر سپیشل روم میں پہنچ جائے گا لیکن اس
کے باوجود جب تک دس منٹ مزید نہ گزر گئے وہ کرسی سے نہ اٹھے

کیونکہ یہ ان کے منصب کی شان تھی کہ ملاقاتی کو کچھ دیر انتظار ضرور کرایا جائے۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ اٹھے اور اطمینان بھرے انداز میں اپنے آفس کے دائیں طرف موجود دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سپیشل روم میں داخل ہوئے تو کرسی پر بیٹھا ہوا چھوٹے قد لیکن بھاری جسم کا آدمی ایک جھٹکے سے اٹھا اور اس نے دونوں ہاتھ جوڑ دیئے۔ صدر نے بھی اپنے دونوں ہاتھ جوڑے اور پھر صدر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رام داس ٹھاکر کو بھی ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ رام داس ٹھاکر مؤدبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ صدر نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے تو کمرے کے دروازوں اور کھڑکیوں پر کسی مخصوص دھات کی چادریں سی گر گئیں اور کمرے کی چھت کے درمیان میں سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔

''اب کھل کر بات ہو سکتی ہے۔ کیا رپورٹ ہے''...... صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''دونوں سائنس دانوں کو ان کے معاونین سمیت رچنا نگر کی لیبارٹری میں پہنچا دیا گیا ہے جناب۔ میں وہیں سے واپس آ رہا ہوں''...... رام داس ٹھاکر نے کہا۔

''انہوں نے کوئی احتجاج یا اعتراض تو نہیں کیا''...... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیائی سائنس دان نے کہا تھا کہ آخر انہیں اس انداز میں

ادھر ادھر کیوں بھجوایا جا رہا ہے۔ پہلے انہیں کرشناس بھجوایا گیا پھر وہاں سے وارنگل صحرا اور پھر وہاں سے رچنا نگر۔ جس پر انہیں کہا گیا کہ یہ سب کچھ ان کی حفاظت کے لئے کیا جا رہا ہے کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں جس پر وہ خاموش ہو گئے''...... رام داس ٹھاکر نے مؤدبانہ انداز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''جب انہیں وارنگل سے رچنا نگر شفٹ کیا گیا تو کیا وائٹ برڈز وہاں پہنچ چکی تھی یا نہیں''...... صدر نے پوچھا۔

''نہیں جناب۔ ہم نے خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا تھا''...... رام داس ٹھاکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ کے ساتھ کتنے آدمیوں نے اس مشن پر کام کیا ہے''...... صدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''چھ افراد تھے سر اور آپ کے پلان کے مطابق تمام کام مکمل کر دیا گیا ہے''...... رام داس ٹھاکر نے کہا۔

''کسی کو کوئی شک تو نہیں پڑا''...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''ہیلی کاپٹر میں ایسی خرابی میں نے خود کر دی گئی تھی کہ وہ ایک پہاڑی سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا اور اس میں موجود سب کے سب ہلاک ہو گئے ہیں اور اس بات کی تصدیق بھی ہو چکی ہے جناب''۔ رام داس ٹھاکر نے کہا۔

"گڈ۔ ویری گڈ۔ آپ نے واقعی کافرستان کے لئے بہترین کام کیا ہے۔ آپ کو اس کا بھاری انعام ملے گا۔ میں پرائم منسٹر صاحب سے بات کر کے آپ کے لئے جلد ہی بھاری انعام تجویز کروں گا"...... صدر نے کہا تو رام داس ٹھاکر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہو گی جناب۔ میں تو بہرحال خادم ہوں"...... رام داس ٹھاکر نے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"اب آپ آفس جائیں گے"...... صدر نے پوچھا۔

"یس سر"...... رام داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ آپ جا سکتے ہیں"...... صدر نے کہا تو رام داس ٹھاکر اٹھا اور اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر ایک بار پھر سلام کیا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ صدر نے میز کے کنارے پر موجود بٹن دوبارہ پریس کر دیئے جس سے دروازوں پر آ جانے والی خصوصی دھات کی چادریں اٹھ کر چھت میں غائب ہو گئیں اور کمرے کی چھت کے درمیان جلتا ہوا سرخ بلب بھی آف ہو گیا۔ رام داس ٹھاکر کے باہر چلے جانے کے بعد صدر صاحب ایک طویل سانس لیتے ہوئے اٹھے اور مخصوص دروازے سے نکل کر راہداری میں چلتے ہوئے اپنے مخصوص آفس میں پہنچ گئے۔ کرسی پر بیٹھ کر انہوں نے میز کی دراز کا تالا کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا فون سیٹ نکالا۔ یہ کارڈلیس فون تھا۔ اس کے

ساتھ ایک چھوٹا سا ایریل بھی لگا ہوا تھا۔ انہوں نے اس کا ایک بٹن پریس کیا تو فون کے کی پیڈ کے اوپر ایک سرخ رنگ کا نقطہ جل اٹھا۔ اس کے جلنے کا مطلب تھا کہ اس کارڈلیس فون کا رابطہ خصوصی کافرستان سیٹلائٹ کی خصوصی مشینری سے ہو گیا ہے اور اب وہ اس فون کے ذریعے کافرستان میں جہاں چاہیں کال کر سکتے تھے لیکن نہ ہی ان کی کال ٹیپ ہو سکتی تھی اور نہ ہی اس کا ماخذ چیک کیا جا سکتا تھا۔ انہوں نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ رادھا بول رہی ہوں"...... رابطہ ہونے پر ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"نمبر ون بول رہا ہوں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سپر ریکٹ کو کاشن دے دو کہ ٹی کی اب مزید ضرورت نہیں رہی"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اسی طرح انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے رپورٹ فوراً ملنی چاہئے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر نے رسیور رکھ کر فون کا بٹن آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی کی

پیڈ کے اوپر موجود جلتا ہوا سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب بجھ گیا۔ صدر نے فون اٹھا کر واپس میز کی دراز میں رکھ دیا اور پھر دوسرے فون کا رسیور اٹھا کر انہوں نے اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کرنل ٹھاکر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''پریذیڈنٹ فرام دس سائیڈ''...... صدر نے بھاری لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ حکم سر''...... دوسری طرف سے بولنے والے نے انتہائی منمناتی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

''کرنل ٹھاکر۔ رچنا نگر میں تمہاری ڈیوٹی کا وقت آ گیا ہے۔ تم وہاں پہنچ جاؤ اور سب کچھ ویسے ہی ایڈجسٹ کرو جیسے میں نے کہا تھا''...... صدر نے کہا۔

''یس سر۔ حکم کی فوری تعمیل ہو گی سر''...... دوسری طرف سے اسی طرح منمناتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''اوکے''...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''سیکرٹ سروس کے چیف سے میری بات کرائیں''...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر فاتحانہ چمک ابھر آئی

تھی کیونکہ ایک لحاظ سے انہوں نے نہ صرف اپنے ملک کے ایجنٹوں بلکہ پرائم منسٹر کو بھی اصل معاملے کی ہوا نہ لگنے دی تھی بلکہ انہیں یقین تھا کہ اب پاکیشیائی ایجنٹ بھی جتنا بھی زور لگا لیں انہیں کسی صورت بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ میگانم دھات اور پاکیشیائی سائنس دان کہاں ہے۔ انہوں نے یہ سب سیٹ اپ بہت سوچ سمجھ کر کیا تھا۔ کرشناس سے سائنس دانوں اور میگانم دھات کو وارنگل پہنچانے کا پلان پرائم منسٹر نے بنایا تھا۔ ان کا حتمی خیال تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس لاکھ کوشش کر لے وہ بہرحال وارنگل میں پہاڑی کے نیچے موجود لیبارٹری تک کسی صورت نہیں پہنچ سکتی لیکن انہیں طویل عرصے سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تجربہ تھا۔ انہیں معلوم تھا کہ ان ایجنٹوں کو بہرحال اصل صورت حال معلوم ہو جائے گی اور وہ کسی نہ کسی طرح اس پہاڑی تک پہنچ جائیں گے جبکہ اس دھات کو ایندھن میں تبدیل کرنے کا کام ہفتوں میں نہیں بلکہ دنوں میں مکمل ہونا تھا۔ اس کے بعد ہی بین الابراعظمی میزائلوں پر اس کے تجربات کئے جا سکتے ہیں اس لئے انہوں نے اپنے طور پر یہ پلان بنایا تھا اور قومی سلامتی کے مشیر رام داس ٹھاکر کو انہوں نے اس کے گروپ کے چھ افراد سمیت خاموشی سے میگانم دھات اور ان سائنس دانوں کو رچنا نگر لیبارٹری میں پہنچانے کا حکم دے دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے رام داس ٹھاکر کو بھاری انعامات دینے کا لالچ دے کر ان چھ افراد کو فوری ہلاک کرنے کا

حکم بھی دے دیا تھا جس پر رام داس ٹھاکر نے ان چھ افراد کی ہلاکت کی رپورٹ بھی دے دی تھی لیکن رام داس ٹھاکر کو یہ معلوم نہیں تھا کہ صدر صاحب اپنے سپیشل گارڈ کے چیف کو پہلے ہی حکم دے چکے تھے کہ وہ کاشن ملتے ہی رام داس ٹھاکر کو فوری طور پر شوٹ کر دے اور انہیں یقین تھا کہ اس پر عمل ہو جائے گا۔ اس طرح پورے کافرستان میں صرف صدر صاحب کو اس بات کا علم تھا کہ میگانم دھات اور سائنس دان کہاں ہیں۔

کرنل سٹھاکر اور ان کی کمپنی کو عام انداز میں رچنا نگر میں تعینات کر دیا تھا لیکن اسے کہہ دیا گیا تھا کہ جب تک اسے صدر صاحب حکم نہ دیں اس وقت تک اس نے وہاں چارج نہیں سنبھالنا تھا اور کرنل سٹھاکر کو پریذیڈنٹ ہاؤس میں کال کر کے صدر صاحب نے ذاتی طور پر وہاں موجود کافرستانی خفیہ لیبارٹری کے بارے میں بتا دیا تھا لیکن ساتھ ہی اسے یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ یہ لیبارٹری خالی ہے۔ ابھی اس میں کام شروع نہیں ہو سکا اس لئے اس نے صرف اس کی حفاظت کرنی ہے تاکہ اس بند لیبارٹری کی انتہائی قیمتی مشینری محفوظ رہ سکے۔ اسے یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ وہاں کام ہو رہا ہے۔ ویسے صدر نے وہاں ایسے انتظامات پہلے ہی کر دیئے تھے کہ وہاں کام کرنے والوں کو کئی ماہ تک کسی چیز کو باہر سے منگوانے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ اس کے باوجود ڈاکٹر مجیٹھ کو بریف کر دیا گیا تھا کہ اگر انہیں کسی ایسی چیز کی اشد ضرورت ہو تو براہ راست

صدر سے بطور ڈاکٹر ایم بات کریں گے اس لئے اب صدر صاحب پوری طرح مطمئن تھے کہ اس بار پاکیشیائی ایجنٹ کامیابی حاصل نہ کر سکیں گے۔ وہ بیٹھے یہی سب کچھ سوچ رہے تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر صاحب نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... صدر نے سخت لہجے میں کہا۔

''جناب شاگل لائن پر ہیں جناب''...... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس''...... صدر نے چند لمحے رک کر کہا۔

''شاگل بول رہا ہوں جناب''...... دوسری طرف سے شاگل کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''چیف شاگل۔ آپ اپنے ہیڈکوارٹر میں ہیں''...... صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا جیسے اسے اس سوال کی وجہ تسمیہ سمجھ نہ آئی ہو۔

''جبکہ آپ کو حکم دیا گیا تھا کہ آپ کرشناس میں رہیں تاکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہاں مشن مکمل نہیں ہو گیا''...... صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''سر۔ میرا پورا سیکشن وہاں پہنچ چکا ہے اور ہم نے وہاں باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے''...... شاگل نے جواب دیا۔

''نہیں۔ آپ کی وہاں موجودگی ضروری ہے۔ لامحالہ پاکیشیائی

ایجنٹ آپ کے بارے میں معلوم کریں گے اور جب انہیں معلوم
ہوا کہ آپ ہیڈکوارٹر میں ہیں تو وہ سمجھ جائیں گے کہ کرشناس کو
ڈاجنگ کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے''...... صدر نے انتہائی غصیلے
لہجے میں کہا۔

''جناب۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ کرشناس میں
مشن مکمل نہیں ہو رہا''...... دوسری طرف سے شاگل نے کہا تو صدر
صاحب بے اختیار چونک پڑے۔

''آپ کو کیسے معلوم ہوا''...... صدر نے قدرے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

''جناب۔ میرے آدمی پاکیشیا میں عمران کی نگرانی کر رہے
ہیں۔ انہوں نے رپورٹ دی ہے کہ عمران اپنے چھ ساتھیوں سمیت
پاکیشیا سے گریٹ لینڈ چلا گیا ہے اور عمران اپنی اصل شکل میں
ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ کرشناس نہیں آ رہا''...... شاگل
نے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ یہ کیسے ثابت ہو گیا''...... صدر نے اور زیادہ
حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''جناب۔ اس شیطان عمران کے خلاف کام کرتے ہوئے اب
اس کے ذہن کو ہم بھی سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اگر عمران نے کرشناس
آنا ہوتا تو وہ گریٹ لینڈ کی بجائے لامحالہ ناپال کا رخ کرتا اور
ناپال سے کرشناس پہنچ جاتا لیکن وہ ناپال کی بجائے گریٹ لینڈ

ہے اور اس کے اصل شکل میں جانے کا مطلب ہے کہ اسے اصل
بات کا علم ہو چکا ہے اور اس نے دانستہ ہمیں ڈاج دیا ہے تاکہ
ہمیں رپورٹ مل جائے کہ وہ کافرستان کی بجائے گریٹ لینڈ چلا
گیا ہے اور ہم مطمئن ہو جائیں لیکن مجھے چونکہ اس کے بارے میں
سب سے زیادہ تجربہ ہے اس لئے میں نے رپورٹ ملتے ہی گریٹ
لینڈ میں ایک گروپ کو الرٹ کر دیا اور اس گروپ نے رپورٹ دی
ہے کہ عمران وہاں ایک رہائشی کوٹھی میں موجود ہے لیکن اس نے
گریٹ لینڈ سے صامالیہ جانے کے لئے طیارہ چارٹرڈ کرایا ہے''۔
شاگل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ وہ وہاں کیوں جا رہا ہے''...... صدر صاحب اب
واقعی حیران ہو گئے تھے۔

''جناب۔ اگر آپ نقشہ ملاحظہ فرمائیں تو آپ کو معلوم ہو
جائے گا کہ صامالیہ بحیرہ عرب کا ساحلی ملک ہے اور بحیرہ عرب کے
ایک کنارے پر صامالیہ اور دوسرے کنارے پر کافرستان ہے اور
راشٹر صوبہ بھی بحیرہ عرب کی طرف ہے۔ اس لئے لامحالہ عمران
اپنے ساتھیوں سمیت صامالیہ سے بحری جہاز کے ذریعے کافرستان
کی مشہور بندرگاہ گابھی پہنچے گا اور گابھی بہرحال صوبہ راشٹر کی ہی
بندرگاہ ہے۔ اس طرح وہ سب کی آنکھوں میں دھول جھونک کر
وارنگل پہنچ جائے گا جہاں مشن پر کام ہو رہا ہے''...... شاگل نے کہا
تو صدر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"آپ کو کیسے یہ معلوم ہوا کہ مشن وارنگل میں مکمل ہو رہا ہے"...... صدر نے پوچھا۔

"جناب۔ سیکرٹ سروس سے کوئی خبر چھپی نہیں رہ سکتی"۔ شاگل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی ذہانت کی میں داد دیتا ہوں۔ آپ نے درست اندازہ لگایا ہے لیکن یہ عمران چاہے کتنا ہی ذہین کیوں نہ ہو لیکن کافرستانیوں سے زیادہ ذہین نہیں ہوسکتا۔ میں نے آپ کو اس لئے کرشناس پہنچنے کا حکم دیا تھا کہ اس طرح وہ بھی وہاں پہنچ جاتا اور وہاں آسانی سے اس کا خاتمہ کیا جا سکتا تھا۔ اب بھی آپ خود وہاں پہنچیں۔ مشن کی فکر چھوڑ دیں۔ یقیناً آپ کے وہاں پہنچنے کی خبر جیسے ہی عمران کو ملی وہ وہیں آ جائے گا"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ جیسے آپ کا حکم ہو سر"...... شاگل نے کہا۔

"اٹ از مائی فائنل آرڈر اور اب جب تک میں حکم نہ دوں آپ نے وہاں سے واپس نہیں آنا"...... صدر نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔

"اب مارتا رہے ٹکریں عمران"...... صدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے میز کی دراز کھول کر ایک فائل نکالی اور اسے سامنے رکھ کر پڑھنے لگے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت گریٹ لینڈ کی ایک رہائشی کوٹھی میں موجود تھا۔ وہ پاکیشیا سے اپنے اصل چہروں میں یہاں پہنچے تھے۔ عمران کے ساتھ جولیا، صالحہ، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل تھے اور یہاں پہنچنے کے بعد عمران اکیلا کہیں چلا گیا تھا۔ اسے گئے ہوئے تقریباً چار گھنٹے ہو چکے تھے۔ عمران کے ساتھی بڑے ہال نما سٹنگ روم میں بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

"اس بار عمران صاحب کا ذہن میری سمجھ میں نہیں آیا"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"عمران صاحب اصل چہرے میں پاکیشیا سے گریٹ لینڈ پہنچے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ ہوسکتا ہے کہ پاکیشیا میں ان کی نگرانی ہو رہی ہو لیکن کافرستان کے ایجنٹ یہاں بھی تو موجود ہوں گے۔ ظاہر ہے

وہ یہاں بھی ہماری نگرانی کریں گے۔ اگر ہم یہاں سے کافرستان جائیں گے تو لامحالہ ہمارے وہاں پہنچنے کی اطلاع پہلے پہنچ جائے گی''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

''ہم بحری راستے سے خاموشی سے کافرستان پہنچ سکتے ہیں لیکن یہ شخص ہر معاملے کو ڈرامہ بنانے کا شوقین ہے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران بہت آگے کی بات سوچتا ہے۔ اس نے لامحالہ کوئی آگے کی بات سوچ رکھی ہو گی جو کیپٹن شکیل کہہ رہا ہے اور جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس کا علم عمران کو بھی ہو گا''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سوائے تنویر کے سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''تم اسے عقلمند کہہ رہی ہو جبکہ میرے نزدیک وہ احمق ہے۔ وہاں تیزی سے کام ہو رہا ہو گا اور یہ یہاں دھکے کھاتا پھر رہا ہے''......تنویر نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''تنویر کی بات درست ہے۔ اس بار عمران صاحب نے خواہ مخواہ لمبا چکر کاٹا ہے''...... صالحہ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دور سے کار کے ہارن کی آواز سنائی دی تو سب چونک پڑے۔ صفدر اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور صفدر دونوں ایک ساتھ سٹنگ روم میں داخل ہوئے۔

''تنویر کا بگڑا ہوا چہرہ بتا رہا ہے کہ وہ حسب معمول شدید غصے

میں ہے اور لامحالہ اسے یہ غصہ مجھ پر آ رہا ہو گا''...... عمران نے سلام کرنے کے بعد کرسی پر بیٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم جو خواہ مخواہ چوہوں کی طرح ادھر ادھر دوڑ رہے ہو مشن وہاں تیزی سے مکمل ہو رہا ہے اور ہم یہاں احمقوں کی طرح منہ اٹھائے بیٹھے ہوئے ہیں''......تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مشن کہاں مکمل ہو رہا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کافرستان میں اور کہاں ہو رہا ہے''...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کافرستان تو بہت بڑا اور وسیع ملک ہے جبکہ مشن تو ایک چھوٹی سی لیبارٹری میں مکمل ہو سکتا ہے''......عمران نے جواب دیا۔

''یہ معلوم کرنا تمہارا کام ہے۔ ہمارا نہیں''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا ابھی تک ٹارگٹ فکس نہیں ہو سکا''۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''فکس تو ہے لیکن میری چھٹی حس نجانے کیوں مسلسل الارم بجا رہی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''کیا ہوا ہے کھل کر بتاؤ''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہوا یہ ہے کہ پہلے پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر مجید کو اس دھات میگانم سمیت ناپال کے سرحدی پہاڑی علاقے کرشناس میں

بھیجا گیا۔ وہاں جنگلات میں ایک لیبارٹری موجود ہے۔ پھر یہ بات سامنے آئی کہ کافرستانی حکام نے ڈاج دینے کے لئے وہاں سے خاموشی سے پاکیشیائی سائنس دان اور میگانم دھات کو نکال کر راشٹر صوبے میں ایک طوفانی صحرا وارنگل کے اندر ایک پہاڑی کے نیچے بنی ہوئی لیبارٹری میں بھجوا دیا ہے اور وہاں کافرستان کی نئی ایجنسی وائٹ برڈز کو تعینات کیا گیا ہے جبکہ ایک اطلاع کے مطابق شاگل کو کرشناس بھجوایا گیا ہے اور اس اطلاع پر میری چھٹی حس نے آلارم بجانا شروع کر دیا ہے کہ ہمارے ساتھ کوئی کھیل کھیلا جا رہا ہے''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ میری سمجھ میں تو کوئی وجہ نہیں آئی''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ کافرستانی حکام ہمیں ڈاج دینا چاہتے ہیں''......عمران نے کہا۔

''ڈاج تو وہ واقعی دے رہے ہیں لیکن جب ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ اب مشن راشٹر صوبے میں ہے تو پھر یہ ڈاج ہمیں کیا نقصان پہنچا سکتا ہے''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا یہ مطلب بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ مشن وارنگل میں بھی نہ ہو اور وہاں وائٹ برڈز کو بھجوا کر ہمیں ڈاج دیا جا رہا ہو''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو تم اس انداز میں سوچ رہے ہو۔ بات تو تمہاری ٹھیک

ہے لیکن پھر اصل بات کا علم کیسے ہو گا''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اس اصل بات کو معلوم کرنے کے لئے تو میں یہاں آیا ہوں اور اصل شکل میں آیا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس سے کیسے اصل بات کا علم ہو سکے گا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''یہاں کافرستانی ایجنٹ موجود ہیں اس لئے یہاں آنے سے پہلے میں نے یہاں کے چند افراد کو ان کافرستانی ایجنٹوں کی چیکنگ پر لگا دیا تھا۔ مجھے اصل شکل میں دیکھنے کے بعد وہ لامحالہ کافرستان اس کی اطلاع دیں گے اور اس کا جو ردعمل وہاں ہو گا اس ردعمل سے اصل بات سامنے آ جائے گی۔ اگر انہوں نے وارنگل میں اپنی قوت میں مزید اضافہ کیا تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ اصل مشن وارنگل میں ہے اور اگر انہوں نے وہاں وہی سیٹ اپ رکھا تو پھر یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ وہاں کام نہیں ہو رہا''...... عمران نے کہا۔

''وہاں سے کیسے اطلاع آئے گی''...... جولیا نے پوچھا۔

''ناٹران کے آدمی وہاں پہنچ چکے ہیں اور وہ اطلاع دیں گے''......عمران نے جواب دیا۔

''اور جب تک اطلاع یہاں پہنچے گی اور پھر ہم وہاں پہنچیں گے اس وقت تک کام مکمل بھی ہو چکا ہو گا''......تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ تنویر کی بات درست ہے۔ آپ ایسا کریں کہ دو گروپ بنا لیں۔ ایک گروپ کو کرشناس بھجوا دیں اور دوسرے کو وارنگل۔ ان دونوں جگہوں میں سے جہاں بھی کام ہو رہا ہو دونوں گروپ اسے کور کر لیں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کرشناس میں نے ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو بھجوا دیا ہے۔ میں خود وارنگل جانا چاہتا تھا۔ میرا خیال تھا کہ ہم یہاں سے صامالیہ جائیں اور پھر [illegible] سے خاموشی سے راشٹر پہنچ جائیں لیکن اب میرا یقین متزلزل ہو گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وارنگل بھی ہمارے لئے ٹریپ ثابت ہو''...... عمران نے کہا۔

''اگر وہاں ٹارگٹ نہیں ہو گا تو ہم وہاں سے کسی دوسری طرف نکل سکتے ہیں۔ یہاں بیٹھ کر باتیں کرنے سے تو مشن مکمل نہیں ہو سکتا''...... تنویر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو سب چونک پڑے۔ عمران نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک جدید ساخت کا چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔ سیٹی کی آواز اسی ٹرانسمیٹر سے آ رہی تھی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ناٹران کالنگ۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ ایک اہم اطلاع ملی ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

''تمہید مت باندھو۔ اصل بات کرو اور مختصر۔ اوور''...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''سوری سر۔ اہم اطلاع یہ ہے کہ راشٹر کی مشہور بندرگاہ گابھی پر نگرانی انتہائی سخت کر دی گئی ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یہ کیا اہم اطلاع ہے۔ میں سمجھا نہیں۔ اوور''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کا مطلب ہے جناب کہ آپ کے بارے میں انہیں اطلاع مل چکی ہے کہ آپ گریٹ لینڈ سے صامالیہ اور صامالیہ سے بحیرہ عرب میں کسی بحری جہاز کے ذریعے گابھی پہنچ رہے ہیں۔ اوور''...... ناٹران نے جواب دیا۔

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ معمولی باتیں ہیں۔ اصل بات یہ معلوم کرنی ہے کہ کیا واقعی وارنگل میں مشن مکمل کیا جا رہا ہے یا نہیں۔ یا ہمیں ڈاج دینے کے لئے وہاں ڈرامہ اسٹیج کیا جا رہا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یہ بات ابھی تک تو سامنے نہیں آئی جناب اور تمام تر توجہ اسی وارنگل صحرا پر ہی دی جا رہی ہے۔ وائٹ برڈز وہاں پہنچ چکی ہے اور انہوں نے دھارو کی طرف سے چاروں نخلستانوں پر قبضہ کر رکھا

ہے۔ ان نخلستانوں کے بعد خوفناک طوفانی ہواؤں کا زور ہے جس کے درمیان وہ پہاڑی ہے جہاں لیبارٹری ہے۔ وہاں انہوں نے اینٹی ایئر کرافٹ گنیں بھی نصب کر رکھی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ چاروں طرف ان کے آدمی بھی موجود ہیں۔ اوور''...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اتنی تفصیل کا تمہیں کیسے علم ہوا ہے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''ہم نے ان کے ایک آدمی کو بھاری رقم دے کر اس سے یہ ساری تفصیل معلوم کی ہے۔ اوور''...... ناٹران نے جواب دیا۔

''پریذیڈنٹ ہاؤس سے کوئی اہم اطلاع۔ کوئی اہم حرکت۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں جناب۔ وہاں سب کچھ معمول پر ہے۔ میں نے صدر اور پرائم منسٹر صاحب کے درمیان ہاٹ لائن کو بھی کور کیا ہے لیکن کوئی نئی بات سامنے نہیں آئی۔ اوور''...... ناٹران نے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اب وارنگل کی طرف پوری توجہ دینی ہوگی۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ویسے عمران صاحب۔ شاگل کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنے سیکشن کے ساتھ کرشناس پہنچ گیا ہے۔ اوور''...... ناٹران نے کہا۔

''وہاں ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو میں نے بھجوا دیا ہے اور ٹائیگر

کے پاس تمہارا خصوصی نمبر موجود ہے۔ اگر اسے ضرورت پڑے گی تو وہ تمہیں کال کرے گا۔ تم نے اس کی بھرپور اور فوری مدد کرنی ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے عمران صاحب۔ اوور''...... ناٹران نے کہا۔

''اوکے۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اب ہمیں پوری توجہ وارنگل پر دینی ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن گابھی میں تو آپ کا انتظار ہو رہا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس اطلاع کے بعد ہم اپنا روٹ بدل لیں گے۔ اصل مسئلہ وہاں طوفانی ہواؤں کا ہے اور درحقیقت اسی مسئلے کو حل کرنے کے لئے میں یہاں گریٹ لینڈ آیا تھا۔ یہاں ایسے لباس اور جوتے بنائے جاتے ہیں جو خوفناک طوفانوں میں بھی بچاؤ کرتے ہیں لیکن یہ عام طوفانی ہواؤں کے لئے ہیں۔ میں نے وہاں ریت کی وجہ سے ان میں چند ترامیم کرائی ہیں۔ ایک دو روز میں یہ تیار ہو جائیں گے تو ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اگر تمہارا ارادہ پہلے گوبھی بندرگاہ کی طرف جانے کا تھا تو اب نیا پروگرام بنا لو''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ اب واقعی نیا راستہ تلاش کرنا پڑے گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کر وہ ایک طرف موجود سامان کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک بیگ کھول کر اس میں سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور لا کر میز پر پھیلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بال پوائنٹ نکال کر نقشے میں کافرستان کے صوبے راشٹر کے تقریباً درمیانی علاقے پر دائرہ لگا دیا۔

''یہ ہے وارنگل صحرا اور یہ ہے دھارو جہاں وائٹ برڈز نے چیکنگ کرائی ہے۔ اس کے مغرب کی طرف یہ علاقہ ہے۔ اسے کوبم کہا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم کوبم سے اس صحرا میں داخل ہوں تو ہمیں چیک نہیں کیا جا سکے گا کیونکہ یہ ویران پہاڑی علاقہ ہے اور یہاں وائٹ برڈز کا جو آدمی موجود ہو گا اسے آسانی سے چیک کر کے کور کیا جا سکتا ہے ورنہ باقی ہر سائیڈ پر آبادی ہے۔ وہاں چیکنگ مشکل ہو جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا ہم ہیلی کاپٹر سے براہ راست وہاں نہیں پہنچ سکتے''...... صفدر نے کہا۔

''تم نے ناٹران کی بات سنی نہیں کہ وائٹ برڈز نے وہاں باقاعدہ اینٹی ایئر کرافٹ گنیں نصب کر رکھی ہیں اس لئے وہ انتہائی آسانی سے ہر ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کر دیں گے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اس طوفان کے درمیان سے گزرنا تو بہت مشکل ہو گا اور نہ

صرف مشکل ہو گا بلکہ ہمیں انتہائی آسانی سے ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ان کی تمام تر توجہ دھارو کی طرف ہو گی۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ہم اس قدر خوفناک طوفانی ہواؤں میں سے گزر کر پہاڑی تک پہنچ سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اب ایسے آلات آسانی سے مل جاتے ہیں جو انتہائی طوفان کے اندر بھی دیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ایسے آلات بھی جن کی مدد سے انتہائی شدید طوفانی ہواؤں میں موجود افراد کو بھی دور سے ہی ہلاک کیا جا سکتا ہے اور یقیناً انہوں نے پہلے سے ایسا انتظام کر رکھا ہو گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب چونک پڑے۔

''اوہ۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ میرے ذہن میں یہ بات نہیں آئی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اس دھارو والے علاقے سے ہی اندر داخل ہونا چاہئے تاکہ ان کا تمام سیٹ اپ پہلے ختم کر دیا جائے پھر اطمینان سے آگے بڑھا جائے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ ان لوگوں نے واقعی وہاں انتہائی سخت چیکنگ کر رکھی ہو گی۔ ہم وہاں بری طرح الجھ بھی سکتے ہیں۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے دو تین ممبرز انہیں الجھائیں جبکہ باقی ممبرز کوبم کی طرف سے اندر داخل ہو کر مشن مکمل کر لیں''۔

کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس طرح ہماری طاقت بٹ جائے گی"...... جولیا نے کہا۔

"ایک تجویز میرے ذہن میں بھی آئی ہے"...... خاموش بیٹھی ہوئی صالحہ نے کہا۔

"کیا"......عمران نے چونک کر پوچھا۔

"انہوں نے اینٹی ایئر کرافٹ گنیں کسی نخلستان میں ہی نصب کر رکھی ہوں گی۔ اگر ہم میں سے صرف دو آدمی کرالنگ کر کے آگے بڑھیں اور ان کو اڑا دیں تو پھر ہم ان پر بموں کی بارش کر کے بھی ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح کام نہیں ہو سکے گا۔ مجھے کچھ اور سوچنا پڑے گا"......عمران نے کہا تو سب خاموش ہو کر اسے دیکھنے لگے۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے ہمیں اس وائٹ برڈز سے نمٹنا ہو گا۔ پھر ہی ہم آگے بڑھ سکیں گے۔ اس کے سوا کوئی حل نہیں ہے"......عمران نے چند لمحوں بعد فیصلہ کن لہجے میں کہا تو سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے وہ سب اس کی اس تجویز سے متفق ہو گئے ہوں۔

ناپال کی سرحد سے کچھ دور کافرستان کے اندر ایک چھوٹا سا قصبہ تھا جس کا نام شراگو تھا۔ شراگو نامی اس قصبے میں سرحدی اسمگلروں کے کافی اڈے موجود تھے کیونکہ کافرستان سے آنے والا مال یہاں ڈمپ کیا جاتا تھا اور پھر اس مال کو ناپال اسمگل کر دیا جاتا تھا جبکہ ناپال سے آنے والا مال بھی یہاں ہی ڈمپ کیا جاتا تھا اور پھر اسے کافرستان میں پھیلا دیا جاتا تھا۔ جوانا، ٹائیگر اور جوزف اس قصبے کے اندر بنے ہوئے ایک کھلے احاطے کے ساتھ بنے ہوئے کمرے میں موجود تھے۔ ان کے ساتھ انتھونی بھی تھا جسے وہ پاکیشیا سے اپنے ساتھ گائیڈ کے طور پر لائے تھے۔ انتھونی نے ہی اس جگہ کا انتظام کیا تھا کیونکہ اس کے کئی دوست اس تنظیم میں شامل تھے جس کے تحت یہ اڈا تھا۔ یہ انتظام اس لئے کیا گیا تھا کہ جوانا، جوزف اور ٹائیگر وہیں رک جائیں جبکہ انتھونی اکیلا جا کر اس لیبارٹری اور اس کے ارد گرد کے علاقوں کو چیک کر کے انہیں

وہاں کے بارے میں تفصیلی معلومات مہیا کر سکے۔ اس کے بعد جوانا کا ارادہ تھا کہ انتھونی کو فارغ کر کے واپس بھجوا دیا جائے۔ انتھونی کو گئے ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے تھے اور جوانا، جوزف اور ٹائیگر تینوں وہاں بیٹھے اس کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔

''نجانے یہ آدمی کب واپس آئے اور نجانے یہ کچھ معلوم بھی کر سکے گا یا نہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کچھ نہ کچھ تو معلوم کر ہی آئے گا۔ آدمی تو بے حد ہوشیار ہے''...... جوانا نے کہا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد احاطے کے پھاٹک پر مخصوص انداز میں دستک دی گئی تو ٹائیگر اٹھ کر باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو انتھونی بھی اس کے ساتھ تھا۔ انتھونی کے چہرے سے ہی عیاں تھا کہ وہ مسلسل چل چل کر بے حد تھکا ہوا ہے۔

''بیٹھو۔ تم بے حد تھکے ہوئے نظر آ رہے ہو''...... جوانا نے کہا۔

''ہاں۔ میں مسلسل چلتا رہا ہوں''...... انتھونی نے جواب دیا۔

''یہاں شراب تو نہیں ہے۔ البتہ تمہیں پانی پلایا جا سکتا ہے''...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ بس مجھے کچھ دیر بیٹھ کر سانس لینے دو''...... انتھونی نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''ہم یہاں تمہارے انتظار میں بیٹھے سوکھتے رہے ہیں اس لئے یہ بتاؤ کہ کچھ معلوم بھی ہوا ہے یا نہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں جناب۔ کرشناس میں کافرستان سیکرٹ سروس کا پورا سیکشن موجود ہے اور اس کا چیف شاگل بھی وہاں موجود ہے جبکہ لیبارٹری جس پہاڑی کے نیچے بتائی جاتی ہے وہاں چاروں طرف درختوں پر عجیب سے سائنسی آلات نصب ہیں اور اس پہاڑی کی چوٹی پر ایئر فورس کا ایک اڈا بھی ہے لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہاں سے ہیلی کاپٹرز ہٹا دیئے گئے ہیں اور اس پہاڑی تک پہنچنے کے لئے ہیلی کاپٹر ضروری ہے کیونکہ اس پہاڑی کے چاروں طرف اس قدر گہری اور ناقابل عبور کھائیاں ہیں کہ پیدل انہیں کراس ہی نہیں کیا جا سکتا''...... انتھونی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''تمہیں کیسے سیکرٹ سروس اور شاگل کے بارے میں معلوم ہوا ہے''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''میں کرشناس میں داخل ہوا تو وہاں مجھے مشکوک سمجھ کر پکڑ لیا گیا۔ میں نے جب پکڑنے والے کی منت خوشامد کی تو اس نے کہا کہ چونکہ وہ اپنے چیف شاگل کو میرے بارے میں اطلاع دے چکا ہے اس لئے اب چیف شاگل ہی مجھے چھوڑ سکتا ہے وہ نہیں۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس کا تعلق کافرستان سیکرٹ سروس سے ہے''...... انتھونی نے کہا تو ٹائیگر سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

''پھر کیا ہوا''...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''وہ مسلح تھا جبکہ میرے پاس اسلحہ نہیں تھا اور پھر میں لڑنے

بھڑنے والا آدمی بھی نہیں ہوں اس لئے مجبور تھا۔ وہ مجھے لے کر
اپنے چیف کے پاس گیا۔ چیف نے میرے بارے میں پوچھ گچھ کی
لیکن میں نے ایسا ڈرامہ کیا اور اس طرح رویا پیٹا کہ اسے یقین آ
گیا کہ میں معصوم آدمی ہوں اس لئے مجھے واپس بھجوا دیا گیا اور
میں وہاں سے واپس آ گیا“...... انتھونی نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تمہارا کام ختم ہو گیا ہے۔ تم نے پیمنٹ لے لی
ہے اس لئے اب تم جا سکتے ہو“...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا تو
جوزف اور جوانا بھی اٹھ کھڑے ہوئے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ
سمجھتے انتھونی جس کا ہاتھ اس کی جیب میں تھا اس نے ہاتھ باہر نکالا
اور دوسرے لمحے سٹک کی آواز کے ساتھ ہی ٹائیگر، جوزف اور جوانا
تینوں کے ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گئے۔ ٹائیگر
نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ ایک لمحے کے
اندر ہی اس کا ذہن گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح
گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن
میں بھی روشنی کی کرن چمکی اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی
اور ٹائیگر کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس نے بے اختیار
اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ
ایک بڑے ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں پڑا ہوا تھا۔ اس کے دونوں
ہاتھ اس کے عقب میں رسی سے باندھے گئے تھے اور اس کے
دونوں پیروں کو بھی رسی سے باندھ دیا گیا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں دو

آدمی تھے۔ ایک پائلٹ تھا دوسرا اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جبکہ
ٹائیگر کے ساتھ ہی ٹیڑھے میڑھے انداز میں جوزف اور جوانا بھی
پڑے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ بھی عقب میں تھے اس لئے ٹائیگر
سمجھ گیا کہ اس کے ہاتھوں کی طرح ان کے ہاتھوں کو بھی رسی سے
باندھ دیا گیا ہے۔

ٹائیگر ایک لمحے کے ہزاروں حصے میں ساری سچویشن سمجھ گیا۔
انتھونی کی باتیں سن کر وہ تینوں ہی چونکے تھے اور ان کا چونکنا
درست ثابت ہوا تھا لیکن ان کا خیال تھا کہ انتھونی کے پیچھے
کافرستانی سیکرٹ سروس کے لوگ ہوں گے جنہیں وہ باہر جا کر
آسانی سے گھیر لیں گے۔ انہیں یہ خیال ہی نہ آیا تھا کہ انتھونی خود
بھی دولت کی لالچ میں ان کے خلاف کام کر سکتا ہے اور پھر یہ
انتھونی نے حماقت ہی کی تھی کہ اندر آ کر بیٹھنے اور بات چیت کرنے
کے بعد اس نے گیس کیپسول فرش پر مار کر اسے توڑا تھا ورنہ وہ باہر
سے بھی اندر گیس فائر کر سکتا تھا۔ بہرحال ان کے بے ہوش ہونے
کے بعد اس نے کافرستان سیکرٹ سروس والوں کو کال کیا ہو گا اور
وہی انہیں باندھ کر اب ہیلی کاپٹر میں ڈال کر شاگل کے پاس
کرشناس لے جا رہے تھے۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ
کہ گیس کی وجہ سے انتھونی خود بھی تو بے ہوش ہو گیا ہو گا لیکن پھر
ٹائیگر نے یہ خیال رد کر دیا کیونکہ اس طرح وہ باہر موجود ان لوگوں
کو نہ بلا سکتا تھا اس لئے یقیناً اس نے سانس روک لیا ہو گا۔ اب

یہ دوسری بات ہے کہ ان لوگوں نے اسے چھوڑا یا ہلاک کر دیا۔ بہرحال ساری سچوئیشن سمجھ میں آ جانے کے بعد ٹائیگر یہ بات بھی سمجھ گیا کہ چونکہ عمران کی طرح وہ بھی ذہنی مشقیں کرتا رہتا ہے اس لئے وہ وقت سے پہلے ہی ہوش میں آ گیا تھا۔ اس نے ایک بار تو رسیاں کھول کر ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنے کا سوچا لیکن پھر اس نے یہ ارادہ ترک کر دیا کیونکہ موجودہ صورت حال میں یہ بات تو طے تھی کہ انہیں شاگل کے سامنے پیش کیا جائے گا اس لئے انہیں بے ہوش کر کے ہیلی کاپٹر میں لے جایا جا رہا تھا اور شاگل جس انداز کا وہمی آدمی تھا وہ لازماً ان کی رسیاں چیک کراتا اور اگر کسی کی رسی کھلی ہوئی ہوتی تو شاگل جیسے آدمی سے کچھ بعید نہ تھا کہ فوراً ہی انہیں گولی مار دیتا اس لئے اس نے رسی کھولنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔ البتہ اس نے انگلیوں کو موڑ کر رسی کی گانٹھ تلاش کرنے کی کوشش شروع کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ نہ صرف گانٹھ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا بلکہ اس نے دونوں ہاتھوں کو ہلا جلا کر اس انداز میں ایڈجسٹ کر لیا کہ وہ ایک لمحے میں گانٹھ کی رسی کو انگلیوں کی مدد سے کھینچ کر ہاتھوں کو آزاد کر سکتا تھا۔

''ارے کیا دیکھ رہے ہو مادھو۔ انہیں آٹھ گھنٹے سے پہلے ہوش نہیں آ سکتا''...... اچانک ایک آواز سنائی دی۔

''اگر یہ اس عمران کے ساتھی ہیں تو پھر یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے چیک کر رہا تھا''...... دوسری آواز سنائی دی۔

''عمران کے ساتھی ہیں بھی سہی تب بھی انسان تو ہیں۔ جنات تو نہیں ہیں''...... پہلی آواز نے کہا۔

''عمران واقعی انسان نہیں ہے۔ قوم جنات سے ہو نہ ہو بہرحال وہ مافوق الفطرت آدمی ہے''...... دوسرے آدمی نے کہا تو پہلا بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر نے نیچے اترنا شروع کر دیا اور کسی جگہ لینڈ کر گیا تو ٹائیگر نے اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ تھوری دیر بعد اسے گھسیٹ کر کسی نے کاندھے پر لادا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا چلنے لگا۔ کچھ دیر بعد اسے فرش پر ڈال دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں جوزف اور جوانا کے گرائے جانے کے دھماکے سنائی دیئے۔

''چلو۔ اب چیف کو اطلاع دیں''...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور قدموں کی آوازیں دروازے سے باہر گم ہو گئیں تو ٹائیگر نے آنکھیں کھولیں اور جسم کو سیدھا کر لیا۔ وہ ایک بڑے سے کمرے کے فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ کمرہ ہر قسم کے فرنیچر سے خالی تھا۔ سامنے دیوار میں کمرے کا دروازہ تھا اور باہر سے لوگوں کے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ٹائیگر نے آنکھیں بند کر لیں لیکن ان میں بہرحال اتنی جھری موجود تھی کہ وہ صورت حال کا جائزہ لے سکتا تھا۔ اس سے پہلے اس نے انگلیوں کی مدد سے اپنے ہاتھوں میں بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کو پکڑ لیا تھا تاکہ فوری طور پر اگر ضرورت پڑے تو گانٹھ

کو کھول کر اپنے ہاتھوں کو رسی کی گرفت سے آزاد کر کے ایکشن میں آ سکے۔ گو اس کی دونوں ٹانگیں بھی رسی سے بندھی ہوئی تھیں لیکن بہرحال ہاتھ آزاد ہونے سے وہ کسی نہ کسی انداز میں حرکت میں آ سکتا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی یکے بعد دیگرے پانچ افراد اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کرسی اٹھائی ہوئی تھی۔

''یہ کرسی یہاں رکھو دھرم داس اور تم ان تینوں کو اٹھا کر سامنے دیوار کے ساتھ ان کی پشت لگا کر بٹھا دو لیکن صرف اس مقامی آدمی کو ہوش میں لایا جائے گا۔ یہ حبشی ویسے ہی بے ہوش رہیں گے''...... ایک آدمی نے کرسی اٹھائے ہوئے آدمی سمیت باقی افراد سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''لیکن یہ بے ہوش آدمی کیسے بیٹھیں گے۔ یہ تو سائیڈ پر گر جائیں گے''...... ایک آدمی نے کہا۔

''ان دونوں حبشیوں کو ایک دوسرے کے سہارے پر بٹھا دو اور اس مقامی آدمی کو پہلے ہوش میں لاؤ اور پھر اسے گھسیٹ کر دیوار کے ساتھ لگا کر بٹھا دو''...... پہلے آدمی نے کہا اور اس کے حکم کی تعمیل ہونا شروع ہو گئی۔ ایک آدمی نے جیب سے ایک شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹایا اور فرش پر پڑے ٹائیگر کی ناک سے لگا دی۔ ٹائیگر تو پہلے ہی ہوش میں تھا اس لئے اس نے اپنا سانس روک لیا اور پھر جب اس آدمی نے بوتل ہٹائی اور اسے ڈھکن لگا کر جیب میں ڈال لیا تو ٹائیگر نے ایسی اداکاری شروع کر دی جیسے اسے اب

ہوش آ رہا ہو۔

''اس مقامی کے ہاتھوں میں بندھی ہوئی رسی چیک کر لو''۔ باس نے کہا تو ٹائیگر نے انگلیوں میں پکڑی ہوئی رسی چھوڑ دی اور انگلیاں سیدھی کر لیں۔

''رسی ٹھیک بندھی ہوئی ہے''...... اس آدمی نے چیک کر کے جواب دیا جس نے اس کی ناک سے شیشی لگائی تھی۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر کو دیوار کے ساتھ لگا کر بٹھا دیا گیا۔

''یہ۔ یہ۔ مم۔ مم۔ کہاں ہوں۔ یہ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے''۔ ٹائیگر نے ہوش میں آنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اس طرح حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جیسے واقعی اسے یہاں آ کر ہوش آیا ہو۔

''ٹھیک ہے۔ اس کا خیال رکھنا میں چیف کو اطلاع دوں''۔ باس نے کہا اور تیزی سے مڑ کر باہر چلا گیا۔ باقی چاروں افراد وہیں کھڑے رہے۔ البتہ انہوں نے جیبوں سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھوں میں پکڑ لئے تھے اور یہ سب افراد اپنے انداز سے ہی تربیت یافتہ دکھائی دے رہے تھے۔

''میں کہاں ہوں۔ یہ سب کیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا لیکن اس کی بات کا کسی نے جواب نہ دیا اور تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر دروازہ کھلا اور شاگل بڑے فاتحانہ انداز میں چلتا ہوا اندر داخل ہوا بلکہ ٹائیگر نے اس دوران ایک بار پھر گانٹھ کو تلاش کر کے اس کا

سرا پکڑ لیا تھا۔ البتہ ساتھ ساتھ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ فوری حرکت میں آنے کے بعد وہ کس طرح شاگل اور اس کے پانچ مسلح ساتھیوں کو کور کرے گا جبکہ اس کی دونوں ٹانگیں بھی بندھی ہوئی تھیں اور چونکہ ٹانگیں سامنے کی طرف پھیلی ہوئی تھیں اس لئے وہ ان کے سامنے ان پر بندھی ہوئی رسی بھی نہ کھول سکتا تھا۔ شاگل آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کیا تم عمران کے ساتھی ہو۔ کیا نام ہے تمہارا''...... شاگل نے ٹائیگر کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر چونکہ شاگل کی نفسیات سے بخوبی واقف تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ وہ انتہائی مشتعل مزاج آدمی ہے اور اگر اس نے معمولی سی بھی اشتعال آمیز بات کی تو اس نے ایک لمحے میں اسے اور اس کے بے ہوش ساتھیوں کو گولیوں سے اڑا دینا ہے۔

''آپ کوئی بڑے آفسر لگتے ہیں۔ آپ کون ہیں''...... ٹائیگر نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا تو شاگل کا سخت چہرہ یکلخت نرم پڑ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا سینہ کئی انچ پھول گیا۔

''تم چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل سے بات کر رہے ہو''...... شاگل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ آپ ہیں۔ آپ کو دیکھتے ہی مجھے اندازہ ہو گیا تھا مگر آپ تو میرے اندازے سے بھی بڑے افسر ہیں جناب اور آپ کے سامنے جھوٹ بولا ہی نہیں جا سکتا تھا جناب۔ میرا نام

عبدالعلی ہے۔ مجھے ٹائیگر کہا جاتا ہے اور آپ کے سامنے میں سو فیصد سچ بولوں گا۔ میں عمران کا ذاتی ملازم ہوں۔ میرا تعلق پاکیشیا انڈر ورلڈ سے ہے اور یہ دونوں میرے ساتھی ہیں جناب''۔ ٹائیگر نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ عمران خود کہاں ہے''...... شاگل نے نرم لہجے میں کہا۔

''وہ تو جناب پاکیشیا میں ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''تمہیں اس نے کیوں بھیجا ہے۔ سب کچھ سچ بتا دو تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو چھوڑ دوں گا''...... شاگل نے اسی طرح نرم لہجے میں کہا۔

''جناب۔ میں آپ جیسے بڑے آفسر کے سامنے تو جھوٹ بول ہی نہیں سکتا جناب۔ عمران نے مجھے بلایا اور حکم دیا کہ میں اپنے دو ساتھیوں کو ساتھ لے کر ناپال کے راستے کافرستان کے سرحدی علاقے میں واقع لیبارٹری کو ٹریس کر کے وہاں کے بارے میں تمام تفصیلات حاصل کر کے واپس آؤں کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے اور اس کی حفاظت کے لئے کیا انتظامات ہیں۔ اس نے خود ہی بتایا تھا کہ یہ لیبارٹری کرشناس قصبے کے قریب کہیں ہے۔ چنانچہ میں نے وہاں پاکیشیا کی انڈر ورلڈ میں کسی ایسے آدمی کی تلاش شروع کر دی جو ادھر کا رہنے والا ہو کیونکہ انڈر ورلڈ میں بے شمار کافرستانی کام کرتے ہیں اور پھر ایک ہوٹل میں کام کرنے والے انتھونی کے بارے میں مجھے اطلاع مل گی۔ میں اپنے ایک ساتھی سمیت اس

سے ملا۔ اس نے بھاری معاوضے پر ہمارے ساتھ چلنے اور ہمارا گائیڈ بننے کی حامی بھر لی کیونکہ بقول اس کے وہ کرشناس میں ہی پلا بڑھا تھا اور یہاں کے بارے میں سب کچھ اچھی طرح جانتا تھا۔ چنانچہ ہم اسے لے کر ناپال پہنچے اور پھر ناپال سے ہم کافرستان کی سرحد کراس کر کے سرحد کے قریب ہی ایک گاؤں میں رک گئے۔ انتھونی نے ہمیں کہا کہ پہلے وہ اکیلا جا کر کرشناس کا جائزہ لے گا اور وہاں ہماری رہائش کے لئے مناسب ٹھکانے کا بھی انتظام کر کے واپس آ جائے گا۔ اگر وہاں کسی قسم کی چیکنگ ہو رہی ہو تو وہ بھی معلوم ہو جائے گی۔ اس کی بات درست تھی اس لئے ہم اس گاؤں کے ایک احاطے میں رک گئے جبکہ انتھونی وہاں سے کرشناس چلا گیا۔ پھر کئی گھنٹوں کے بعد وہ واپس آیا تو وہ بے حد تھکا ہوا تھا۔ اس کے مطابق وہ وہاں پیدل چلتا ہوا گیا تھا اور پیدل ہی واپس آیا ہے اور پھر اس نے بتایا کہ اسے وہاں پکڑ لیا گیا تھا اور کسی چیف کے سامنے پیش کیا گیا تھا پھر اس سے پہلے کہ ہم اس سے مزید تفصیل پوچھتے اس نے جیب سے ہاتھ نکالا اور پھر اچانک سٹک کی آواز آئی اور اس کے ساتھ ہی ہمارے ذہن لٹو کی طرح گھومنے لگے اور پھر میرے ذہن پر تاریکی سی چھا گئی اور اب مجھے ہوش آیا تو میں یہاں ہوں اور یہ بھی میری خوش قسمتی ہے جناب کہ مجھے آپ جیسے بڑے آفسر کی زیارت نصیب ہو گئی ہے جناب''...... ٹائیگر کا لہجہ اس قدر خوشامدانہ تھا کہ شاگل کا چہرہ مزید

کھل سا گیا۔

''ہونہہ۔ تم نے واقعی سب کچھ سچ بتا دیا ہے لیکن تمہیں زندہ نہیں چھوڑا جا سکتا۔ یہ ہماری مجبوری ہے''...... شاگل نے سخت لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''جناب۔ ہمیں معاف کر دیجئے جناب''...... ٹائیگر نے گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں۔ سمجھے۔ تم تھرڈ کلاس لوگ ہو۔ نجانے اس شیطان عمران نے تمہیں کیا سوچ کر یہاں بھیج دیا ہے لیکن تم کسی صورت زندہ واپس نہیں جا سکتے۔ موت بہرحال تمہارا مقدر ہے''...... شاگل نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ جناب۔ میں بہت برا آدمی ہوں۔ جرائم کی دنیا کا آدمی ہوں۔ اب اگر موت آ ہی گئی ہے تو جناب صرف دس پندرہ منٹ کی مہلت دے دیں تاکہ میں توبہ کر سکوں۔ آپ کا کیا جاتا ہے جناب لیکن شاید میری بخشش ہو جائے جناب''...... ٹائیگر نے اور زیادہ گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تمہیں دس پندرہ منٹ نہیں بلکہ آدھے گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے کیونکہ تمہیں مجھ جیسے بڑے آفسروں سے بات کرنے کا سلیقہ آتا ہے لیکن اس کے بعد تمہاری موت یقینی ہے''...... شاگل نے بڑے شاہانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی

وہ مڑ گیا۔

''سکھیر۔ آدھے گھنٹے بعد ان تینوں کو گولیوں سے اڑا دینا''...... شاگل نے کہا۔

''جناب۔ جناب۔ آپ کی جے۔ جناب میرے ساتھی بھی اس مہلت میں توبہ کر لیں گے جناب۔ بندھے ہوئے تو میری طرح وہ بھی ہیں ان کو ہوش دلا دیں جناب''...... ٹائیگر نے پہلے کی طرح گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ان دونوں کو بھی ہوش دلا دو لیکن خیال رکھنا اگر یہ معمولی سی بھی غلط حرکت کریں تو پھر کوئی مہلت دیئے بغیر ان کا خاتمہ کر دینا ورنہ ٹھیک آدھے گھنٹے بعد انہیں گولیوں سے اڑا دینا اور ان کی لاشیں جنگل میں پھینک دینا''...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔ ایک آدمی جو باقی سب کا شاید انچارج تھا اس کے پیچھے باہر چلا گیا۔ اب کمرے میں چار آدمی رہ گئے تھے جن میں سے ایک وہ تھا جس کی جیب میں ہوش دلانے والی گیس کی شیشی تھی۔ شاگل کے باہر جاتے ہی اس نے شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹایا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے باری باری جوزف اور جوانا کی ناک سے لگا کر اس کا ڈھکن بند کر کے اسے دوبارہ جیب میں ڈالا اور پیچھے ہٹ گیا۔

''تم واقعی سمجھ دار بھی ہو اور خوش قسمت بھی کہ تم نے چیف سے

زندگی کا آدھا گھنٹہ حاصل کر لیا ہے''...... اس آدمی نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تمہارے چیف کا رعب ہی اتنا ہے کہ مجھ پر تو اس کا چہرہ دیکھ کر ہی لرزہ طاری ہو گیا تھا''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے گانٹھ کھول کر اپنے دونوں ہاتھ رسی سے آزاد کر لئے تھے۔

''کیا چیف یہیں اس جگہ رہتا ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''نہیں۔ چیف دوسری جگہ رہتا ہے''...... اس آدمی نے کہا۔ ویسے وہ چاروں افراد بے حد محتاط اور چوکنا نظر آ رہے تھے اور اپنے انداز سے بھی بے حد تربیت یافتہ بھی دکھائی دے رہے تھے۔ ٹائیگر جانتا تھا کہ ان کا تعلق لازماً سیکرٹ سروس کے فیلڈ سیکشن سے ہے اور ظاہر ہے فیلڈ سیکشن میں تربیت یافتہ افراد کو ہی لایا جاتا ہے۔ اسے اب جوزف اور جوانا کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک ایک کر کے ہوش میں آ گئے۔

''جوزف اور جوانا''...... ٹائیگر نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس نے کرانسیسی زبان میں انہیں ساری تفصیل بتانا شروع کر دی۔

''یہ تم کون سی زبان بول رہے ہو''...... ایک آدمی نے بڑے چوکنا انداز میں پوچھا۔

''پاکیشیا کی مقامی زبان ہے جناب۔ یہ دونوں انگریزی کے

علاوہ یہی زبان سمجھتے ہیں اور مجھے انگریزی نہیں آتی جناب''۔ ٹائیگر نے خوشامدانہ انداز میں دانت نکالتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا''...... اس آدمی نے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

''باہر بھی لوگ ہوں گے''...... جوانا نے پوچھا۔

''ہاں۔ ہوں گے لیکن ہم نے بہرحال انہیں کور کرنا ہے ورنہ یہ تربیت یافتہ افراد واقعی ہمیں گولیوں سے اڑا دیں گے۔ میں نے ہاتھ کھول لئے ہیں۔ ٹانگوں کی رسی کھولنے کا وقت نہیں ہو گا اس لئے ہم نے اچانک اچھل کر ان پر حملہ کرنا ہے اور کوشش یہ کی جائے کہ ان کی گردنیں توڑ کر انہیں ہلاک کیا جائے تاکہ ہمیں مہلت مل جائے اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر جیسے بھی ہو بہرحال ان کا خاتمہ کرنا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میں نے رسی توڑ دی ہے''...... جوانا نے کہا۔

''میں نے بھی گانٹھ کھول لی ہے''...... جوزف نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے۔ حملہ کر دو''...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت اس طرح اچھلا جیسے بند سپرنگ کھلتا ہے اور پھر اس سے پہلے کہ وہاں موجود افراد اس اچانک افتاد سے سنبھلتے جوزف اور جوانا بھی ساتھ ہی اچھل کر کھڑے ہوئے اور پھر وہ کسی طاقتور پرندے کی طرح اڑتے ہوئے ان چاروں افراد پر جا پڑے اور پھر گھٹی گھٹی چیخوں کے ساتھ ہی دھماکے ہوئے تو ٹائیگر اور جوزف جن پر گرے تھے انہیں انہوں نے گردنوں سے پکڑ کر ہوا میں

مخصوص انداز میں اچھال دیا تھا جبکہ جوانا نے دو افراد کی گردنیں پکڑیں اور پھر پوری قوت سے اس نے ان کے سر عقبی دیوار سے ٹکرا دیئے اور ان دونوں کی کھوپڑیاں ٹوٹ گئیں جبکہ اچھالے جانے والے دونوں افراد گھٹی گھٹی چیخیں مار کر دھماکے سے نیچے گرے اور ساکت ہو گئے۔ گردنوں میں آ جانے والے بلوں کی وجہ سے ان کا دم گھٹ گیا تھا اور وہ ہلاک ہو گئے تھے۔

ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر اپنے پیروں میں بندھی ہوئی رسی کھولی اور پھر اس نے مرنے والوں کے ہاتھوں سے نکل کر گرنے والے مشین پسٹلز میں سے ایک جھپٹا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے دوسری طرف چھوٹی سی راہداری تھی جس کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں اور اوپر موجود دروازہ کھلا ہوا تھا۔ دوسری طرف برآمدہ نظر آ رہا تھا۔ ٹائیگر محتاط انداز میں دوڑتا ہوا سیڑھیاں پھلانگ کر اوپر دروازے پر پہنچا۔ اس نے دروازے سے گردن باہر نکال کر دیکھا تو برآمدے میں دو مسلح آدمی کچھ فاصلے پر سامنے موجود صحن کی طرف رخ کئے کھڑے تھے۔ ان کی سائیڈ ٹائیگر کی طرف تھی جبکہ ان کے ساتھ ہی ایک بند راہداری تھی۔ صحن میں ایک ہیلی کاپٹر اور ایک جیپ کھڑی نظر آ رہی تھی۔

ٹائیگر کا اندازہ تھا کہ یہ وہی ہیلی کاپٹر ہے جس میں انہیں لایا گیا ہے۔ اب ٹائیگر کے لئے ایک مسئلہ بنا ہوا تھا کہ اگر عمارت

میں مزید مسلح افراد ہوئے تو فائر ہونے سے یہ گھیر کر حملہ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس نے فوراً ہی اس کا حل سوچا اور دروازے کا ایک پٹ بند کر کے وہ اس کی اوٹ میں ہو گیا اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کے دستے کو سائیڈ دیوار پر دو تین بار آہستہ سے مارا تو کھٹاک کھٹاک کی ہلکی سی آوازیں سنائی دیں۔

''اوہ۔ اوہ۔ فائرنگ ہونی چاہئے تھی مگر یہ کس قسم کی آوازیں ہیں''...... ٹائیگر کے کانوں میں ایک آواز پڑی اور پھر دوڑ کر آتے ہوئے قدموں کی آوازیں بھی سنائی دیں جو ایک لمحے کے لئے دروازے پر رکیں اور بند پٹ کے آگے سے جاتے ہوئے دونوں آدمی تیزی سے سیڑھیاں اترنے کے لئے سیڑھیوں کے آغاز میں بنے ہوئے چھوٹے سے پلیٹ فارم پر آئے ہی تھے کہ دروازے کے پٹ کے پیچھے موجود ٹائیگر نے تیزی سے ایک ٹانگ آگے کر دی اور آگے والا آدمی چیختا ہوا سینے کے بل سیڑھیوں پر جا گرا اور پلٹ کر نیچے راہداری میں جا کر گرا ہی تھا کہ ٹائیگر نے دوسرے کو بھی اس کے سنبھلنے سے پہلے دھکا دے دیا اور وہ بھی چیختا ہوا اچھل کر سینے کے بل سیڑھیوں پر گرا اور لڑکھڑاتا ہوا نیچے آ گرا۔ اسی لمحے جوزف اور جوانا دروازے پر باہر راہداری سے آتے دکھائی دیئے۔

''انہیں کور کرو لیکن ایک کو زندہ رکھنا۔ میں آ رہا ہوں''۔ ٹائیگر نے جوزف اور جوانا سے کہا تو وہ دونوں تیزی سے برآمدے میں

پہنچ گئے لیکن پھر ٹائیگر نے پوری عمارت کو اچھی طرح چیک کر لیا۔ وہاں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ وہ واپس اس ہال میں آ گیا جہاں جوزف اور جوانا موجود تھے تو وہاں ایک آدمی کو بے ہوش کر کے رسی سے باندھ دیا گیا تھا جبکہ دوسرے کی گردن توڑ دی گئی تھی۔

''اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ اسے اٹھا کر باہر لے آؤ۔ اب یہ بتائے گا کہ باقی افراد اور شاگل کہاں ہے''...... ٹائیگر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''تم اور جوزف باہر جاؤ۔ میں یہیں اس سے پوچھ گچھ کر لیتا ہوں۔ باہر اس کے چیخنے کی آوازیں دور تک سنائی دیں گی''۔ جوانا نے کہا تو ٹائیگر اور جوزف واپس سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گئے۔

''لیبارٹری یہاں سے قریب ہی ہو گی ورنہ شاگل یہاں موجود نہ ہوتا''...... ٹائیگر نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جوانا باہر آ گیا۔

''کیا ہوا''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ہم اس وقت کرشناس قصبے کے آخری حصے میں موجود ہیں۔ اس کے بعد گھنا جنگل ہے اور اس جنگل میں ایک کیبن میں شاگل موجود ہے۔ اس کے ساتھ چار مسلح افراد ہیں اور وہاں شاگل کا ذاتی ہیلی کاپٹر بھی موجود ہے اور جنگل میں اس راستے پر مانیٹرنگ اور فائرنگ کے آلات درختوں پر نصب ہیں اور ان کی مانیٹرنگ مشینری شاگل کے کیبن میں ہے۔ شاگل کے ساتھ موجود چار میں

سے دو آدمی اس مشینری کو چیک کرتے ہیں جبکہ دو مسلح محافظ ہیں اور بقول اس مسلح آدمی کے یہاں سے شاگل کے کیبن جسے ہیڈکوارٹر کہا جاتا ہے ایک مکھی بھی شاگل کی نظروں میں آئے بغیر نہیں رہ سکتی''۔ جوانا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''شاگل تک ہمارا فوری پہنچنا ضروری ہے۔ وہ بے حد وہمی آدمی ہے اس لئے کسی بھی وقت کچھ بھی کر سکتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''لیکن مانیٹرنگ کے آلات کا کیا ہو گا۔ کسی بھی لمحے کسی بھی درخت سے ہم پر فائر کھل سکتا ہے''...... جوانا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''تم خواہ مخواہ اپنا ذہن تھکا رہے ہو۔ گھنے جنگل میں جیپ تو نہیں چل سکتی اس لئے ہم یہاں سے ہیلی کاپٹر لے کر بلندی پر جا کر اس جنگل کے عقب میں اتر جائیں گے۔ جنگل میں جتنے بھی آلات ہوں گے وہ جنگل کے اندر کی چیکنگ کے لئے ہوں گے۔ آسمان کی چیکنگ کے لئے نہیں اور جہاں تک میرا خیال ہے انہوں نے اینٹی ایئر کرافٹ گنیں نصب نہ کی ہوں گی اور اگر کی بھی ہوں گی تو وہ اپنے ہیلی کاپٹر کو فوراً ہٹ نہیں کریں گے''...... جوزف نے بڑے سادہ اور اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر اور جوانا دونوں کے چہروں پر بیک وقت حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ انتہائی سادہ، آسان اور موجودہ حالات میں بہترین حل تھا۔

''گڈشو جوزف۔ تم نے تو واقعی مسئلہ ہی حل کر دیا ہے''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''بعض اوقات جوزف ایسی باتیں کرتا ہے کہ مجھے لگتا ہے کہ عمران صاحب کا دماغ اس کے اندر پہنچ گیا ہے''...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''باس آقا ہیں اور آقا کے ذہن کو سمجھنے والا ہی اچھے انداز میں آقا کی غلامی کر سکتا ہے''...... جوزف نے جواب دیا تو ٹائیگر اور جوانا بے اختیار ہنس پڑے۔

''لیکن ہمیں بہرحال اس لیبارٹری کو تو ٹریس کرنا ہے اور پھر اسے تباہ بھی کرنا ہے۔ ہمارے پاس تو اب اسلحہ بھی نہیں ہے''۔ جوانا نے کہا۔

''یہاں خاصا اور جدید اسلحہ موجود ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر ہم اس شاگل کو کور کر لیں تو اس لیبارٹری تک آسانی سے پہنچ جائیں گے کیونکہ شاگل کو لامحالہ معلوم ہو گا کہ لیبارٹری کہاں ہے کیونکہ اس نے اس کی حفاظت کے نقطہ نظر سے ہی سارا سیٹ اپ کیا ہو گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ چلو پھر اسلحہ لے آؤ پھر یہاں سے روانہ ہوتے ہیں''...... جوانا نے کہا تو جوزف اور ٹائیگر برآمدے کی سائیڈ کی طرف بڑھتے چلے گئے جبکہ جوانا وہیں رکا ہوا تھا تاکہ کوئی اچانک وہاں نہ آ جائے۔

چوتھے نخلستان میں موجود ایک بڑے سے خیمے کے اندر شاتری ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ سامنے موجود ایک فولڈنگ میز پر ایک کارڈلیس فون پیس موجود تھا۔ ساتھ ہی دوسرے بڑے خیمے میں جوگندر نے مانیٹرنگ آلات کی مشین لگائی ہوئی تھیں اور وہاں دو آدمی ان کے ذریعے ہر طرف کی مانیٹرنگ کر رہے تھے۔ شاتری کے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو شاتری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ شاتری بول رہی ہوں''...... شاتری نے کہا۔

''مایا بول رہی ہوں دھارو شہر سے میڈم''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو شاتری بے اختیار چونک پڑی۔

''یس۔ کوئی خاص بات''...... شاتری نے پوچھا۔

''میڈم۔ دھارو کے ایک ہوٹل میں ایک گروپ جو چار مردوں

اور دو عورتوں پر مشتمل ہے کھانا کھانے آیا۔ میں بھی وہاں کھانا کھا رہی تھی۔ یہ لوگ میری ساتھ والی ٹیبل پر آ کر بیٹھ گئے اور انہوں نے کھانا منگوا لیا۔ اچانک عمران کا نام میرے کانوں میں پڑا تو میں چونک پڑی۔ پھر ایک نام صفدر اور ایک نام جولیا بھی لیا گیا۔ میں نے ان کی نگرانی شروع کی تو یہ بات سامنے آ گئی کہ یہ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں کیونکہ عمران کا جو قد وقامت بتایا گیا ہے یہ آدمی ویسا ہی تھا۔ پھر وہ مسلسل مزاحیہ باتیں کر رہا تھا۔ چنانچہ میں اٹھ کر ان سے پہلے باہر آ گئی اور پھر باہر آ کر میں نے معلوم کر لیا کہ یہ گروپ ایک بڑی جیپ پر دارالحکومت سے یہاں پہنچا ہے۔ اس جیپ پر رین کمپنی کا نام لکھا ہوا ہے۔ میں نے اس جیپ کا جائزہ لیا تو اس میں بڑے بڑے دو تھیلے پڑے نظر آئے۔ ان تھیلوں کی بناوٹ بتا رہی تھی کہ ان میں اسلحہ موجود ہے۔ یہ لوگ ابھی ہوٹل کے اندر ہی ہیں۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے''۔ دوسری طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا۔

''گڈ شو مایا۔ تم نے انتہائی اہم معلومات دی ہیں۔ تم ایسا کرو کہ اس جیپ کا نمبر، ماڈل اور کمپنی کے بارے میں تفصیل مجھے بتا دو پھر جب یہ لوگ وہاں سے روانہ ہوں تو تم نے ان کی سمت کے بارے میں بتانا ہے۔ پھر ہم آسانی سے انہیں ٹریس کر لیں گے لیکن تم نے خیال رکھنا ہے۔ یہ انتہائی خطرناک ترین گروپ ہے۔ اگر انہیں تم پر معمولی سا بھی شبہ پڑ گیا تو یہ تمہیں ہلاک بھی کر سکتے

ہیں۔ مجھے جیپ کی تفصیل بتا دو''...... شاتری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو مایا نے اسے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

''اب ان مردوں اور عورتوں کے موجودہ حلیوں، ان کے لباسوں اور ان کے قدوقامت کی تفصیل بتاؤ''...... شاتری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑا ہوا خالی پیڈ اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور بال پوائنٹ اٹھا لیا۔ پھر مایا نے جب حلیئے بتانے شروع کئے تو اس نے انہیں لکھنا شروع کر دیا۔

''گڈ مایا۔ تم نے واقعی پوری تفصیل سے حلیئے اور قدوقامت بتائے ہیں۔ گڈ شو۔ تم واقعی اچھی ایجنٹ ثابت ہوئی ہو''...... شاتری نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو میڈم''...... مایا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب یہ بتاؤ کہ تمہارے پاس سیٹلائٹ کاشنر موجود ہے یا نہیں''...... شاتری نے کہا۔

''لیس میڈم۔ موجود ہے''...... مایا نے جواب دیا۔

''تم کہاں سے فون کر رہی ہو''...... شاتری نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

''ہوٹل سے کچھ دور ایک پبلک بوتھ سے میڈم''...... مایا نے جواب دیا۔

''گڈ۔ اب تم ایسا کرو کہ اس جیپ پر سیٹلائٹ کاشنر لگا دو اور اسے آن کر دو لیکن یہ خیال رکھنا کہ انہیں کسی صورت اس کی

موجودگی کا علم نہ ہو سکے اور نہ ہی وہ تمہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھیں''...... شاتری نے کہا۔

''لیس میڈم''...... مایا نے جواب دیا۔

''یہ کام کر کے مجھے پھر اس وقت کال کرنا جب وہ وہاں سے روانہ ہو جائیں''...... شاتری نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

''جوگندر بول رہا ہوں میڈم''...... رابطہ ہوتے ہی جوگندر کی آواز سنائی دی۔

''میرے پاس آؤ۔ فوراً''...... شاتری نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد جوگندر اندر داخل ہوا۔

''بیٹھو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پتہ چل گیا ہے''...... شاتری نے کہا تو جوگندر بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیسے میڈم۔ کہاں ہیں وہ''...... جوگندر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ میز کی سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا تو شاتری نے اسے مایا کی کال کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی اور ساتھ ہی میز پر موجود پیڈ اس نے جوگندر کی طرف بڑھا دیا۔

''یہ تو کمال ہو گیا میڈم۔ اب تو ان کی جیپ کو اڑا دینا ہمارے لئے معمولی بات ہو گی''...... جوگندر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اب ہم نے انہیں معمولی سا موقع بھی نہیں دینا لیکن تم نے جو اینٹی ایئر کرافٹ گنیں نصب کر رکھی ہیں ان سے تو جیپ کو نہیں اڑایا جا سکتا۔ پھر کیا کرو گے''...... شاتری نے کہا۔

''میڈم۔ ہم اس وقت چوتھے نخلستان میں ہیں جبکہ یہ پہلے لازماً فرسٹ نخلستان پہنچیں گے۔ ان کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی ہم وہاں جا کر درختوں پر چھپ جائیں گے اور پھر جیسے ہی یہ جیپ وہاں سے قریب پہنچے گی دونوں اطراف سے اس پر میزائلوں کی فائرنگ شروع ہو جائے گی اور نتیجہ یہ کہ یہ سب مکمل طور پر جل کر راکھ ہو جائیں گے''...... جوگندر نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی مسئلہ بن جاتا''۔ شاتری نے چونک کر ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کوئی اہم بات یاد آ گئی ہو۔

''کیا ہوا میڈم''...... جوگندر نے بھی چونک کر کہا۔

''اگر ہم نے ان کو میزائلوں سے اڑایا تو ان کی لاشیں جل کر راکھ ہو جائیں گی۔ پھر ہم حکومت کو کیسے یقین دلائیں گے کہ ہم نے واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کیا ہے۔ کسی نے بھی ہماری بات پر یقین نہیں کرنا۔ جب تک ان کی صحیح سلامت لاشیں حکام کے سامنے نہ رکھی جائیں خاص طور چیف شاگل نے تو لازماً ہمیں جھٹلا دینا ہے۔ یہ سب لوگ انہیں مافوق الفطرت سمجھتے ہیں اور ہم بہرحال نئے ہیں''...... شاتری نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ یس میڈم۔ آپ نے واقعی بروقت یہ بات سوچی ہے لیکن اگر ہم نے ان پر فائرنگ کی تو ان کے بچ نکلنے کے بہرحال امکانات موجود ہیں''...... جوگندر نے کہا۔

''یہ لوگ لامحالہ اس نخلستان میں پیدل داخل ہوں گے کیونکہ انہیں خدشہ ہو گا کہ ان کی جیپ کو میزائلوں سے اڑایا جا سکتا ہے یا اگر یہ جیپ میں بھی وہاں پہنچیں تو لازماً نیچے اتریں گے۔ اس وقت ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی جا سکتی ہے اور جب یہ بے ہوش ہو جائیں گے تو انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا جا سکتا ہے''...... شاتری نے کہا۔

''ٹھیک ہے میڈم۔ ایسے ہی کیا جائے گا''...... جوگندر نے کہا۔

اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاتری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ شاتری بول رہی ہوں''...... شاتری نے کہا۔

''مایا بول رہی ہوں میڈم''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاتری نے فون پیس میں موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تاکہ مایا کی رپورٹ جوگندر بھی سن لے۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... شاتری نے کہا۔

''میڈم۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق سیٹلائٹ کاشنر اس جیپ کی سائیڈ میں نیچے لگا دیا ہے اور اسے آن بھی کر دیا ہے۔ ان لوگوں کو اس کا علم نہیں ہو سکا۔ وہ کھانا کھانے کے بعد کافی پینے

کے بعد جیپ پر سوار ہو کر کسائی گاؤں کی طرف گئے ہیں''...... مایا نے کہا۔

''کسائی گاؤں کہاں ہے''...... شاتری نے پوچھا۔

''صحرا کی سرحد پر کچھ فاصلے پر یہ گاؤں ہے میڈم۔ اس کے بعد صحرا کی حدود شروع ہو جاتی ہے''...... مایا نے جواب دیا۔

''اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ تم ابھی وہیں رہو جب تک میں تمہیں مزید ہدایات نہ دوں''...... شاتری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''تم نے دیکھا ہوا ہے یہ گاؤں''...... شاتری نے جوگندر سے پوچھا۔

''یس میڈم۔ چھوٹا سا گاؤں ہے یہ''...... جوگندر نے جواب دیا۔

''ہم دھارو سے کتنی دیر میں جیپ پر کسائی پہنچ جائیں گے''...... شاتری نے پوچھا۔

''دو اڑھائی گھنٹے کا سفر ہے میڈم''...... جوگندر نے جواب دیا۔

''اور یہاں سے پہلے نخلستان تو ہم نصف گھنٹے میں پہنچ جائیں گے''...... شاتری نے کہا۔

''یس میڈم۔ کیا آپ بھی ساتھ جا رہی ہیں''...... جوگندر نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں۔ یہ انتہائی اہم آپریشن ہے اس لئے میں اسے اپنی نگرانی

میں مکمل کراؤں گی اور دوسری بات سنو۔ ہم نے یہاں سے سپیشل میک اپ واشر بھی ساتھ لے جانا ہے اور انہیں بے ہوش کرنے کے بعد پہلے ان کے میک اپ واش ہوں گے۔ پھر انہیں ہلاک کیا جائے گا''...... شاتری نے کہا۔

''وہ کیوں میڈم۔ لاشوں کا بھی تو میک اپ واش کیا جا سکتا ہے''...... جوگندر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے شاتری کی بات کا مطلب سمجھ نہ آیا ہو۔

''اور اگر میک اپ واش نہ ہوا تو پھر ہم ان سے پوچھ گچھ کیسے کریں گے کہ اصل ایجنٹ کہاں ہیں۔ لاشوں کا میک اپ تو واش ہو سکتا ہے لیکن لاشیں جواب نہیں دے سکتیں''...... شاتری نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''تو آپ کا خیال ہے کہ یہ نقلی لوگ بھی ہو سکتے ہیں''۔ جوگندر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''جس آسان انداز میں یہ لوگ ٹریس ہوئے ہیں اس سے مجھے شک پڑ رہا ہے کہ یہ خود ہی ایسا چاہتے تھے کیونکہ عمران جسے دنیا کا انتہائی شاطر ترین ایجنٹ کہا جاتا ہے ہو سکتا ہے کہ اس نے الٹا ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے یہ سب کچھ کیا ہو۔ ہم ان کے خلاف کارروائی کر کے اور انہیں ہلاک کر کے مطمئن ہو کر واپس چلے جائیں یا بیٹھ جائیں اور اصل گروپ اچانک ہمارے سروں پر پہنچ جائے''...... شاتری نے جواب دیا۔

''اوہ۔ لیس میڈم۔ آپ کی ذہانت کا بھی جواب نہیں۔ واقعی ایسا ہوسکتا ہے''...... جوگندر نے بے اختیار تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

''سیکرٹ ایجنسی شطرنج کی طرح کھیلی جاتی ہے۔ یہاں ایک مہرہ آگے بڑھانے سے پہلے شطرنج کے تمام خانوں اور تمام ممکنہ امکانات کو نظر میں رکھنا پڑتا ہے ورنہ ایک غلط چال پوری بساط کو لپیٹ دیتی ہے''...... شاتری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیس میڈم''...... جوگندر نے جواب دیا۔

''تم فوری وہاں چلنے کی تیاری کرو۔ ہم نے بہرحال یہ معرکہ جیتنا ہے''...... شاتری نے کہا تو جوگندر اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا خیمے سے باہر چلا گیا۔

جیپ تیزی سے وارنگل صحرا کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور صالحہ بیٹھی ہوئی تھیں اور عقبی سیٹوں پر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تھے جبکہ جیپ کے عقبی حصے میں دو بڑے بڑے تھیلے پڑے ہوئے تھے جن میں خصوصی اسلحہ، طوفان کا مقابلہ کرنے والے لباس اور خصوصی آلات تھے۔

''عمران صاحب۔ آپ نے کیا پلاننگ کی ہے''...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

''پلاننگ تو وہاں ہوتی ہے جہاں خوبصورت پھولوں سے بھرا ہوا لان ہو۔ طوطا کرسی رکھی ہوئی ہو''......عمران کی زبان چل پڑی۔

''طوطا کرسی۔ وہ کیا ہوتی ہے''......صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ارے۔ تمہیں آج تک طوطا کرسی کے بارے میں معلوم نہیں ہوا حالانکہ یہ انسان کی اتنی بڑی ایجاد ہے کہ ایسی ایجاد صدیوں بعد سامنے آتی ہے''...... عمران نے کہا تو سب چونک پڑے۔

''اب یہ کوئی فضولیات شروع کر دے گا اور اس نے کیا کرنا ہے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ پیرٹ چیئر تو پوری دنیا میں مشہور ہے۔ خدا کے لئے کسی اور کے سامنے اس سے لاعلمی کا اظہار نہ کرنا ورنہ لوگ کہیں گے کہ پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی تعلیم بالغاں کے سنٹر میں داخل کرایا جائے۔ حیرت ہے کہ تم طوطا کرسی کے بارے میں نہیں جانتے۔ کمال ہے۔ کمال''...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی۔

''اب بتا بھی دو کیا ہوتی ہے یہ طوطا کرسی''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یعنی تمہیں واقعی معلوم نہیں ہے''...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ اس کے ساتھیوں کو اتنی معمولی بات کا بھی علم نہیں ہے۔

''تم اسے چھوڑو۔ پلاننگ کی بات کرو۔ خواہ مخواہ کا سسپنس پھیلا کر اصل بات گول کر دیتے ہو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''پھر وہی پلاننگ۔ ارے۔ میں نے تو بتایا ہے پلاننگ

وہاں ہوتی ہے جہاں پھولوں سے بھرا ہوا وسیع لان ہو۔ لان کے درمیان طوطا کرسی رکھی ہوئی ہو''...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

''اگر اب تم نے سیدھی طرح نہ بتایا کہ یہ طوطا کرسی کیا ہوتی ہے تو میں تمہارا سر توڑ دوں گی''...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں بتاتا ہوں۔ اسے سوئنگ چیئر کہا جاتا ہے۔ مطلب ہے جیسے بچے جھولا جھولتے ہیں، پینگ بڑھاتے ہیں اسی طرح اس کرسی کے نیچے ایسی لکڑیاں لگی ہوئی ہوتی ہیں جن کے آگے اور پیچھے کے سرے اوپر کو اٹھے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے آدمی نہ آگے گرتا ہے اور نہ پیچھے اور کرسی پر وہ بیٹھا جھولا جھولتا رہتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''یہ طوطا کرسی کیسے ہو گئی''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم نے کبھی طوطے کو تار پر بیٹھ کر جھولتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ اسی انداز میں جھولتا ہے اس لئے اسے پیرٹ چیئر یا طوطا کرسی کہا جاتا ہے اور اب جب تم سب طوطا کرسی کے بارے میں جان گئے ہو تو اب میں اپنی بات وہاں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے ختم کی تھی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر یہ گردان شروع نہ کر دینا۔ ہم پوچھ رہے ہیں کہ پلاننگ کیا ہے اور تم نے طوطا کرسی کا چکر چلا دیا''...... جولیا نے کہا۔

''ویسے عمران صاحب بات کو الجھا کر ڈی ٹریک کرنے کے واقعی ماہر ہیں''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ آج تک مجھے حسرت ہی رہی کہ میں ٹریک پر آ جاؤں لیکن ٹریک ہر بار کانٹا ہی بدل جاتا ہے اور تم ٹریک سے ڈی ٹریک پر پہنچ گئی ہو''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارے ساتھ ذرا ہنس کر بات کر لی جائے تو تم خواہ مخواہ بکواس شروع کر دیتے ہو''...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

''وہ کیا محاورہ ہے کہ جو ہنسی وہ......'' عمران نے جان بوجھ کر باقی الفاظ نہ کہے تھے۔

''یو نانسنس۔ روکو جیپ۔ ہم دونوں واپس جا رہی ہیں۔ میں خود چیف کو جواب دے دوں گی لیکن میں یہ بدتمیزی برداشت نہیں کر سکتی''...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''آئی ایم سوری مس جولیانا فنر واٹر۔ ویسے میں نے جان بوجھ کر پورا محاورہ نہیں بولا تھا کیونکہ بہرحال معزز خواتین اس جیپ میں تشریف فرما ہیں''...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اب پلاننگ بتاؤ اور سنو۔ اب تمہیں بتانا ہی پڑے گا۔ ہم کٹھ پتلیاں نہیں ہیں۔ سمجھے''...... جولیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''پلاننگ تو وہی ہے جو ازل سے بنتی چلی آ رہی ہے۔ میری کیا جرأت ہے کہ میں اس سے ہٹ کر کوئی اور پلاننگ بناؤں''۔ عمران

نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کس پلاننگ کی بات کر رہے ہو''...... جولیا نے چونک کر اور بڑے مشکوک لہجے میں کہا۔

''یہی کہ اپنی جان بچانے کے لئے انسان کو جو حربہ بھی اختیار کرنا پڑے کرنا چاہئے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو۔ کیا پہیلیاں بجھوا رہے ہو''۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا۔ عمران صاحب کا مطلب ہے پیشگی کوئی پلاننگ نہیں بنائی گئی۔ وہاں پہنچ کر جو صورت حال ہو گی اس کے مطابق کارروائی کی جائے گی''...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہ پہیلیاں بس تم ہی سمجھ سکتے ہو۔ یہ صاف بات کیوں نہیں کرتا اور یہ بات سراسر غلط ہے۔ ہم پکے ہوئے پھلوں کی طرح جھولی میں جا گریں گے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''پکنے کا ہی تو انتظار کر رہا ہوں۔ جھولی بے چاری کب سے خالی ہے''...... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا تو جولیا چند لمحے خاموش رہی اور پھر یکدم مسکرا دی۔

''تم۔ تم باز نہیں آؤ گے ایسی باتوں سے''...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اب میں نے کون سی ایسی بات کی ہے''...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں سب سمجھتی ہوں''...... جولیا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اگر وائٹ برڈز نے مانیٹرنگ کا کوئی نظام قائم کر رکھا ہو گا تو پھر تو ہماری آمد کے بارے میں انہیں علم ہو چکا ہو گا''...... اس بار صفدر نے کہا۔ ظاہر ہے وہ اب بات کا موضوع بدلنا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے اپنی باتوں سے باز نہیں آنا اور تنویر کا غصہ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا چلا جائے گا جو ابھی تک خاموش بیٹھا ہوا تھا مگر اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

''انہیں تو اس بات کا علم ہی نہیں ہو سکتا کہ ہمیں یہاں کے بارے میں علم ہے کیونکہ اس جگہ کے بارے میں معلومات ٹرانسمیٹر کال کیچ ہونے سے ہوئی ہے اور ایسا اتفاقاً ہی ہو سکتا ہے''۔ عمران نے کہا۔

'' وائٹ برڈز کی یہاں موجودگی ہی بتا رہی ہے کہ انہیں بہرحال یہ خدشہ ہے کہ ہم یہاں نہ پہنچ جائیں''...... صفدر نے جواب دیا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے اس لئے ہم براہ راست صحرا میں داخل ہونے کی بجائے سرحد پر موجود چھوٹے سے گاؤں کسنخا میں رک جائیں گے اور پھر چکر کاٹ کر ہم صحرا میں داخل ہوں گے''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''لیکن اس گاؤں میں بھی ان کے آدمی ہو سکتے ہیں۔ دھاروا

بہرحال کافی بڑا قصبہ ہے۔ وہاں جیپ کے ساتھ ہمارا پہنچنا خاصا دھماکہ خیز ہو گا اور اگر ان لوگوں نے وہاں کوئی مخبر رکھا ہوا ہو گا تو لامحالہ انہیں اطلاع مل جائے گی''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ لیکن بہرحال ہم نے وہاں پہنچنا ہے اس لئے تو میں جولیا کو بتا رہا تھا کہ جان بچانے کے لئے ہر حربہ اختیار کرنے کی قانون میں اجازت ہوتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''لیکن پھر بھی عمران صاحب ہمیں کچھ سوچنا ہو گا ورنہ مس جولیا کی بات درست ہے کہ ہم پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی جھولی میں جا گریں گے''...... صفدر نے کہا۔

''تمہاری وہ پہلے والی پلاننگ درست تھی کہ ہم کوبم کی طرف سے صحرا میں داخل ہوتے اور طوفان کے خلاف آلات استعمال کرتے''...... جولیا نے کہا۔

''جمہوری دور ہے اس لئے مجبوراً مجھے تم سب کی بات ماننی پڑی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ وائٹ برڈز ہمیں بے ہوش کریں گے۔ ہلاک نہیں کریں گے''...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو سوائے عمران کے باقی سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب جس انداز میں کھلے عام جا رہے ہیں اور عمران صاحب نے اپنے ساتھ گیس یا ریز سے بے ہوش ہونے سے بچانے والی خصوصی گولیاں خرید کر سامان میں رکھی ہوئی ہیں اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عمران صاحب گاؤں میں جا کر یہ گولیاں کھا لیں گے اور پھر جیپ میں ہم صحرا میں داخل ہو جائیں گے اور پھر وہی پرانا ڈرامہ شروع ہو جائے گا۔ وہ ہمیں بے ہوش کرنے کے لئے گیس یا ریز استعمال کریں گے اور ہم مصنوعی طور پر بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر جب یہ لوگ وہاں اکٹھے ہوں گے تو ہم اچانک حرکت میں آ کر ان کا خاتمہ کر دیں گے"...... کیپٹن شکیل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ ہے تمہاری پلاننگ۔ لیکن تم خود یہ بات نہیں بتا سکتے تھے اور کیپٹن شکیل کی بات درست ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ ہمیں بے ہوش ہی کریں۔ وہ جیپ پر میزائلوں کی بارش بھی کر سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اس صورت میں وہ کافرستانی پرائم منسٹر اور صدر پر کس طرح ثابت کریں گے کہ انہوں نے واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں کو ہی ہلاک کیا ہے اور تم سب کی کارکردگی اب اس نہج پر پہنچ چکی ہے کہ شاید اب واقعی ہماری موت آنے کے بعد بھی کوئی

اس پر یقین نہ کرے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن اگر انہوں نے ایسا نہ سوچا ہو۔ ضروری نہیں کہ وہ تمہاری طرح عقلمند ہوں"...... جولیا نے ایک اور خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"وائٹ برڈز کی چیف ایک خاتون شاتری ہے اور خواتین بہرحال مردوں سے زیادہ عقلمند ہوتی ہیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم سے زیادہ عقلمند بہرحال نہیں ہو سکتی"...... جولیا نے بھی اس بار ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھ سے زیادہ عقلمند تو تنویر ہے جو اس لئے خاموش رہتا ہے کہ مشہور محاورہ ہے کہ جاہلوں کا جواب خاموشی ہوتی ہے اس لئے یقیناً اس کی نظروں میں ہم جاہل ہیں"...... عمران نے کہا تو ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ اگر مس جولیا کا خدشہ درست ثابت ہوا تو کیا ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"تربیت یافتہ افراد عام انداز سے ہٹ کر سوچتے ہیں اس لئے بے فکر رہو۔ وہ ہمیں بے ہوش کریں گے۔ ہمارے میک اپ واش کریں گے اور اگر میک اپ واش ہو گئے تو ہمیں بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیا جائے گا اور اگر میک اپ واش نہ ہوئے تو ہمیں باندھ کر ہوش میں لایا جائے گا اور اگر اس کے برعکس کوئی

بات ہوتی ہے تو ہم تو بہرحال ہوش میں ہی ہوں گے اور جان بچانے کے لئے ہر حربہ اختیار کرنے کی قانونی اجازت ہوتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

شاگل کرشناس قصبے کے قریب پہاڑی جہاں لیبارٹری تھی جنگل کے آخری سرے پر موجود بڑے سے کیبن کے اندر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس پورے جنگل میں انہوں نے مانیٹرنگ آلات نصب کر رکھے تھے۔ اس کی مانیٹرنگ مشینری سامنے والے کیبن میں موجود تھی جس کا انچارج کرشن تھا۔ شاگل کے سامنے میز پر ایک کارڈلیس سیٹلائٹ فون اور ساتھ ہی انٹرکام موجود تھا جس کا رابطہ کرشناس سے تھا۔ اس کے ساتھ ہیڈکوارٹر میں صرف چار آدمی تھے جن میں سے ایک کرشن تھا۔ دوسرا اس کا اسسٹنٹ مادھو اور باقی دو فیلڈ کے آدمی تھے جو اس کے کیبن کے سامنے مشین گنیں کاندھوں سے لٹکائے بڑے چوکنے انداز میں کھڑے رہتے تھے۔

شاگل یہ اطلاع پا کر بے حد خوش ہوا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بھیجا ہوا آدمی پکڑا گیا ہے اور پھر اسے شاگل کے پاس لایا

گیا اور اس نے ازخود ہی ان کے ساتھ کام کرنے کی آفر کر دی جس پر اسے کچھ معاوضہ بھی دے دیا گیا اور اس نے اپنا رول درست طور پر نبھایا تھا جس کی بدولت شاگل کا گروپ بے ہوش افراد کو جنہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز سمجھا گیا تھا کرشناس قصبے کے قریب اس کے سپاٹ پر لے آئے تھے جبکہ اس آدمی انتھونی کو وہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ پھر شاگل کرشناس گیا تھا۔ وہاں اس نے ان تینوں سے بات چیت کی تو اسے بے حد مایوسی ہوئی کیونکہ یہ خود سیکرٹ سروس کے رکن نہیں تھے اور نہ ہی ان کا کوئی تعلق سیکرٹ سروس سے تھا بلکہ یہ عمران کے ذاتی ملازم تھے اس لئے اس نے انہیں ہلاک کر دینے کا حکم دیا اور خود اپنے ہیلی کاپٹر پر واپس ہیڈکوارٹر آ گیا اور اسے یقین تھا کہ اس کے حکم پر عمل درآمد کر دیا گیا ہو گا اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں واپس ہیڈکوارٹر آ گیا تھا۔ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اس لیبارٹری میں مشن مکمل نہیں ہو رہا اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اپنے گروپ کو کرشناس بھجوا دیا تھا لیکن خود نہیں آیا تھا لیکن جب کافرستان کے صدر صاحب نے اسے حکم دیا کہ وہ وہاں پہنچے تو مجبوراً اسے خود آنا پڑا۔

''اس وائٹ برڈز کا خاتمہ کرنا ہی پڑے گا۔ اصل مشن اس کے ذمے لگا دیا گیا ہے اور مجھے چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کو یہاں احمقوں کی طرح بھیج دیا گیا ہے۔ اس کا کوئی حل

نکالنا ہی پڑے گا۔ یہ میری توہین ہے''...... شاگل نے یکلخت اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''اس شاتری کو سبق سکھانا ہی پڑے گا لیکن کیا کیا جائے۔ یہ پرائم منسٹر کی رشتہ دار ہے''...... شاگل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے بار بار یہ خیال آ رہا تھا کہ آخر وہ یہاں کیوں موجود ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی تو یہاں آنے سے رہے وہ لازماً وارنگل صحرا میں پہنچیں گے۔ یہاں عمران کے ملازم آئے تھے۔ انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اب وہ کیوں یہاں موجود ہے۔ وائٹ برڈز ایجنسی سے سیکرٹ سروس کا کیسے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ سیکرٹ سروس کو ہر صورت میں مشن مکمل کرنا چاہئے۔ یہی سب کچھ وہ بیٹھا مسلسل سوچ رہا تھا لیکن کوئی تجویز اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس بول رہا ہوں''...... شاگل نے اپنی عادت کے مطابق اپنے نام کے ساتھ پورا عہدہ بتاتے ہوئے کہا۔

''جناب۔ مادھو لال بول رہا ہوں۔ سپیشل ایس الیون جناب''...... دوسری طرف سے منمناتی ہوئی سی آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

''تمہیں یہاں کا نمبر کیسے معلوم ہو گیا''...... شاگل نے انتہائی

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پریذیڈنٹ ہاؤس سے جناب۔ آپ کے ہیڈکوارٹر سے یہ نمبر پریذیڈنٹ ہاؤس قانون کے مطابق پہنچایا گیا ہے تاکہ اگر صدر صاحب آپ سے بات کرنا چاہیں تو کر سکیں اور آپ تو جانتے ہیں کہ میں پریذیڈنٹ ہاؤس میں کس عہدے پر ہوں۔ مجھ سے یہ باتیں کیسے چھپی رہ سکتی ہیں جناب''...... مادھو لال نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا لیکن یہاں کیوں کال کی ہے تم نے''...... شاگل نے کہا۔

''جناب۔ انتہائی اہم ترین لیکن انتہائی خفیہ اطلاع ہے میرے پاس۔ اگر آپ تین گنا معاوضے کا وعدہ کر لیں تو میں یہ اطلاع دے سکتا ہوں اور جناب مجھے یقین ہے کہ اس اطلاع کے بعد آپ نہ صرف تین گنا معاوضہ دیں گے بلکہ یقیناً مجھے بھاری انعام بھی دیں گے اور ویسے اطلاع آپ کو صرف میں ہی دے سکتا ہوں''...... مادھو لال نے کہا تو شاگل کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''تم مجھے بلیک میل کرنا چاہتے ہو۔ مجھے شاگل کو۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس کو''...... شاگل نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔ مادھو لال کی بات سن کر واقعی اس کا دماغ گھوم گیا تھا۔

''میں اس خبر کی اہمیت بتا رہا ہوں جناب ورنہ مجھے معلوم ہے

کہ آپ ان معاملات میں واقعی بے حد فیاض ہیں جناب اور یہ بھی بتا دوں جناب کہ جس مشن پر آپ اس وقت موجود ہیں اس مشن کے بارے میں ہی خبر ہے جس کا علم اس وقت صرف صدر صاحب کو ہے یا اس مشن پر کام کرنے والے سائنس دانوں کو یا مجھے''۔ مادھو لال نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ کیا اطلاع ہے۔ جلدی بتاؤ۔ اگر تم نے کوئی نئی بات بتا دی تو تمہیں تین گنا کی بجائے پانچ گنا معاوضہ ملے گا''...... شاگل نے چونک کر کہا۔

''جناب۔ اصل مشن نہ ہی کرشناس میں مکمل ہو رہا ہے اور نہ ہی وارنگل میں بلکہ اصل مشن رچنا نگر کی پہاڑی کے نیچے بنی ہوئی لیبارٹری میں مکمل کیا جا رہا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ ٹھیک ہے''...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں جناب''...... مادھو لال نے جواب دیا۔

''کیسے معلوم ہوا۔ تفصیل بتاؤ''...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''جناب۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں پریذیڈنٹ ہاؤس میں پریذیڈٹ کی عدم موجودگی میں آنے والی سیکرٹ کالز جنہیں سپیشل

کالز کہا جاتا ہے کو ٹیپ کر کے صدر صاحب کی آمد پر انہیں ان کے سامنے پیش کرتا ہوں اور اس کام کے لئے ایسی مشینری نصب کی گئی ہے کہ یہ سب کچھ آٹومیٹک طور پر ہو جاتا ہے اور میں بھی یہ کالز نہیں سن سکتا۔ جیسے ہی کال کرنے والا ایسی کال کا لفظ ادا کرتا ہے تو اگر صدر صاحب موجود ہوں تو میں یہ کال ان کے خصوصی فون پر تھرو کر دیتا ہوں اور اگر موجود نہ ہو تو میں ٹیپ کرنے والا بٹن آن کر دیتا ہوں اور ٹیپ میں فیڈ شدہ آواز کال کرنے والے سے ساری بات چیت کر کے کال ٹیپ کر لیتی ہے اور جب صدر صاحب آتے ہیں تو میں انہیں کال کر کے ایسی کالز کے بارے میں بتاتا ہوں کہ کتنی تعداد میں ایسی کالز ان کی عدم موجودگی میں آ چکی ہیں جس پر صدر صاحب انہیں اپنے مخصوص فون پر تھرو کرنے کا حکم دے دیتے ہیں اور یہ تمام ٹیپ شدہ کالز سننے کے بعد وہ خود ہی مخصوص کاشن دے کر انہیں واش کر دیتے ہیں۔ اس طرح صرف صدر صاحب ہی وہ سپیشل کالز سن سکتے ہیں اور کوئی نہیں سن سکتا لیکن میں نے خفیہ طور پر کالز کو سننے کا بندوبست کر رکھا ہے جس کا علم میرے علاوہ اور کسی کو نہیں۔ اس طرح مجھے انتہائی اہم اور خفیہ باتوں کا علم ہو جاتا ہے جو میں آپ کو بتا کر آپ سے انعام حاصل کر لیتا ہوں''...... مادھو لال نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اب تمہیں پانچ گنا نہیں بلکہ دس گنا معاوضہ ملے گا اور ہاں۔ تم کہاں سے فون کر رہے

ہو''...... شاگل نے کہا۔

''جناب۔ پریذیڈنٹ ہاؤس کے خصوصی فون سے جسے نہ چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ سنا جا سکتا ہے اس لئے تو میں اطمینان سے یہ ساری باتیں کر رہا ہوں''...... مادھو لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ اب خبر کی تفصیل بتاؤ''...... شاگل نے کہا۔

''جناب۔ رچنا نگر کی لیبارٹری سے ڈاکٹر مجیٹھہ کی کال تھی۔ انہوں نے صدر صاحب کو بتایا کہ پاکیشیائی سائنس دان اور اس نے مل کر دھات میگانم پر کام شروع کر دیا ہے لیکن اس کے لئے فوری طور پر ایک خصوصی مشین چاہئے جو ایکریمیا سے منگوانا پڑے گی۔ اس کے بغیر اس دھات پر کام شروع نہیں ہو سکتا اس لئے فوری طور پر وہ مشین منگوا کر دی جائے۔ اس کے بعد انہوں نے اس مشین کی تفصیلات ٹیپ کرا دیں''...... مادھو لال نے کہا۔

''پھر صدر صاحب نے جب اس سائنس دان کو کال کی تو انہوں نے کیا جواب دیا''...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یہ مجھے معلوم نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ کال صدر صاحب نے براہ راست کی ہو گی''...... مادھو لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم مجھے اس ٹیپ کی کاپی بھجوا سکتے ہو''...... شاگل نے کہا۔

''آپ کے پاس جو فون ہے اس میں کال ٹیپ کرنے کا سسٹم موجود ہے یا نہیں''...... مادھو لال نے کہا۔

''ہاں ہے۔ کیوں''...... شاگل نے چونک کر کہا۔

''میں ٹیپ یہاں سے آن کر دیتا ہوں۔ آپ اسے ریکارڈ کر لیں ورنہ یہاں سے باہر ٹیپ نہیں بھجوایا جا سکتا۔ مشینوں کے ذریعے ہر آدمی اور سامان کی باقاعدہ چیکنگ کی جاتی ہے''...... مادھو لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم آن کرو میں ٹیپ آن کر دیتا ہوں''...... شاگل نے کہا۔

''اوکے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون پر خاموشی طاری ہو گئی لیکن رابطہ ابھی برقرار تھا۔ شاگل نے فون سیٹ کے نیچے موجود ایک سرخ رنگ کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو سر۔ کیا آپ نے ٹیپ کرنے کا سسٹم آن کر دیا ہے''۔ چند لمحوں بعد مادھو لال کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ آن کرو ٹیپ ریکارڈر''...... شاگل نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کٹاک کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی سرخ بٹن کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا تو شاگل سمجھ گیا کہ ٹیپ آن ہو گئی ہے۔ وہ خاموش بیٹھا اس بلب کو دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد بلب بجھ گیا تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیا۔

''کال ٹیپ ہو گئی جناب''...... مادھو لال نے پوچھا۔

''ہاں۔ تم بے فکر رہو۔ میں جلد دارالحکومت پہنچ رہا ہوں۔ پھر

تمہیں دس گنا معاوضہ اور انعام بھی دوں گا''...... شاگل نے کہا۔

''اوکے جناب۔ آپ واقعی فیاض ہیں جناب''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر اس نے فون سیٹ کے نیچے موجود ایک اور بٹن پریس کر دیا تو اس بٹن کے پریس کرتے ہی سبز رنگ کا چھوٹا سا بلب جل اٹھا تو شاگل نے رسیور رکھ کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی فون پیس سے ایک آواز سنائی دینے لگی۔

''میں ڈاکٹر مجیٹھہ بول رہا ہوں جناب۔ رچنا نمبر لیبارٹری سے''...... بولنے والا کہہ رہا تھا اور شاگل ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا یہ سب سن رہا تھا۔ ڈاکٹر مجیٹھہ واقعی وہی کچھ کہہ رہا تھا جو کچھ مادھو لال نے اسے بتایا تھا اس لئے وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا کہ مادھو لال نے درست بتایا ہے۔ اس نے ٹیپ آف کر دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

''یس سر۔ کرشن بول رہا ہوں سر''...... دوسری طرف سے کرشن کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''سنو۔ تم یہاں رہو گے۔ میں واپس دارالحکومت جا رہا ہوں۔ سب انتظامات اسی طرح رکھنا۔ میں وہاں پہنچ کر تم سے رابطہ کروں گا''...... شاگل نے کہا۔

''یس سر''...... کرشن نے جواب دیا تو شاگل نے رسیور رکھا اور

پھر بڑا فون پیس اٹھا کر اس نے اس کے نچلے خانے میں موجود ایک بٹن دبایا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ایک مائیکرو ٹیپ رول باہر آ گیا تو شاگل نے بٹن دبا کر اس خانے کو دوبارہ بند کیا۔ مائیکرو ٹیپ رول اٹھا کر اس نے جیب میں رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کا مخصوص ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے دارالحکومت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ شاگل خود ہی ہیلی کاپٹر کو پائلٹ کر رہا تھا کیونکہ وہ پائلٹ کو ساتھ نہ لایا تھا۔ دوسرا ہیلی کاپٹر کرشناس میں تھا اور اس کا پائلٹ بھی وہیں تھا۔ اسے بلانے میں وقت لگتا اس لئے شاگل نے خود ہی ہیلی کاپٹر کو پائلٹ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اسے دراصل دارالحکومت میں اپنے ہیڈکوارٹر پہنچنے کی جلدی تھی تاکہ وہاں جا کر وہ رچنا نگر کی لیبارٹری اور وہاں موجود حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کر کے صدر سے بات کرنا چاہتا تھا۔ اس کا پلان تھا کہ وہ صدر صاحب کو یہ کہے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بات کا علم ہو چکا ہے اور اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ عمران کے ملازم ٹائیگر سے یہ معلومات حاصل کی ہیں اور پھر اسے ہلاک کر دیا ہے۔ اس طرح نہ صرف اس کی کارکردگی کا صدر صاحب پر رعب پڑ جائے گا بلکہ پرائم منسٹر صاحب کو بھی پتہ چل جائے گا کہ شاگل کی کیا اہمیت ہے۔ ویسے وہ دل ہی دل میں اس بات پر حیران ہو رہا تھا کہ اس بار معاملات

کو پرائم منسٹر صاحب سے بھی چھپایا گیا ہے اور انہیں یہی بتایا گیا ہے کہ مشن وارنگل صحرا میں مکمل کیا جا رہا ہے جبکہ اصل مشن نہ ہی کرشناس میں مکمل ہو رہا ہے اور نہ ہی وارنگل میں بلکہ اصل مشن رچنا نگر میں انتہائی خفیہ طور پر مکمل کیا جا رہا تھا۔

ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھتا چلا گیا۔ ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر ٹائیگر تھا جبکہ عقبی سیٹ پر جوزف اور جوانا موجود تھے۔ ان تینوں کی جیبوں میں کرشاس کے احاطے سے ملنے والا جدید اسلحہ موجود تھا۔ ہیلی کاپٹر انہوں نے اسی احاطے سے ہی حاصل کیا تھا جہاں انہیں بے ہوشی کے عالم میں لایا گیا تھا اور پھر شاگل نے وہاں آ کر ان سے بات چیت کی تھی اور پھر انہیں آدھے گھنٹے میں ہلاک کرنے کا حکم دے کر واپس چلا گیا تو ٹائیگر، جوزف اور جوانا نے یہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ کر دیا تھا اور پھر ان کا پروگرام یہ بنا تھا کہ وہ جدید اسلحہ لے کر ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر کافی بلندی سے جنگل کراس کر کے اس لیبارٹری کے عقبی طرف اتر جائیں گے جہاں لیبارٹری موجود ہے اور چونکہ جنگل میں جو آلات لگائے گئے ہیں وہ جنگل کے اندر مانیٹرنگ کے لئے نصب کئے گئے ہوں گے اس لئے

اگر وہ بلندی سے یا سائیڈ سے چکر کاٹ کر عقبی طرف پہنچ جائیں تو کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا اور ویسے بھی اس ہیلی کاپٹر پر سیکرٹ سروس کے الفاظ اور مخصوص نشانات موجود تھے اس لئے اگر انہیں چیک بھی کر لیا گیا تب بھی یہی سمجھا جائے گا کہ کافرستان سیکرٹ سروس کے افراد ہی اس میں سوار ہیں اس لئے اسے فضا میں تباہ نہیں کیا جائے گا اور شاگل جس وقت یہاں سے گیا تھا اس وقت ٹائیگر اور اس کے ساتھی بندھے ہوئے تھے اس لئے اسے یہاں کسی گڑبڑ کا کوئی خیال تک نہ ہو گا اور ویسے بھی جب سے شاگل گیا تھا تب سے لے کر ان کے ہیلی کاپٹر میں سوار ہونے تک شاگل یا اس جنگل میں موجود اس کے ہیڈکوارٹر سے کوئی کال نہیں آئی تھی اس لئے بھی وہ پوری طرح مطمئن تھے۔

ٹائیگر نے ہیلی کاپٹر کو کافی بلندی پر لے جا کر براہ راست آگے بڑھانے کی بجائے اس کا رخ اس طرف کر دیا تھا جہاں سے وہ جنگل کے اوپر سے گزرنے کی بجائے چکر کاٹ کر عقبی طرف پہنچ سکتا تھا اور پھر کافی لمبا چکر کاٹ کر جب وہ جنگل کے عقب میں پہنچے تو وہاں ایک پہاڑی موجود تھی۔ اس پہاڑی کی ساخت ایسی تھی کہ صاف محسوس ہوتا تھا کہ اسی پہاڑی کے نیچے وہ لیبارٹری ہے۔ پہاڑی کے اوپر ایسی تنصیبات موجود تھیں جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہاں پہلے ایئر فورس کا سپاٹ تھا لیکن اب یہ سپاٹ خالی پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ شاگل نے سیکورٹی کے نام پر اسے خالی کرایا ہو

گا تا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایئر فورس کے آدمیوں کے روپ اور یونیفارم میں آ کر ان کا سارا سیٹ اپ نہ ختم کر دے۔

ٹائیگر نے ہیلی کاپٹر پہاڑی کے عقب میں اتارا اور پھر وہ لوگ ہیلی کاپٹر سے اتر کر پہاڑی چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ ابھی وہ پہاڑی کے سامنے والے حصے تک پہنچے ہی تھے کہ انہیں چٹانوں کے پیچھے چھپنا پڑا کیونکہ جنگل کے آخری حصے میں انہوں نے ایک ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند ہوتے دیکھ لیا تھا اور اگر وہ فوری طور پر چھپ نہ جاتے تو ہیلی کاپٹر میں موجود افراد کی نظروں میں آ سکتے تھے۔ اس ہیلی کاپٹر پر بھی کافرستان سیکرٹ سروس کے الفاظ اور نشانات بنے ہوئے تھے۔ ان الفاظ کے اوپر چیف کا لفظ بھی نمایاں طور پر لکھا ہوا تھا جو انہیں دور سے بھی صاف نظر آ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر جنگل کے آخری حصے سے اٹھتا دکھائی دیا تھا۔ کافی بلندی پر جا کر وہ تیزی سے گھوما اور پھر شمال کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

''میرا خیال ہے شاگل اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر یہاں سے چلا گیا ہے''...... ٹائیگر نے چٹان کی اوٹ سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

''وہ کرشاس نہ گیا ہو۔ جب وہ وہاں کی صورت حال دیکھے گا تو لازماً واپس آئے گا''...... جوانا نے کہا۔

''نہیں۔ وہ جس طرف گیا ہے ادھر دارالحکومت ہے۔ اگر اسے کرشاس جانا ہوتا تو وہ بائیں طرف مڑ کر جاتا''...... ٹائیگر نے

جواب دیا۔

''بہرحال جو کچھ بھی ہو ہمیں اس کی واپسی سے پہلے اس کے ہیڈکوارٹر پر قبضہ کرنا ہے''...... جوانا نے کہا۔

''میں اکیلا جا کر ساری صورت حال کو چیک کر کے آتا ہوں۔ تم یہیں ٹھہرو''...... جوزف نے کہا۔

''تم اکیلے کہیں پھنس نہ جاؤ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''آئندہ ایسے الفاظ میرے بارے میں نہ کہنا۔ اگر تم باس کے شاگرد نہ ہوتے تو تم اب تک زندہ کھڑے نظر نہ آتے۔ جوزف کبھی اکیلا نہیں ہوتا۔ فادر جوشوا اور باس دونوں ہمیشہ میرے ساتھ ہوتے ہیں''...... جوزف نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

''آئی ایم سوری جوزف۔ میرا مقصد تمہاری توہین کرنا نہیں تھا۔ میں نے تو ایک خدشہ ظاہر کیا تھا''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جہاں جنگل ہو وہاں جوزف پھنس نہیں سکتا''...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اوکے۔ تم یہیں رکو۔ میں چکر لگا کر اور حالات کا جائزہ لے کر آ رہا ہوں''...... جوزف نے بھی اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جنگل میں داخل ہو کر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

''میرا خیال ہے کہ ہم میں سے ایک کو جوزف کے پیچھے جانا

چاہئے۔ جوزف جذبات سے کام لے رہا ہے جبکہ یہاں سائنسی آلات ہر طرف نصب ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم بے فکر رہو ٹائیگر۔ جوزف کی حسیات جنگل میں داخل ہوتے ہی ہزاروں گنا بڑھ جاتی ہیں''...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد انہیں اچانک جوزف واپس آتا دکھائی دیا تو وہ دونوں چونک پڑے۔ جوزف انتہائی تیزی سے چٹانوں کو پھلانگتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا۔

''کیا ہوا''...... ٹائیگر نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

''جنگل کے آخری حصے سے کچھ اندر کی طرف دو بڑے کیبن ہیں جن میں سے ایک خالی پڑا ہوا ہے۔ البتہ وہاں میز کے اوپر دو فونز پڑے ہیں۔ لگتا ہے کہ اسی کیبن میں شاگل کا ہیڈکوارٹر تھا جبکہ دوسرے کیبن میں مشینری نصب ہے اور اندر چار آدمی موجود ہیں۔ وہ شراب پینے میں مصروف تھے۔ مشینری کی سکرین پر جنگل کا اندرونی حصہ نظر آ رہا تھا۔ اس کے علاوہ وہاں اور کوئی نہیں ہے''...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہیں ان چاروں کا خاتمہ کر دینا چاہئے تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ جنگل کے اندر مزید کچھ لوگ موجود ہوں اس لئے ہم میں سے کسی ایک کا وہاں موجود رہنا ضروری تھا''۔ جوزف

نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ پہلے وہاں جا کر اندر گیس فائر کرتے ہیں۔ پھر اس مشینری کو چیک کر کے آگے کی بات سوچیں گے''...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر اور جوزف دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر ان تینوں نے جیبوں سے مشین پسٹل اور گیس پسٹل نکالے اور جوزف کی رہنمائی میں بڑے محتاط انداز میں چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے جنگل کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ٹائیگر کا انداز درست ثابت ہو رہا تھا کہ جنگل کے عقبی طرف انہوں نے کوئی آلہ نصب نہیں کیا تھا۔ انہیں شاید اس بات کا تصور تک نہیں تھا کہ عقبی طرف سے بھی کوئی یہاں آ سکتا ہے۔ ان کو سو فیصد یقین تھا کہ جو بھی ادھر آئے گا بہرحال جنگل کی طرف سے ہی آئے گا اور اگر ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ہاتھ ان کا ہیلی کاپٹر نہ لگتا تو انہیں بھی جنگل کے اندر سے ہی یہاں تک پہنچنا پڑتا۔ دوسری بات جس کا فائدہ انہیں ہوا تھا وہ یہ کہ کرشاس اور ہیڈکوارٹر میں مسلسل رابطہ نہیں تھا کہ وہاں کے حالات کے بارے میں ان لوگوں کو علم ہو سکتا اس لئے بغیر کسی خطرے کے وہ لوگ ان کیبنز تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

شاگل کی عدم موجودگی کی وجہ سے مسلح افراد بھی باہر پہرہ دینے کی بجائے دوسرے کیبن میں بیٹھے شراب نوشی اور گپیں ہانکنے میں مصروف تھے۔ جوزف نے انہیں کیبن کے عقب میں رکنے کا اشارہ کیا اور خود بھی جھاڑیوں کی اوٹ لیتا ہوا محتاط انداز میں کیبن کی

سائیڈ سے گھوم کر فرنٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ کیبن کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر سے انسانی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جوزف کیبن کی سائیڈ سے محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگا۔ مشین پسٹل اس نے واپس جیب میں ڈال لیا تھا اور اب اس کے ہاتھ میں صرف گیس پسٹل تھا۔ اس نے دروازے کے قریب پہنچ کر گیس پسٹل کی نال کا رخ اندر کی طرف کیا اور پھر سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے چار گیس کیپسول اندر جا گرے۔

''ارے یہ کیا۔ یہ کیسی آوازیں ہیں''...... ایک آواز سنائی دی اور پھر گھٹی گھٹی سی آوازوں کے بعد خاموشی طاری ہو گئی تو جوزف پیچھے ہٹ کر دوڑتا ہوا سائیڈ سے عقبی طرف آ گیا جہاں ٹائیگر اور جوانا موجود تھے۔

''وہ سب بے ہوش ہو چکے ہیں''...... جوزف نے کہا تو ان دونوں کے ستے ہوئے چہرے بے اختیار نارمل ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں اس کیبن میں داخل ہوئے تو وہاں چار افراد کرسیوں سے نیچے گرے ہوئے تھے۔ وہ چاروں بے ہوش ہو چکے تھے۔ سکرینیں ویسے ہی روشن تھیں۔ ان پر جنگل کے مختلف حصے نظر آ رہے تھے۔

''تم دونوں انہیں یہاں سے اٹھا کر دوسرے کیبن میں ڈال دو۔ میں مشینری کو چیک کرتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا تو جوزف اور جوانا نے دو دو آدمیوں کو گھسیٹ کر کاندھوں پر ڈالا اور کیبن سے

باہر نکل گئے تو ٹائیگر نے اس مشینری کو چیک کرنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد اسے یہ چیک کر کے اطمینان ہو گیا کہ جنگل کے اندر صرف مانیٹرنگ آلات نصب کیے گئے ہیں اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ چنانچہ وہ دوسرے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف اور جوانا باہر موجود تھے۔

''ان میں سے ایک کو ہوش میں لایا جائے اور اس سے پوچھا جائے کہ شاگل کہاں گیا ہے اور کب واپس آئے گا''...... ٹائیگر نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جوزف۔ تم یہیں باہر رکو۔ کسی بھی وقت اچانک کوئی آ سکتا ہے۔ میں ان سے پوچھ گچھ کرتا ہوں''...... جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر، جوانا کے ساتھ دوسرے بڑے کیبن میں آ گیا جہاں میز پر دو فون موجود تھے۔ ان میں سے ایک سیٹلائٹ فون تھا جبکہ دوسرا انٹر کام تھا۔ انٹر کام کا ایک پیس مشینری والے کیبن میں موجود تھا۔

''یہ آدمی مجھے ان کا چیف دکھائی دیتا ہے''...... جوانا نے ایک لمبے اور قدرے بھاری جسم کے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسی سے پوچھ گچھ کر لو''...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں موجود ایک شیشی نکال کر اس کا ڈھکن کھولا اور اسے اس آدمی کی ناک سے لگا کر چند لمحوں کے بعد ہٹایا

اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ جوانا نے جھک کر اس آدمی کو اٹھا کر کرسی پر ڈال دیا اور پھر اس کی جیبوں کی تلاشی لی تو اس کی ایک جیب میں مشین پسٹل موجود تھا۔ جوانا نے مشین پسٹل اپنی جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے۔

''یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ''...... اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے ہی لمحے اس کے حلق سے گھٹی گھٹی سی آوازیں نکلنے لگیں جب جوانا نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا لیا۔

''کیا نام ہے تمہارا۔ بولو''...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

''کک۔ کک۔ کرشن۔ کرشن''...... اس آدمی نے بھنچے بھنچے لہجے میں رک رک کر کہا تو جوانا نے اسے واپس کرسی پر پٹخ دیا۔

''شاگل کہاں ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''چچ۔ چچ۔ چیف تو دارالحکومت چلے گئے ہیں۔ مم۔ مم۔ مگر تم کون ہو۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے ہو''...... کرشن نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''شاگل کیوں گیا ہے۔ وجہ بتاؤ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم''...... کرشن نے کہا ہی تھا کہ پاس کھڑے جوانا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کرشن چیختا ہوا اچھل کر نیچے جا گرا۔ جوانا نے جھک کر اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے واپس

کرسی پر بٹھا دیا۔ کرشن کا جبڑا ٹوٹ کر لٹک گیا تھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا۔

''اب اگر غلط بیانی کی تو گردن توڑ دوں گا''...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔ کرشن کا پورا جسم بری طرح لرز رہا تھا۔ اس کی حالت دیکھ کر ہی ٹائیگر اور جوانا دونوں سمجھ گئے کہ کرشن فیلڈ کا آدمی نہیں ہے۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ وہ اس مشینری کا انچارج ہے۔

''بولو۔ کیوں گیا ہے شاگل اور کہاں گیا ہے''...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو کرشن نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔ جبڑا ٹوٹ کر لٹک جانے کی وجہ سے وہ انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں بول رہا تھا لیکن بہرحال اس کی بات سمجھ میں آ رہی تھی۔ ٹائیگر نے اس کے خاموش ہونے پر اس سے سوالات شروع کر دیئے اور تھوڑی دیر بعد انہیں پوری تفصیل کا علم ہو گیا۔ عقبی طرف پہاڑی کے نیچے لیبارٹری تھی جو بند پڑی تھی۔ کرشن کے لحاظ سے کرشنا اس قصبے میں لائے جانے والے تینوں آدمیوں کو ہلاک کر دیا گیا تھا اور شاگل یہاں اس کیبن میں بیٹھے بیٹھے اچانک اٹھ کر ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر دارالحکومت چلا گیا تھا اور یہاں ان چاروں کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

''اسے اور اس کے ساتھیوں کو آف کر دو جوانا''...... ٹائیگر نے کہا تو اس کا فقرہ ختم ہوتے ہی جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے جیب

سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے کیبن فائرنگ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ کرشن اور اس کے تینوں بے ہوش ساتھی چند لمحوں میں لاشوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔

''اب یہی ہو سکتا ہے کہ اس بند لیبارٹری کو تباہ کر کے ہم اسی ہیلی کاپٹر پر واپس چلے جائیں''...... جوانا نے کہا۔

''فون میں میموری سسٹم موجود ہے۔ شاگل بغیر کسی وجہ کے اچانک یہ جگہ نہیں چھوڑ سکتا''...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے فون کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد جب مادھو لال کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک پڑے اور پھر وہ دونوں خاموشی سے مادھو لال اور شاگل کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتے رہے اور گفتگو سننے کے بعد ان کے چہرے دیکھنے والے ہو گئے کیونکہ مادھو لال نے شاگل کو جو کچھ بتایا تھا وہ انتہائی حیران کن تھا۔ اصل مشن نہ ہی کرشناس میں مکمل ہو رہا تھا اور نہ ہی وارنگل میں جہاں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس گئی تھی بلکہ اصل مشن رچنا نگر کی لیبارٹری میں مکمل کیا جا رہا تھا۔ گفتگو میں ٹیپ کا بھی حوالہ آیا تھا اس لئے ٹائیگر نے فون سیٹ اٹھا کر اس کا نچلا حصہ چیک کرنا شروع کر دیا۔

''مائیکرو ٹیپ کا خانہ خالی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ شاگل یہ ٹیپ لے گیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اس سے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے۔ اصل بات تو سامنے آ ہی

گئی ہے۔ ہم نے اس ٹیپ کا اچار تو نہیں ڈالنا تھا''...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب کو شاید ہماری بات پر یقین نہ آئے۔ اگر یہ ٹیپ مل جاتا تو انہیں یقین آ جاتا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں ماسٹر کو بتانے کی بجائے فوری طور پر رچنا نگر پہنچنا چاہئے۔ یہ شاگل لازماً جا کر کافرستان کے صدر سے بات کرے گا اور اسے ٹیپ سنوائے گا اس طرح وہ اپنی اہمیت ثابت کر کے یہاں کی بجائے وہاں اپنا سیٹ اپ کرے گا اس لئے اس سے پہلے ہمیں وہاں پہنچ کر مشن مکمل کر لینا چاہئے۔ ہمارے پاس ہیلی کاپٹر بھی موجود ہے''...... جوانا نے کہا۔

''نہیں۔ باس کو اطلاع دینا ضروری ہے۔ تم جوزف کو ساتھ لے کر اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کا مشن مکمل کرو۔ یہاں کی تمام مشینری بھی تباہ کر دینا۔ میں اس دوران ٹرانسمیٹر پر باس سے بات کرتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا کیبن سے باہر نکل گیا۔

شاتری اور جوگندر دونوں ایک مشین کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ مشین کی بڑی سی سکرین روشن تھی اور اس پر ایک نقشہ موجود تھا اور اس نقشے پر ایک نقطہ آہستہ آہستہ حرکت کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ دونوں اس وقت پہلے نخلستان میں موجود تھے۔ جوگندر نے ایک جیپ پر اپنے چار آدمی کسائی گاؤں بھجوا دیئے تھے تاکہ جیسے ہی پاکیشیائی ایجنٹوں کی مطلوبہ جیپ وہاں پہنچے اس میں موجود افراد کو بے ہوش کر کے اس جیپ سمیت یہاں لایا جا سکے۔ سکرین پر حرکت کرتا ہوا نقطہ بتا رہا تھا کہ جیپ ابھی کسائی گاؤں تک نہیں پہنچی اس لئے وہ دونوں خاموش بیٹھے اس نقطے کو حرکت کرتا دیکھ رہے تھے۔

''ہمارے آدمی کامیاب جا رہے ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں''...... شاتری نے کہا۔

''یہ لوگ واقعی انتہائی خطرناک ہیں میڈم لیکن چونکہ انہیں خطرے کا احساس نہیں ہو گا اس لئے یہ اس اطمینان کی وجہ سے مار کھا جائیں گے۔ البتہ کسائی گاؤں سے آگے نکلنے کے بعد یہ لوگ بے حد چوکنا ہوں گے''...... جوگندر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو شاتری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ چونک کر سیدھے ہو گئے کیونکہ حرکت کرتا ہوا نقطہ اب اس پوائنٹ کی طرف بڑھ رہا تھا جو کسائی گاؤں کی نشاندہی کرتا تھا۔ پھر یہ نقطہ اچانک رک گیا تو ان دونوں نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اس نقطے کے رکنے کا مطلب تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسائی گاؤں میں پہنچ چکی ہے۔ تھوڑی دیر بعد اچانک مشین کے نچلے حصے سے ٹوں ٹوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں تو وہ دونوں اس طرح اچھل پڑے جیسے ان کے پیروں تلے اچانک بم پھٹ پڑا ہو۔ شاتری نے ہاتھ بڑھا کر تیزی سے ایک بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ کرم داس کالنگ۔ اوور''...... مشین کے نچلے حصے سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ شاتری اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... شاتری نے تیز لہجے میں کہا کیونکہ کرم داس ان چار افراد کا انچارج تھا جنہیں اس نے کسائی گاؤں بھجوایا تھا۔

''میڈم۔ یہ چاروں بے ہوش کر دیئے گئے ہیں۔ اوور''...... کرم

داس نے جواب دیا تو شاتری اور جوگندر دونوں نے بے اختیار اطمینان بھرے طویل سانس لئے۔

''کس طرح بے ہوش کیا ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور''۔ شاتری نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم کسائی گاؤں کے اس حصے میں موجود تھے میڈم جہاں پر دھارو سے ٹریفک آ کر رکتی ہے۔ پھر ہم نے دھارو سے اس جیپ کو آ کر رکتے دیکھا۔ ہم نے چونکہ رینجرز کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی اس لئے جیسے ہی جیپ وہاں پہنچی میں نے اور میرے ایک ساتھی نے آگے بڑھ کر انہیں رکنے کا اشارہ کیا تو انہوں نے جیپ روک دی۔

''کاغذات دکھاؤ''...... میں نے قریب جا کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے میں نے ہاتھ میں موجود سپر ایکس گیس کا کیپسول اندر پھینکا اور تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ یہ گیس چشم زدن میں اثر کرتی ہے اس لئے جیپ میں موجود چھ کے چھ افراد فوری طور پر بے ہوش ہو گئے تو ہم ان کی جیپ کو وہاں سے چلا کر علیحدہ اپنے پوائنٹ پر لے آئے اور اب میں اسی پوائنٹ سے آپ کو کال کر رہا ہوں۔ اوور''...... کرم داس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ لوگ کتنی دیر بے ہوش رہیں گے۔ اوور''...... شاتری نے پوچھا۔

''اٹھارہ گھنٹے تک بغیر اینٹی گیس کے انہیں کسی صورت ہوش نہیں آ سکتا میڈم۔ اوور''...... کرم داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم انہیں ان کی جیپ سمیت یہاں لے آؤ لیکن پھر بھی احتیاطاً ان سب کے ہاتھ عقب میں کر کے ہتھکڑیاں ڈال دینا اور خیال رکھنا کہیں یہ راستے میں ہوش میں نہ آ جائیں۔ اوور''...... شاتری نے کہا۔

''یس میڈم۔ اوور''...... کرم داس نے جواب دیا تو شاتری نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''سب سے خطرناک مرحلہ بخوبی طے ہو گیا ہے۔ اب یہ ہمارے رحم و کرم پر ہوں گے''...... شاتری نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جوگندر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس میڈم۔ ویسے میرا خیال ہے کہ جتنی جلدی انہیں ہلاک کر دیا جائے اتنا ہی اچھا ہے''...... جوگندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے ان کے میک اپ واش ہوتے ہی انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا''...... شاتری نے جواب دیا تو جوگندر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ سکرین پر اب رکا ہوا سرخ نقطہ دوبارہ حرکت میں آ گیا تھا اور پھر جب تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد نقطہ صحرا کی سرحد پر پہنچ گیا تو جوگندر اٹھ کر خیمے سے باہر چلا گیا۔

''پرائم منسٹر صاحب کو جب میں خوش خبری سناؤں گی تو لازماً

مجھے کافرستان کا سب سے بڑا ایوارڈ دیا جائے گا''...... شاتری نے مسکراتے ہوئے انداز میں خودکلامی کرتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جوگندر اندر داخل ہوا۔

''آیئے میڈم۔ یہ لوگ سامنے والے خیمے میں پہنچ گئے ہیں''...... جوگندر نے کہا۔

''اس مشین کو آف کر دو۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی''۔ شاتری نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو جوگندر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے مشین آف کرنا شروع کر دی جبکہ شاتری اس خیمے سے باہر آئی تو سامنے دو جیپیں کھڑی تھیں جن میں سے ایک جیپ تو ان کی تھی جبکہ دوسری بڑی ٹرم پار جیپ تھی۔ باہر کرم داس اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ دونوں جیپیں خالی تھیں۔ کرم داس نے شاتری کو سلام کیا۔

''راستے میں کوئی پرابلم تو نہیں ہوا''...... شاتری نے کرم داس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''نو میڈم''...... کرم داس نے جواب دیا۔

''تم نے واقعی کام کیا ہے کرم داس۔ بے فکر رہو۔ تمہیں اس کا بھاری انعام ملے گا''...... شاتری نے کہا۔

''تھینک یو میڈم''...... کرم داس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ان کا سامان کہاں ہے''...... شاتری نے پوچھا۔

''جیپ کے عقبی حصے میں پڑا ہے میڈم''...... کرم داس نے

جواب دیا۔

''اسے اٹھا کر خیمے میں لے آؤ تا کہ اس کی تفصیلی چیکنگ ہو سکے''...... شاتری نے کہا۔

''یس میڈم''...... کرم داس نے جواب دیا تو شاتری مڑ کر دوسرے بڑے خیمے کی طرف بڑھ گئی۔ جوگندر جو اس دوران مشینری والے خیمے سے باہر آ چکا تھا وہ بھی شاتری کے پیچھے چلتا ہوا دوسرے خیمے میں داخل ہو گیا۔ یہ خیمہ کافی بڑا تھا۔ زمین پر دری بچھی ہوئی تھی اور اس دری پر چار مرد اور دو عورتیں ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑی ہوئی تھیں۔ ایک طرف چار کرسیاں موجود تھیں۔

''ان میں سے عمران یہی آدمی ہو سکتا ہے کیونکہ اس کا قدوقامت عمران سے ملتا ہے۔ باقی لوگ علیحدہ قدوقامت کے ہیں۔ اسے اٹھا کر کرسی پر ڈالو اور پہلے اس کا میک اپ واش کرو''...... شاتری نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے جوگندر سے کہا۔

''یس میڈم''...... جوگندر نے کہا اور سائیڈ پر پڑی ہوئی ایک کرسی اٹھا کر اس نے دوسری سائیڈ پر رکھی۔ یہ بازو والی کرسی تھی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے عمران کی قدوقامت والے آدمی کو اٹھا کر کرسی پر ڈال دیا۔ اس آدمی کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں ہتھکڑی میں جکڑے ہوئے تھے۔ اس دوران کرم داس اور اس کے آدمی دو بڑے بڑے سیاہ رنگ کے بیگ اٹھائے اندر داخل ہوئے اور شاتری کے اشارے پر انہوں نے دونوں بیگ ایک طرف رکھ

دیئے۔

''ان کی جیپ کے نیچے سیٹلائٹ کاشنر لگا ہوا ہے۔ اسے اتار کر آف کر دو''...... شاتری نے کہا۔

''لیس میڈم''...... کرم داس نے کہا اور اپنے آدمیوں سمیت خیمے سے باہر نکل گیا جبکہ جوگندر نے اس دوران خیمے کے ایک کونے میں ٹرالی پر موجود جدید ترین میک اپ واشر پر پڑا ہوا کپڑا ہٹایا اور ٹرالی کو دھکیلتا ہوا اس آدمی کے قریب لے آیا جسے کرسی پر ڈالا گیا تھا۔ اس نے اس آدمی کے سر پر میک اپ واشر کا کنٹوپ چڑھایا اور پھر اسے بند کر کے اس نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا تو مشین پر بے شمار چھوٹے بڑے بلب جلنے بجھنے لگے اور اس کے ساتھ ہی کنٹوپ میں سرخ رنگ کی گیس بھرنا شروع ہو گئی۔شاتری کی نظریں کنٹوپ پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد مشین خودبخود آف ہو گئی اور چند لمحوں بعد سرخ رنگ کی گیس بھی کنٹوپ کے اندر سے غائب ہوتی چلی گئی لیکن اس کے باوجود کنٹوپ میں اس آدمی کا چہرہ صاف نظر نہیں آ رہا تھا۔ جوگندر نے کنٹوپ ہٹایا تو نہ صرف وہ خود بلکہ شاتری بھی بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ وہ آدمی اسی شکل میں تھا۔ اس کا میک اپ واش نہیں ہوا تھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تو میک اپ میں نہیں ہے''...... شاتری نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''ہو سکتا ہے میڈم کہ اس عمران کی اصل شکل ہی یہی ہو''۔ جوگندر نے بھی ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ میرے بیگ میں ایک فائل موجود ہے۔ اس میں عمران کا ایک فوٹو موجود ہے جو اس کی اصل شکل کا ہے۔ وہ فائل لے آؤ''...... شاتری نے کہا تو جوگندر اثبات میں سر ہلاتا ہوا خیمے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک فائل موجود تھی۔ فائل پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ شاتری نے فائل لے کر کھولی اور اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔

''یہ دیکھو۔ یہ ہے عمران کی اصل شکل۔ یہ وہ نہیں ہے''۔ شاتری نے فائل جوگندر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''لیس میڈم۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس نے ڈبل میک اپ کر رکھا ہو''...... جوگندر نے فائل میں موجود تصویر دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ گڈ شو۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ ٹھیک ہے۔ دوبارہ اس کا میک اپ واش کرو''...... شاتری نے کہا تو جوگندر میک اپ واشر کی طرف بڑھ گیا جو ابھی تک عمران کی کرسی کے قریب موجود تھا جبکہ شاتری فائل کے صفحات پلٹتی رہی۔ پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر چمک سی ابھر آئی۔ یہ فائل اسے پرائم منسٹر کے حکم پر

سیکرٹ سروس کی سابقہ فائلوں سے اس عمران کے بارے میں تیار کر کے دی گئی تھی۔ اس فائل میں عمران کی جو تصویر تھی اس میں عمران کسی ہوٹل کے مین گیٹ سے باہر آ رہا تھا۔ شاتری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی جبکہ اس دوران جوگندر نے ایک بار پھر عمران کے چہرے پر کنٹوپ چڑھا کر مشین آن کر دی تھی۔ کنٹوپ میں ایک بار پھر سرخ رنگ کی گیس بھر گئی۔ چند لمحوں بعد جب مشین خود بخود آف ہو گئی اور سرخ گیس بھی غائب ہو گئی تو جوگندر نے کنٹوپ ہٹا دیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ بگڑ سا گیا کیونکہ وہ آدمی اسی چہرے میں تھا جس میں پہلے تھا۔

”یہ واقعی میک اپ میں نہیں ہے میڈم“...... جوگندر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”چشمے سے انتہائی ٹھنڈا پانی لے آؤ۔ اس فائل میں درج ہے کہ یہ عمران ایسے ایسے میک اپ ایجاد کرنے میں مشہور ہے جو انتہائی جدید ترین میک اپ واشر سے بھی واش نہیں ہو سکتے لیکن عام ٹھنڈے پانی سے اسے آسانی سے واش کیا جا سکتا ہے“۔ شاتری نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ میں لے آتا ہوں ٹھنڈا پانی“۔ جوگندر نے پرجوش لہجے میں کہا۔

”ساتھ ہی بڑا سا تولیہ بھی لے آنا“...... شاتری نے کہا۔

”یس میڈم“...... جوگندر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا خیمے

سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ایک ہاتھ میں بڑی سی بوتل تھی جو پانی سے بھری ہوئی تھی اور کاندھے پر تولیہ موجود تھا۔

”باہر سے دو آدمی بلوا کر یہ کام کراؤ“...... شاتری نے کہا۔

”میں خود یہ کام کر لوں گا میڈم تاکہ کوئی غلطی نہ رہ جائے“۔ جوگندر نے کہا تو شاتری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ خیمے میں اس وقت وہ اور جوگندر ہی موجود تھے۔ باقی افراد باہر تھے۔ چونکہ یہ سب بے ہوش تھے اور ان کے ہاتھ عقب میں کر کے ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے اس لئے شاتری پوری طرح مطمئن تھی۔ جوگندر نے پانی کی بوتل کا ڈھکن کھول کر ایک طرف پھینکا اور پھر اس نے عمران کے بال پکڑ کر اس کا چہرہ اونچا کیا اور اس پر بوتل میں موجود ٹھنڈا پانی ڈالنا شروع کر دیا۔

پورے چہرے پر اچھی طرح پانی ڈالنے کے بعد اس نے بوتل ایک طرف پھینکی اور کاندھے پر موجود خصوصی طور پر بنے ہوئے انتہائی کھردرے تولیے سے اس نے دونوں ہاتھوں سے اس آدمی کا چہرہ رگڑنا شروع کر دیا لیکن مسلسل رگڑنے کے باوجود اس آدمی کا چہرہ ویسے کا ویسا ہی رہا تو جوگندر پیچھے ہٹ گیا۔ شاتری نے بھی ایک طویل سانس لیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو ہم سمجھے تھے“...... شاتری نے کہا۔

''ہو سکتا ہے میڈم لیکن اب انہیں ہلاک کر دینا چاہئے''۔ جوگندر نے کہا۔

''جب یہ وہ لوگ نہیں ہیں تو ظاہر ہے یہ اتنے خطرناک بھی نہیں ہوں گے اور ویسے بھی یہ جکڑے ہوئے ہیں۔ اس آدمی کو ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے پوچھ گچھ ہو سکے کہ یہ کون ہیں اور کس نے انہیں یہاں بھیجا ہے اور اصل لوگ کہاں ہیں لیکن پہلے اس کے ہاتھوں میں بندھی ہوئی ہتھکڑی چیک کر لو''...... شاتری نے کہا تو جوگندر بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ نے ہتھکڑی چیکنگ والی بات شاید میری تسلی کے لئے کہی ہے میڈم ورنہ یہ مسلسل بے ہوش رہے ہیں اس لئے ہتھکڑی کو کیا ہو سکتا ہے۔ میں اینٹی گیس لے آتا ہوں اور ساتھ ہی دو مسلح آدمیوں کو بھی بلا لاتا ہوں''...... جوگندر نے کہا اور واپس مڑ گیا تو شاتری بے اختیار مسکرا دی۔

''کاش یہ عمران اور اس کے ساتھی ہوتے تو میں انہیں تڑپا تڑپا کر مارتی اور مجھے کافرستان کا سب سے بڑا ایوارڈ دیا جاتا''۔ شاتری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد جوگندر اندر داخل ہوا تو اس کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح دو آدمی بھی تھے۔

''تم یہاں خیمے کے دروازے کے قریب کھڑے ہو جاؤ اور پوری طرح ہوشیار رہنا''...... جوگندر نے اپنے آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر''...... ان دونوں نے کہا اور خیمے کے کھلے دروازے کے قریب رک گئے جبکہ جوگندر نے جیب سے اینٹی گیس کی شیشی نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے اس کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کا دہانہ کرسی پر موجود اس آدمی کی ناک سے لگا دیا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کی جیپ خاصی تیز رفتاری سے کسائی گاؤں کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

''اب کتنا دور رہ گیا ہے یہ گاؤں''...... جولیا نے جو سائیڈ سیٹ پر موجود تھی پوچھا۔

''بیس پچیس کلومیٹر تو ہو گا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ ہمیں اب بے ہوشی سے بچانے والی گولیاں کھا لینی چاہئیں''...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

''کسائی گاؤں ہماری منزل نہیں ہے۔ اصل منزل کا سفر اس کے بعد شروع ہو گا۔ ہم وہاں کچھ دیر رہیں گے اور پھر آگے بڑھیں گے اس لئے وہاں پہنچ کر ہی یہ سارے کام ہوں گے''۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر

بعد انہیں دور سے گاؤں کے کچے پکے مکانات نظر آنا شروع ہو گئے۔ جیپ تیزی سے اس گاؤں کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر ان کی جیپ گاؤں کی حدود میں داخل ہوئی ہی تھی کہ ایک موڑ پر رینجرز کی یونیفارم میں ملبوس دو آدمی جن کے ہاتھوں میں گنیں تھیں آگے بڑھ کر انہیں ہاتھوں سے رکنے کا اشارہ کیا تو عمران نے جیپ روک دی۔ ان کے پاس ایسے کاغذات تھے جن کے مطابق وہ ایک یونیورسٹی کے ریسرچ کرنے والے تھے۔ کاغذات کو اگر چیک بھی کر لیا جاتا تو وہ درست ثابت ہوتے اس لئے عمران مطمئن تھا۔ اس کے جیپ روکتے ہی ایک آدمی جس نے انہیں روکا تھا ہاتھ میں پکڑی ہوئی گن کو کاندھے سے لٹکایا اور جیب میں ہاتھ ڈال کر وہ تیزی سے جیپ کی طرف بڑھا۔ عمران نے بٹن دبا کر جیپ کے شیشے نیچے کئے۔

''کیا بات ہے۔ کیوں روکا ہے تم نے ہمیں''...... عمران نے قریب آتے ہوئے اس آدمی سے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ آدمی کوئی جواب دیتا اس آدمی نے دایاں ہاتھ گھمایا اور اس کے ساتھ ہی سٹک کی آواز سنائی دی اور پھر جیسے اچانک بجلی چلے جانے سے گھپ اندھیرا ہر طرف چھا جاتا ہے اس طرح عمران کو بھی یوں محسوس ہوا جیسے اس کے حواس پر گہری سیاہ چادر ڈال دی گئی ہو۔ پھر یہ چادر آہستہ آہستہ سرکتی چلی گئی لیکن عمران کے ذہن میں روشنی پھیلنے کی رفتار بے حد آہستہ تھی۔ پھر جیسے ہی عمران کا شعور پوری

طرح جاگا اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم کو صرف ہلکا سا جھٹکا لگا۔ ابھی اس کا جسم پوری طرح حرکت میں نہیں آیا تھا۔ اس نے ادھر ادھر نظریں گھمائیں اور یہ دیکھ کر اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا کہ وہ جیپ کی بجائے کسی خیمے میں موجود تھا۔ وہ خود کرسی پر بیٹھا تھا جبکہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر کر کے ہتھکڑی میں جکڑے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھی نیچے زمین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ وہ سب بے ہوش تھے اور عمران کو جس انداز میں ہوش آیا تھا اس سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے اینٹی گیس سے ہوش میں لایا گیا ہے۔ ساتھ ہی پڑے ہوئے میک واشر اور اپنے چہرے پر موجود ٹھنڈک سے ہی اسے ایک لمحے میں ہی محسوس ہو گیا تھا کہ اس کا میک اپ چیک کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

''کیا نام ہے تمہارا''...... سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی ایک خوبصورت لڑکی نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرا نام مائیکل ہے۔ تم کون ہو اور میں کہاں ہوں اور میرے ساتھی کیوں اس انداز میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ سب کیا ہے''۔ عمران نے قدرے گھبرائے ہوئے اور ہراساں سے لہجے میں کہا۔

''تمہارا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ہے''...... اس لڑکی نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ کون ہیں

آپ۔ ہمارا تعلق تو کافرستان نیشنل یونیورسٹی سے ہے۔ ہم یہاں وارنگل میں پیدا ہونے والے مسلسل طوفانوں پر ریسرچ کرنے آئے ہیں۔ ہمارے پاس ہمارے مکمل کاغذات ہیں لیکن یہ سب کیا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یونیورسٹی والے اسلحہ اور مشینی آلات لے کر نہیں چلتے اس لئے جو سچ ہے وہ بتا دو ورنہ دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گے''...... اس لڑکی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اسلحے اور آلات کے کاغذات بھی ہمارے پاس موجود ہیں۔ یہ آلات اس طوفان سے تحفظ کے لئے ہیں تاکہ اندر رہ کر ریسرچ کی جا سکے اور اسلحہ اس لئے ہے کہ ہمیں کسی بھی وقت اس کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ ویسے آپ کاغذات دیکھ لیں۔ ان میں سرکاری طور پر ان چیزوں کو ساتھ رکھنے کا اجازت نامہ بھی موجود ہے''...... عمران نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''میڈم۔ یہ لوگ ظاہر ہے پوری تیاری سے آئے ہوں گے اس لئے ان پر اعتبار کرنے کی ضرورت نہیں۔ انہیں فوری ہلاک کر دینا چاہئے''...... اس لڑکی کی کرسی کے ساتھ کھڑے ہوئے ایک لمبے تڑنگے اور مضبوط جسم کے آدمی نے بڑے سخت اور سفاک سے لہجے میں کہا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہم کافرستان کے معزز شہری ہیں۔ ہمارا تعلق یونیورسٹی سے ہے۔ پھر آپ ہمیں ہلاک کیسے کر سکتے

ہیں۔ آپ کون ہیں''...... عمران نے لہجے میں بے پناہ حیرت کا تاثر پیدا کرتے ہوئے کہا۔

''جوگندر۔ وہ کاغذات ان کی جیب میں ہوں گے وہ لے آؤ''...... اس لڑکی نے اس آدمی سے کہا جس نے انہیں ہلاک کرنے کی بات کی تھی اور وہ آدمی جس کا نام جوگندر لیا گیا تھا تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا خیمے سے باہر چلا گیا۔

''آپ کون ہیں''...... عمران نے اس لڑکی سے پوچھا۔

''میرا نام شاتری ہے اور میں سرکاری ایجنسی وائٹ برڈز کی چیف ہوں''...... اس لڑکی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''سرکاری ایجنسی۔ اوہ۔ آپ تو بہت بڑی شخصیت ہیں لیکن آپ کو ہم پر کیوں شک ہے۔ کوئی خاص وجہ''...... عمران نے کہا۔ البتہ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی انگلیاں موڑ کر ہتھکڑی کے درمیان موجود مخصوص بٹن کو تلاش کرنا شروع کر دیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہلکی سی کٹک کے ساتھ ہی اس کے ہاتھوں میں موجود ہتھکڑی کھل گئی۔ اس نے ہتھکڑی کو ایک ہاتھ میں پکڑ لیا۔ البتہ اس کے دونوں ہاتھ ویسے ہی اس کے عقب میں موجود تھے۔

''ہمیں اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی مشن پر یہاں آ رہی ہے۔ تمہاری جیپ کو دھارو میں ہمارے ایجنٹ نے چیک کیا اور ہمیں اطلاع دی جس پر میں نے اسے ہدایت کی کہ وہ تمہاری جیپ پر سیٹلائٹ کاشنر لگا دے اور اس نے ایسا کر دیا۔ پھر

ہم نے اپنے آدمی کسائی گاؤں بھجوا دیئے جنہوں نے تمہیں بے ہوش کر کے یہاں پہنچا دیا۔ یہاں تمہارا میک اپ واش کرنے کی بے حد کوشش کی گئی۔ دوبار اس جدید ترین میک اپ واشر سے واشنگ کی گئی۔ پھر ٹھنڈے پانی سے تمہارا چہرہ دھو کر تولیے سے رگڑا گیا لیکن تمہارا چہرہ ویسے ہی رہا تو ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ تم اگرچہ وہ نہیں ہو لیکن بہرحال تم ان کے ساتھی ہو اس لئے اب تم بتاؤ گے کہ وہ لوگ کہاں ہیں ورنہ تمہاری کھال کوڑے سے ادھیڑ دی جائے گی اور تم سب کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا جائے گا''۔ شاتری نے فاخرانہ لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا جوگندر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا۔

''اس میں کاغذات موجود ہیں میڈم اور میں نے چیک کر لئے ہیں۔ کاغذات تو اصل ہیں لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ وہ نہیں ہیں جو خود کو ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں''...... جوگندر نے بیگ کرسی پر بیٹھی ہوئی شاتری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

شاتری نے کوئی جواب دینے کی بجائے بیگ کھولا اور اس میں موجود کاغذات نکال کر انہیں دیکھنے لگی۔

''کاغذات تو واقعی اصل ہیں لیکن اب ان کا کیا کیا جائے۔ کیا انہیں دارالحکومت بھجوا دیا جائے''...... شاتری نے کہا۔

''میڈم۔ انہیں ہلاک کر دیا جائے۔ یہ سب سے بہتر حل

ہے''...... جوگندر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میری چھٹی حس بھی مجھے بار بار یہی کاشن دے رہی ہے''...... شاتری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوگئی جبکہ جوگندر نے پیچھے کھڑے مسلح افراد میں سے ایک سے مشین گن مانگی۔ اسی لمحے عمران نے حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اب اس کے سوا کوئی راستہ نہ رہا تھا حالانکہ وہ زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا چاہتا تھا تاکہ اس کے ساتھی ہوش میں آ جائیں لیکن جوگندر اور شاتری نے جس فیصلہ کن لہجے میں بات کی تھی اس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ انہیں ایک لمحے میں ہلاک کر دیں گے۔

عمران یکلخت اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور دوسرے لمحے جوگندر چیختا ہوا ساتھ کھڑی شاتری سے جا ٹکرایا۔ عمران نے پوری قوت سے ہتھکڑی اس کے مڑے ہوئے سر کے عقبی طرف سائیڈ پر ماری تھی کہ وہ قریب کھڑی شاتری سے جا ٹکرائے اور ایسے ہی ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے اٹھتا ہوا جوگندر اس کے ہاتھوں پر سوار اٹھتا ہوا عقب میں کھڑے دونوں آدمیوں سے ٹکرایا جبکہ عمران کی ٹانگ سائیڈ پر ساتھ ہی گھومی تھی اور تیزی سے اٹھتی ہوئی شاتری اس کی ٹانگ کی ضرب کھا کر ایک بار پھر چیختی ہوئی نیچے جا گری جبکہ عمران نے قلابازی کھا کر سیدھے ہوتے ہوئے ایک مشین گن جھپٹ لی تھی

اور دوسرے لمحے خیمہ ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے وہ خیمے کے کھلے دروازے سے باہر پہنچ گیا۔ وہاں دو جیپیں ایک سائیڈ پر کھڑی تھیں جبکہ چار مسلح افراد تیزی سے دوڑتے ہوئے خیمے کی طرف ہی آ رہے تھے کہ عمران نے ایک بار پھر مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور وہ چاروں ہی چیختے ہوئے نیچے گر کر تڑپنے لگے۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے چھلانگ لگائی اور سائیڈ پر دوڑتا چلا گیا۔ پھر چکر کاٹ کر وہ جیپوں کی عقبی سائیڈ سے ہوتا ہوا واپس اس خیمے کے دروازے تک پہنچ گیا۔ وہاں ان چاروں کے علاوہ جو عمران کی فائرنگ سے ہلاک ہو چکے تھے اور کوئی آدمی نہیں تھا۔ عمران نے چونکہ ان کے دلوں کے نشانے لئے تھے اس لئے اسے یقین تھا کہ یہ لوگ چند لمحوں سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکیں گے اور اس نے ایسا دانستہ کیا تھا کیونکہ اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور معمولی سی کوتاہی ان کے لئے پیغام اجل بن سکتی تھی اس لئے اس نے خیمے کے اندر موجود جوگندر اور اس کے دونوں ساتھیوں کو بھی فوری ہلاک کر دیا تھا جبکہ شاتری کی دونوں ٹانگوں سے خون بہہ رہا تھا اور وہ بے ہوش پڑی تھی۔

عمران نے آگے بڑھ کر اس جوگندر کی جیبوں کی تلاشی لی تو اسے ایک شیشی مل گئی۔ اس پر اینٹی گیس کا لیبل موجود تھا۔ عمران نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور آگے بڑھ کر اس نے شیشی صفدر کی ناک

سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے یہی کارروائی دوسرے ساتھیوں کے ساتھ کی اور آخر میں پڑی ہوئی صالحہ کی ناک سے شیشی ہٹا کر اس نے اس کا ڈھکن بند کیا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ خیمے سے باہر نکل کر اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ ان کے اسلحے اور آلات سے بھرے ہوئے دونوں تھیلے تو خیمے کے ایک کونے میں موجود تھے لیکن ان کے پاس ایمرجنسی میڈیکل باکس بھی موجود تھا جو فرنٹ سیٹ کے نیچے باکس میں تھا۔ عمران نے سیٹ اٹھا کر اس کے نیچے باکس میں موجود میڈیکل باکس اٹھایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا واپس خیمے میں داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی ابھی تک ویسے ہی بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے میڈیکل باکس شاتری کے قریب رکھ کر کھولا اور پھر اس میں سے سامان نکالا۔ اس میں پانی کی بوتل بھی تھی۔ اس نے پانی سے شاتری کی ٹانگوں کے زخم دھوئے اور پھر ان پر بینڈیج کر دی۔ آخر میں اس نے اسے یکے بعد دیگرے دو انجکشن لگا کر سامان واپس میڈیکل باکس میں رکھ دیا۔ اسی لمحے اس نے صفدر کو کسمساتے ہوئے دیکھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اینٹی گیس نے اب اثر کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس نے ایک سائیڈ پر موجود کرسی اٹھائی اور شاتری کے قریب رکھ کر کرسی پر شاتری کو ڈال دیا اور خود باہر آ گیا۔ وہ اب اس پورے نخلستان کی تلاشی لینا چاہتا تھا۔ دوسرے خیمے میں کچھ نہیں تھا۔ سوائے ایک میز اور کرسی کے۔ البتہ ایک مشین وہاں موجود تھی جو

تھی اور ساخت کے لحاظ سے مانیٹرنگ مشین لگ رہی تھی۔ عمران باہر آ گیا اور پھر اس نے اس پورے نخلستان کا چکر لگانا شروع کر دیا لیکن اس چھوٹے سے نخلستان میں سوائے کھجوروں کے چند جھنڈ، اور ٹھنڈے پانی کا ایک چشمہ، دو خیمے اور دو جیپوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ عمران مڑ کر اس خیمے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ جب وہ خیمے میں داخل ہوا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں اٹھ کر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ تنویر، جولیا اور صالحہ تینوں ہوش میں آنے کی صورت حال سے گزر رہے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر صفدر کے ہاتھوں میں موجود ہتھکڑی کھول دی اور پھر یہی کارروائی اس نے کیپٹن شکیل کے ساتھ کی۔

''عمران صاحب۔ یہ سب کیا ہے۔ ہم کہاں ہیں''...... صفدر نے اٹھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں بھی حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں لیکن وہ خاموش تھا۔

''باقی ساتھیوں کو ہوش میں آنے دو پھر بات ہو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لگتا ہے آپ نے یہاں بڑی زبردست جدوجہد کی ہے''۔ صفدر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ جب سر پر پڑی ہو تو ایسا کرنا ہی پڑتا ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر اٹھ کر بیٹھ جانے

پر تنویر، جولیا اور صالحہ کے ہاتھوں میں موجود ہتھکڑیاں کھول دیں اور پھر جب وہ سب پوری طرح ہوش میں آ گئے تو عمران نے انہیں اپنے ہوش میں آنے سے لے کر اس لمحے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

''آپ نے واقعی جدوجہد کی ہے عمران صاحب''...... صفدر نے کہا۔

''یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے ورنہ صورت حال واقعی بے حد نازک تھی۔ ان کی تعداد چار تھی اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ باہر کتنے آدمی ہیں اور یہ کون سی جگہ ہے۔ پھر یہ سب عام لوگ نہیں تھے بلکہ انتہائی تربیت یافتہ تھے اور یہ مار بھی اس لئے کھا گئے کہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ میں ہتھکڑیاں کھول کر اس طرح اچانک ان پر حملہ بھی کر سکتا ہوں جبکہ یہ سب مسلح تھے اور میں غیر مسلح۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے رحمت کی اور مجھے ہمت دی اور میں نے انہیں شکست سے دوچار کر دیا۔ ویسے صفدر کی بات اگر میں پہلے ہی مان لیتا تو یہاں تک نوبت نہ پہنچتی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کون سی بات''...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔ باقی ساتھی بھی حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے۔

''یہی کہ ہمیں کساتی گاؤں پہنچنے سے پہلے ہی بے ہوشی سے بچانے والی گولیاں کھا لینی چاہئے تھیں''...... عمران نے کہا تو صفدر

بے اختیار ہنس پڑا۔

''اس وقت کسے یہ معلوم تھا کہ یہ لوگ صحرا میں داخل ہونے سے پہلے اسی گاؤں میں ہی ہم پر ہاتھ ڈال دیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''اب اس لڑکی کا کیا کرنا ہے۔ اسے کیوں زندہ رکھا ہوا ہے''...... جولیا نے کرسی پر بے ہوش پڑی شاتری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''اسے اس لئے زندہ رکھا گیا ہے کہ اس سے ہم نے مزید معلومات حاصل کرنی ہیں اس لئے سوائے خواتین کے باقی افراد باہر جا کر پہرہ دیں گے۔ کسی بھی وقت کوئی اچانک یہاں آ سکتا ہے اور صفدر تم ساتھ والے خیمے میں موجود فون اور میز پر موجود ٹرانسمیٹر اٹھا کر یہاں لے آؤ''...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔ اس کے پیچھے کیپٹن شکیل اور تنویر بھی باہر نکل گئے جبکہ جولیا اور صالحہ دو کرسیاں اٹھا کر عمران کے قریب بیٹھ گئیں۔

''اس کی ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ''۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اس کی ٹانگوں کی بینڈیج تم نے کی ہے''...... جولیا نے اٹھتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ورنہ جس رفتار سے اس کے زخموں سے خون نکل رہا تھا یہ ہلاک ہو جاتی''...... عمران نے جواب دیا۔

''تم پہلے مجھے یا صالحہ کو ہوش میں لے آتے۔ ہم بھی تو یہ بینڈیج کر سکتی تھیں''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے یقیناً اس بات پر غصہ آ رہا تھا کہ عمران نے نوجوان لڑکی کی زخمی ٹانگوں کی بینڈیج کیوں کی ہے اور صالحہ اسے ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ مغرب میں پیدا ہونے اور پرورش پانے والی جولیا اب اس حد تک مشرقی ہو جائے گی کہ ایسی باتیں بھی اس کے نزدیک غیر اخلاقی بن چکی تھیں حالانکہ صالحہ جانتی تھی کہ جولیا کو بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ عمران کا کردار کیسا ہے لیکن اس کے باوجود بات کرنے سے باز نہ آئی تھی۔

''سوری جولیا۔ تمہیں ہوش میں لانے اور پھر تمہارے سنبھلنے میں کافی وقت لگ جاتا اور جس رفتار سے اس کا خون بہہ رہا تھا یہ ہلاک ہو جاتی اس لئے مجبوراً مجھے اس کی فوری بینڈیج کرنا پڑی۔ البتہ میں نے آنکھیں بند کر لی تھیں''...... عمران نے فقرے کا آخری حصہ بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی اور شاتری کی طرف بڑھتی ہوئی جولیا بھی بے اختیار مسکرا دی۔ گو اسے معلوم تھا کہ ایسا ممکن نہیں ہے کہ آنکھیں بند کر کے اس انداز میں بینڈیج کی جائے لیکن عمران کی اس بات نے شاید اس کی انا کو تسکین پہنچا دی تھی کہ عمران بہرحال اس کو ناراض نہیں کرنا چاہتا۔ جولیا نے دونوں ہاتھوں سے شاتری کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار

ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد شاتری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر سیدھی ہونے کی کوشش لیکن اس کے منہ سے کراہ نکل گئی۔ چونکہ اس کی دونوں ٹانگیں کافی حد تک زخمی ہو چکی تھیں اس لئے وہ فوری حرکت نہ کر سکی تھی۔

''تم۔ تم۔ مگر تم تو ہتھکڑی میں جکڑے ہوئے تھے۔ پھر غیر مسلح تھے۔ یہ سب کیا ہو گیا ہے۔ اوہ۔ جوگندر کو بھی تم نے ہلاک کر دیا ہے۔ اوہ۔ اوہ''...... شاتری نے انتہائی حیرت اور قدرے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہاں موجود تمہارے تمام آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تم۔ تم کون ہو۔ کیا واقعی تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے لیکن وہ اصل لوگ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں''۔ شاتری نے رک رک کر کہا۔

''میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور یہ مس جولیانا فٹزواٹر ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف اور یہ ہیں ان کی ساتھی مس صالحہ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ تم عمران نہیں ہو سکتے۔ میں نے دو بار تمہارا میک اپ واش کیا اور تمہارے بارے میں جو فائل ملی ہے اس میں درج ہے

کہ تم ایسا خصوصی میک اپ کر لیتے ہو جو صرف پانی سے صاف ہوتا ہے جس پر میں نے یہ کوشش بھی کر لی لیکن تمہارا میک اپ واش نہیں ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ تم عمران نہیں ہو''...... شاتری نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''تم نے عمران کو دیکھا ہوا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ لیکن فائل میں اس کی تصویر موجود ہے''...... شاتری نے جواب دیا۔

''کہاں ہے فائل''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''جوگندر نے اسے وہیں رکھ دیا ہو گا۔ دوسرے خیمے میں میرے سامان میں''...... شاتری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس فائل میں انہوں نے میرے بارے میں یہ بھی لکھا ہو گا کہ میں لڑکیوں کے معاملے میں انتہائی سفاک واقع ہوا ہوں''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سفاک۔ کیا مطلب۔ سفاک سے کیا مطلب ہے تمہارا''۔ شاتری نے چونک کر کہا۔

''مثلاً میں انتہائی سفاکی سے تمہارے سر پر بلیڈ چلا کر تمہیں گنجا کر سکتا ہوں۔ میرے خیال میں یہ بھی کسی عورت کے ساتھ سفاکی کا عمل ہے۔ تمہاری ایک آنکھ نکال سکتا ہوں۔ تمہارا ایک کان کاٹ سکتا ہوں۔ تمہارے چہرے پر اتنے زخم ڈال سکتا ہوں کہ کوئی

تمہارے چہرے کو دیکھے تو اسے کئی روز تک خوف سے نیند ہی نہ آئے گی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم یہ فضول باتیں کیوں کر رہے ہو۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہارے ہاتھوں شکست کھا گئی ہوں۔ تم جو کوئی ہو مجھے اعتراف ہے کہ تم مجھ سے زیادہ ہوشیار، تیز اور تجربہ کار ہو۔ نجانے وہ عمران کس انداز کا آدمی ہو گا۔ جب تم جو صرف اس کے ساتھی ہو کر اس قدر ذہین اور تیز ہو۔ میں مشکور ہوں کہ تم نے میری ٹانگوں کی بینڈیج کی ہے۔ اب اگر تم مجھے گولی بھی مار دو تب بھی مجھے کوئی افسوس نہیں ہو گا کیونکہ ہماری لائن میں زندگی اور موت ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں''...... شاتری نے کہا۔

''اگر تمہیں گولی مارنا مقصود ہوتا تو اس وقت زیادہ آسانی سے تمہیں گولی ماری جا سکتی تھی جب جوگندر اور اس کے ساتھی کو ہلاک کیا گیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''تم اگر سمجھ رہے ہو کہ تم مجھ سے معلومات حاصل کر لو گے تو یہ تمہاری بھول ہے۔ تم اگر میرے جسم کا ایک ایک ریشہ بھی ادھیڑ دو تب بھی میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گی۔ اگر تمہیں یقین نہ آ رہا ہو تو تم بے شک تجربہ کر کے دیکھ لو''...... شاتری نے کہا۔

''گڈ۔ تم واقعی بے حد حوصلہ مند لڑکی ہو۔ بہرحال یہ بتانے میں تو تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا کہ باقی تین نخلستان میں تمہارا کیا سیٹ اپ ہے''...... عمران نے کہا۔

"تم وہاں جا کر خود دیکھ لو۔ تینوں نخلستان یہاں سے زیادہ دور نہیں ہیں"...... شاتری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ تم واقعی تعاون کر رہی ہو"...... عمران نے اس طرح مسکراتے ہوئے کہا جیسے شاتری نے اس کے سوال کا تفصیل سے جواب دے دیا ہو۔ عمران کی اس بات پر نہ صرف شاتری بلکہ جولیا اور صالحہ کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تعاون۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... شاتری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا جواب بتا رہا ہے کہ تمہیں یہ بتاتے ہوئے شرمندگی ہو رہی ہے کہ کافرستان کی اتنی بڑی ایجنسی کے پاس اتنے افراد ہی نہیں ہیں کہ وہ چاروں نخلستانوں میں بیک وقت کام کر سکیں۔ جو افرادی قوت تمہارے پاس تھی تم نے یہاں ہمارے خلاف جھونک دی باقی نخلستان خالی پڑے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہاری مرضی ہے۔ تم جو بھی سمجھ لو"...... شاتری نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا لیکن عمران نے اس کی آنکھوں میں ابھر آنے والے حیرت کے تاثرات صاف دیکھ لئے تھے۔ گو اس نے ایک آئیڈیئے کے طور پر یہ بات کی تھی لیکن شاتری کا ردعمل بتا رہا تھا کہ عمران کی بات درست ہے۔

"ٹھیک ہے۔ ہم چیک کر لیں گے۔ اب تم بتاؤ کہ تمہارا کیا کیا

جائے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ شاتری کوئی جواب دیتی عمران کے کوٹ کی اندرونی خفیہ جیب میں موجود اس کے خصوصی ٹرانسمیٹر سے وائبریشن پھیلنے لگی اور وہ سمجھ گیا کہ کال آ رہی ہے۔ اس نے اندرونی جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا تو اس پر واقعی کال آ رہی تھی لیکن کال کا سگنل آواز کی وائبریشن کی صورت میں تھا۔ یہ انتظام عمران نے اس لئے کیا تھا تاکہ کسی نازک سچوئیشن میں سیٹی کی آواز مسئلہ نہ بن سکے۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی۔ (آکسن)"۔ عمران نے کہا تو سامنے بیٹھی ہوئی شاتری چونک کر اسے دیکھنے لگی۔ اس کے چہرے پر یقین نہ آنے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"باس۔ میں کرشناس سے بول رہا ہوں۔ کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف ہمارے یہاں پہنچنے سے پہلے اپنے ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر دارالحکومت چلا گیا ہے۔ یہاں آ کر ہیڈکوارٹر کے افراد کا ہم نے خاتمہ کر دیا ہے۔ یہاں ایک سیٹلائٹ فون موجود ہے جس میں میموری بھی ہے اور اس میں ٹیپ کرنے کا سسٹم بھی موجود ہے۔ میں نے جب اسے چیک کیا تو میموری میں کال موجود تھی۔ اسے واش نہیں کیا گیا تھا۔ اس کال کو سننے پر انتہائی اہم بات سامنے آئی

ہے۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیسی بات۔ اوور''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ٹائیگر نے مادھو لال اور شاگل کے درمیان ہونے والی بات چیت دوہرا دی جسے سن کر عمران سمیت وہاں موجود سب افراد اچھل پڑے کیونکہ اس بات چیت سے یہ بات سامنے آئی تھی کہ اصل مشن نہ کرشناس میں ہے اور نہ ہی وارنگل صحرا میں بلکہ اصل مشن رچنا نگر پہاڑی میں موجود لیبارٹری میں مکمل کیا جا رہا تھا۔ عمران کے ساتھ ساتھ سامنے بیٹھی ہوئی شاتری اور عمران کی سائیڈ پر موجود جولیا اور صالحہ کے چہروں پر بھی انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''وہ ٹیپ ملی ہے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں باس۔ شاگل جانے سے پہلے مائیکرو ٹیپ فون سے نکال کر ساتھ لے گیا ہے۔ اوور''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ وہاں کی لیبارٹری تباہ کر کے رچنا نگر پہنچ جاؤ۔ تمہیں معلوم ہے کہ رچنا نگر کہاں ہے۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''نہیں باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ہمالیہ سلسلے میں ایک انتہائی دشوار گزار علاقہ ہے جہاں گھاڑو نام کا ایک کافی بڑا مشہور شہر ہے۔ اس گھاڑو سے شمال کی طرف

دوسرا بڑا شہر رچنا نگر ہے۔ یہ ہمالیہ سلسلے کی ترائی میں ہے۔ اس کے ساتھ کسی پہاڑی میں لیبارٹری ہو گی۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ باقی میں نقشے میں چیک کر لوں گا۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم جوزف اور جوانا اس کرشناس کی لیبارٹری کو مکمل طور پر تباہ کر کے رچنا نگر پہنچ جاؤ۔ وہاں پہنچ کر مجھ سے رابطہ کرنا۔ پھر مزید ہدایات دوں گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''آپ وہاں نہیں آئیں گے باس۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہم اس وقت وارنگل صحرا میں موجود ہیں۔ ہم یہاں کا کام مکمل کر کے ہی وہاں آئیں گے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''تو ہمیں وہاں آپ کا انتظار کرنا ہو گا۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ وہاں پہنچ کر تم نے اپنے طور پر کام شروع کر دینا ہے اور اگر وہاں کوئی لیبارٹری ٹریس ہو جائے تو اسے تباہ کر دینا۔ ہمارا انتظار نہ کرنا اور یہ سب کام انتہائی احتیاط اور ہوشیاری سے کرنا۔ اگر وہاں مشن مکمل ہو رہا ہے تو وہاں شاگل اپنے گروپ سمیت لازماً پہنچے گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس کوٹ کی اندرونی خفیہ جیب میں رکھ لیا۔

”کیا تمہیں ٹائیگر کی بات پر یقین نہیں آیا“...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں باقاعدہ سازش کے تحت گمراہ کیا جا رہا ہے“...... عمران نے کہا۔

”گمراہ۔ وہ کیسے۔ شاگل ایسا آدمی نہیں ہے کہ وہ صرف سازش کی خاطر اپنے تمام آدمی اس طرح مروا دیتا“...... جولیا نے کہا۔

”وہ واقعی ایسا آدمی نہیں ہے لیکن ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس بار شاگل کو بھی چکر دیا جا رہا ہو۔ کافرستان کے اعلیٰ حکام کو کہیں نہ کہیں سے یہ اطلاع مل گئی ہو گی کہ وہاں کرشناس میں بھی ہمارا گروپ پہنچ گیا ہے اور ہم وارنگل میں بھی کسی لمحے پہنچ سکتے ہیں اس لئے انہوں نے اپنے طور پر گیم کھیلی ہو کہ ہم یہاں سے نکل کر فوری طور پر رچنا نگر پہنچ جائیں۔ اگر وہ ٹیپ سن لی جاتی تب ہی معاملہ کنفرم ہو سکتا تھا“...... عمران نے کہا۔

”نہیں کیسے یہ بات معلوم ہو سکتی ہے کہ ٹائیگر ہم سے یہاں رابطہ کر کے رپورٹ دے گا“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ بہرحال ہم بغیر کنفرمیشن کے یہاں سے فوری واپس نہیں جا سکتے“...... عمران نے کہا۔

”تو اب تمہارا کیا پروگرام ہے“...... جولیا نے کہا۔

”ہم نے وائٹ برڈز پر قابو پا لیا ہے اس لئے اب یہاں ہماری پیش قدمی تیزی سے ہو سکتی ہے۔ ہم یہاں موجود لیبارٹری کو

ٹریس کر کے چیک کر لیں گے اگر واقعی یہ کرشناس لیبارٹری کی طرح خالی ہو گی تو پھر ہم رچنا نگر پہنچ جائیں گے۔ تب تک ٹائیگر، جوزف اور جوانا وہاں بنیادی کام مکمل کر لیں گے“...... عمران نے کہا۔

”لیکن خوفناک طوفانوں میں تو آگے بڑھنے میں کافی وقت لگ جائے گا۔ اگر ہیلی کاپٹر مل جاتا تو یہ کام آسانی سے اور جلدی ہو جاتا“...... اس بار صالحہ نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ شاتری تم بتاؤ کیا تمہارے پاس ہیلی کاپٹر ہے“۔ عمران نے شاتری سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں۔ البتہ ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کر کے کا سسٹم ہم نے نصب کیا ہوا ہے اور یہ آٹومیٹک سسٹم ہے۔ جیسے ہی کوئی ہیلی کاپٹر صحرا میں کسی بھی طرف سے داخل ہو گا اس سے پہلے کہ وہ لیبارٹری تک پہنچ سکے۔ اینٹی ایئر کرافٹ گنیں کمپیوٹرائزڈ نشانے پر لے کر اسے فضا میں ہی تباہ کر دیں گی“...... شاتری نے مختصر جواب دینے کی بجائے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”کہاں نصب ہے یہ سسٹم“...... عمران نے پوچھا۔

”سوری۔ میں یہ نہیں بتا سکتی“...... شاتری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جولیا۔ اسے آف کر دو۔ اب یہ ہمارے لئے بے کار ہے“...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا اور صالحہ بھی بے اختیار

اٹھ کھڑی ہوئیں۔

''کہیں سے مشین پسٹل لے آؤ''...... جولیا نے مڑتے ہوئے صالحہ سے کہا۔

''یہ لو۔ مجھ سے لے لو''...... عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

''کیا تم ایک زخمی اور بے بس عورت کو ہلاک کر دو گے''۔ شاتری نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی عمران نے اسے ہلاک کرنے کے لئے کہا ہے۔

''میں نے پہلے ہی تمہیں بتایا ہے کہ میں نے اگر تمہیں ہلاک کرنا ہوتا تو آسانی سے اسی وقت ہلاک کر دیتا لیکن تم ہم سے تعاون نہیں کر رہی اور ہمارے مشن میں رکاوٹ بن رہی ہو اس لئے مجبوری ہے''...... عمران نے انتہائی سرد اور سخت لہجے میں کہا۔

''اگر میں تم سے تعاون کروں تو کیا تم وعدے کرتے ہو کہ مجھے زندہ رہنے دو گے''...... شاتری نے کہا۔

''ہاں۔ میرا وعدہ کہ میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے تمہارے وعدے پر اعتبار ہے۔ تم پوچھو میں سچ بتاؤں گی''...... شاتری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ کیا واقعی اس صحرا کی لیبارٹری میں مشن مکمل ہو رہا ہے''...... عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس لئے تو ہمیں یہاں بھیجا گیا ہے۔ میں نومنتخب پرائم منسٹر کی دور کی رشتہ دار ہوں۔ انہوں نے مجھے خصوصی طور پر اس نئی ایجنسی کا چیف بنایا ہے اور انہوں نے ہی ہمیں یہاں بھیجا ہے جبکہ کافرستان سیکرٹ سروس یا کسی دوسری ایجنسی کو اس کی ہوا بھی نہیں لگنے دی گئی۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ مشن واقعی یہاں مکمل ہو رہا ہے اور ویسے بھی اس سے زیادہ محفوظ لیبارٹری اور کہیں بھی نہیں ہو سکتی''...... شاتری جب بولنے پر آئی تو مسلسل بولتی چلی گئی۔

''تم نے یہاں کیا انتظامات کر رکھے ہیں''...... عمران نے کہا تو شاتری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''پہلے تو میری نظر میں یہ بہترین انتظامات تھے لیکن اب سب کچھ زیرو ہو چکا ہے''...... شاتری نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''میں جوگندر اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ چوتھے نخلستان میں موجود تھی۔ ہم نے باقی ساتھیوں کو صحرا کے چاروں طرف کے علاقوں میں بھجوا دیا تھا تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی بھی راستے سے صحرا میں داخل ہو تو ہمیں فوری رپورٹ مل جائے۔ دوسرے نخلستان میں اینٹی ایئر کرافٹ آٹومیٹک گنیں نصب ہیں۔ اس پہلے نخلستان میں کرم داس کی سرکردگی میں چار افراد موجود تھے۔ ہم نے مانیٹرنگ آلات بھی لگائے ہوئے تھے تاکہ کوئی بھی پارٹی جیسے ہی

صحرا میں داخل ہو ہم اسے مشین پر چیک کر سکیں۔ اس طرح ہم ہر لحاظ سے مطمئن تھے کہ ہم نے بہترین انتظامات کر رکھے ہیں۔ پھر اچانک دھارو سے ہماری ایجنٹ مایا نے تمہارے بارے میں رپورٹ دی۔ تمہارے ساتھیوں نے وہاں ہوٹل میں کھانا کھاتے ہوئے کئی بار تمہارا نام لیا تھا اس طرح ہم کنفرم ہو گئے اور ہم نے مایا سے کہا کہ وہ تمہاری جیپ پر سیٹلائٹ کاشنر لگا دے تاکہ ہم مشین پر تمہاری جیپ کی حرکت کو چیک کرتے رہیں۔ اس کے ساتھ ہی میں اور جوگندر واپس یہاں آ گئے اور یہاں موجود کرم داس اور اس کے ساتھیوں کو کسائی گاؤں بھجوا دیا تاکہ تمہیں بے ہوش کر کے یہاں لایا جا سکے۔ جوگندر تو تمہاری جیپ کو ہی میزائلوں سے اڑانے پر مصر تھا لیکن اس طرح تمہاری لاشیں صحیح سالم نہ رہ جاتیں اور ہم حکام کو یقین ہی نہ دلا سکتے تھے۔ پھر جوگندر کا اصرار تھا کہ تمہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا جائے لیکن میں نے پہلے تمہارا میک اپ واش کرنے کا سوچا کیونکہ میرا خیال تھا کہ تم لوگ کسی دوسرے گروپ کو ڈاج دینے کے لئے بھیج سکتے ہو۔ باقی تفصیل میں تمہیں پہلے ہی بتا چکی ہوں۔ نتیجہ اب تمہارے سامنے ہے کہ میں زخمی اور بے بس ہو چکی ہوں۔ یہاں وارنگل میں میرے تمام ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں''...... شاتری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن اگر ہم دھارو سے یہاں اندر داخل ہونے کی بجائے کسی

اور طرف سے براہ راست داخل ہو جاتے تب''...... عمران نے کہا۔

''چوتھے نخلستان میں ایسے آلات موجود ہیں جو پورے صحرا کی طوفان کے باوجود بھی چیکنگ کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ریز سے ہلاک کر دینے کے بھی انتظامات ہیں۔ پھر ہمارے آدمی چاروں طرف موجود ہیں جیسے دھارو سے مایا نے ہمیں اطلاع دی۔ اس طرح تم جس طرف سے بھی صحرا کے اندر داخل ہوتے ہمیں اطلاع مل جاتی اس لئے تو یہاں زیادہ لوگ موجود نہیں ہیں۔ ہم نے تمام انحصار مشینوں پر کیا تھا آدمیوں پر نہیں''...... شاتری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ مس جولیا تم ڈپٹی چیف ہو اس لئے اس کا فیصلہ اب تم نے کرنا ہے۔ ویسے یہ زخمی، بے بس اور خاتون بھی ہے اور ساتھ ہی ایک سرکاری ایجنسی کی چیف بھی''...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے جولیا سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خیمے کے دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ یکلخت مشین پسٹل کی فائرنگ اور انسانی چیخ سے خیمہ گونج اٹھا۔ ظاہر ہے جولیا نے ایک لمحہ ہچکچائے بغیر شاتری پر فائر کھول دیا تھا۔

''بزرگ سچ کہتے ہیں عورت ہی عورت کی دشمن ہوتی ہے''۔ عمران نے مڑے بغیر اونچی آواز میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا خیمے سے باہر نکل گیا۔

شاگل کو کرشناس سے ہیلی کاپٹر پر دارالحکومت پہنچنے میں کئی گھنٹے لگ گئے تھے۔ راستے میں اس نے ایک ایئر پورٹ سے فیول بھی ڈلوایا تھا اس لئے جب وہ ہیڈکوارٹر پہنچا تو خاصا تھکا ہوا تھا لیکن اس تھکاوٹ کے باوجود اس کی آنکھوں میں تیز چمک موجود تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کی جیب میں جو ٹیپ موجود ہے اس کی مدد سے وہ صدر صاحب کو اس بات پر قائل کر دے گا کہ شاگل سے کوئی بات چھپائی نہیں جا سکتی۔ اس نے اپنی کرسی پر بیٹھ کر اس کی پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ پہلے وہ تمام کہانی اپنے ذہن میں دوہرانا چاہتا تھا جو وہ صدر صاحب کو سنانا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ صدر صاحب آسانی سے اس کی بات نہیں مانیں گے اور وہ انہیں یہ بات نہیں بتا سکتا تھا کہ اسے کسی طرح یہ ٹیپ یا معلومات ملی ہیں۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ صدر صاحب آسانی سے

بہلنے والے بھی نہیں تھے۔ اسی لمحے اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔

''سر۔ کوئی ضرورت''...... دروازے سے اس کے خصوصی اسٹنڈنٹ نے اندر داخل ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''شیر سنگھ۔ ہاٹ کافی لاؤ۔ میں بہت تھک گیا ہوں''...... شاگل نے کہا۔

''یس سر۔ ابھی لایا سر''...... شیر سنگھ نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔ شاگل نے ایک بار پھر کرسی کی پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اس نے ایک بار پھر آنکھیں کھولیں تو شیر سنگھ ٹرے اٹھائے اندر داخل ہو رہا تھا۔ ٹرے میں کافی کا ایک مگ موجود تھا۔ شیر سنگھ نے مگ شاگل کے سامنے رکھا اور پھر مڑ کر واپس چلا گیا تو شاگل نے پیالی اٹھا کر ہاٹ کافی سپ کرنا شروع کر دی۔ پھر جیسے ہی کافی ختم ہوئی تو شاگل اپنے ذہن میں ایک قابل قبول کہانی ترتیب دے چکا تھا۔ اس نے خالی مگ ایک طرف رکھا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اس نے اس کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس۔ صدر صاحب سے بات کراؤ۔ ٹاپ ایمرجنسی ہے"...... شاگل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"سوری جناب۔ صدر صاحب انتہائی اہم میٹنگ میں مصروف ہیں۔ جب میٹنگ ختم ہو گی تب ہی بات ہو سکتی ہے"...... دوسری طرف سے بڑے سرد سے لہجے میں کہا گیا تو شاگل نے اس کے لہجے پر غصہ کھاتے ہوئے مزید کچھ کہے بغیر رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ پھر اچانک اسے خیال آیا کہ اسے کرشناس پوائنٹ پر کرشن سے بات کر لینی چاہئے تاکہ تازہ ترین صورت حال معلوم ہو سکے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک طرف پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر سامنے رکھا اور پھر اس پر مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور"...... شاگل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا لیکن دوسری طرف سے جب کافی دیر کی کوشش کے باوجود بھی کال اٹنڈ نہ کی گئی تو اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس نے کرشناس میں موجود اپنے آدمیوں کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور ایک بار پھر کال دینا شروع کر دی لیکن اس فریکونسی پر بھی مسلسل کال دینے کے باوجود جب کال رسیو نہ کی گئی تو شاگل کے چہرے پر حیرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے اٹھا کر ایک طرف رکھ کر اس نے

فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرشناس کے قریب ایئر فورس کا سپاٹ ہے۔ وہاں کے کمانڈر سے میری بات کراؤ"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس۔ میرے آتے ہی یہ سب حرام خور شراب پی کر بے ہوش پڑے ہوں گے۔ نانسنس۔ میں ان سب کو گولیوں سے اڑا دوں گا"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایئر سپاٹ کاسکو کے کمانڈر دلجیت لائن پر ہیں جناب"۔ دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کاسکو۔ وہ کہاں ہے"...... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"جناب کرشناس کے قریب جو ایئر سپاٹ ہے اسے کاسکو سپاٹ کہا جاتا ہے"...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ کراؤ بات"...... شاگل نے کہا۔

"ہیلو سر۔ میں ایئر کمانڈر دلجیت بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ ظاہر ہے شاگل کافرستان

سیکرٹ سروس کا چیف تھا۔

''کمانڈر دلجیت۔ کرشناس کے شمال مغرب میں ایک علیحدہ احاطہ بنا ہوا ہے جس کی خاص نشانی ہے کہ اس پر اڑتی ہوئی چیل سجاوٹ کے طور پر بنائی گئی ہے''...... شاگل نے کہا۔

''یس سر۔ میں نے دیکھا ہوا ہے یہ احاطہ سر''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''اس کے علاوہ کرشناس سے آگے جو گھنا جنگل ہے اس کے آخری حصے میں پہاڑی سے پہلے دو بڑے بڑے کیبن موجود ہیں۔ وہاں سیکرٹ سروس کا ایک گروپ موجود ہے جس کا انچارج کرشن ہے۔ وہاں بھی اور کرشناس احاطے سے بھی میری ٹرانسمیٹر کال کا جواب نہیں دیا جا رہا۔ آپ خود دونوں جگہوں پر جا کر معلوم کریں کہ وہاں کیا صورت حال ہے اور مجھے فون کر کے رپورٹ دیں''...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں ابھی خود ہیلی کاپٹر پر جاتا ہوں سر''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''میں آپ کی رپورٹ کا منتظر ہوں''...... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''رپورٹ کیا ملنی ہے۔ شراب پی کر مدہوش پڑے ہوں گے نانسنس''...... شاگل نے رسیور رکھ کر خودکلامی کے سے انداز میں کہا۔ ایک بار پھر اسے خیال آیا کہ وہ صدر صاحب سے بات

کرے کیونکہ اب تک میٹنگ ختم ہو چکی ہو گی لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر ارادہ بدل دیا کہ پہلے کرشناس کے بارے میں رپورٹ لے لے پھر بات کرے گا کیونکہ صدر صاحب نے اسے سختی سے حکم دیا تھا کہ وہ اپنے گروپ کے ساتھ کرشناس میں رہے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

''ایئر کمانڈر دلجیت کی کال ہے جناب''...... دوسری طرف سے اس کے پرنسل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

''ہیلو سر۔ میں ایئر کمانڈر دلجیت بول رہا ہوں سر''...... دوسری طرف سے کمانڈر دلجیت کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... شاگل نے کہا۔

''جناب۔ کرشناس احاطے میں آپ کے آدمیوں کی لاشیں پڑی ہیں اور جنگل کے پیچھے ایک کیبن میں بھی چار آدمیوں کی لاشیں پڑی ہیں اور جناب اس سے پیچھے پہاڑی بھی تباہ ہو چکی ہے۔ اس پہاڑی کے ملبے سے سائنسی آلات ہر طرف بکھرے پڑے ہیں جناب''...... کمانڈر دلجیت نے کہا تو شاگل کو یوں محسوس ہوا جیسے دلجیت لفظ نہ بول رہا ہوں بلکہ اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا جا رہا ہو۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ کیا تم ہوش میں ہو“...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”جناب۔ میں خود ہر جگہ پر گیا ہوں۔ آپ بے شک اپنے آدمیوں کو بھیج کر معلوم کرا لیں۔ پہلے بھی آپ کے آدمی سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹروں میں وہاں آتے جاتے رہے ہیں“...... کمانڈر دلجیت نے کہا۔

”وہاں کرشناس میں بھی سیکرٹ سروس کا ایک ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ کیا وہ وہاں موجود ہے“...... شاگل نے یکلخت ایک خیال کے تحت پوچھا۔

”جناب۔ وہاں کوئی ہیلی کاپٹر موجود نہیں ہے۔ ویسے ہم نے دو ہیلی کاپٹروں کو پہاڑی کی طرف سے جاتے ہوئے مارک کیا ہے۔ وہ دونوں ہیلی کاپٹر سیکرٹ سروس کے تھے اس لئے ہم نے ان کے ساتھ رابطہ ہی نہیں کیا تھا“...... کمانڈر دلجیت نے کہا۔

”کب۔ کس وقت گئے تھے یہ دونوں ہیلی کاپٹر“...... شاگل نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا تو کمانڈر دلجیت نے وقت اور دونوں کے درمیان وقفہ بتا دیا جس سے شاگل ساری بات سمجھ گیا۔

”ٹھیک ہے۔ شکریہ“...... شاگل نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اب ساری بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی۔ عمران کے ساتھی ایک مقامی اور دو حبشی جنہیں وہ کرشناس میں گولیاں مار دینے کی ہدایت دے کر اپنے ہیلی کاپٹر پر واپس جنگل والے ہیڈکوارٹر میں آ

گیا تھا وہ ہلاک نہیں ہوئے ہوں گے بلکہ انہوں نے اس کے آدمیوں کو ہلاک کر کے وہاں سے ہیلی کاپٹر لیا اور جنگل والے ہیڈکوارٹر پہنچ گئے ہوں گے۔ ہیلی کاپٹر کی وجہ سے کرشن اور اس کے آدمیوں نے انہیں اپنے آدمی سمجھ کر چیک ہی نہیں کیا ہو گا اور انہوں نے وہاں کرشن اور اس کے آدمیوں کو ہلاک کر کے اس خالی لیبارٹری کو بموں سے اڑا دیا ہو گا اور پھر سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹر پر وہاں سے نکل گئے ہوں گے۔ ابھی وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... شاگل نے کہا۔

”ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کی کال ہے جناب“...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”یس۔ کراؤ بات“...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں۔ میٹنگ ابھی ختم ہوئی ہے۔ کیا آپ صدر صاحب سے بات کرنا چاہتے ہیں جناب“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہاں۔ کراؤ بات“...... شاگل نے کہا۔

”ہیلو“...... چند لمحوں بعد صدر کی بھاری آواز سنائی دی۔

”سر۔ میں شاگل بول رہا ہوں سر“...... شاگل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’کیا بات ہے۔ کیوں کال کی تھی آپ نے اور وہ بھی ہیڈکوارٹر سے جبکہ میں نے آپ کو حکم دیا تھا کہ آپ کرشناس میں رہیں اور وہاں لیبارٹری کی حفاظت کریں‘‘...... صدر کی سخت آواز سنائی دی۔

’’جناب۔ آپ کے حکم کے تحت میں کرشناس گیا تھا۔ وہاں میرا گروپ پہلے ہی کام کر رہا تھا۔ وہاں میرے گروپ نے تین مشکوک اجنبی افراد کو پکڑا جن میں سے ایک مقامی تھا جبکہ باقی دو حبشی تھے۔ ایک ایکریمین حبشی تھا اور دوسرا افریقی حبشی تھا۔ ان سے معلوم ہوا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران کے ذاتی ملازم ہیں۔ ان سے جب ہم نے سختی سے پوچھ گچھ کی تو جناب انہوں نے کہا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ وارنگل صحرا میں گیا ہے جبکہ دوسرا گروپ رچنا نگر پہاڑی پر گیا ہے اور جناب ان کے پاس سے ایک مائیکرو ٹیپ بھی برآمد ہوا ہے جس میں سائنس دان ڈاکٹر مجیٹھہ کی رپورٹ موجود ہے اور اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ پاکیشیائی سائنس دان اور نایاب دھات میگانم رچنا نگر پہاڑی والی لیبارٹری میں بھجوا دی گئی ہے۔ ان آدمیوں نے بتایا کہ عمران کا خیال ہے کہ انہیں اس بار ڈاج دینے کی کوشش کی جا رہی ہے اس لئے تین مختلف مقامات سامنے لائے جا رہے ہیں۔ ایک کرشناس، دوسرا وارنگل اور تیسرا رچنا نگر اس لئے اس عمران نے اپنے ذاتی ملازم کرشناس بھجوا دیئے۔ خود وہ سیکرٹ سروس کے ایک گروپ کے ساتھ وارنگل نکل گیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تیسرا گروپ اس

نے رچنا نگر بھجوا دیا ہے۔ یہ اطلاع ملتے ہی میں وہاں سے فوراً واپس آیا تاکہ آپ سے رابطہ کر کے مزید ہدایات لے سکوں۔ ٹیپ بھی میرے پاس موجود ہے‘‘...... شاگل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

’’کیا آپ وہ ٹیپ مجھے سنوا سکتے ہیں‘‘...... صدر نے کہا۔

’’یس سر۔ میں انتظامات کر کے جناب آپ کو دوبارہ کال کرتا ہوں‘‘...... شاگل نے کہا۔

’’ٹھیک ہے‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے رسیور رکھ دیا اور اٹھ کر تیزی سے اپنے آفس سے نکل کر ایک راہداری سے گزر کر مشین روم میں پہنچ گیا جہاں ہر قسم کی مشینری نصب تھی۔

’’یس سر‘‘...... مشین روم انچارج بھگت رام نے اسے دیکھ کر اٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’یہ مائیکرو ٹیپ لو اور ایسے انتظامات کرو کہ یہ ٹیپ یہاں سے صدر صاحب اپنے فون پر سن لیں۔ ادھر سے میں بات کروں گا اور یہ میرے اور صدر صاحب کے علاوہ اور کوئی نہیں سنے گا‘‘۔ شاگل نے کہا۔

’’یس سر۔ آپ تشریف رکھیں میں انتظام کرتا ہوں جناب‘‘۔ بھگت رام نے کہا اور ٹیپ لے کر وہ ایک سائیڈ پر موجود مشین کی طرف بڑھ گیا جس پر سرخ رنگ کا کور چڑھا ہوا تھا۔ اس نے کور ہٹایا اور اسے ایک طرف رکھ کر اس نے مشین کو آن کر دیا اور پھر

اس نے مشین کا ایک خانہ کھول کر مائیکرو ٹیپ اس میں ڈالا اور خانہ بند کر کے اس نے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر وہ واپس مڑا۔

"جناب۔ اب آپ صدر صاحب کو فون کریں۔ آپ جب مجھے اشارہ کریں گے میں ٹیپ آن کر دوں گا جناب"...... بھگت رام نے کہا تو شاگل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں۔ صدر صاحب میری کال کے منتظر ہوں گے"...... شاگل نے اس طرح فاخرانہ لہجے میں کہا جیسے اس کی حیثیت ملک کے صدر سے بھی زیادہ ہو اور اس نے جان بوجھ کر یہ الفاظ کہے تھے کیونکہ اس طرح ایک تو اس کا رعب ملٹری سیکرٹری پر پڑ جاتا اور دوسرا مشین روم میں موجود اس کے اپنے ماتحت بھی مرعوب ہو جاتے۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر کی آواز سنائی دی۔

"سر۔ میں نے ٹیپ سنوانے کے انتظامات کر لئے ہیں

جناب"...... شاگل نے کہا۔

"سنوائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے ہاتھ سے بھگت رام کو اشارہ کیا تو بھگت رام نے مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ڈاکٹر مجیٹھہ بول رہا ہوں سر۔ رچنا نگر لیبارٹری سے"...... بٹن پریس ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ گو شاگل پہلے ہی یہ ٹیپ سن چکا تھا لیکن اس بار بھی وہ خاموش بیٹھا غور سے ٹیپ سنتا رہا۔ جب ٹیپ ختم ہو گئی تو بھگت رام نے خود ہی ٹیپ آف کر دی کیونکہ مشین نے اسے بتا دیا تھا کہ ٹیپ آف ہو چکی ہے۔

"ہیلو سر۔ آپ نے ٹیپ سن لی ہے جناب"...... شاگل نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ ٹیپ پاکیشیائی ایجنٹوں تک کیسے پہنچ گئی ہے۔ اس کا تو مطلب یہ ہے کہ پریذیڈنٹ ہاؤس کا کوئی بھی راز خفیہ نہیں رہ سکتا"...... صدر نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ یہ ایجنٹ ہوتے ہی ایسے ہیں۔ پاتال سے بھی اپنے مطلب کی چیز نکال لاتے ہیں"...... شاگل نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ اب صدر کو یہ تو نہیں بتا سکتا تھا کہ یہ اس کا اپنا کارنامہ ہے۔

"ہونہہ۔ ان ایجنٹوں کا کیا ہوا جن سے آپ نے یہ ٹیپ حاصل کی ہے"...... صدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''سر۔ انہیں ہلاک کر دیا گیا تھا اور پھر میں آپ سے بات کرنے یہاں آ گیا لیکن ابھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ ان کے کسی دوسرے گروپ نے میرے بعد اچانک وہاں ریڈ کیا ہے اور کرشناس میں موجود میرے آدمیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور وہاں کی لیبارٹری کو بھی تباہ کر دیا گیا ہے''...... شاگل نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کرشناس کی لیبارٹری تباہ ہو گئی ہے''...... صدر نے چونک کر کہا۔

''یس سر۔ مجھے ابھی رپورٹ ملی ہے سر۔ ہمارے تصور میں بھی نہ تھا کہ وہاں انہوں نے دو گروپ بنا کر بھیجے ہوں گے۔ ہم نے ایک گروپ کو تو ختم کر دیا پھر میں دارالحکومت آیا تو پیچھے ان کے دوسرے گروپ نے ریڈ کر دیا''...... شاگل نے کہا۔

''ویری بیڈ۔ یہ آخر ہو کیا رہا ہے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس سے خفیہ ٹیپ ان تک پہنچ جاتی ہے اور وہ کافرستان کی اہم لیبارٹری بھی آسانی سے تباہ کر دیتے ہیں۔ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اس ملک میں کوئی ان کا ہاتھ روکنے والا نہیں ہے''...... صدر نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ ہم نے انہیں پکڑا ہے تو یہ ٹیپ برآمد ہوئی ہے ان سے جناب''...... شاگل نے کہا۔

''ہونہہ۔ بہرحال کیا یہ بات درست ہے کہ عمران وارنگل گیا ہے''...... صدر نے کہا۔

''انہوں نے یہی بتایا تھا جناب''...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''وہاں وائٹ برڈز موجود ہیں۔ وہ اس سے خود ہی نمٹ لیں گے۔ آپ اپنے سیکشن سمیت فوراً رچنا نگر پہنچیں اور سنیں اگر رچنا نگر کی پہاڑی پر موجود لیبارٹری تباہ ہو گئی تو آپ کو سیکرٹ سروس کے چیف کے عہدے سے برطرف کر دیا جائے گا۔ اٹ از مائی فائنل آرڈر''...... صدر نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... شاگل نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہاں رچنا نگر میں ماؤنٹین بٹالین کے افراد موجود ہیں۔ ان کا سربراہ کرنل جگجیت ہے۔ ویسے اسے اس لیبارٹری کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے لیکن اب اسے بتا دیا جائے گا۔ آپ نے وہاں پہنچ کر صورت حال کو دیکھ کر اپنا سیٹ اپ کرنا ہے۔ کرنل جگجیت وہاں آپ کے تحت کام کرے گا''...... صدر نے کہا۔

''یس سر۔ میں آج ہی وہاں پہنچتا ہوں سر''...... شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ یہ ٹیپ پریذیڈنٹ ہاؤس میں میرے ملٹری سیکرٹری کو بھجوا دیں''...... صدر نے کہا۔

''یس سر''...... شاگل نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے

تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ کرشناس لیبارٹری کی تباہی کی ذمہ داری بھی اس پر عائد نہ ہوئی تھی اور صدر نے اسے رچنا نگر جانے کی ہدایت بھی دے دی تھی جبکہ پہلے اس کا خیال تھا کہ صدر صاحب اسے کہیں وارنگل پہنچنے کا حکم نہ دے دیں۔ اسے معلوم تھا کہ وائٹ برڈز نئی تنظیم ہے اس لئے وہ ایک لمحے کے لئے بھی عمران کے سامنے نہ ٹھہر سکے گی اس لئے وہ وہاں جانا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے ٹیپ بھگت رام سے واپس لی اور پھر اپنے آفس میں آ کر اس نے ٹیپ کو اپنے مخصوص پیکٹ میں ڈال کر اسے سیل کیا اور پھر اپنے ایک خاص آدمی کو بلا کر اس نے یہ پیکٹ پریذیڈنٹ ہاؤس میں ملٹری سیکرٹری کو پہنچانے کا حکم دے دیا اور اس آدمی کے جانے کے بعد اس نے رچنا نگر اور اس سے ملحقہ علاقے کا تفصیلی نقشہ منگوایا۔ تھوڑی دیر بعد نقشہ اس کے سامنے میز پر موجود تھا۔ اس نے نقشہ کھولا اور اس پر جھک گیا۔ کافی دیر تک وہ نقشے کو دیکھتا رہا۔ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ لیبارٹری رچنا نگر میں کہاں ہے اور صدر صاحب نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہاں موجود ماؤنٹین بٹالین کے انچارج کرنل جگجیت کو بھی اس کا علم نہیں ہے اس لئے وہ خود اندازہ لگا رہا تھا کہ کہ لیبارٹری کہاں ہو سکتی ہے لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ پھر اچانک اسے خیال آیا کہ پریذیڈنٹ ہاؤس سے کرنل جگجیت کو اس کے بارے میں حکم پہنچ چکا ہو گا اس لئے اسے کرنل جگجیت سے تازہ ترین معلومات حاصل کر لینی چاہئیں۔ چنانچہ اس

نے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... اس کے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہمالیہ کی ترائی میں ایک علاقہ ہے رچنا نگر۔ وہاں ماؤنٹین بٹالین فورس موجود ہے۔ اس کا چیف کرنل جگجیت ہے۔ ملٹری ہیڈکوارٹر سے اس کا نمبر معلوم کر کے میری اس سے بات کراؤ"۔ شاگل نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر سامنے موجود نقشے پر جھک گیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے اپنے مخصوص سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"کرنل جگجیت لائن پر ہیں جناب"...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... شاگل نے کہا۔

"ہیلو سر۔ میں کرنل جگجیت بول رہا ہوں۔ رچنا نگر ماؤنٹین بٹالین سے جناب"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل جگجیت۔ آپ کو پریذیڈنٹ ہاؤس سے کافرستان سیکرٹ سروس کے بارے میں ہدایات مل چکی ہوں گی"...... شاگل نے بڑے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہمیں آپ کی ماتحتی میں دے دیا گیا ہے اور ہم آپ کے ہر حکم کی تعمیل کرنے کے لئے تیار ہیں جناب"...... کرنل جگجیت نے جواب دیا تو شاگل کا سینہ خودبخود ڈیڑھ انچ تک پھول گیا۔

"گڈ شو کرنل جگجیت۔ اگر آپ نے ہم سے مکمل تعاون کیا تو میں پریذیڈنٹ صاحب کو کہہ کر آپ کی فوری ترقی کرا دوں گا"۔ شاگل نے کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے جناب۔ آپ حکم کریں"...... دوسری طرف سے اس بار زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"میرے سامنے رچنا نگر اور اس کے ارد گرد کے علاقے کا تفصیلی نقشہ موجود ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ کی بٹالین کہاں موجود ہے۔ قریب ترین شہر کون سا ہے اور رچنا نگر کے لئے کون کون سی سڑکیں اس شہر یا دوسرے شہروں سے آتی ہیں اور وہاں کی پوزیشن کیا ہے۔ تفصیل بتائیں"...... شاگل نے کہا تو دوسری طرف سے اسے تفصیل بتانا شروع کر دی گئی۔ شاگل ساتھ ساتھ نقشے پر نشانات لگاتا جا رہا تھا۔

"گڈ۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ کی اور اس علاقے کی کیا پوزیشن ہے۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ رہا ہوں۔ ہم خصوصی ہیلی کاپٹروں پر وہاں پہنچیں گے اور آپ کی بتائی ہوئی تفصیل کے مطابق ہمیں درہ کلپا میں ہونا چاہئے کیونکہ قریبی شہر اترکاش سے بھی اور ارد گرد سے آنے والے تمام راستے اور سڑکیں

اس درہ کو کراس کرتی ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ ہمارا کیمپ سنگری میں ہے جو درہ کلپا سے شمال کی طرف ہے اور رچنا نگر کی سب سے بڑی اور بلند چوٹی ماڈو کے دامن میں ہے"...... کرنل جگجیت نے جواب دیا۔

"کرنل جگجیت۔ آپ کتنے عرصے سے یہاں موجود ہیں"۔ شاگل نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"سر۔ میں تو یہاں گزشتہ ایک سال سے ہوں لیکن میں انچارج دو روز پہلے بنا ہوں۔ پہلے انچارج ایک خصوصی کورس کے لئے ایکریمیا چلے گئے ہیں"...... کرنل جگجیت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو تمہیں معلوم ہو گا کہ یہاں حکومت کی خفیہ لیبارٹری کہاں ہے"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"یس سر۔ وہ لیبارٹری ماڈو پہاڑی کے اوپر والے حصے میں ہے اور وہاں نیچے سے کسی صورت نہیں پہنچا جا سکتا۔ وہاں پہنچنے کے لئے ہیلی کاپٹر استعمال کئے جاتے ہیں"...... کرنل جگجیت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"درہ کلپا سے اس لیبارٹری کا فاصلہ کتنا ہے"...... شاگل نے پوچھا۔

"جناب۔ درہ کلپا سے تقریباً آٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر یہ لیبارٹری ہے"...... کرنل جگجیت نے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو بہت زیادہ فاصلہ ہے۔ ہمارا اصل مقصد تو اس لیبارٹری کی حفاظت ہے۔ ہمیں کہاں کیمپ لگانا چاہئے''...... شاگل نے چونک کر کہا۔

''جناب۔ اس لیبارٹری تک نیچے سے تو کسی صورت پہنچا ہی نہیں جا سکتا اور اس پر غیر متعلقہ ہیلی کاپٹر کو پہنچنے سے روکنے کے لئے ماڈو پہاڑی کے مشرق کی طرف ایک چھوٹی پہاڑی ہے سیرام۔ وہاں اینٹی ایئر کرافٹ گنیں نصب ہیں۔ آپ کو بھی اسی پہاڑی سیرام پر کیمپ لگانا چاہئے۔ اس طرح آپ بلندی پر ہونے کی وجہ سے درہ کلپا کو بھی چیک کر سکتے ہیں اور اگر ماڈو پہاڑی پر جانا پڑے تو اسی راستے سے ہی اوپر جانے کا کوئی آدمی سوچ سکتا ہے''...... کرنل جگجیت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم دو ہیلی کاپٹروں میں جن پر سیکرٹ سروس کے خصوصی نشانات موجود ہوں گے پہلے تمہارے کیمپ پہنچیں گے پھر وہاں سے آگے جائیں گے''...... شاگل نے کہا۔

''یس سر۔ ہم آپ کے استقبال کے لئے تیار ہیں''...... کرنل جگجیت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ایک اہم بات یہ ہے کرنل جگجیت کہ کافرستان سیکرٹ سروس کا ایک ہیلی کاپٹر دشمن ایجنٹوں کے ہاتھ لگ چکا ہے۔ ناپال کے قریب کرشناس پہاڑی سے میری عدم موجودگی میں یہ ہیلی کاپٹر چوری ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ دشمن ایجنٹ اس ہیلی کاپٹر پر

رچنا نگر پہنچیں اس لئے تم نے ہر لحاظ سے الرٹ رہنا ہے۔ ہم دو ہیلی کاپٹر میں آئیں گے۔ اگر اکیلا ہیلی کاپٹر آئے تو تم نے ہیلی کاپٹر کو تو بچانا ہے لیکن اس میں موجود افراد کو ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہئے''...... شاگل نے ایک خیال کے تحت کہا۔

''سر۔ کرشناس سے رچنا نگر کے درمیان تو بہت طویل فاصلہ ہے۔ راستے میں دو جگہوں پر ہیلی کاپٹر میں لازماً فیول ڈلوانا ہو گا اور راستے میں بے شمار ایئر سپاٹ بھی آئیں گے اس لئے یہ ہیلی کاپٹر کسی صورت یہاں نہیں پہنچ سکتا''...... کرنل جگجیت نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے لیکن میں نے احتیاطاً تمہیں ایسا کرنے کے لئے کہا ہے۔ ہمیں دشمن ایجنٹوں سے ہر صورت میں ہوشیار رہنا چاہئے''...... شاگل نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''نانسنس۔ اپنے آپ کو بے حد عقلمند سمجھتا ہے۔ نانسنس''۔ شاگل نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک طرف پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا تاکہ ہیڈ کوارٹر انچارج کو براہ راست کال کر کے دو ہیلی کاپٹر اور ایکشن گروپ کے دس افراد کو مع اسلحہ تیار رہنے کا حکم دے سکے۔

کافرستان کے پرائم منسٹر اپنے آفس میں بیٹھے سرکاری کام میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پرائم منسٹر نے چونک کر فون کی طرف دیکھا۔ یہ ہاٹ لائن فون تھا اس لئے وہ سمجھ گئے تھے کہ کال صدر صاحب کی طرف سے براہ راست کی جا رہی ہے۔ انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس سر''...... پرائم منسٹر نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''آپ نے وارنگل صحرا میں وائٹ برڈز ایجنسی کو لیبارٹری کی حفاظت کے لئے بھجوایا تھا۔ وہاں سے کیا رپورٹس ملی ہیں''۔ دوسری طرف سے صدر صاحب کی آواز سنائی دی۔

''جناب۔ وہ لوگ وہاں موجود ہیں۔ جیسے ہی پاکیشیائی ایجنٹ پہنچیں گے وہ ان کا خاتمہ کر دیں گے اور اس کے بعد ہی ان کی طرف سے کوئی رپورٹ ملے گی''...... پرائم منسٹر نے قدرے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ان کے ساتھ پاکیشیا کا سب سے خطرناک ایجنٹ علی عمران وارنگل صحرا پہنچ رہے ہیں یا پہنچ چکے ہیں۔ آپ کو ابھی ان کے بارے میں کوئی تجربہ نہیں ہے۔ یہ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ وائٹ برڈز نئی ایجنسی ہے اس لئے ایسا نہ ہو کہ یہ ایجنسی ان کے مقابلے میں ناکام ہو جائے اور ہمارا اس قدر اہم مشن تباہ کر دیا جائے''...... صدر نے کہا۔

''وائٹ برڈز انتہائی تربیت یافتہ ایجنسی ہے جناب اور انہوں نے وہاں جس قسم کے حفاظتی انتظامات کئے ہیں ان کی تفصیل میں نے معلوم کی تھی۔ اس تفصیل کے بعد وہ جگہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا مدفن ہی بنے گی۔ آپ بے فکر رہیں جناب''...... پرائم منسٹر نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ فوری طور پر وہاں سے رپورٹ لیں تاکہ تسلی ہو سکے''...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''ملک کے صدر ہو کر چند دشمن ایجنٹوں سے اس قدر مرعوب ہیں۔ حیرت ہے''...... پرائم منسٹر نے رسیور رکھ کر منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر ساتھ پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر انہوں نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور اسے آن کر کے کال دینی شروع کر دی۔

''سپر چیف ون کالنگ۔ اوور''...... پرائم منسٹر نے کال دیتے

ہوئے کہا۔ یہ فریکونسی شاتری کی تھی اور اس سے یہی کوڈ طے کیا گیا تھا لیکن جب کافی دیر تک مسلسل کال کرنے کے باوجود دوسری طرف سے کال رسیو نہ کی گئی تو پرائم منسٹر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''شاتری کال رسیو کیوں نہیں کر رہی''...... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر انہوں نے ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اسے آن کر دیا۔ یہ جنرل سپیشل فریکونسی تھی جو وائٹ برڈز کے ہر ٹرانسمیٹر پر کال پہنچا سکتی تھی۔ اس طرح وائٹ برڈز کا وارننگ صحرا میں موجود کوئی بھی آدمی کال رسیو کر سکتا تھا۔

''سپر چیف ون کالنگ۔ اوور''...... پرائم منسٹر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا اور پھر اچانک کال رسیو کر لی گئی۔

''لیس سر۔ مایا نمبر الیون اٹنڈنگ یو سر۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایک متوحش سی نسوانی آواز سنائی دی تو پرائم منسٹر بے اختیار اچھل پڑے۔

''چیف شاتری کہاں ہے۔ وہ کال کیوں اٹنڈ نہیں کر رہی۔ اوور''...... پرائم منسٹر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''سر۔ سر۔ سب ہلاک ہو چکے ہیں چیف شاتری سمیت سر۔ اوور''...... دوسری طرف سے پہلے سے زیادہ متوحش لہجے میں کہا گیا تو پرائم منسٹر بے اختیار اچھل پڑے۔

''کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کیا تم پاگل ہو یا نشے میں ہو۔ اوور''۔ پرائم منسٹر نے اپنے منصب کا خیال رکھے بغیر چیختے ہوئے کہا۔

''سر۔ میرے ٹرانسمیٹر کی بیٹری کمزور ہے۔ کال ختم ہونے والی ہے۔ آپ اپنا مخصوص فون نمبر دیں۔ یہاں فون صحیح سلامت موجود ہے لیکن مجھے نمبر معلوم نہ تھا۔ میں ہیڈ آفس کو اطلاع دینے والی تھی کہ آپ کی کال آ گئی جناب۔ اپنا سپیشل فون نمبر دیں جناب۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس بار آواز خاصی دھیمی اور کمزور تھی اس لئے پرائم منسٹر سمجھ گئے کہ ٹرانسمیٹر کی بیٹری واقعی آف ہونے والی ہے اس لئے انہوں نے جلدی سے اپنا مخصوص فون نمبر بتا دیا۔

''لیس سر۔ میں ابھی فون کرتی ہوں سر۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو پرائم منسٹر نے لاشعوری انداز میں ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ان کا چہرہ متوحش ہو رہا تھا اور آنکھوں میں بگولے سے اٹھ رہے تھے۔ وہ اس طرح جھک گئے تھے جیسے پرائم منسٹر کی بجائے کوئی ہارے ہوئے جواری ہوں۔

''یہ سب کیا ہوا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... پرائم منسٹر نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پرائم منسٹر نے ہاتھ بڑھا کر تیزی سے رسیور اٹھا لیا۔ یہ وہی فون تھا جس کا نمبر انہوں نے مایا کو دیا تھا۔

''یس''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''جناب۔ میں مایا دیوی بول رہی ہوں نمبر الیون وائٹ برڈز''...... دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

''تم کیا کہہ رہی تھیں۔ کون ہلاک ہوا ہے۔ کیا پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو گئے ہیں۔ بولو۔ جلدی بتاؤ''...... پرائم منسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

''سر۔ خوفناک واردات ہوئی ہے سر۔ میں اس وقت وارنگل صحرا کے چوتھے نخلستان میں موجود ہوں سر اور پہلے نخلستان میں چیف شاتری ان کے اسسٹنٹ جوگندر، کرم داس اور ان کے ساتھ چھ افراد کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں جناب''...... مایا دیوی نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ سب کس طرح ہوا۔ جلدی بتاؤ۔ تفصیل سے بتاؤ''...... پرائم منسٹر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''جناب۔ میری ڈیوٹی چیف نے دھارو میں لگائی تھی کہ اگر پاکیشیائی ایجنٹ دھارو کے راستے صحرا میں داخل ہوں تو انہیں چیک کیا جا سکے۔ میں نے وہاں دو عورتوں اور چار مردوں کو چیک کیا تو میں نے چیف کو رپورٹ دی۔ یہ سب لوگ ایک بڑی جیپ میں موجود تھے۔ چیف نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کی جیپ کی سائیڈ پر سیٹلائٹ کاشنر لگا دوں۔ میں نے حکم کی تعمیل کر دی۔ پھر جب جیپ وہاں سے صحرا کی طرف روانہ ہوئی تو میں نے اطلاع دے دی۔ پھر جب میں نے چیف کو کال کی تو چیف کی طرف سے کوئی

جواب نہ ملا تو میں جیپ میں سوار ہو کر صحرا میں پہنچی۔ یہاں پہلے نخلستان میں جیسے کہ میں نے پہلے بتایا ہے چیف سمیت سب کی لاشیں پڑی ہوئی ملی ہیں جبکہ اجنبیوں کی لاشیں نہیں تھیں اور وہ جیپ جس میں، میں نے سیٹلائٹ کاشنر لگایا تھا وہ بھی موجود نہیں تھی۔ میں وہاں سے دوسرے نخلستان میں آئی تو وہاں موجود تمام سائنسی حفاظتی اور اینٹی ائر کرافٹ آٹو میٹک گنوں کا سسٹم تباہ کر دیا گیا تھا۔ پھر میں تیسرے نخلستان میں آئی تو یہاں موجود سسٹم بھی تباہ کر دیا گیا تھا پھر میں چوتھے اور آخری نخلستان میں آئی تو یہاں موجود تمام حفاظتی سائنسی نظام بھی تباہ کر دیا گیا ہے۔ البتہ یہ سیٹلائٹ فون یہاں موجود ہے اور درست حالت میں ہے۔ میرے ٹرانسمیٹر کی بیٹری کمزور تھی اس لئے میں ہیڈکوارٹر کال کر کے رپورٹ دینے ہی والی تھی کہ آپ کی کال آ گئی''...... مایا دیوی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اب انہیں کیسے روکا جائے''...... پرائم منسٹر نے انتہائی بے بسی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''جناب۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ آپ قریبی ایئر فورس اڈے سے جنگی ہیلی کاپٹروں کو یہاں بھجوا دیں اور وہ پہاڑی کے چاروں طرف ایسے میزائل اور بم فائر کریں جو طوفانی ہواؤں میں بھی کارگر ثابت ہوں اور یہ کام فوری ہونا چاہئے ورنہ وہ لوگ اپنا مشن مکمل کر لیں گے''...... مایا دیوی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم وہیں رہو میں ایسا کرتا ہوں۔ پھر تم
اس کی رپورٹ مجھے دینی ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔
''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پرائم منسٹر نے بجلی کی
سی تیزی سے رسیور رکھا اور پاس پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا
کر ایک بٹن پریس کر دیا۔
''یس سر''...... دوسری طرف سے فوراً ہی ایک مؤدبانہ آواز
سنائی دی۔
''ایئر مارشل سے بات کراؤ۔ ابھی اسی وقت فوراً''...... پرائم
منسٹر نے چیختے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ انہیں اب ایک
لمحہ گزارنا مشکل ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو
پرائم منسٹر نے اس طرح جھپٹ کر رسیور اٹھایا جیسے ایک لمحے کی دیر
سے قیامت ٹوٹ پڑے گی۔
''یس''...... پرائم منسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔
''ایئر مارشل صاحب لائن پر ہیں جناب''...... دوسری طرف
سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔
''کراؤ بات''...... پرائم منسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
''ایئر مارشل بول رہا ہوں سر''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی
آواز سنائی دی۔
''سنیں۔ راشٹر صوبے میں ایک صحرا ہے وارنگل صحرا جہاں ہر
طرف انتہائی خوفناک طوفانی ہوائیں چلتی رہتی ہیں۔ کیا آپ کو اس

بارے میں معلوم ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔
''یس سر۔ وہاں قریب ہی ہمارا بہت بڑا اڈا ہے جناب۔ اسے
وارنگل ایئر سپاٹ کہا جاتا ہے''...... ایئر مارشل نے جواب دیا۔
''گڈ۔ تو اب میرے احکامات نوٹ کر لیں اور آپ نے فوری
طور پر بغیر ایک لمحہ ضائع کئے ان پر عمل کرنا ہے۔ وارنگل صحرا کے
تقریباً درمیان میں ایک اونچی پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی میں زیر
زمین حکومت کی انتہائی قیمتی لیبارٹری ہے جہاں کافرستان کا ایک
انتہائی اہم مشن مکمل ہو رہا ہے لیکن پاکیشیائی ایجنٹوں کا ایک گروپ
جو دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ہے خصوصی لباسوں اور سائنسی
آلات کی مدد سے اس طوفانی صحرا میں داخل ہو کر اس پہاڑی کی
طرف بڑھ رہا ہے۔ وہاں قریب ہی دھارو کی طرف چار نخلستان
ہیں۔ وہاں ہماری ایجنسی نے حفاظتی انتظامات کر رکھے تھے لیکن ان
دشمن ایجنٹوں نے وہاں سب کو ہلاک کر دیا ہے۔ آپ فوری طور پر
کم از کم چار گن شپ ہیلی کاپٹر وہاں بھیجیں اور انہیں ایسے میزائل
اور بم دیں جو طوفانی ہواؤں میں بھی کام کر سکیں اور فوری طور پر
اس پہاڑی کے گرد چاروں طرف خوفناک بمباری کرائیں تاکہ ان
ایجنٹوں کا خاتمہ ہو سکے''...... پرائم منسٹر نے تیز تیز لہجے میں
احکامات دیتے ہوئے کہا۔
''لیکن سر۔ ایسے میزائل اور بم تو سپیشل سٹور میں ہیں۔ انہیں
وہاں سے نکلوانے اور وارنگل بھجوانے میں کافی وقت لگ جائے

گا''...... ایئر مارشل نے کہا۔

''سنو ایئر مارشل۔ یہ ٹاپ ایمرجنسی ہے۔ جب تک آپ سپیشل سٹور سے ہتھیار نکلوائیں گے وہ ایجنٹ لیبارٹری تباہ کر کے بھی نکل جائیں گے۔ آپ نے فوری یہ کام کرنا ہے۔ صرف ایک گھنٹے کے اندر ورنہ آپ کا کورٹ مارشل بھی ہو سکتا ہے''...... پرائم منسٹر نے غصے کی شدت سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں وہاں بمبار طیاروں کے ذریعے سپرایکس میزائل فائر کرا دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے''...... ایئر مارشل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جو مرضی آئے کریں۔ اس لیبارٹری کو بچنا چاہئے اور ان ایجنٹوں کو ہلاک ہونا چاہئے فوری حرکت میں آ جائیں۔ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر لیکن خیال رکھنا تمہارے میزائل کہیں اس پہاڑی کو ہی نہ اڑا دیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''نہیں سر۔ جیسے آپ کا حکم ہے ویسے ہی ہو گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ فوری حرکت میں آ جائیں اور پھر مجھے براہ راست رپورٹ دیں۔ میں آپ کی رپورٹ کا منتظر رہوں گا''...... پرائم منسٹر نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا جیسے اصل قصور وار کریڈل اور رسیور ہوں۔

''یہ بہت برا ہوا۔ وائٹ برڈز ختم ہو گئی۔ صدر صاحب ٹھیک

کہہ رہے تھے۔ یہ لوگ واقعی انتہائی خطرناک ہیں''...... پرائم منسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ایک لمحے کے لئے انہیں خیال آیا کہ وہ صدر کو بھی رپورٹ دے دیں لیکن پھر انہوں نے ارادہ بدل دیا۔ انہوں نے سوچا کہ ایئر مارشل کی رپورٹ ملنے کے بعد وہ صدر صاحب کو رپورٹ دیں گے اور اس کے بعد وہ ایک بار پھر اپنے مخصوص سرکاری کام میں مصروف ہو گئے۔

عمران اور اس کے ساتھی جیپ میں سوار خاصی تیز رفتاری سے
شمال کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ یہ میدانی علاقہ تھا اور صحرا
کی سائیڈ پر واقع تھا۔ دور سے انہیں انتہائی تیز طوفانی ہوائیں صحرا
میں چلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا
جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور صالحہ بیٹھی ہوئی تھیں اور عقبی سیٹوں پر
صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کے چہرے
ستے ہوئے تھے کیونکہ وائٹ برڈز اور اس کے تمام حفاظتی انتظامات
کے خاتمے کے باوجود جب وہ مخصوص لباسوں میں آلات لے کر
صحرا کی طوفانی ہواؤں والے علاقے میں داخل ہوئے تو چند لمحوں
میں ہی انہیں اندازہ ہو گیا کہ یہ لباس اور آلات انہیں ان طوفانی
ہواؤں سے نہیں بچا سکیں گے۔ ابھی طوفانی ہواؤں کی شدت والا
حصہ آگے آنا تھا لیکن شروع میں ہی ان کے جسم کسی صورت بھی

ریت پر نہ جم رہے تھے اور انہیں یوں محسوس ہونے لگ گیا تھا جیسے
وہ کٹی ہوئی پتنگوں کی طرح ان طوفانی ہواؤں کی وجہ سے ایک
دوسرے سے ٹکرا کر ہی ختم ہو جائیں گے۔ گو ان سب نے خصوصی
ساخت کے جوتے پہنے ہوئے تھے جو انتہائی شدید طوفان میں بھی
پیر اکھڑنے نہ دیتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ آگے نہ بڑھ پا
رہے تھے اور پھر عمران نے واپسی کا حکم دے دیا۔ اسے معلوم تھا
کہ ایک بار اگر ان کے قدم اکھڑ گئے تو پھر نہ لباس انہیں بچا سکیں
گے اور نہ ہی سائنسی آلات اور طوفانی ہواؤں کی گرفت میں آ کر
ان کے جسموں کے ٹکڑے اڑ جائیں گے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس
اس چوتھے نخلستان میں پہنچ گئے جہاں وہ جیپ چھوڑ کر صحرا میں
داخل ہوئے تھے اور پھر عمران کے کہنے پر انہوں نے لباس اتار
دیئے اور لباسوں کو جیپ کے عقبی حصے میں ڈال کر وہ سب عمران
سمیت جیپ میں سوار ہوئے اور عمران نے جیپ واپس موڑ دی۔
وہ سب چونکہ سچویشن کی نزاکت کو سمجھ گئے تھے اس لئے سب
خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جیپ پہلے نخلستان میں پہنچ
کر دھارو کی طرف چل پڑی لیکن عمران نے دھارو جانے کی
بجائے صحرا کی حدود سے باہر نکل کر جیپ کا رخ شمال کی طرف کر
دیا اور اس وقت جیپ پہلے نخلستان سے کافی دور پہنچ چکی تھی۔ دور
سے انہیں ایک پہاڑی علاقہ نظر آنے لگ گیا۔ اس علاقے کو کوبم
کہا جاتا تھا۔ جیپ کا رخ اسی طرف تھا۔

"آخر ہم کہاں جا رہے ہیں"...... اچانک جولیا نے پوچھا۔

"یہ پوچھو کہ کیوں جا رہے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں بتاؤ۔ کہاں اور کیوں جا رہے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اس صحرائی طوفان کو ہم نے ابھی کنارے سے چیک کیا ہے۔ جیسے جیسے ہم پہاڑی کی طرف بڑھتے طوفانی ہواؤں کی شدت اتنی ہی بڑھتی جاتی اور ہم نے جو لباس اور آلات خریدے تھے وہ عام سے طوفان کے لئے ہیں اس قدر زبردست طوفان میں یہ کام نہیں آتے اس لئے مجبوراً مجھے واپسی کا اعلان کرنا پڑا ورنہ سیکرٹ سروس کا خاتمہ بالخیر ہو جاتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا اندازہ تو ہمیں بھی ہو گیا ہے عمران صاحب لیکن اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ صحرا میں ہر طرف طوفان ہے۔ آپ جس طرف سے بھی صحرا میں داخل ہوں گے بہرحال طوفان تو اسی شدت کا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"نقشے کے مطابق کوبم کے پہاڑی علاقے کے عقب میں ایئر فورس کا اڈا موجود ہے۔ ہم جیپ اسی پہاڑی علاقے میں چھپا کر اس اڈے پر جائیں گے اور وہاں سے کوئی گن شپ ہیلی کاپٹر اڑا کر براہ راست اس پہاڑی پر میزائل فائر کریں گے۔ اس طرح ہی اس لیبارٹری کو تباہ کیا جا سکتا ہے اور کوئی طریقہ نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ایئر فورس کے اڈوں کے حفاظتی انتظامات تو انتہائی سخت ہوتے ہیں۔ وہاں سے کیسے جنگی ہیلی کاپٹر اڑایا جا سکتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"تنویر ہمارے ساتھ ہے اور تنویر ایسے معاملات کے لئے ہی پیدا ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"تمہارے ڈائریکٹ ایکشن کی بات کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو تنویر کا چہرہ کھل اٹھا۔

"شکر ہے تمہیں احساس تو ہوا کہ میں جو کرتا ہوں ٹھیک کرتا ہوں"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوائے ایک معاملے کے"...... عمران نے جواب دیا۔

"وہ کیا"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"مسئلہ رقابت۔ تم خواہ مخواہ اس مسئلے سے چمٹے ہوئے ہو حالانکہ مسئلہ فیثا غورث بھی میٹرک میں ہمیں پڑھایا جا چکا ہے اور اس کے حل ہونے کے بعد اور کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جو مسئلہ ہو"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ واقعی اس انداز میں سوچ رہے ہیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ ظاہر ہے۔ میرے انداز میں اگر جنگی ہیلی کاپٹر اڑایا جائے تو فوجی جیپیں اور فوجی وردیاں ہونی چاہئیں۔ پھر ہی ہم

اڈے میں داخل ہو سکتے ہیں اور فوری طور پر یہاں بہرحال اس کا انتظام ہو ہی نہیں سکتا اس لئے تنویر کا ڈائریکٹ ایکشن ہی کام کر سکتا ہے۔ بس مشین پسٹل جیب میں ڈالو اور جنگی جہاز حاصل کر لو۔ کیا ہوا اگر دس بارہ آدمی ہلاک ہو گئے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ جس اڈے پر جنگی ہیلی کاپٹر موجود ہوتے ہیں وہاں اول تو بمبار طیارے بھی لازماً ہوں گے اور اگر ایسا نہ ہو تب بھی کافی تعداد میں جنگی ہیلی کاپٹر تو ہوں گے۔ وہ ہمیں کب اتنا کام کرنے کی اجازت دیں گے''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''باقی سب کو تباہ کر دیا جائے گا''...... عمران کے بولنے سے پہلے تنویر بول پڑا۔

''پھر تو ڈائریکٹ ایکشن ان ڈائریکٹ ایکشن میں تبدیل ہو جائے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تمہاری بات ٹھیک ہے۔ لیکن ظاہر ہے اب اس کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہیں ہے۔ وائٹ برڈز کی ہلاکت کی اطلاع جیسے ہی پرائم منسٹر تک پہنچی انہوں نے یہاں پوری فوج اتار دینی ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ اگر ہم اس طوفان کے اندر اس پہاڑی تک پہنچ کر لیبارٹری کو تباہ کر دیں تو بہتر ہے لیکن ایسا نہ ہو سکا''...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وائٹ برڈز کی ہلاکت کی اطلاع پرائم منسٹر تک کیسے پہنچے گی۔ وہاں کوئی آدمی زندہ تو نہیں بچا''...... صفدر نے کہا۔

''ان کے آدمی ادھر ادھر بکھرے ہوئے ہیں۔ جیسے دھارو میں لڑکی مایا دیوی نے ہمارے بارے میں انہیں اطلاع دی تھی۔ ایسے اور لوگ بھی ادھر ادھر موجود ہوں گے۔ ان میں سے کوئی بھی وہاں پہنچ سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ اس ویران پہاڑی علاقے میں پہنچ گئے۔ عمران نے جیپ کو ایسی جگہ روکا جہاں اوپر یا سامنے سے جیپ نظر نہ آ سکتی تھی۔

''عمران صاحب۔ لیبارٹری کے تباہ ہونے کے ساتھ ساتھ میگانم دھات بھی تو تباہ ہو سکتی ہے جو پاکیشیا کا سرمایہ ہے''۔ صفدر نے اچانک کہا تو سب چونک پڑے۔

''نہیں۔ یہ غیر ارضی دھات ہے۔ یہ عام دھاتوں کی طرح نہیں ہے اور پھر اسے خصوصی طور پر ایسے دھاتی سلنڈروں میں رکھا جاتا ہے جو مکمل طور پر بم پروف ہوتے ہیں''...... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''چلو یہ بات تو ہو گئی اب آگے کیا کرنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اب ہم نے گن شپ ہیلی کاپٹر اڑانا ہے۔ اس کے لئے دو یا تین آدمی کام کریں گے۔ میرے ساتھ کون جائے گا''۔ عمران نے کہا۔

''میں جاؤں گا''...... تنویر نے فوراً کہا۔

''ایسا کرتے ہیں عمران صاحب آپ یہاں رکیں۔ تنویر، میں اور مس جولیا جا کر ہیلی کاپٹر اڑا لاتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''تم نے شاید دانستہ صالحہ کا نام نہیں لیا۔ کیوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں عمران صاحب''۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے وہ کیوں۔ کیا صفدر سے تمہیں کوئی شکایت ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ لیکن آپ کے ساتھ کام کر کے جو تجربہ حاصل ہوتا ہے وہ میرے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے''...... اس بار صالحہ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پہاڑوں کے عقب سے تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں۔

''یہ۔ یہ بمبار اور میزائل بردار جہازوں کی آوازیں ہیں''۔ عمران نے چونک کر کہا۔ آوازیں اب یکلخت تیز ہوتی چلی جا رہی تھیں اور آوازوں سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ جہاز انہی پہاڑوں کی طرف سے ہی اڑے ہیں۔

''بکھر کر چھپ جاؤ۔ شاید ہم پر بمباری ہونے والی ہے''۔ عمران نے چیخ کر کہا اور وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے ادھر ادھر چٹانوں کی اوٹ میں ہوتے چلے گئے۔ عمران کے ساتھ جولیا

بھی ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گئی تھی۔ یہ آوازیں لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی چلی گئیں اور چند لمحوں بعد ہی آوازیں انہیں اپنے سروں پر سنائی دیں تو ان سب کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے۔ عمران کے چہرے پر بھی شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر ان پہاڑیوں پر بمباری کی گئی یا میزائل برسائے گئے تو ان میں سے ایک کا بھی زندہ بچ نکلنے کا سکوپ نہ رہے گا۔ اسے یہ خیال بار بار آ رہا تھا کہ شاید ان کی یہاں موجودگی مارک کر لی گئی ہے لیکن چند لمحوں بعد جب طیارے جن کی تعداد چار تھی خوفناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں نکالتے ہوئے پہاڑیوں سے آگے بڑھ گئے تو اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ طیاروں کے گزرتے ہی وہ اچھل کر تیزی سے اوٹ سے باہر آیا اور پھر دوڑتا ہوا ایک اونچی چٹان پر چڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد اس کے ساتھی بھی ادھر ادھر سے نکل کر اس اونچی چٹان پر آ گئے۔ سامنے دور وہ صحرا نظر آ رہا تھا اور وہاں طوفانی ہوائیں بھی چلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں کیونکہ ریت کے بادل مسلسل گزرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اسے کھول کر اس نے تیزی سے اسے ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ باکس ایک انتہائی طاقتور دوربین کی شکل اختیار کر گیا۔ عمران نے دوربین کو آنکھوں سے لگایا۔ اب وہ جہاز نقطوں کی صورت میں نظر

آ رہے تھے۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ صحرا میں سپر ایکس میزائل فائر کر رہے ہیں''۔ عمران نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ ہاں۔ وہاں خوفناک شعلوں کی بارش ویسے بھی دکھائی دے رہی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''یہ طیارے پہاڑی کے چاروں طرف صحرا میں میزائل فائر کر رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ہلاک کئے جانے کی کارروائی کی جا رہی ہے''...... عمران نے کمنٹری کرنے کے انداز میں کہا۔

''کیا مطلب۔ ہمیں ہلاک کرنے کی کارروائی۔ وہ کیسے''۔ سب نے بیک آواز چونک کر کہا۔

''ہمارے وہاں سے آنے کے بعد وائٹ برڈز کا کوئی آدمی وہاں پہنچا ہے۔ اس نے لاشیں دیکھنے اور چیکنگ سسٹم تباہ ہونے کی اطلاع دارالحکومت دی ہو گی اور ان کے خیال کے مطابق ہم صحرا میں داخل ہو چکے ہیں کیونکہ سب کو معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس مشن مکمل کئے بغیر واپس نہیں جا سکتی اس لئے حکام نے یہاں ایئر فورس کے اڈے کو حکم دے دیا ہو گا کہ صحرا میں پہاڑی کے چاروں طرف مسلسل میزائل فائر کئے جائیں تاکہ ہم بے بسی کے عالم میں ہلاک ہو جائیں''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو گئی تھی کہ ہمارے لباسوں اور آلات نے کام نہیں کیا اور ہم صحرا میں آگے نہیں بڑھ سکے تھے ورنہ اس وقت ہمارے پاس بچ نکلنے کی کوئی راہ نہ رہتی۔ ہم کسی طرح بھی ان بمبار طیاروں کو تباہ نہ کر سکتے تھے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی اللہ تعالیٰ بے حد رحیم و کریم ہے۔ انسان واقعی ناشکرا ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوربین آنکھوں سے ہٹا لی۔

''نیچے اوٹ میں ہو جاؤ۔ طیارے اب واپسی کے لئے مڑ رہے ہیں''...... عمران نے کہا تو وہ سب تیزی سے چٹان سے نیچے اتر کر مختلف چٹانوں کی اوٹ میں ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد خوفناک گڑگڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی طیارے ان کے سروں کے اوپر سے گزر کر پہاڑیوں کے عقب میں چلے گئے۔ کافی دیر تک گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیتی رہیں اور پھر آہستہ آہستہ خاموشی چھا گئی تو وہ سب ایک بار پھر اوٹوں سے باہر آ گئے۔

''اب کیا کرنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''وہی جو پہلے کرنا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ اب تو معاملات زیادہ تشویشناک ہو گئے ہیں۔ انہوں نے لازماً سیکورٹی بڑھا دی ہو گی''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ بلکہ اب وہ پوری طرح سے مطمئن ہوں گے کہ ہم

لوگ میزائلوں کی بارش سے وہاں صحرا میں ختم ہو چکے ہیں''۔ عمران نے جواب دیا۔

''عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ وہ چیکنگ کریں''...... صفدر نے کہا۔

''کیسے۔ ان میزائلوں سے طوفانی ہوائیں تو تبدیل نہیں ہوئی ہوں گی''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اس پہاڑی کے اندر لیبارٹری ہے تو لامحالہ وہاں ہیلی کاپٹر آتے جاتے رہتے ہوں گے اور پہاڑی کا صرف اوپر والا سرا ہی ان طوفانی ہواؤں سے باہر ہے جبکہ باقی پوری پہاڑی طوفانی ہواؤں میں گھری ہوئی ہے اس لئے اگر وہاں لیبارٹری ہے تو لامحالہ ان کے پاس ایسے لباس ہوں گے کہ ان لباسوں کی وجہ سے وہ ان طوفانی ہواؤں کے اندر صحیح سلامت لیبارٹری تک پہنچ جاتے ہوں گے''...... صفدر نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے لیکن انہیں چیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ بلکہ اب انہیں چیک کرنے کی ضرورت پہلے سے زیادہ ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ لیبارٹری محفوظ بھی ہے یا وہ اسے تباہ کر چکے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ویری گڈ۔ تمہارا ذہن واقعی سپر ہے لیکن ہم اس چیکنگ سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات واقعی سوچنے کی ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''میرے خیال میں ہمیں ہیلی کاپٹر بہرحال اڑانا ہی پڑے گا۔ اس کے بغیر ہم کسی طرح بھی اس لیبارٹری تک نہیں پہنچ سکتے''۔ صالحہ نے کہا۔

''جبکہ میرا خیال اس سے مختلف ہے''...... اچانک عمران نے کہا تو صالحہ سمیت سب نے چونک کر اسے دیکھا۔

''کیا''...... صالحہ نے ہی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''یہ کہ ان لوگوں نے ہماری مدد کی ہے۔ اب ہم ان آلات اور لباسوں کی وجہ سے اس صحرا میں اطمینان سے داخل ہو کر پہاڑی تک پہنچ سکتے ہیں ورنہ ہیلی کاپٹر کو اڑنے اور اس کے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی اسے فضا میں تباہ کیا جا سکتا ہے۔ ویسے بھی جس ایئر سپاٹ پر بمبار طیارے موجود ہوں وہاں لڑاکا طیارے بھی ہوں گے اور رن وے بھی ہو گا۔ ان حالات میں ہمارا وہاں داخل ہونا اور ہیلی کاپٹر کا اڑانا ناممکن ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''لیکن جو آلات اور لباس پہلے ناکام ثابت ہوئے ہیں وہ اب کیسے کامیاب ثابت ہوں گے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کے لئے انتہائی خشک مضمون سائنس پڑھنا پڑتا ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تمہیں دیکھ کر تو لگتا ہے کہ سائنس خشک مضمون نہیں ہو

سکتا''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میری وجہ سے وہ خشک ہو گیا ہے۔ اس کی تمام تری میں نے نکال لی ہے''...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''آپ کوئی سائنسی وجہ بتا رہے تھے عمران صاحب''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے دوربین سے جو میزائل نیچے گرتے ہوئے دیکھے ہیں وہ اپنی ساخت کے لحاظ سے سپر ایکس میزائل تھے اور انہوں نے وہاں پہاڑی کے چاروں طرف بے تحاشہ میزائل فائر کئے ہیں اور سپر ایکس میزائلوں کے پھٹنے سے بارود کے ساتھ ساتھ کلورین گیس بھی نکل کر تیزی سے پھیلتی ہے جو فوراً آگ پکڑ لیتی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ شعلے اوپر تک نظر آ رہے تھے لیکن کلورین گیس کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ جب وہ آگ پکڑ کر پھیلتی ہے تو فضا میں ہوا کا دباؤ بڑھ جاتا ہے اور یہ طوفانی ہوائیں کم دباؤ کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہیں۔ قدرتی طور پر صحرا کے اس حصے پر ہوا کا دباؤ انتہائی کم رہتا ہے جس کو پورا کرنے کے لئے یہاں ہوا طوفانی انداز میں چلتی ہے اور اب چونکہ کلورین گیس وہاں چاروں طرف بے تحاشہ پھیلی ہوئی ہے اس لئے ہوا کا دباؤ بہرحال پہلے سے زیادہ ہی ہو گا۔ اس لئے اب وہاں طوفانی ہواؤں کا وہ زور نہیں ہو گا جو پہلے تھا اور جتنی گیس وہاں فائر ہوئی ہے اس سے میرا اندازہ ہے

کہ زیادہ نہیں تو دس بارہ گھنٹوں تک طوفانی ہواؤں کا زور اتنا نہیں رہے گا جتنا پہلے تھا اور اب ہمارے لباس اور آلات اس کم طوفان کا آسانی سے مقابلہ کر لیں گے''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر اس کے لئے تحسین آمیز تاثرات ابھر آئے۔

''آپ واقعی سپر ذہن کے مالک ہیں عمران صاحب۔ یہ بات ہم کبھی نہ سمجھ سکتے''...... صفدر نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

''اس کی ذہانت واقعی سپر ہے''...... تنویر نے کہا تو سب مسکرا دیئے۔

''ہم نے جیپ کو اندر لے جانا ہے اور جہاں تک وہ جا سکتی ہے ہم اسے لے جائیں گے پھر آگے پیدل جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن جیپ وہاں ٹھہری کیسے رہے گی۔ طوفان نے اسے اپنی جگہ سے ہٹا دینا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''طوفان کا دباؤ درمیان میں زیادہ اور سائیڈوں پر کم ہوتا ہے اس لئے جہاں ہم مناسب سمجھیں گے جیپ چھوڑ دیں گے اس طرح واپسی کے لئے یہ ہمارے پاس رہے گی ورنہ ہم یہاں سے پیدل گئے تو ہمیں کافی وقت لگ جائے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ جیپ یہاں کسی کی نظروں میں آ جائے تو ہمارے لئے واپسی کا

مسئلہ بن جائے گا''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر عمران کے کہنے پر ان سب نے ایک بار پھر جیپ کے عقبی حصے میں موجود خصوصی لباس اٹھا کر پہن لئے۔ خصوصی ساخت کا اسلحہ بھی انہوں نے اپنی جیبوں میں ڈال لیا کیونکہ انہوں نے بہرحال لیبارٹری کو تباہ کرنا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ میں سوار پہاڑیوں سے نکل کر دور سامنے موجود صحرا کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ وہ سب ایسے لباسوں میں تھے جیسے خلائی جہاز کے مسافر ہوں اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ان کی جیپ صحرا میں داخل ہو گئی۔ عمران نے جیپ کی رفتار آہستہ کر دی۔ ونڈ سکرین پر سوائے ریت کے بادلوں کے اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن عمران جیپ کو آگے بڑھاتا رہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے جیپ روک دی۔

''بس۔ اس سے آگے جیپ نہیں جا سکتی''...... عمران نے سر پر چڑھے کنٹوپ کے ٹرانسمیٹر پر بات کرتے ہوئے کہا اور اس کی آواز سب کو سنائی دی۔

''ہم کافی اندر آ چکے ہیں اس لئے یہاں اب یہ محفوظ رہے گی''...... صفدر نے جواب دیا۔

''لیکن عمران صاحب۔ اس کے انجن میں تو ریت پڑ جائے گی''...... صالحہ نے کہا۔

''میں نے اسے خصوصی طور پر سیلڈ کرا لیا تھا اس لئے بے فکر

رہو ایسا نہیں ہو گا''...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب جیپ سے نیچے اتر آئے تو عمران نے جیپ کو لاک کر دیا۔

''عمران صاحب۔ ہمیں لیبارٹری کا راستہ کیسے معلوم ہو گا۔ ہم تو صحرا میں بھٹکتے رہیں گے کیونکہ یہاں سوائے ریت کے بگولوں کے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تم سب نے میری پیروی کرنی ہے۔ میری کلائی میں ایسا آلہ موجود ہے جو ہمیں اس پہاڑی تک لے جائے گا لیکن ایک دوسرے کو رسی سے باندھ لو کیونکہ آگے بہرحال طوفان میں زیادہ شدت ہو گی''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر ان لباسوں میں موجود رسیوں کو خصوصی گرہوں کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیا گیا اور اس کے بعد یہ قافلہ ایک قطار میں آہستہ آہستہ چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔

''عمران صاحب۔ اب اگر انہوں نے دوبارہ میزائل فائر کر دیئے تب کیا ہو گا''...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

''پھر نہ کہیں مزار ہو گا والی صورت حال ہو گی''...... عمران نے جواب دیا۔

''کیا بکواس ہے۔ کیوں بدشگونی کی باتیں کر رہے ہو''...... جولیا کی غصیلی آواز سنائی دی۔

''اس لئے کہ ایک نہیں بلکہ دو خوش شگونیاں ہمارے ساتھ ہیں''...... عمران نے جواب دیا اور پھر ایک ساتھ اس کے کانوں

میں سب کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

''عمران صاحب۔ آپ نے بتایا تھا کہ ٹائیگر نے بتایا ہے کہ اصل مشن رچنا نگر لیبارٹری میں مکمل ہو رہا ہے لیکن آپ نے اس کی پرواہ نہیں کی جبکہ ٹائیگر نے آپ کو گفتگو کی ٹیپ کی تفصیل بھی سنائی تھی جو شاگل اور اس کے مخبر کے درمیان ہوئی تھی''...... تھوڑی دیر بعد صفدر نے کہا تو سب چونک پڑے۔

''ابھی تم نے خود ہی دیکھا ہے کہ انہوں نے ہمارے خاتمے کے لئے کس انداز کی کارروائی کی ہے۔ اس کے باوجود پوچھ رہے ہو''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا مطلب ہے کہ وہ صرف ڈاج تھا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ رچنا نگر عام پہاڑی علاقہ ہے جبکہ یہ لیبارٹری واقعی بظاہر ناقابل تسخیر ہے۔ پھر وائٹ برڈز کو انہوں نے یہاں تعینات کیا ہوا تھا جبکہ شاگل کو کرشناس بھجوا دیا گیا تھا اور کرشناس میں واقعی مشن مکمل نہیں ہو رہا تو اس کا مطلب ہے کہ نئی ایجنسی کافرستان کے نومنتخب پرائم منسٹر نے قائم کی ہے اور یہ مشن بھی پرائم منسٹر کے ہاتھوں میں ہے۔ کافرستان کے صدر کے براہ راست کنٹرول میں نہیں ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''یہ نتائج آپ نے کیسے نکال لئے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''کیپٹن شکیل نے لازماً اب تک تجزیہ کر لیا ہو گا اس لئے وہ آسانی سے تمہیں سمجھا سکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ سب اس لئے مسلسل باتیں کر رہے تھے کہ اس قدر خوفناک طوفان میں آہستہ آہستہ چلنے کی وجہ سے خاموشی ان کے اعصاب پر اثرانداز ہو رہی تھی۔

''آپ نے خود ہی تفصیل سے جواب دے دیا ہے۔ اب مزید کیا تجزیہ ہو سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔ وہ اب تک واقعی خاموش رہا تھا۔ اب پہلی بار اس کی آواز سنائی دی تھی۔

''کیا تفصیل بتائی ہے۔ ہمیں تو سمجھ نہیں آئی''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پرائم منسٹر نومنتخب ہیں۔ انہوں نے نئی ایجنسی قائم کی ہے اور لازماً ان کی خواہش ہو گی کہ ان کی قائم کردہ ایجنسی پہلے سے قائم ایجنسیوں کے مقابلے پر کوئی دھماکہ خیز کارنامہ سرانجام دے جبکہ شاگل سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ صدر کافرستان اس کی فیور کرتے ہیں لیکن سیکرٹ سروس کی بجائے وائٹ برڈز کو یہاں تعینات کرنے کا مطلب ہے کہ اس مشن پر کنٹرول پرائم منسٹر کا ہے صدر کا نہیں ورنہ صدر لازماً اصل مشن پر سیکرٹ سروس کو نئی ایجنسی پر ترجیح دیتے جبکہ شاگل کو کرشناس بھجوا دیا گیا اور حتمی طور پر وہاں مشن مکمل نہیں ہو رہا تھا جبکہ شاگل کو اس کے مخبر نے بتایا کہ اصل مشن رچنا نگر میں مکمل ہو رہا ہے لیکن اگر ایسا ہوتا تو لامحالہ وائٹ برڈز رچنا نگر میں موجود ہوتی۔ سب کو معلوم ہے کہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا جن کا تعلق عمران صاحب سے ہے کرشناس میں موجود ہیں اور انہیں یہ

اطلاع بھی مل چکی ہے کہ اصل سیکرٹ سروس بمعہ عمران صاحب کے وارنگل صحرا پہنچ چکی ہے اس لئے اصل مشن سے سیکرٹ سروس کو ہٹانے کے لئے یہ گیم کھیلی گئی ہے تا کہ ہم وارنگل کو چھوڑ کر رچنا نگر پہنچ جائیں۔ دوسری بات یہ کہ رچنا نگر عام سا پہاڑی علاقہ ہے اور کافرستان کے اعلیٰ حکام جانتے ہیں کہ ایسے علاقوں میں قائم کی گئی لیبارٹریاں پاکیشیا سیکرٹ سروس آسانی سے تباہ کر سکتی ہے جبکہ اس صحرا میں یہ لیبارٹری سب سے محفوظ اور ایک لحاظ سے ناقابل تسخیر ہے اور جب ہم نے وائٹ برڈز کو ختم کر دیا تو اعلیٰ حکام کے خیال کے مطابق ہم صحرا میں داخل ہو چکے تھے اس لئے انہوں نے یہاں میزائل فائرنگ کروائی۔ اگر اس لیبارٹری میں اصل مشن مکمل نہ ہو رہا ہوتا تو اس طرح خوفناک میزائل فائرنگ نہ کراوئی جاتی''...... کیپٹن شکیل نے مسلسل بولتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی۔

''یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہ فائرنگ اس لئے کروائی ہو کہ اگر ہم صحرا سے باہر ہوں تب بھی یہ سمجھتے رہیں کہ یہاں اصل مشن مکمل ہو رہا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو صرف رسمی کارروائی کی جاتی۔ اس قدر خوفناک سپر ایکس میزائل اس قدر تعداد میں فائر نہ کئے جاتے''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

''کیپٹن شکیل کا ذہن واقعی کام کرتا ہے۔ جو کچھ کیپٹن شکیل نے کہا ہے درست ہے''...... جولیا نے کیپٹن شکیل کی تائید کرتے ہوئے

کہا۔

''اصل آئیڈیا میرا ہے اس لئے تعریف میری ہونی چاہئے۔ کیپٹن شکیل نے تو صرف وضاحت کی ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''اس بار آپ نے درست لفظ بولا ہے عمران صاحب۔ وضاحت اب آپ ہمیں کچھ بتائیں یا نہ بتائیں کیپٹن شکیل سے ہم سب کچھ معلوم کر لیا کریں گے''...... صفدر نے کہا تو ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

رچنا نگر کی سب سے اونچی پہاڑی ماڈو کے مشرق کی طرف ایک چھوٹی پہاڑی تھی جس کی چوٹی کی ایک مسطح جگہ پر جدید ایئر کرافٹ گنیں نصب تھیں۔ یہ یہاں مستقل طور پر موجود تھیں۔ یہاں باقاعدہ پختہ کمرے اور بیرکیں بنائی گئی تھیں جہاں ایئر فورس کا عملہ رہتا تھا اور ان کے آنے جانے کے لئے ایئر فورس کے خصوصی ہیلی کاپٹر استعمال ہوتے تھے۔ اس اڈے سے ہٹ کر تھوڑا سا نیچے ایک اور خالی مسطح جگہ پر اس وقت چار بڑے بڑے کیمپ لگائے گئے تھے۔ ان کیمپوں میں شاگل اور اس کے آدمی موجود تھے۔ ان کیمپوں کے عقب میں سیکرٹ سروس کے دو ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ شاگل اپنے ساتھ سیکرٹ سروس کے آٹھ ایجنٹ لایا تھا۔ ایک کیمپ کو شاگل نے ہیڈکوارٹر بنایا ہوا تھا۔ وہاں ایک بڑی سی میز کے پیچھے اونچی پشت والی ریوالونگ چیئر بھی موجود تھی۔

میز کی ایک سائیڈ پر ایک کافی بڑی مشین موجود تھی جس کی سکرین روشن تھی۔ یہ سکرین چار حصوں میں تقسیم تھی اور ہر حصے میں اس پہاڑی کی ایک سمت کا منظر نظر آ رہا تھا۔ اس پہاڑی کو روگا پہاڑی کہا جاتا تھا۔ میز پر ایک سیٹلائٹ فون اور انٹرکام بھی رکھا ہوا تھا۔ ساتھ ہی ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا جبکہ باقی کیمپوں میں سے ایک میں مشینری موجود تھی اور دو آدمی اس مشینری کو آپریٹ کر رہے تھے۔ یہ مشینری شاگری، درہ کلپا حتیٰ کہ قریبی شہر اتر کاش کو بھی چیک کر رہی تھی اور سکرینوں پر ان سب مقامات کے مناظر واضح طور پر نظر آ رہے تھے جبکہ شاگل کے پاس جو مشین تھی وہ صرف اس روگا پہاڑی کے چاروں اطراف کے مناظر دکھا رہی تھی۔ باقی کیمپوں میں ایجنٹوں کے رہائشی انتظامات تھے اور اسلحہ وغیرہ موجود تھا۔ ایک مشین صرف ماڈو پہاڑی کو چیک کر رہی تھی۔ وہاں اگر ایک چڑیا بھی پہنچ جاتی تو وہ بھی چیک ہو سکتی تھی۔

شاگل نے تمام حالات معلوم ہونے پر یہ انتظامات کرائے تھے لیکن اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کیا واقعی اس لیبارٹری میں مشن مکمل ہو رہا ہے یا یہاں بھی کرشناس لیبارٹری کی طرح صرف ڈاج دینے کے لئے کام ہو رہا ہے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اصل مشن کنٹرول اس بار پرائم منسٹر کے پاس ہے اور پرائم منسٹر کی تمام تر ہمدردیاں نئی تنظیم وائٹ برڈز کے ساتھ تھیں اور وائٹ برڈز وارنگل صحرا میں موجود تھی اس لئے شاگل کے ذہن میں بار بار یہی بات آ

رہی تھی کہ کہیں یہاں بھی صرف ڈاج دینے کے لئے نہ بھیجا گیا ہو اور اگر ایسا ہے تو یہ سیکرٹ سروس کی توہین ہو گی لیکن ظاہر ہے وہ اب نہ تو پرائم منسٹر سے لڑ سکتا تھا اور نہ ہی وہ ان کے کسی کام میں مداخلت کر سکتا تھا اس لئے وہ خاموش تھا کہ اچانک سامنے موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس نمبر کا علم یا تو سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر کو تھا یا اس نے صدر کافرستان کے ملٹری سیکرٹری کو بتایا تھا تاکہ صدر صاحب اگر اس کو مزید ہدایات دینا چاہیں تو دے سکیں۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں''۔ شاگل نے اپنی عادت کے مطابق پورا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے بات کریں''...... دوسری طرف سے صدر کافرستان کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد صدر کی بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

''شاگل بول رہا ہوں جناب''...... شاگل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''چیف شاگل۔ آپ نے رچنا نگر میں جو انتظامات کئے ہیں ان کی کیا تفصیل ہے''...... صدر نے باوقار لہجے میں کہا تو شاگل نے

تمام انتظامات کی تفصیل بتا دی۔

''گڈ۔ آپ نے واقعی انتہائی شاندار اور فول پروف انتظامات کئے ہیں''...... صدر نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا تو شاگل کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''جناب۔ یہ سب آپ کی سرپرستی کی وجہ سے ہے''...... شاگل نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کا وہ گروپ اور عمران جو وارنگل صحرا گئے تھے انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی اور گروپ یہاں آ سکتا ہے۔ اگرچہ انہیں کسی صورت بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ اصل مشن رچنا نگر میں مکمل ہو رہا ہے لیکن اس کے باوجود آپ نے اس وقت تک ہوشیار رہنا اور چوکنا رہنا ہے جب تک یہ معاملہ نمٹ نہیں جاتا''...... صدر نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''سر۔ یہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہلاک کر دی گئی ہے۔ کب جناب۔ کس نے ایسا کیا ہے''...... شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ انہونی ہو چکی ہے''...... صدر نے شاید لطف لیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ یہ واقعی انہونی ہے سر اور اگر یہ کام وائٹ برڈز نے کیا

ہے تو پھر سر یہ انہونی سے بھی بڑھ کر ہے سر''...... شاگل نے بڑے ذہانت بھرے انداز میں اصل بات معلوم کرنے کے لئے کہا۔

''وائٹ برڈز جس پر پرائم منسٹر کو بہت ناز تھا پہلے ہی ٹاسک میں ناکام ہو کر موت کے گھاٹ اتار دی گئی ہے''...... صدر صاحب نے کہا تو شاگل ایک بار پھر اچھل پڑا۔

''وائٹ برڈز ختم ہو گئی ہے سر''...... شاگل نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وارنگل صحرا کے دھارو علاقے کی طرف چار نخلستان ہیں جہاں وائٹ برڈز نے سائنسی اور حفاظتی آلات نصب کئے تھے۔ اس کے علاوہ اس نے ارد گرد کے علاقوں میں بھی اپنے آدمی چھوڑے ہوئے تھے۔ پرائم منسٹر صاحب نے جو تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق وائٹ برڈز کی ایک ایجنٹ مایا دیوی دھارو شہر میں تھی۔ اس نے ایک بڑی جیپ چیک کی جس میں دو عورتیں اور چار مرد موجود تھے اور انہوں نے وہاں ہوٹل میں کھانا کھاتے ہوئے عمران کا نام لیا تھا۔ جس پر مایا دیوی کنفرم ہو گئی۔ اس نے وائٹ برڈز کی چیف شاتری کو اطلاع دی جو صحرا کے ساتھ نخلستان میں موجود تھی۔ اس کے کہنے پر مایا دیوی نے اس جیپ پر کوئی کاشنر لگا دیا اور شاتری نے اپنے آدمی وہاں پہلے نخلستان میں اکٹھے کر لئے۔ اس کے بعد جو کچھ معلوم ہوا ہے اس کے مطابق مایا دیوی جب نخلستان میں پہنچی تو وہاں شاتری اور اس کے تمام آدمیوں کی لاشیں پڑی

ہوئی تھیں۔ باقی نخلستان میں نصب تمام سائنسی چیکنگ آلات اور ان کے سسٹم تباہ کر دیئے گئے تھے اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس صحرا میں داخل ہو چکی تھی تا کہ لیبارٹری تک پہنچ کر اسے تباہ کر سکیں''...... صدر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''لیکن سر وہاں تو انتہائی شدید اور خوفناک طوفانی ہوائیں چلتی رہتی ہیں سر''...... شاگل نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ پرائم منسٹر نے بتایا ہے کہ انہوں نے خود اس مایا دیوی سے براہ راست بات کی ہے۔ مایا دیوی نے انہیں بتایا تھا کہ جب یہ لوگ دھارو کے ہوٹل میں کھانا کھا رہے تھے تو انہوں نے طوفانی ہواؤں سے بچنے کے لئے خصوصی لباس، جوتوں اور آلات کا فون پر کسی کو آرڈر دیا تھا اس لئے پرائم منسٹر صاحب کنفرم ہو گئے کہ یہ لوگ صحرا میں داخل ہو چکے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فوری طور پر ایئر مارشل کو کال کیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ بمبار طیاروں کے ذریعے فوری طور پر اس پہاڑی کے چاروں طرف صحرا میں انتہائی طاقتور سپر ایکس میزائل فائر کریں تا کہ ان لوگوں کا یقینی خاتمہ ہو جائے اور پرائم منسٹر صاحب کو رپورٹ مل چکی ہے کہ ایئر مارشل کے حکم پر چار بمبار طیاروں نے وارنگل ایئر سپاٹ سے پرواز کر کے اس صحرا میں پہاڑی کے چاروں طرف ڈیڑھ دو سو کے قریب سپر ایکس میزائل فائر کئے ہیں جبکہ ایک سپر ایکس میزائل اس قدر طاقتور ہوتا ہے کہ وہ وسیع ایریئے میں موجود ہر جاندار کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے

اس لئے ان لوگوں کے بچ نکلنے کا پوائنٹ ایک فیصد بھی سکوپ باقی نہیں رہا۔ یہ لوگ وہاں ایئر فورس کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں''...... صدر نے ایک بار پھر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ واقعی سر۔ لیکن کنفرمیشن کیسے ہو گی''...... شاگل نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''اب کسی کنفرمیشن کی ضرورت نہیں رہی۔ یہ بات یقینی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھ آنے والا دو عورتوں اور چار مردوں کا گروپ ختم ہو چکا ہے۔ اب اگر بھیجا گیا تو پاکیشیا سے کوئی اور گروپ بھیجا جائے گا اور چونکہ عمران ان کے ساتھ نہیں ہو گا اس لئے اب ہمیں ان کی کوئی فکر نہیں ہے''...... صدر کافرستان نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ٹھیک ہے سر''...... شاگل نے کہا لیکن اس کے لہجے میں گرمجوشی نہیں تھی۔

''آپ کو اس لئے کال کیا گیا ہے کہ آپ کو کہا جائے کہ آپ نے وہاں رچنا نگر میں الرٹ رہنا ہے۔ اول تو کوئی دوسرا گروپ آئے گا تو وہ وہیں وارنگل صحرا میں ہی آئے گا جبکہ اصل مشن یہاں مکمل ہو رہا ہے اور اس کا علم پرائم منسٹر صاحب کو بھی نہیں ہے۔ پرائم منسٹر صاحب اگر آپ سے اس بارے میں بات کریں تو آپ نے اسے ان سے بھی سیکرٹ رکھنا ہے''...... صدر نے کہا۔

''یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ میں ویسے ہی یہاں پوری

طرح الرٹ ہوں سر''...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے بغیر مزید کچھ کہے رابطہ ختم کر دیا گیا تو شاگل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''یہ شیطان کیسے ختم ہو سکتا ہے اور وہ بھی اتنی آسانی سے''۔ شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''بہرحال اگر یہ شیطان ہلاک نہیں بھی ہوا تب بھی وہ وہیں وارنگل میں ہی سر پٹختا رہے گا۔ یہاں کے بارے میں تو اسے کسی صورت معلوم ہی نہیں ہو سکتا''...... شاگل نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے۔

رچنا نگر کا پہاڑی علاقہ ہمالیہ کی ترائی میں تھا اور وہاں دور دور تک چھوٹی اور بڑی پہاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔ رچنا نگر کے قریب اتر کاش نامی خاصا بڑا شہر آباد تھا۔ یہاں لکڑی کا کاروبار خاصے بڑے پیمانے پر ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ رچنا نگر کی پہاڑیوں میں سے جواہرات اور معدنیات بھی نکالی جاتی تھیں اور ان سب کی خرید و فروخت اور سپلائی کا مرکز بھی شہر اتر کاش تھا۔ اتر کاش چاروں طرف سے گھنے جنگلات سے گھرا ہوا تھا۔ یہاں سے تمام ٹریفک ایک درے کے ذریعے آتی جاتی تھی۔ اسے درہ کلپا کہا جاتا تھا۔ کاروباری لوگوں کی کثیر تعداد کے علاوہ کوہ ہمالیہ کے پہاڑی علاقوں اور جنگلات کی سیاحت کے لئے یہاں مقامی اور غیر ملکی افراد بھی آتے جاتے رہتے تھے اس لئے یہاں ہوٹل، سرائے اور ریستوران وغیرہ کافی تعداد میں موجود تھے۔

ایک چھوٹا سا ایئر پورٹ بھی تھا لیکن یہاں صرف چھوٹے جہاز ہی اتر اور چڑھ سکتے تھے۔ زیادہ تر آمد و رفت جیپوں کے ذریعے ہی ہوتی تھی۔ اتر کاش کے ایک ہوٹل کے کمرے میں اس وقت ٹائیگر، جوزف اور جوانا موجود تھے۔ وہ کرشناس سے کافرستانی سیکرٹ سروس کا ہیلی کاپٹر اڑا کر وہاں سے نکلے تھے لیکن ہیلی کاپٹر کا فیول ایک بڑے شہر کے قریب ختم ہونے لگا تو ٹائیگر نے ہیلی کاپٹر کو اس شہر کے مضافات میں اتار دیا اور پھر وہ مختلف بسوں سے سفر کرتے ہوئے اس بڑے شہر پہنچے اور پھر وہاں سے انہوں نے ریل کا سفر کیا لیکن آخر میں قریبی سب سے بڑے شہر سے وہ کرائے کی جیپ میں سفر کرتے ہوئے یہاں پہنچے تھے۔ راستے میں انہوں نے دو جگہوں پر قیام کر کے راتیں گزاری تھیں۔ انہیں یہاں پہنچے ہوئے ابھی صرف ایک گھنٹہ ہوا تھا اور ابھی دن چڑھ رہا تھا اس لئے وہ سونے کی بجائے ایک ہی کمرے میں بیٹھے ہاٹ کافی پینے میں مصروف تھے۔ ٹائیگر نے کرشناس سے روانہ ہونے سے پہلے عمران کو ٹرانسمیٹر کال کر کے رچنا نگر کے بارے میں معلومات کی تفصیل بتا دی تھی اور عمران نے انہیں وہاں پہنچ کر کارروائی کرنے کا حکم دے دیا تھا۔

”ہو سکتا ہے ماسٹر اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہلے ہی پہنچ چکا ہو“...... جوانا نے اچانک کہا تو جوزف اور ٹائیگر بے اختیار چونک پڑے۔

”ہاں۔ واقعی پہلے ہمیں چیک کرنا ہوگا“...... ٹائیگر نے کہا۔

"چیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ باس یہاں نہیں آیا"۔ جوزف نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا تو ٹائیگر اور جوانا دونوں چونک پڑے اور حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

"یہ بات تم نے کس بناء پر کی ہے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر باس یہاں موجود ہوتے تو غلام کو آقا کی خوشبو آ رہی ہوتی اور یہاں چونکہ آقا کی خوشبو موجود نہیں ہے اس لئے وہ یہاں نہیں آئے"...... جوزف نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"یہ کافی بڑا شہر ہے اس لئے یہاں لاکھوں نہیں تو ہزاروں افراد موجود ہوں گے۔ ایسی صورت میں تمہیں ماسٹر کی خوشبو کیسے آ سکتی ہے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس علاقے کے چاروں طرف جنگل ہے اور جنگل قریب ہو تو جنگلوں کے شہزادے جوزف دی گریٹ کی بات کو چیلنج کرنے کی جرأت کوئی احمق ہی کر سکتا ہے"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جوزف ٹھیک کہہ رہا ہے جوانا۔ اس کی بات کو باس کے معاملے میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بہرحال اب یہاں تو پہنچ گئے ہیں اس لئے یہاں کے بارے میں معلومات حاصل کرنی چاہئیں تاکہ مشن مکمل کیا جا سکے"...... جوانا

نے کہا۔

"معلومات میں نے حاصل کر لی ہیں"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے کھول کر درمیان میں موجود میز پر پھیلا دیا۔

"کب۔ کس وقت اور کہاں سے معلومات حاصل کی ہیں تم نے۔ تم تو مسلسل ہمارے ساتھ رہے ہو"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری زیادہ عمر زیر زمین دنیا میں گزری ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ ایسی معلومات کہاں سے اور کس طرح حاصل کی جا سکتی ہیں۔ میں تمہیں یہاں ایک ہوٹل میں چھوڑ کر نہ صرف ضروری اسلحہ اور ضروری سامان لینے کے لئے چلا گیا تھا۔ ضروری اسلحہ کو خریدنے کی بات کرنے کے ساتھ ساتھ میں نے اس بارے میں بھاری رقم خرچ کر کے معلومات بھی حاصل کر لی ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا معلومات ہیں"...... جوانا نے پوچھا۔

"یہ دیکھو نقشہ درہ کلپا کے مغرب میں سب سے اونچی پہاڑی جس کا نام ماڈو ہے اس ماڈو پہاڑی کی چوٹی پر خفیہ لیبارٹری ہے۔ ماڈو پہاڑی کے مشرق میں یہ ایک چھوٹی پہاڑی ہے اس کا نام روگا پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی کے اوپر باقاعدہ اینٹی ایئر کرافٹ گنیں نصب ہیں اور ساتھ ہی پختہ بیرکیں بھی بنی ہوئی ہیں اور یہ انتظامات

شروع سے اور مستقل ہیں۔ ادھر یہ علاقہ ہے۔ اسے سانگری کہا جاتا ہے۔ اس سانگری میں فوج کی ایک بٹالین موجود ہے جس کا انچارج کرنل جگجیت ہے اور دو روز ہوئے یہاں دو بڑے ہیلی کاپٹروں پر جن پر کافرستان سیکرٹ سروس کے الفاظ دور سے ہی پڑھے جا سکتے ہیں۔ شاگل اور اس کے ساتھی بھی پہنچ چکے ہیں۔ ان لوگوں نے اینٹی ایئر کرافٹ گنوں والے علاقے سے تھوڑا نیچے کیمپ لگائے ہوئے ہیں۔ وہاں مشینری بھی ہے اور کیمپوں میں سکرینیں بھی ہیں جن پر درہ کلپا اور سانگری کے چاروں طرف حتیٰ کہ اترکاش علاقے کو بھی چیک کیا جاتا ہے اور یہاں اترکاش میں فوجی بھی چیکنگ کرتے رہتے ہیں''...... ٹائیگر نے نقشے پر نشانات لگا کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اتنی تفصیل تمہیں کیسے اور کہاں سے مل گئی ہے''...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جس پارٹی سے میں نے اسلحہ خریدا ہے یہ پارٹی غیر ملکی شراب بھی فوجی اڈوں اور اس لیبارٹری میں سپلائی کرتی ہے۔ وہاں کے ایک آدمی کو بھاری رقم دے کر یہ تمام معلومات حاصل کی گئی ہیں''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ لیبارٹری تک باقاعدہ کوئی راستہ جاتا ہے''...... جوانا نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ فوجی ہیلی کاپٹر ہر ہفتے ضروری سپلائی لے کر جاتے

تھے لیکن اب وہاں دو ماہ کا پیشگی سٹاک کر لیا گیا ہے اور دو ماہ تک وہاں کسی بھی ہیلی کاپٹر کے جانے پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔ علاقے کو اور خاص طور پر ماڈو پہاڑی کو نان فلائی زون قرار دے دیا گیا ہے۔ کوئی ہیلی کاپٹر اگر پہاڑی کی طرف گیا تو چاہے وہ فوجی ہو یا غیر ملکی اسے فضا میں ہی تباہ کر دیا جائے گا''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا نیچے سے اوپر پہاڑی پر جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے''۔ جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ پہاڑی سلیٹ کی طرح سپاٹ ہے اور پھر اس پہاڑی کے دامن سے لے کر چوٹی تک مسلسل باقاعدہ چیکنگ کی جا رہی ہے۔ ایک چڑیا بھی اگر وہاں جائے تو اسے چیک کر لیا جائے گا''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ویری بیڈ۔ یہ تو فول پروف انتظامات ہیں۔ اب یہ مشن کیسے مکمل ہو گا''...... جوانا نے کہا۔

''یہ مشن باس ہی مکمل کر سکتا ہے ٹائیگر۔ اس لئے اسے کال کر لو یا پھر اس کے آنے کا انتظار کرو''...... جوزف نے بھی اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''باس اپنے کام میں مصروف ہو گا اور ہماری کال سے اسے نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔ باس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم رچنا نگر پہنچ کر کارروائی کریں تو اس کا مطلب ہے کہ یہ مشن ہمیں سرانجام

دینا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''لیکن کس طرح اور پھر اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے ہمیں انتہائی طاقتور اسلحہ چاہئے۔ جنگی ہیلی کاپٹر چاہئے اور جو حالات تم نے بتائے ہیں ان کے مطابق یہ کام کیسے ہوگا''...... جوانا نے کہا۔

''ہم نے صرف لیبارٹری تباہ نہیں کرنی بلکہ اس لیبارٹری کے اندر موجود پاکیشیائی نایاب دھات میگانم واپس حاصل کرنی ہے اور اس پاکیشیائی سائنس دان اور وہاں موجود تمام سائنس دانوں کا بھی خاتمہ کرنا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''کیا یہ دھات اور پاکیشیائی سائنس دان لازماً یہاں موجود ہو گا''...... جوزف نے کہا۔

''یہ تو لیبارٹری اوپن ہونے پر ہی معلوم ہو سکے گا کہ یہاں مشن مکمل ہو رہا ہے یا نہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر تم ہی کوئی پلان بناؤ۔ تم ماسٹر کے شاگرد ہو''...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں نے پہلے ہی سوچ لیا ہے''...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں ہی چونک پڑے۔

''کیا پلان ہے۔ ہمیں بتاؤ''...... جوانا اور جوزف دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا۔ ان کے چہروں پر اشتیاق کی جھلکیاں ابھر آئی تھیں۔

''روگا پہاڑی کے عقب میں گھنا جنگل ہے۔ لازماً اس جنگل میں انہوں نے چیکنگ آلات نصب کئے ہوں گے لیکن میرا خیال ہے کہ جوزف جو جنگلوں کا شہزادہ ہے وہ انہیں آسانی سے چیک کر سکتا ہے اور جوزف اکیلا اس جنگل سے گزر کر اس پہاڑی کے عقب میں پہنچ کر وہاں موجود شاگل اور اس کے ساتھیوں کو اور پھر اوپر جا کر اس اینٹی ایئر کرافٹ اڈے کے لوگوں کو ہلاک کر سکتا ہے۔ شاگل کے کیمپ میں دو ہیلی کاپٹر موجود ہیں جن میں سے ایک پر جوزف آسانی سے قبضہ کر سکتا ہے جبکہ میں اور جوانا ماؤنٹین فورس کے اڈے پر جو سانگری میں ہے حملہ کر کے وہاں سے ایسا اسلحہ حاصل کر سکتے ہیں جن سے اس لیبارٹری کو اوپن کیا جا سکے اور اگر وہاں گن شپ ہیلی کاپٹر موجود ہو تو اس پر قبضہ کیا جا سکتا ہے۔ پھر آخری کام یہی رہ جاتا ہے کہ ہم اینٹی ایئر کرافٹ گنوں کو تباہ کر کے ماڈو پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ کر وہاں حملہ کر کے اس لیبارٹری کو اوپن کریں اور وہاں سے نایاب دھات اڑا لیں گے اس طرح ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اگر ہم تینوں پہلے فوجی اڈے پر جائیں اور وہاں سے ہیلی کاپٹر اڑا کر اوپر جائیں اور اس ایئر کرافٹ اڈے کو تباہ کر کے ماڈو پہاڑی پر حملہ کر دیں تو یہ زیادہ بہتر نہیں رہے گا''...... جوانا نے کہا۔

''ماؤنٹین فورس کا اڈا کافی بڑا ہے۔ وہاں ہم پھنس بھی سکتے

ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم دونوں میری بات مانو''...... اچانک جوزف نے کہا۔

''کیا''...... دونوں نے ہی چونک کر پوچھا۔

''میں اکیلا پہلے روگا پہاڑی پر پہنچوں گا۔ وہاں سے ہیلی کاپٹر اڑاؤں گا۔ اس کی مدد سے پہلے اوپر ایئر کرافٹ گنوں کو تباہ کروں گا پھر نیچے آ کر سانگری میں ماؤنٹین فورس کے اڈے پر حملہ کروں گا۔ اس طرح سب لوگ ختم ہو جائیں گے اور پھر ہم اطمینان سے ماڈو پہاڑی پر موجود لیبارٹری پر حملہ کر دیں گے''...... جوزف نے کہا۔

''ویری گڈ۔ جوزف تم نے جو تجویز پیش کی ہے اس سے میرے ذہن میں ایک اور تجویز آئی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''وہ کیا''...... جوزف نے پوچھا۔

''یہاں جس سے میں نے اسلحہ خریدنے کی بات کی تھی ان کے پاس موجود اسلحے کی فہرست میں ایسی گیس کے سلنڈر بھی موجود ہیں جن میں کھلی جگہوں پر بے ہوش کر دینے والی گیس ہوتی ہے۔ اگر ہم یہ سلنڈر حاصل کر لیں تو ان کی مدد سے ماؤنٹین فورس کے اڈے پر موجود تمام افراد کو بے ہوش کیا جا سکتا ہے اس کے بعد تمام کارروائی آسانی سے ہو سکتی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا یہاں اس چھوٹے سے علاقے میں ایسے سلنڈر مل سکتے ہیں''...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہاں نہیں بلکہ یہ سلنڈر دارالحکومت سے منگوائے جائیں

گے۔ لسٹ میں شامل ہونے کا مطلب ہے کہ وہ لوگ یہ کام کر سکتے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کتنا عرصہ لگ جائے گا''...... جوانا نے پوچھا۔

''میرا خیال ہے کہ اگر سپیشل معاوضہ دیا جائے تو دو روز میں وہ کام ہو سکتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''لیکن اس پر بھاری رقم خرچ ہو گی۔ وہ کہاں سے آئے گی۔ یہاں اس چھوٹے سے شہر میں اتنے بڑے جوئے خانے بھی نہیں ہوں گے کہ وہاں سے بھاری رقم حاصل کی جا سکے''...... جوانا نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے اس کے لئے ہمیں واپس دارالحکومت جانا ہو گا''...... ٹائیگر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اس آئیڈیئے کو ڈراپ کر دو۔ کچھ اور سوچو۔ ہم نے کسی صورت واپس نہیں جانا''...... جوانا نے کہا۔

''پھر وہی پہلے والا پروگرام ٹھیک رہے گا''...... ٹائیگر نے کہا تو جوزف اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ قریب آ کر اس نے سلام کیا اور میز پر پڑی ہوئی کافی کی پیالیاں اٹھا کر ٹرے میں رکھیں اور واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ اس کے ایک ہاتھ نے بجلی کی سی تیزی سے حرکت کی۔ اس کے ساتھ ہی سٹک کی آواز کے ساتھ

ہی سفید رنگ کا دھواں اس قدر تیزی سے کمرے میں پھیلتا چلا گیا کہ پلک جھپکنے میں ٹائیگر کے ذہن پر سیاہ رنگ کی چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ پھر جس طرح یہ چادر ٹائیگر کے ذہن پر پھیلی تھی اسی طرح تیزی سے سرکتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلم کے سین کی طرح گھومتا چلا گیا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہ ایک بڑی سی جیپ کے عقبی کھلے حصے میں ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا ہے۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھ دیئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی جوزف اور جوانا بھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ اور پیر بھی اسی انداز میں بندھے ہوئے تھے جس انداز میں ٹائیگر کے باندھے گئے تھے۔ جیپ کا انجن خاصا طاقتور محسوس ہوتا تھا کیونکہ اس کی ہلکی سی غراہٹ سنائی دے رہی تھی۔ جیپ خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کبھی اوپر کو جا رہی تھی اور کبھی نیچے کی طرف۔ ٹائیگر نے آنکھیں کھول کر اپنے آپ کو ایڈجسٹ کیا تو اسے معلوم ہو گیا کہ جیپ میں صرف دو آدمی ہیں۔ ایک ڈرائیور اور ایک اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ یہ دونوں مقامی افراد تھے اور ان کے جسموں پر عام لباس تھا۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ اسے خصوصی ذہنی مشقوں کی وجہ سے خود بخود ہوش آ گیا ہے۔ ٹائیگر جانتا تھا کہ جیپ کا انجن چاہے کتنا بھی طاقتور کیوں نہ

ہو جیپ پہاڑی کے اوپر نہیں پہنچ سکتی تھی اس لئے لازماً انہیں کہیں پہنچا کر پھر کسی اور ذریعے سے آگے لے جایا جائے گا۔ ٹائیگر اتنی بات تو سمجھ گیا تھا کہ انہیں چیک کر لیا گیا تھا اور اب انہیں بے ہوش کر کے یقیناً شاگل کے کیمپ میں لے جایا جا رہا ہے اور یہ بھی طے شدہ تھا کہ انہیں فوری ہلاک نہیں کیا جائے گا کیونکہ اگر ایسا کرنا ہوتا تو یہ کام انتہائی آسانی سے وہیں ہوٹل کے کمرے میں بھی ہو سکتا تھا اس لئے وہ مطمئن انداز میں لیٹا رہا کیونکہ اس طرح بہرحال وہ شاگل کے اڈے تک تو پہنچ ہی جاتے پھر وہاں سے آگے کی کارروائی ہی رہ جاتی۔ البتہ اس نے اپنی انگلیوں کی مدد سے اپنے ہاتھوں میں موجود رسی یا ہتھکڑی کو چیک کرنا شروع کر دیا اور تھوڑی سی کوشش کے بعد اسے معلوم ہو گیا کہ اس کے ہاتھوں کو سنگل بٹن ہتھکڑی سے جکڑا گیا ہے جسے وہ آسانی سے کھول سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے اطمینان سے آنکھیں بند کر لیں۔ اب اسے شاگل تک پہنچنے کا انتظار تھا۔

کافرستان کے پرائم منسٹر اپنے آفس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے میز پر ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا اور ان کے چہرے پر گہری سنجیدگی اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

''یہ کیا ہو رہا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو ہلاک ہو چکی ہے پھر یہ لیبارٹری سے رابطہ کیوں نہیں ہو رہا''...... پرائم منسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ مسلسل لانگ رینج ٹرانسمیٹر کے ذریعے وارنگل صحرا کے درمیان موجود پہاڑی پر موجود لیبارٹری میں کال کر رہے تھے لیکن وہاں سے کوئی کال ہی رسیو نہیں کر رہا تھا حالانکہ وہاں پاکیشیائی سائنس دان کے ساتھ ساتھ دیگر سائنس دان بھی موجود تھے جن کے سربراہ ڈاکٹر مکھیجہ تھے۔

''یہ کیا ہو رہا ہے۔ کوئی خاص چکر لگتا ہے''...... پرائم منسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کافی دیر تک بیٹھے سوچتے رہے۔ پھر

اچانک ایک خیال کے تحت انہوں نے ہاٹ لائن فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... دوسری طرف سے کال رسیو ہوتے ہی کافرستان کے صدر کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

''راج نرائن پرائم منسٹر بول رہا ہوں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''کوئی خاص بات جناب جو آپ نے اس وقت کال کی ہے''...... صدر نے پوچھا۔

''جناب۔ یہ تو آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس وارنگل صحرا میں سپر ایکس میزائلوں سے ہلاک کر دی گئی ہے''۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

''ہاں۔ آپ نے خود ہی تو تفصیلی رپورٹ دی تھی''...... صدر نے چونک کر کہا۔

''یس سر۔ یہ بات تو حتمی ہے لیکن وارنگل لیبارٹری سے ٹرانسمیٹر کال رسیو نہیں کی جا رہی جس کی وجہ سے مجھے بے حد پریشانی ہو رہی ہے۔ میں نے سوچا شاید مجھے درست فریکوئنسی معلوم نہ ہو۔ آپ سے درست فریکوئنسی معلوم کر لوں''...... پرائم منسٹر نے کہا تو دوسری طرف سے صدر صاحب کے ہنسنے کی آواز سنائی دی تو پرائم منسٹر بے اختیار اچھل پڑے۔

''پرائم منسٹر صاحب۔ وارنگل لیبارٹری تو خالی ہے۔ وہاں سے کال کون رسیو کرے گا''...... صدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ لیبارٹری خالی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... پرائم منسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو ابھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تجربہ نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ نے نہایت ذہانت سے کام لیتے ہوئے بروقت ایئر فورس کے ذریعے وہاں پر ایکس میزائل فائر کرا کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک کر دیا ہے لیکن آپ خود دیکھیں کہ آپ کی نئی قائم کردہ ایجنسی وائٹ برڈز کا انہوں نے کیا حشر کیا ہے۔ اگر آپ کا مایا دیوی سے رابطہ نہ ہوتا اور آپ ایئر فورس کو بروقت استعمال نہ کرتے تو یہ بات یقینی تھی کہ یہ لوگ لیبارٹری کو تباہ کر دیتے۔ اس لئے میں نے اس سلسلے میں پہلے ہی حفاظتی کارروائی کر دی تھی۔ انتہائی خاموشی سے وارنگل لیبارٹری سے سائنس دانوں اور نایاب دھات کو رچنا نگر کی لیبارٹری میں شفٹ کر دیا تھا۔ وہ لیبارٹری بھی ناقابل تسخیر ہے لیکن یہ کام اس قدر خاموشی سے کیا گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی آخر تک معلوم نہیں ہو سکا اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ مشن وارنگل صحرا کی لیبارٹری میں ہی مکمل ہو رہا ہے"...... صدر نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن سر آپ کم از کم مجھے تو اطلاع دے دیتے"...... پرائم منسٹر نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"سوری جناب۔ آپ کے آفس سے معاملات لیک آؤٹ ہو سکتے تھے اس لئے اس سلسلے میں سوائے میرے اور کسی کو علم نہیں

ہے"...... صدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے سر۔ اب تو بہرحال یہ مشن اطمینان سے فائنل ہو جائے گا"...... پرائم منسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس کے باوجود میں نے وہاں کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کو بھجوا دیا ہے"...... صدر نے کہا تو پرائم منسٹر یہ بات سن کر چونک پڑے۔

"کیوں سر۔ کیا وہاں کوئی خطرہ ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی تو ہلاک ہو چکے ہیں"...... پرائم منسٹر نے چونک کر پوچھا۔

"سیکرٹ سروس صرف چند افراد پر مشتمل نہیں ہوا کرتی اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دوسرا گروپ بھی آ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کرشناس میں بھی عمران نے اپنے ایک شاگرد اور دو ملازموں کو بھجوایا تھا حالانکہ اسے یہ معلوم تھا کہ وہاں مشن مکمل نہیں ہو رہا۔ اسی خدشے کے پیش نظر میں نے وہاں چیف شاگل کو پہنچنے کا حکم دیا تھا اور پھر چیف شاگل نے ان تینوں کا وہیں خاتمہ کر دیا تھا"۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ پھر اب میں مطمئن ہو جاؤں کہ اب معاملات اطمینان سے فائنل ہو جائیں گے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ہاں۔ میرا چیف شاگل سے مسلسل رابطہ ہے۔ ویسے مجھے امید ہے کہ جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اس گروپ کی ہلاکت کی حتمی رپورٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو ملے گی اور وہ کوئی

اور گروپ یہاں کافرستان بھجوائے گا تب تک مشن مکمل بھی ہو چکا ہو گا''...... صدر نے کہا۔

''لیکن سر میرا خیال ہے کہ انہیں کسی صورت بھی اس گروپ کی ہلاکت کا علم نہیں ہو سکتا کیونکہ ان کے جسم تو جل کر راکھ ہو کر ریت میں مل چکے ہوں گے اس لئے وہ بس انتظار کرتے ہی رہ جائیں گے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہو گا اور یہ بات بھی ہمارے فائدے میں ہی جاتی ہے''...... صدر نے جواب دیا۔

''یس سر۔ او کے اینڈ تھینک یو''...... پرائم منسٹر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے ایک طویل سانس لیا۔ انہیں یکلخت وائٹ برڈز کی چیف شاتری کا خیال آیا جو ان کی رشتہ دار بھی تھی اور ذاتی طور پر وہ اسے پسند بھی کرتے تھے اور اب وہ سوچ رہے تھے کہ ان کی قائم کردہ وائٹ برڈز کو ختم نہیں ہونا چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے ان کے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''وائٹ برڈز کے ہیڈکوارٹر کا جو بھی انچارج ہو اس سے بات کراؤ''...... پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ

بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... پرائم منسٹر نے بھاری لہجے میں کہا۔

''وائٹ برڈز ہیڈکوارٹر انچارج جگدیش لائن پر ہیں جناب''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کراؤ بات''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''ہیلو سر۔ میں جگدیش بول رہا ہوں سر''...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''مسٹر جگدیش آپ وائٹ برڈز ہیڈکوارٹر کے انچارج ہیں''...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''آپ کو اطلاع مل چکی ہے کہ وائٹ برڈز کی چیف شاتری اپنے ساتھیوں سمیت وارنگل صحرا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں ہلاک ہو چکی ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ مایا دیوی اپنے چار ساتھیوں سمیت واپس آ چکی ہے۔ انہوں نے تفصیلی رپورٹ دی ہے جو ہم نے آپ کے آفس بھجوا دی ہے''...... جگدیش نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''شاتری کے بعد وائٹ برڈز کا نمبر ٹو کون ہے''...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

''مایا دیوی جناب''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ مایا دیوی کو میرے آفس بھجوا دو فوراً تاکہ آئندہ کی پلاننگ کی جا سکے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پرائم منسٹر نے بغیر مزید کچھ کہے رسیور رکھ کر انٹرکام کے ذریعے پرسنل سیکرٹری کو حکم دیا کہ وائٹ برڈز کی مایا دیوی جب آئیں تو انہیں فوراً ان کے آفس پہنچا دیا جائے اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی تو پرائم منسٹر نے میز کے کنارے پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی جس نے پینٹ اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی اندر داخل ہوئی۔ اس کے خوبصورت بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ پرائم منسٹر کی آنکھوں میں اسے دیکھ کر پسندیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"میرا نام مایا دیوی ہے سر"......لڑکی نے اندر آ کر سلام کرتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھیں"...... پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے انٹرکام اٹھایا اور مایا دیوی کی فائل بھجوانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر میں فائل آ گئی تو انہوں نے فائل کھول کر اس کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے وہ فائل پڑھتے جا رہے تھے ان کے چہرے پر مایا دیوی کے لئے پسندیدگی کے تاثرات بڑھتے چلے جا رہے تھے جبکہ مایا دیوی خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"گڈ۔ لگتا ہے آپ تو شاتری سے بھی زیادہ تربیت یافتہ ہیں اور آپ نے اس سے زیادہ کارنامے سرانجام دیئے ہیں"...... پرائم منسٹر نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر چیف شاتری بے حد ذہین تھی"...... مایا دیوی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ نے جس انداز میں ان ایجنٹوں کو ٹریس کیا اور پھر انہیں آخری لمحے تک معلوم نہیں ہو سکا کہ انہیں چیک کیا جا رہا ہے یہ بات بتا رہی ہے کہ آپ شاتری سے بھی زیادہ ذہین ہیں۔ بہرحال اب شاتری ہلاک ہو چکی ہے اس لئے اب آپ بتائیں کہ آپ کو اگر وائٹ برڈز کی چیف بنا دیا جائے تو کیا اس سیٹ پر کام کر سکیں گی"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"جناب یہ میرے لئے اعزاز ہو گا کہ میں آپ کے تحت کام کر سکوں۔ میں نے ایکریمیا، کارمن اور روسیاہ جیسی سپر پاورز کی ٹاپ ایجنسیوں کے ساتھ بھی کام کیا ہوا ہے اور پھر کافرستان واپس آ کر میں کافرستان سیکرٹ سروس کے ساتھ بھی کام کر چکی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں وائٹ برڈز کو کارکردگی کی بناء پر اس سطح پر لے جاؤں گی کہ اس پر رشک کیا جا سکے"...... مایا دیوی نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کافرستان کے لئے سرمایہ ثابت ہوں گی"...... پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے

فائل کھولی اور اس پر لکھنا شروع کر دیا۔ لکھنے کے بعد انہوں نے دستخط کر کے فائل بند کر دی۔

''میں نے آپ کو وائٹ برڈز کی چیف مقرر کر دیا ہے''۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

''میں آپ کے اعتماد پر ہر طرح سے پوری اتروں گی سر''۔ مایا دیوی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پرائم منسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''ایئر مارشل صاحب کی کال ہے جناب''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کرائیں بات''...... پرائم منسٹر نے خشک لہجے میں کہا۔

''ہیلو سر۔ ایئر مارشل عرض کر رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیوں کال کی ہے''...... پرائم منسٹر کا لہجہ مزید خشک ہو گیا تھا۔

''سر۔ مجھے ابھی وارنگل ایئر سپاٹ سے رپورٹ دی گئی ہے کہ وارنگل صحرا کے درمیان موجود پہاڑی خوفناک دھماکوں سے تباہ ہو گئی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پرائم منسٹر بے اختیار اچھل پڑے۔

''پہاڑی دھماکوں سے تباہ ہو گئی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کس نے کیا ہے ایسا''...... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سر۔ دھماکوں کی آواز ایئر سپاٹ پر مارک کی گئی جس پر دو ہیلی کاپٹر وہاں بھجوائے گئے۔ انہوں نے رپورٹ دی ہے کہ پہاڑی کا وجود ہی ختم ہو چکا ہے۔ ان دھماکوں کے بارے میں رپورٹ ہے کہ یہ دھماکے سپر میگا ڈائنامنٹ کے ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''لیکن کس نے ایسا کیا ہے''...... پرائم منسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''وہاں سے تو یہی رپورٹ ملی ہے جناب۔ دور دور تک خوفناک صحرا ہے جہاں اب بھی طوفانی ہوائیں چل رہی ہیں''...... ایئر مارشل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ وہاں مسلسل نگرانی کرائیں۔ ڈائنامنٹ کے دھماکے فرشتے نہیں کیا کرتے۔ لازماً یہ دھماکے انسانوں نے کئے ہوں گے اور وہ بہرحال سامنے آ ہی جائیں گے''...... پرائم منسٹر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''کیا یہ وہی پہاڑی ہے جناب جس پر لیبارٹری تھی''۔ خاموش بیٹھی مایا دیوی نے پوچھا۔

''ہاں۔ لیکن شکر ہے کہ صدر صاحب نے عقلمندی سے کام لیتے ہوئے اسے پہلے ہی خالی کرا دیا تھا ورنہ''...... پرائم منسٹر بولتے

بولتے رک گئے۔

''سر۔ پھر یہ کام یقیناً پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہوگا''...... مایا دیوی نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔ وہ تو ہلاک ہو چکے ہیں''۔ پرائم منسٹر نے اچھلتے ہوئے کہا۔

''سر۔ جیسے آپ نے پہلے فرمایا کہ فرشتے ڈائنامنٹ استعمال نہیں کرتے۔ جس جیپ میں یہ ایجنٹ نخلستان پہنچے تھے وہ جیپ غائب تھی۔ ہم یہی سمجھے تھے کہ وہ جیپ کو صحرا میں لے گئے ہیں لیکن ہوسکتا ہے کہ ایسا نہ ہوا ہو اور وہ صحرا کو ناقابل عبور سمجھ کر باہر نکل گئے ہوں۔ اس دوران وہاں میرا ایکس میزائل فائر کئے گئے اور ہم یہ سمجھ کر مطمئن ہو گئے کہ وہ ہلاک ہو گئے ہیں اور اس کے بعد ہم سب کی واپسی ہو گئی۔ بعد میں انہوں نے کسی طرح اس پہاڑی کو تباہ کر دیا''...... مایا دیوی نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ آپ کی بات درست ہے۔ ایسا ہی ہوا ہو گا''...... پرائم منسٹر نے کہا تو مایا دیوی کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے پرائم منسٹر نے اس کی بات مان کر اسے بہت بڑا کریڈٹ دے دیا ہو۔

''سر۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ بات معلوم ہے کہ مشن دراصل کہاں مکمل ہو رہا ہے''...... مایا دیوی نے کہا تو پرائم منسٹر بے اختیار اچھل پڑے۔

''اوہ۔ اوہ۔ میرا خیال ہے کہ انہیں اس کا علم نہیں ہے اور نہ ہی ہوسکتا ہے کیونکہ صدر صاحب نے اس راز کو صرف اپنے تک محدود رکھا ہوا ہے۔ مجھے بھی آپ کے آنے سے تھوڑی دیر پہلے اس کا علم ہوا ہے''...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر تو وہاں کسی قسم کے حفاظتی انتظامات بھی نہ ہوں گے''۔ مایا دیوی نے کہا۔

''نہیں۔ وہاں کافرستانی سیکرٹ سروس کا چیف شاگل اپنے گروپ کے ساتھ موجود ہے''...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر بھی ضروری ہے جناب کہ وہاں ڈبل حفاظتی انتظامات کئے جائیں۔ سیکرٹ سروس ایک حلقے میں ہو اور وائٹ برڈز دوسرے حلقے میں''...... مایا دیوی نے کہا۔

''نہیں۔ دو ایجنسیوں کے وہاں پہنچ جانے سے انہیں معلوم ہو جائے گا''...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

''سر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس وائٹ برڈز کے بارے میں کچھ نہیں جانتی اور جتنے افراد کو وہ جانتی تھی انہیں انہوں نے ہلاک کر دیا ہے اس لئے ان کے نقطہ نظر سے وائٹ برڈز ختم ہو چکی ہے جبکہ کافرستانی سیکرٹ سروس ان سے طویل عرصے سے ٹکراتی چلی آ رہی ہے اس لئے وہاں ان کی موجودگی سے وہ سمجھ جائیں گے کہ اس جگہ کی اہمیت ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ وہاں سے سیکرٹ سروس

کو ہٹا کر وائٹ برڈز کو تعینات کر دیا جائے''...... مایا دیوی نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ چونکہ یہ تمام سیٹ اپ صدر صاحب کا ہے اس لئے اس بارے میں وہی فیصلہ کر سکتے ہیں''...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جناب۔ ایسا تو ہو سکتا ہے کہ ہم قدرے ہٹ کر چیکنگ کر لیں اور سیکرٹ سروس کے معاملے میں کوئی مداخلت نہ کریں لیکن ہوشیار رہیں۔ اگر پاکیشائی ایجنٹ وہاں پہنچیں تو ہم انہیں اصل لیبارٹری تک پہنچنے ہی نہ دیں''...... مایا دیوی نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ آپ چونکہ اب وائٹ برڈز کی چیف ہیں اس لئے میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ یہ لیبارٹری رچنا نگر میں ہے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''رچنا نگر تو بہت وسیع ایریا ہے سر''...... مایا دیوی نے کہا۔

''وہاں ماؤنٹین فورس کی بٹالین موجود ہے۔ آپ اس کے انچارج سے بات کر سکتی ہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے سر۔ آپ کی مہربانی ہے۔ اب باقی کام میں کر لوں گی''...... مایا دیوی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس بات کا سختی سے خیال رکھیں کہ مجھے آپ کی وجہ سے صدر صاحب کی طرف سے کوئی شکایت نہ آئے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ آپ بے فکر رہیں''...... مایا دیوی نے سلام کرتے

ہوئے کہا۔

''یہ فائل لے جائیں اور سیکرٹری کو دے دیں وہ آرڈر کر دے گا''...... پرائم منسٹر نے کہا تو مایا دیوی نے فائل لی۔ ایک بار پھر سلام کیا اور مڑ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

''مجھے صدر صاحب کو بتانا چاہئے کہ پہاڑی تباہ کر دی گئی ہے''...... پرائم منسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے ہاٹ لائن فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ ایئر مارشل نے صدر صاحب کو بھی اطلاع دے دی ہے اس لئے انہوں نے ہاٹ لائن فون استعمال کیا ہے۔

''یس سر۔ پرائم منسٹر راج نرائن بول رہا ہوں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''آپ کو ایئر مارشل صاحب نے اطلاع دے ہی ہو گی کہ وارنگل صحرا کے درمیان موجود پہاڑی کو سپر میگا ڈائنامنٹ سے تباہ کر دیا گیا ہے''...... صدر نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی سر''...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس رپورٹ سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پاکیشائی ایجنٹ سپر ایکس میزائلوں کے باوجود ہلاک نہیں ہوئے''...... صدر نے سرد لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ وہ لوگ یقیناً واپس چلے گئے تھے جبکہ ہم یہی سمجھتے

رہے کہ یہ لوگ صحرا میں ہیں اور بعد میں انہوں نے یہ کارروائی کر ڈالی''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''لیکن جب انہیں یہ معلوم ہوا ہو گا کہ لیبارٹری خالی ہے تو ان کا ردعمل کیا ہو گا''...... صدر نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''سر۔ آپ نے واقعی بے پناہ عقلمندی کا ثبوت دیا ہے ورنہ تو یہ لوگ اپنا مشن مکمل کر لیتے اور اصل بات کا علم چونکہ صرف آپ کو ہے یا اب مجھے ہے اس لئے انہیں تو اس بات کا کسی صورت علم نہیں ہو سکتا۔ البتہ ایک بات ایسی ہے جس کی وجہ سے انہیں اصل بات کا علم ہو جائے تو کچھ کہا نہیں جا سکتا''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''کیا''...... صدر نے چونک کر پوچھا۔

''جناب۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کافرستان سیکرٹ سروس کے درمیان بے شمار بار مقابلہ ہو چکا ہے اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کافرستانی سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہے۔ جب انہیں وارنگل صحرا میں لیبارٹری خالی ملی ہو گی تو لازماً انہوں نے دارالحکومت میں کافرستانی سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر سے معلوم کرنا ہے کہ چیف شاگل کہاں ہے اور جیسے ہی انہیں معلوم ہو گا کہ چیف شاگل اپنے گروپ کے ساتھ رچنا نگر موجود ہے تو وہ فوراً سمجھ جائیں گے کہ اصل مشن وہاں مکمل ہو رہا ہے اور وہ وہاں کا رخ کر لیں گے''...... پرائم منسٹر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ آپ کا تجزیہ بے حد دانشمندانہ اور درست ہے لیکن اب

کیا جائے وہاں بہرحال حفاظتی انتظامات تو ہونے چاہئیں''۔ صدر نے کہا۔

''جناب۔ یہ حفاظتی انتظامات وائٹ برڈز آسانی سے کر سکتی ہے۔ دوسری بات یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ وائٹ برڈز کو ختم کر دیا گیا ہے اور تیسری بات یہ کہ انہیں وائٹ برڈز کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلوم نہیں ہو گا اس لئے وہ وائٹ برڈز کی وجہ سے اصل جگہ کے بارے میں معلوم نہیں کر سکیں گے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''لیکن اس کی چیف اور خاص ممبرز تو ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ پھر''...... صدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''سر۔ سیکنڈ چیف مایا دیوی بچ گئی ہے اور میں نے اس کی فائل دیکھی ہے۔ وہ شاتری سے بھی زیادہ ذہین اور تربیت یافتہ ہے۔ یہ وہی مایا دیوی ہے سر جس نے دھارو میں ان لوگوں کو ٹریس کیا اور پھر ان کی جیپ پر سیٹلائٹ کا شنر لگایا اور یہ وہی مایا دیوی ہے سر جس نے ان کے پیچھے دھارو کے نخلستان پہنچ کر چیف شاتری کو ان کی نشاندہی کی تھی اس لئے میں نے اسے وائٹ برڈز کی چیف بنا دیا ہے''...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ کی یہ بات میرے ذہن میں چپک گئی ہے کہ یہ لوگ چیف شاگل کی موجودگی کی وجہ سے اصل سپاٹ معلوم کر لیں گے۔ ٹھیک ہے۔ میں شاگل اور اس کے گروپ کو فوری واپس کال کر ..

ہوں۔ آپ مایا دیوی اور اس کے گروپ کو وہاں بھجوا دیں۔ جب انہیں اصل سپاٹ کا علم ہی نہ ہو سکے گا تو ان لوگوں کے وہاں پہنچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اسی میں ہماری کامیابی ہے''...... صدر نے کہا۔

''یس سر۔ آپ شاگل صاحب کو فوری واپس کال کر لیں اور انہیں سختی سے منع کر دیں کہ وہ کسی کو بھی رچنا نگر کے بارے میں نہ بتائیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو انہوں نے رسیور رکھ کر اطمینان بھرے انداز میں ایک طویل سانس لیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت دھارو کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے صحرا سے واپس آئے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت صحرا کے درمیان موجود پہاڑی کے اندر لیبارٹری میں پہنچے تو لیبارٹری خالی پڑی تھی۔ وہاں مشینری تو موجود تھی لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا اور لیبارٹری کی اندرونی حالت بتا رہی تھی کہ اسے طویل عرصے سے استعمال نہیں کیا گیا۔ عمران سمجھ گیا کہ انہیں نہایت خوبصورتی سے ڈاج دیا گیا ہے۔ ٹائیگر نے جو اطلاع دی تھی وہ درست تھی اور اصل مشن یہاں کی بجائے رچنا نگر میں مکمل ہو رہا تھا۔ عمران نے سپر میگا ڈائنامنٹ وہاں لیبارٹری میں فکس کر دیا اور پھر صحرا سے باہر آ کر انہوں نے جیپ کا رخ دھارو کی طرف موڑ دیا۔

چونکہ وہ دھارو سے ہی وہاں پہنچے تھے اس لئے انہیں معلوم تھا

کہ دھارو کتنے فاصلے پر ہے۔ دھارو کے قریب پہنچ کر عمران نے ایک سائیڈ پر جیپ روکی اور جیب سے ڈائنامنٹ کا ڈی چارجر نکال کر اسے آن کر دیا۔ اسے معلوم تھا کہ صحرا کے درمیان میں موجود پہاڑی میں بنی ہوئی لیبارٹری تو کیا اس قدر طاقتور ڈائنامنٹ سے پوری پہاڑی ہی ہوا میں بکھر گئی ہو گی۔ عمران نے ایسا اس لئے کیا تھا کہ ان دھماکوں کی آوازیں پہاڑیوں کے پیچھے ایئر سپاٹ تک لازماً پہنچتیں اور ہو سکتا ہے کہ وہاں سے چیکنگ کے لئے ہیلی کاپٹر بھیجے جائیں اور ان کی جیپ اس خالی اور ویران علاقے میں مشکوک ہو سکتی تھی اس لئے اس نے دھارو کے قریب پہنچ کر یہ کارروائی کی تھی اور اس کے بعد وہ وہاں ہوٹل میں پہنچ گئے تھے۔

''عمران صاحب۔ کیا اب ہمیں رچنا نگر جانا ہو گا''...... صالحہ نے کہا۔

''وہاں ٹائیگر، جوزف اور جوانا گئے ہوں گے۔ پہلے ان کے بارے میں معلوم کرنا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''انہوں نے کیا کیا ہو گا''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ٹائیگر بے حد ہوشیار اور سمجھ دار ہے''...... صفدر نے کہا جبکہ عمران نے جیب سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔ لیکن جب مسلسل کوشش کے باوجود کال رسیو نہ کی گئی تو عمران کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا مطلب۔ یہ کال رسیو کیوں نہیں کر رہا''...... عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ وہ ایسی پچوئیشن میں ہوں کہ کال رسیو نہ کر سکتے ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں ختم کر دیا گیا ہو''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔

''تنویر۔ سوچ سمجھ کر بات کیا کرو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے کون سی غلط بات کی ہے۔ وہ ہماری طرح تربیت یافتہ تو نہیں ہیں اس لئے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ وہاں لامحالہ کافرستانی سیکرٹ سروس موجود ہو گی اور کافرستانی سیکرٹ سروس کے مقابل اب ٹائیگر، جوزف اور جوانا تو کھڑے نہیں ہو سکتے''...... تنویر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ وہاں یقیناً شاگل موجود ہو گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر ایک بار پھر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ چیف آف وائٹ برڈز شاتری کالنگ۔ اوور''۔ عمران نے شاتری کی آواز اور لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل اٹنڈنگ یو۔ تم زندہ ہو۔ کیا مطلب۔ صدر صاحب نے تو بتایا تھا کہ تمہیں اور

تمہارے ساتھیوں کو پاکیشیائی ایجنٹوں نے وارنگل صحرا میں ہلاک کر دیا ہے اور اب تمہاری نمبر تو مایادیوی کو وائٹ برڈز کا چیف بنا دیا گیا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے شاگل کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''میں زندہ بچ گئی ہوں کیونکہ میں نے اپنے میک اپ میں اپنے گروپ کی ایک لڑکی کو وہاں رکھا ہوا تھا۔ میں خود دھارو میں تھی۔ پھر اچانک ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہو کر بے ہوش ہو گئی تھی اور پھر مجھے ہوش آیا تو میں دارالحکومت کے ایک ہسپتال میں موجود ہوں۔ میں ابھی چل پھر نہیں سکتی۔ میں نے اپنے ہیڈکوارٹر بات کی تو وہاں سے پتہ چلا کہ مجھے سرکاری طور پر ہلاک قرار دے دیا گیا ہے اور مایا دیوی چیف بن گئی ہے۔ میں نے انہیں ہسپتال کے بارے میں نہیں بتایا ورنہ مجھے معلوم ہے کہ مایا دیوی بے حد کینہ پرور عورت ہے اس لئے وہ مجھے اس حالت میں خاموشی سے ہلاک کرا دے گی تاکہ وہ چیف بنی رہے۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تم میری مدد کرو۔ اوور''...... عمران نے ایک کہانی بناتے ہوئے کہا۔

''ہسپتال میں تمہارے پاس ٹرانسمیٹر کہاں سے آ گیا۔ اوور''...... شاگل نے کہا تو عمران کے چہرے پر اس کے لئے تحسین آمیز تاثرات ابھر آئے۔

''ٹرانسمیٹر میرے لباس کی خفیہ جیب میں تھا۔ یہ جدید ساخت کا

چھوٹا سا ٹرانسمیٹر ہے۔ میں نے ہوش میں آنے کے بعد اپنا لباس منگوایا تو یہ مل گیا۔ اوور''...... عمران نے جواب دیا۔

''تم کس ہسپتال میں ہو۔ اوور''...... شاگل نے پوچھا۔

''میں بتا دوں گی۔ تم مجھے پہلے یہ بتاؤ کہ صورت حال کیا ہے۔ وارنگل صحرا میں کیا ہوا ہے۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس ختم ہو چکی ہے یا نہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں حتمی طور پر اطلاع مل چکی ہے کہ وہ صحرا میں ہلاک ہو چکی ہے۔ اوور''...... شاگل نے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اب رچنا نگر والی لیبارٹری محفوظ ہے۔ گڈ شو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تمہیں کیسے اس بات کا علم ہوا۔ اوور''...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ کہاں موجود ہیں تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ آپ کو موجودہ حالات میں کیا بتایا جا سکتا ہے اور کیا نہیں۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''میں اس وقت رچنا نگر پہاڑی پر موجود ہوں۔ اوور''۔ شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو آپ خطرے میں ہیں کیونکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دوسرا گروپ جو تین افراد پر مبنی ہے رچنا

نگر گیا ہوا ہے۔ اوور''...... عمران نے شاگل کی آواز اور لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے اور میرے آدمی انہیں اتر کاش میں بے ہوش کر کے یہاں میرے کیمپ میں لا رہے ہیں اس لئے تم انہیں ہلاک ہی سمجھو کیونکہ میں نے انہیں ہوش میں لائے بغیر گولیوں سے اڑا دینا ہے۔ اوور''...... شاگل نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

''اگر تم نے انہیں ہلاک ہی کرانا تھا تو یہ کام وہیں اتر کاش میں بھی ہو سکتا تھا۔ اوور''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا تھا لیکن اس طرح پاکیشائی سیکرٹ سروس کے چیف کو اطلاع مل جاتی اور وہ کوئی دوسرا گروپ یہاں بھجوا سکتا تھا جبکہ اب وہ اچانک غائب ہو جائیں گے اور بس۔ اوور''۔ شاگل نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ انہیں معلوم ہو کہ دوسرا گروپ چل پڑا ہے یا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ مجھے مشورہ مت دو۔ میں جو چاہوں گا وہی ہو گا۔ تم اپنی بات کرو۔ کہاں سے بول رہی ہو۔ اوور''...... شاگل نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

''پھر میری طرف سے بھی سوری۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا تینوں شدید خطرے میں ہیں''...... صفدر نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے گا۔ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کی موت کا وقت اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آ گیا ہے تو اسے کوئی نہیں روک سکتا اور اگر نہیں تو کوئی انہیں مار نہیں سکتا۔ ویسے بھی مجھے یقین ہے کہ ٹائیگر اتنی آسانی سے مار کھانے والوں میں سے نہیں ہے لیکن اب ہمیں فوری طور پر رچنا نگر پہنچنا ہو گا''...... عمران نے جواب دیا۔

''ہاں۔ اب یہ ضروری ہو گیا ہے لیکن اس کے لئے ہمیں خاصا طویل سفر کرنا ہو گا''...... صفدر نے کہا۔

''ہمیں یہاں سے پہلے دارالحکومت پہنچنا ہو گا۔ پھر وہاں سے دیکھیں گے کہ قریب ترین ایئر پورٹ کہاں ہے۔ وہاں سے پھر آگے جس طرح بھی جانا پڑا جانا تو بہرحال ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نہیں ہیں جبکہ شاگل کی بات سن کر میرا دل ڈوبا جا رہا ہے۔ بہرحال وہ ہمارے ساتھی ہیں''...... صالحہ نے کہا۔

''جب آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی ہو جائے تو کوئی پریشانی یا غم اس کے قریب نہیں آ سکتا۔ ایک فلاسفر نے غم کے بارے میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور بندے کی خواہش کے

درمیان جو فاصلہ ہوتا ہے وہی غم کہلاتا ہے۔ یہ فاصلہ جتنا زیادہ ہوگا غم اتنا ہی بڑا ہوگا اور اگر یہ فاصلہ نہ ہو تو پھر غم نہیں ہوگا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی بڑے دل گردے کے مالک ہیں عمران صاحب"۔ صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ باقی سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے لیکن تنویر سمیت سب کے چہروں پر بہرحال پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

شاگل روگا پہاڑی پر لگائے گئے اپنے کیمپ میں موجود تھا۔ سامنے موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس بول رہا ہوں"...... شاگل نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں۔ پریذیڈنٹ صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"یس سر۔ شاگل بول رہا ہوں سر"...... شاگل نے کلک کی ہلکی سی آواز سنتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چیف شاگل۔ آپ اپنے ساتھیوں سمیت فوری طور پر ایک منٹ ضائع کئے بغیر وہاں سے واپس دارالحکومت آ جائیں۔ اٹ از

مائی آرڈر''...... صدر کی سخت آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

''وہ۔ وہ کیوں سر۔ مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے اس فوری آرڈر کی وجہ سر''...... شاگل نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو اب آپ اس قابل ہو گئے ہیں کہ ملک کے صدر کے سامنے کیوں اور کیسے کے الفاظ استعمال کریں۔ کیا آپ کو علم نہیں ہے کہ ایسا کہنا قانون کے خلاف ہے اور آپ کا ان الفاظ کی بناء پر کورٹ مارشل بھی ہو سکتا ہے''...... صدر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''سوری سر۔ دراصل میں یہ بات سمجھ نہیں سکا تھا اس لئے میرے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے سر۔ آئی ایم ویری سوری سر۔ میں معافی مانگتا ہوں سر''...... شاگل نے منمناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ آئندہ محتاط رہیں گے۔ اٹ از لاسٹ وارننگ''۔ صدر نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر''...... شاگل نے مردہ سے لہجے میں کہا۔

''اب آپ کو وجہ بھی بتا دی جائے تو بہتر ہو گا۔ وارنگل صحرا میں ہمارا خیال تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہلاک ہو چکی ہے لیکن ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ اس لیبارٹری کو اس پہاڑی سمیت تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ ہلاک نہیں ہوئے اور

انہیں چونکہ کسی صورت یہ علم نہیں ہو سکتا کہ اصل مشن کہاں ہے اس لئے ہم مطمئن تھے لیکن پھر ہمیں خیال آیا کہ اگر انہوں نے معلوم کر لیا کہ آپ یہاں موجود ہیں تو لامحالہ وہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ اصل مشن یہاں مکمل ہو رہا ہے اس لئے لیبارٹری کو خفیہ رکھنے کے لئے آپ کی فوری طلبی ضروری ہے''...... صدر نے اس بار وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ لیکن یہاں حفاظتی انتظامات بھی ضروری ہیں سر''...... شاگل نے کہا۔

''یہ سوچنا ہمارا کام ہے آپ کا نہیں۔ آپ کو جو حکم دیا گیا ہے آپ اس پر عمل کریں۔ آپ کے پاس ہیلی کاپٹر ہے''...... صدر نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... شاگل نے جواب دیا۔

''آپ کا ہیلی کاپٹر وہاں سے واپس دارالحکومت کتنے وقت میں پہنچ سکتا ہے''...... صدر نے کہا۔

''جناب۔ چار گھنٹے تو لازماً لگ جائیں گے''...... شاگل نے جواب دیا۔

''اس قدر سست رفتار ہے آپ کا ہیلی کاپٹر''...... صدر کے لہجے میں یکلخت غصہ ابھر آیا۔

''سر۔ فاصلہ کافی زیادہ ہے''...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں چار گھنٹے بعد آپ سے دارالحکومت آپ کے ہیڈکوارٹر پر رابطہ کروں گا۔ اگر آپ وہاں نہ پہنچے تو آپ کا یقینی طور پر ملک کے صدر کے حکم کی خلاف ورزی پر کورٹ مارشل ہو جائے گا''...... صدر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''یہ صدر صاحب کو کیا ہو گیا ہے۔ یقیناً پرائم منسٹر نے میرے خلاف ان کے کان بھرے ہوں گے''...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اب وہ دل میں اپنے آپ کو شاباش دے رہا تھا کہ اس نے جان بوجھ کر تین گھنٹوں کے سفر کو چار گھنٹوں کا کہہ دیا تھا۔ اس وجہ سے اسے یہاں بیٹھ کر مزید کچھ سوچنے کی مہلت مل گئی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتا اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... شاگل نے سخت اور خشک لہجے میں کہا۔

''جناب۔ اترکاش سے مادھو کی کال ہے جناب۔ اس کا کہنا ہے کہ اس نے اترکاش میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو چیک کر لیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

''پاکیشیائی ایجنٹ اور اترکاش میں۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے''...... شاگل نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''ہیلو سر۔ میں مادھو بول رہا ہوں سر''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کہاں ہیں پاکیشیائی ایجنٹ۔ کتنی تعداد ہے ان کی اور تم نے انہیں کیسے ٹریس کیا ہے''...... شاگل نے مسلسل سوالات کرتے ہوئے کہا۔

''جناب۔ یہ دو حبشی اور ایک مقامی آدمی ہے۔ میں یہاں اترکاش کے ہوٹل گورے میں موجود تھا کہ میں نے ان تینوں کو راہداری سے گزر کر کمرے میں جاتے ہوئے دیکھا تو میں چونک پڑا کیونکہ ان میں سے جو مقامی آدمی ہے اس کا انداز بے حد چوکنا تھا جیسے اسے کسی نگرانی کا خطرہ ہو۔ عام آدمی اس انداز میں چوکنا نہیں ہوا کرتا اس لئے مجھے ان پر شک ہوا تو میں نے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ آج ہی یہاں پہنچے ہیں۔ ویسے تو ان کے لئے علیحدہ علیحدہ کمرے بک ہیں لیکن یہ تینوں ایک ہی کمرے میں موجود ہیں۔ تب میں نے ایک ویٹر کے ذریعے اس کمرے میں تھری سٹار ایکس ڈکٹا فون پہنچا دیا۔ یہاں کے ویٹر تھوڑی سی رقم پر ہی خوش ہو کر ایسا کام کر دیتے ہیں۔ ساتھ والا کمرہ خالی تھا اس لئے میں وہاں پہنچ گیا اور پھر میں نے ان کے درمیان ہونے والی باتیں سنی۔ اس مقامی کا نام ٹائیگر ہے جبکہ ایک حبشی کا نام جوزف اور دوسرے کا نام جوانا ہے۔ جناب یہ یہاں لیبارٹری کو تباہ کرنے آئے ہیں۔ چونکہ مجھے خدشہ تھا کہ یہ فوراً ہی یہاں سے نکل نہ جائیں اس لئے میں نے ویٹر کے ذریعے ان کے کمرے میں بلوگ نامی بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرا دی۔ جب یہ بے ہوش ہو

گئے تو میں نے اس ویٹر کی مدد سے انہیں عقبی راستے سے ہوٹل سے باہر نکالا اور اپنی گورسٹر جیپ کے عقبی حصے میں ڈال کر اپنے ساتھی گجرال کو ان کی نگرانی پر لگا دیا ہے اور میں آپ کو کال کر رہا ہوں۔ اب آپ جیسے حکم دیں''...... مادھو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ تینوں کہاں ہیں اس وقت''...... شاگل نے پوچھا۔

''اتر کاش میں ہیں۔ اگر آپ کہیں تو ہم انہیں اتر کاش سے باہر نکال کر گولیوں سے ہلاک کر کے ان کی لاشیں جنگل میں پھینک دیں یا پھر جیسے آپ حکم دیں۔ ویسے یہاں میں نے اس لئے انہیں ہلاک نہیں کیا کہ یہاں خواہ مخواہ مسائل کھڑے ہو سکتے تھے''۔ مادھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم نے خود اپنے کانوں سے ان کے نام سنے تھے''۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... مادھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ تینوں تو کرشناس میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ پھر یہ زندہ کیسے ہو گئے اور نہ صرف زندہ ہو گئے بلکہ یہاں بھی پہنچ گئے۔ یہاں کے بارے میں انہیں کس نے بتایا ہے''...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ تو زندہ ہیں جناب اور یہ سب تو ان سے ہی معلوم ہو سکتا ہے جناب کہ یہ کیسے زندہ رہے اور کیسے یہاں پہنچے''...... مادھو نے

کہا۔

''تم جیپ پر درہ کلپا کے شمال میں انہیں کتنی دیر میں پہنچا سکتے ہو''...... شاگل نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا۔

''سر۔ ایک گھنٹہ تو لگ ہی جائے گا''...... مادھو نے جواب دیا۔

''میں یہاں سے ہیلی کاپٹر بھجوا رہا ہوں۔ تم انہیں وہاں پہنچا دو۔ میرا ہیلی کاپٹر انہیں پک کر لے گا''...... شاگل نے کہا۔

''لیکن سر۔ آپ ہیلی کاپٹر یہاں اتر کاش بھجوا دیں تو یہ کام بہت جلد ہو جائے گا''...... مادھو نے کہا۔

''نانسنس۔ ان کے ساتھی لازماً وہاں موجود ہوں گے اور وہ ہیلی کاپٹر دیکھ کر ساری بات سمجھ جائیں گے۔ تم انہیں درہ کلپا کے شمال میں پہاڑی درے میں پہنچا دو اور سنو۔ جتنی جلدی ممکن ہو سکے وہاں پہنچو''...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں گجرال سمیت''۔ دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''اوکے۔ جتنی جلدی ممکن ہو سکے پہنچو''...... شاگل نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر کریڈل کو دوبارہ پریس کر کے چھوڑ دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے اس کے ساتھی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''دھیر سنگھ کو میرے پاس بھجو۔ ابھی اسی وقت''...... شاگل نے

چیختے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان کیمپ میں داخل ہوا۔

''یہ شاگل کے ہیلی کاپٹر کا پائلٹ تھا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''بیٹھو''...... شاگل نے خشک لہجے میں کہا تو دھیر سنگھ میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

''تم ہیلی کاپٹر کو انتہائی سپیڈ سے چلاتے ہوئے یہاں سے دارالحکومت کتنی دیر میں پہنچ سکتے ہو۔ میں نے فل سپیڈ کہا ہے''۔ شاگل نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

''سر۔ اڑھائی گھنٹے میں''...... دھیر سنگھ نے جواب دیا۔

''کیا تمہیں یقین ہے شاگل نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... دھیر سنگھ نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میرے سپیشل ہیلی کاپٹر کو ہر لحاظ سے اوکے کرو اور دوسرے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کرم داس کو میرے پاس بھیجو''۔ شاگل نے کہا۔

''یس سر۔ کیا میں نے دارالحکومت جانا ہے''...... دھیر سنگھ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں اور ہر صورت میں اڑھائی گھنٹے میں پہنچنا ہے''...... شاگل نے کہا۔

''یس سر''...... دھیر سنگھ نے سلام کرتے ہوئے کہا اور واپس مڑ

گیا۔

''اور سنو''...... شاگل نے چونک کر کہا۔

''یس سر''...... دھیر سنگھ نے مڑتے ہوئے کہا۔

''کیپٹن سانتی رام کو بھی میرے پاس بھجوا دو۔ ابھی اسی وقت''...... شاگل نے کہا۔

''یس سر''...... دھیر سنگھ نے کہا اور دوبارہ سلام کر کے وہ واپس مڑ کر باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک کیپٹن سانتی رام تھا جبکہ دوسرا ہیلی کاپٹر پائلٹ کرم داس تھا۔ دونوں نے شاگل کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''بیٹھو سانتی رام''...... شاگل نے کہا تو کیپٹن سانتی رام کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھنے کا انداز مؤدبانہ تھا۔

''کرم داس''...... شاگل نے پائلٹ کرم داس کو مخاطب کر کے کہا۔

''یس سر''...... کرم داس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اپنے ہیلی کاپٹر کو درہ کلپا کے شمال میں کسی اونچی جگہ پر پہنچ کر اتار دو۔ اتر کاش سے مادھو اپنے ساتھی گجرال کے ساتھ تین بے ہوش آدمی کو جیپ میں لے کر وہاں پہنچ رہا ہے۔ تم ان تینوں کو اپنے ہیلی کاپٹر میں ڈال کر یہاں لے آنا ہے اور پھر بے ہوشی کے عالم میں ہی انہیں میرے سپیشل ہیلی کاپٹر میں منتقل کر دینا ہے''۔ شاگل نے کہا۔

''یس سر''...... کرم داس نے جواب دیا۔

''جاؤ''...... شاگل نے کہا تو کرم داس سلام کر کے واپس چلا گیا۔

''کیپٹن سانتی رام صدر صاحب نے ہماری فوری واپسی کا حکم دیا ہے اس لئے ہم نے اب یہاں سے روانہ ہونا ہے۔ تم تمام مشینری آف کر دو اور سامان وغیرہ سمیٹ لو اور میرے جانے کے بعد دوسرے ہیلی کاپٹر پر تم نے تمام ضروری سامان اور اسلحہ وغیرہ اتر کاش پہنچانا ہے اور پھر وہاں سے یہ سامان اور اسلحہ جیپوں پر دارالحکومت بھجوا دینا ہے جبکہ تم دوسرے ہیلی کاپٹر پر دارالحکومت پہنچ جاؤ گے''...... شاگل نے کہا۔

''واپسی سر۔ مگر سر''...... کیپٹن سانتی رام نے چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی سوال میں نے صدر صاحب سے کیا تھا اور صدر صاحب کو اس قدر غصہ آیا کہ وہ میرا کورٹ مارشل کرنے لگے تھے۔ آرڈر از آرڈر۔ سنا تم نے''...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... کیپٹن سانتی رام نے کہا۔

''جاؤ اور واپسی کی تیاری کرو۔ میں ان تین بے ہوش افراد کو اپنے ہیلی کاپٹر میں ڈال کر دارالحکومت لے جاؤں گا''...... شاگل نے کہا تو کیپٹن سانتی رام اٹھا اور سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

''نانسنس۔ کسی کو سمجھ نہیں آتا کہ آرڈر از آرڈر''...... شاگل نے

بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اب اسے کرم داس کی واپسی کا انتظار تھا۔ ویسے اپنے پائلٹ سے یہ سن کر کہ وہ اڑھائی گھنٹے میں دارالحکومت پہنچ سکتا ہے وہ خاصا مطمئن ہو گیا تھا۔ وہ ان تینوں پاکیشیائی ایجنٹوں کو اس لئے ساتھ لے جانا چاہتا تھا تاکہ ہیڈکوارٹر میں اطمینان سے ان سے پوچھ گچھ کر سکے یہ لوگ کرشاس میں کیسے بچ گئے اور پھر یہاں وہ کیسے آئے۔ اس کے بعد وہ صدر صاحب سے اس انداز میں بات کرے گا کہ وہ اسے واپسی یہاں بھجوانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اس طرح اس کی اہمیت مزید بڑھ جائے گی۔

جیپ خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی جا رہی تھی۔ وہ لوگ ٹائیگر اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے اس حد تک مطمئن تھے کہ انہوں نے ایک بار بھی مڑ کر پیچھے نہیں دیکھا تھا حالانکہ جیپ کے اندر لگے ہوئے بیک مرر میں وہ انہیں نظر بھی نہیں آ رہے تھے کیونکہ وہ جیپ کے فرش پر پڑے ہوئے تھے۔

''چیف انہیں اتر کاش سے بھی تو ہیلی کاپٹر میں منگوا سکتا تھا''۔ اچانک جیپ کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں نے کہا تھا لیکن تمہیں معلوم تو ہے کہ چیف شاگل اپنی مرضی کا مالک ہے۔ بہرحال ہم نے اس کے حکم کی تعمیل کرنی ہے''...... ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہ شاگل کے آدمی ہیں اور انہیں شاگل کی طرف لے جا رہے ہیں۔

''ہم کتنی دیر میں ہیلی کاپٹر تک پہنچ جائیں گے''...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی نے ایک بار پھر پوچھا۔

''آدھے گھنٹے میں''...... ڈرائیور نے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں فوراً ایک خیال آیا کہ اگر وہ اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لے تو آسانی سے شاگل اور اس کے کیمپوں اور اینٹی ایئر کرافٹ گنوں کے کیمپ کو تباہ کر کے لیبارٹری تک پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر انگلیاں موڑیں اور چند لمحوں بعد اس کی کلائیوں میں موجود ہتھکڑی ہلکی سی کٹک کی آواز کے ساتھ کھل گئی۔ ٹائیگر کو وہاں پڑے دو بڑے بڑے تھیلے بھی نظر آ گئے تھے۔ یہ ان کے تھیلے تھے جنہیں شاید ان کے ساتھ ہی کمرے سے اٹھایا گیا تھا۔ ان میں اسلحے کے ساتھ ساتھ بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹلز بھی موجود تھے۔ ٹائیگر نے ہتھکڑی کو اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا تاکہ اس کے جیپ کے فرش سے ٹکرانے کی آواز ڈرائیور اور اس کے ساتھی تک نہ پہنچ سکے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے آہستہ آہستہ تھیلے کی طرف کھسکنا شروع کر دیا جو اس کے قریب ہی پڑا تھا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد اس کا ہاتھ تھیلے تک پہنچ گیا۔ اس نے تھیلے کا منہ کھولا اور ہاتھ اندر ڈال دیا۔ چند لمحوں تک ٹٹولنے کے بعد اس نے مشین پسٹل تلاش کر لیا۔ اس نے ہاتھ باہر کھینچا اور دوسرے ہی لمحے مشین پسٹل اس کی جیب میں پہنچ چکا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس میں میگزین موجود ہے۔ اس

کے ختم ہونے کے بعد ہی اسے ری لوڈ کرنے کی ضرورت پڑتی اس لئے وہ اطمینان سے لیٹا رہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جیپ کی رفتار آہستہ ہونا شروع ہوگئی۔

''اوہ۔ ہیلی کاپٹر تو پہنچ بھی چکا ہے''...... اچانک سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

''ظاہر ہے وہ ہیلی کاپٹر ہے''...... ڈرائیور نے کہا اور تھوڑی دیر بعد جیپ ایک جھٹکے سے رک گئی اور دونوں افراد تیزی سے باہر نکل گئے تو ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر اچھل کر جیپ کی سائیڈ سیٹ پر آیا اور آہستہ سے دروازہ کھول کر وہ جیپ سے باہر آ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ انہیں اٹھانے کے لئے جیپ کی عقبی سمت میں آئیں گے۔

''ارے۔ وہ تیسرا کہاں گیا''...... اچانک جیپ کا دروازہ کھلنے کی آواز کے ساتھ ہی ایک حیرت بھری آواز سنائی دی تو ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اچھل کر وہ ان کے عقب میں آ گیا۔ وہ تین افراد تھے اور تینوں ہی جیپ کے عقبی کھلے دروازے کے سامنے کھڑے تھے۔ ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔ ٹائیگر کے دوڑ کر ان کے عقب میں پہنچنے کی آواز سنتے ہی وہ تینوں تیزی سے مڑے ہی تھے کہ ٹائیگر نے مشین پسٹل کا فائر کھول دیا اور تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی وہ تینوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے

کیونکہ ٹائیگر نے خصوصی طور پر ان کے سینوں پر فائر کھولا تھا تاکہ گولیاں کھا کر وہ زیادہ دیر تڑپ بھی نہ سکیں۔ جب وہ تینوں ساکت ہو گئے تو ٹائیگر دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں ہیلی کاپٹر میں کوئی آدمی نہ ہو لیکن ہیلی کاپٹر خالی تھا۔ ارد گرد بھی کوئی آدمی نہیں تھا۔

ٹائیگر تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑھا جو انہیں جیپ میں یہاں لے کر آئے تھے۔ اس نے جھک کر باری باری ان دونوں کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر ایک آدمی کی جیب سے اینٹی گیس کی شیشی برآمد ہو گئی تو ٹائیگر کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔ شیشی لے کر وہ جیپ کے عقبی کھلے ہوئے حصے سے اندر آ گیا اور پھر اس نے باری باری جوزف اور جوانا کی ناکوں سے شیشی لگا کر اسے بند کر کے جیب میں ڈال لیا۔ اس نے جوزف اور جوانا دونوں کے عقب میں جکڑے ہوئے ہاتھ بھی ہتھکڑی سے آزاد کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر جیپ سے نیچے اتر آیا۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں کسی چیکنگ مشینری کے ذریعے انہیں چیک نہ کیا جا رہا ہو۔ ایسی صورت میں کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد اسے جیپ کے اندر سے جوزف اور جوانا کی حیرت بھری آوازیں سنائی دیں۔

''جوزف اور جوانا جلدی باہر آ جاؤ''...... ٹائیگر نے اونچی آواز میں کہا تو چند لمحوں بعد جوزف اور جوانا اچھل کر جیپ سے نیچے آ گئے۔ وہ دونوں انتہائی حیرت بھرے انداز میں باہر موجود لاشوں اور

ایک سائیڈ پر کھڑے ہیلی کاپٹر کو دیکھ رہے تھے۔

''یہ سب کیا ہے ٹائیگر۔ ہم کہاں ہیں''...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر اب تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ تمہیں خودبخود کیسے ہوش آ گیا''...... جوانا نے حیران ہو کر پوچھا۔

''میرا خیال ہے کہ چونکہ میں بھی عمران صاحب کی طرح مخصوص ذہنی ورزشیں کرنے کا عادی ہوں اس لئے ذہنی ردعمل کی وجہ سے مجھے خودبخود ہوش آ گیا''...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''اب ہم نے کیا کرنا ہے۔ کیا واپس اتر کاش جانا ہے''۔ جوانا نے کہا۔

''نہیں۔ ہمیں ہیلی کاپٹر مل گیا ہے۔ یہ ہیلی کاپٹر کافرستانی سیکرٹ سروس کا ہے اس لئے اب ہم نے اسے استعمال کرنا ہے۔ شاگل اوپر پہاڑی پر موجود ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ اس پہاڑی پر ہو گا جس پر اینٹی ایئر کرافٹ گنیں نصب ہیں۔ ہم اسلحے کے تھیلے ہیلی کاپٹر میں ڈال کر ہیلی کاپٹر کے ذریعے اس پہاڑی کے عقبی طرف سے اوپر جائیں گے اور پہلے ہم نے اینٹی ایئر کرافٹ گنوں کو تباہ کرنا ہے۔ پھر ہم شاگل کے کیمپ پر حملہ کریں گے۔ اس کے بعد فوج کی بٹالین اور آخر میں لیبارٹری کا نمبر آئے گا''...... ٹائیگر

نے کہا۔

''تو چلو۔ پھر سوچ کیا رہے ہو''...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے جیپ میں پڑے ہوئے اپنے دو تھیلے اٹھا کر ہیلی کاپٹر میں ڈالے اور پھر ٹائیگر پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ جوانا سائیڈ سیٹ پر اور جوزف عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا اور چند لمحوں بعد ٹائیگر نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کر دیا۔ بلندی پر پہنچ کر انہیں دور سے اینٹی ایئر کرافٹ گنیں اور ان کے ساتھ بنی ہوئی پختہ بیرکیں نظریں آنے لگیں تو ٹائیگر نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا اور اسے کافی فاصلہ دے کر اس پہاڑی کے عقبی طرف لے جانے لگا۔

''ہم نے ہیلی کاپٹر کے لینڈ کرتے ہی ایکشن میں آ جانا ہے۔ یہاں موجود تمام افراد کو گولیوں سے اڑا دینا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا یہ اینٹی ایئر کرافٹ گنیں تباہ نہیں کرنی''...... جوانا نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ پوزیشن ایسی ہے کہ بمباری کی آوازیں دور دور تک سنائی دیں گی''...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی جوانا نے ایک تھیلے میں سے مشین گنیں نکال کر ان میں میگزین فل کئے اور ایک گن جوزف کی طرف بڑھا دی۔ ایک گن ٹائیگر نے لے کر سائیڈ پر رکھ لی جبکہ ایک جوانا نے لے لی۔ اب ہیلی کاپٹر عقبی طرف سے ایئر کرافٹ گنوں والے کیمپ کی

طرف بڑھ رہا تھا۔

''انہیں کہیں شک نہ پڑ جائے''...... جوانا نے کہا۔

''نہیں۔ یہ سیکرٹ سروس کا ہیلی کاپٹر ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر ٹائیگر نے جیسے ہی ہیلی کاپٹر زمین پر اتارا جوزف اور جوانا نے مشین گنوں سمیت بجلی کی سی تیزی سے نیچے چھلانگیں لگا دیں۔ اس کے ساتھ ہی مشین گنوں کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ٹائیگر آوازیں سن کر نیچے اترنے ہی لگا تھا کہ ہیلی کاپٹر میں موجود ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل کالنگ پائلٹ رام داس۔ اوور''...... شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یس۔ رام داس اٹنڈنگ یو سر۔ اوور''...... ٹائیگر نے اپنے ہی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس نے رام داس کی آواز اور لہجہ سنا ہوا نہیں تھا اور نہ ہی وہ ابھی اس قابل ہوا تھا کہ فوری طور پر کسی کی آواز اور لہجے کی نقل کر سکے۔

''یہ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے اور ہاں تم اوپر اینٹی ایئر کرافٹ گنوں والے کیمپ پر کیوں گئے ہو۔ بولو۔ اوور''...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

''میں ابھی خود آ رہا ہوں پھر تفصیل سے بتاؤں گا۔ انتہائی اہم

معاملات ہیں سر۔ اوور اینڈ آل''...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور مشین گن پکڑ کر اس نے ہیلی کاپٹر سے نیچے چھلانگ لگا دی۔ اسی لمحے جوانا دوڑ کر اس کی طرف آتا دکھائی دیا۔

''یہاں بارہ آدمی تھے۔ سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ اب کیا کرنا ہے''...... جوانا نے قریب آ کر کہا۔

''ابھی شاگل کی کال آئی تھی۔ ہمیں اب پہلے اس کے کیمپ پر حملہ کرنا ہو گا۔ میزائل گنیں نکال لو اور جلدی کرو ورنہ وہ فوج کو کال کر لے گا''...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے چیخ کر جوزف کو بلایا اور چند لمحوں بعد وہ تھیلوں سے میزائل گنیں نکال کر انہیں جوڑ کر سیٹ کر چکے تھے۔

''لیکن میزائلوں کی آوازیں فوجی سپاٹ تک، پہنچ جائیں گی''۔ جوانا نے کہا۔

''اب اور کیا ہو سکتا ہے۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا''...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کر دیا تاکہ سامنے کے رخ پر میزائلوں کی فائرنگ کر سکیں۔ جوزف اور جوانا دونوں ہیلی کاپٹر کی سائیڈوں پر موجود تھے تاکہ اوپر سے ہی کیمپ پر فائرنگ کر سکیں لیکن جیسے ہی چکر کاٹ کر وہ سامنے کے رخ پر پہنچے ٹائیگر نے اچانک ہیلی کاپٹر کو ایک جھٹکے سے اوپر اٹھایا اور وہ میزائل سے بال بال بچے ورنہ ان کا ہیلی کاپٹر ہٹ ہو چکا تھا۔

"فائر"...... ٹائیگر نے چیخ کر ہیلی کاپٹر کو قدرے نیچے لے جاتے ہوئے کہا جہاں چار خیمے موجود تھے لیکن وہ نیچے گرے ہوئے تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے خیمے لپیٹے جا رہے ہوں۔ دوسرے ہی لمحے خوفناک دھماکوں سے پہاڑیاں گونج اٹھیں اور پھر مسلسل میزائل ان خیموں اور ان کے ارد گرد علاقے میں گرنے لگے۔ چاروں خیموں میں آگ لگ گئی تھی۔

"فائر بند کرو۔ یہاں دوسرا ہیلی کاپٹر نظر نہیں آ رہا اس لئے میں ہیلی کاپٹر واپس اوپر اینٹی ایئر کرافٹ گنوں والے سپاٹ کی طرف لے جا رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے ہیلی کاپٹر اوپر اٹھایا اور چونکہ وہ اس بار سیدھا اوپر جا رہا تھا اس لئے تھوڑی دیر میں وہ اینٹی ایئر کرافٹ گنوں والے کیمپ میں پہنچ گیا۔

"تم یہیں ٹھہرو۔ میں اور جوزف جا کر وہاں چیکنگ کرتے ہیں"...... جوانا نے کہا اور پھر جیسے ہی ٹائیگر نے ہیلی کاپٹر نیچے اتارا وہ دونوں میزائل گنیں وہاں پھینک کر اور مشین گنیں اٹھا کر نیچے کود گئے۔

"ابھی فوج یہاں پہنچ جائے گی"...... ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ چاہتا تھا کہ جب تک فوج یہاں پہنچے وہ ہیلی کاپٹر سے لیبارٹری پر حملہ کر دے لیکن جوزف اور جوانا نیچے اتر کر غائب ہو چکے تھے۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر تیز سیٹی کی آواز

سنائی دینے لگی تو ٹائیگر چونک پڑا۔ پہلے تو شاگل نے اسے کال کیا تھا لیکن اگر شاگل نیچے کیمپ میں تھا تو وہ میزائلوں کی بارش میں یقیناً ہلاک ہو چکا ہو گا پھر کون ٹرانسمیٹر کال کر رہا تھا۔ ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل کالنگ یو۔ اوور"...... شاگل کی حلق کے بل چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس رام داس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ٹائیگر نے ایک بار پھر پائلٹ رام داس کا نام لیتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ تم رام داس نہیں ہو سکتے۔ کون ہو تم۔ کیا تم ٹائیگر ہو۔ اوور"...... شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو ٹائیگر چونک پڑا۔

"ہاں۔ میں ٹائیگر ہوں۔ علی عمران کا شاگرد۔ اوور"...... اس بار ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم۔ تم نے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لیا ہے اور تم نے میرا کیمپ بھی تباہ کر دیا ہے۔ میں ابھی جنگی طیاروں اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کا پورا سکوارڈ بھجواتا ہوں۔ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی ہلاکت کے لئے۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا تو ٹائیگر اچھل کر پائلٹ سیٹ سے اٹھا اور اس نے عقبی حصے میں چھلانگ لگا دی جہاں اسلحے کے دونوں بڑے تھیلے پڑے ہوئے تھے۔ ٹائیگر نے ان تھیلوں میں وہ

مخصوص اسلحہ خرید کر رکھا ہوا تھا جس سے لیبارٹری کو اڑایا جا سکتا تھا۔ ان میں سی فورٹی بم بھی تھے جو سرنگ بناتے ہوئے آگے بڑھتے تھے اور جہاں یہ سرنگ بناتے تھے وہاں اردگرد کی پہاڑی چٹانوں کو تباہ کر کے اڑا دیتے تھے۔ ان کی تعداد پانچ تھی۔ ٹائیگر نے انہیں پائلٹ سیٹ کے ساتھ رکھا اور دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کیا اور پھر ایک جھٹکے سے اسے بلند کر دیا۔ وہ اب جنگی طیاروں اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کے پہنچنے سے پہلے لیبارٹری کو ہر صورت میں تباہ کر دینا چاہتا تھا کیونکہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ وہ جنگی طیاروں اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کا کسی صورت بھی مقابلہ نہ کر سکتا تھا اور اس صورت میں اس کی موت یقینی تھی اس لئے وہ مرنے سے پہلے مشن کو ہر صورت میں مکمل کرنا چاہتا تھا۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے اڑتا ہوا ماڈو پہاڑی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا لیکن اس کی بلندی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔

جوانا اور جوزف دونوں پہاڑی خرگوشوں کی طرح چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے اور مختلف اونچی نیچی چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے نیچے موجود شاگل کے کیمپ کی طرف دوڑتے چلے جا رہے تھے۔ انہوں نے ابھی اس کیمپ پر میزائل فائرنگ کی تھی اور پھر ٹائیگر ہیلی کاپٹر کو اڑا کر اوپر اینٹی ایئر کرافٹ کیمپ کی طرف لے گیا تھا جسے وہ پہلے ہی تباہ کر چکے تھے اور انہیں معلوم تھا کہ شاگل اور اس کے ساتھی چونکہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے اگر وہ بچ نکلے تو ان کے لئے عذاب بن جائیں گے۔

چنانچہ ٹائیگر نے جیسے ہی ہیلی کاپٹر اینٹی ایئر کرافٹ گنوں والے کیمپ پر اتارا ان دونوں نے مشین گنوں سمیت نیچے چھلانگیں لگا دیں اور پھر وہ چٹانوں کی اوٹ لیتے اور انہیں پھلانگتے ہوئے نیچے کیمپ کی طرف دوڑتے چلے گئے تا کہ اگر وہاں لوگ میزائل فائرنگ سے

بچ گئے ہوں تو انہیں ہلاک کر سکیں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس کیمپ کے قریب پہنچ گئے تو ان کی رفتار آہستہ ہوگئی اور پھر جب وہ کیمپ کی حدود میں داخل ہوئے تو انہیں وہاں ہر طرف لاشیں بکھری ہوئی دکھائی دیں۔ کیمپ جل کر راکھ ہو چکے تھے۔ ان دونوں نے پورے کیمپ ایریئے کا چکر لگایا۔ وہاں ان لاشوں، مشینوں کے پرزوں اور راکھ کے علاوہ اور کوئی چیز موجود نہ تھی۔

''ہم خواہ مخواہ یہاں آئے ہیں''...... جوانا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جوزف اس کی بات کا کوئی جواب دیتا انہیں اوپر فضا میں ٹائیگر والا ہیلی کاپٹر اٹھتا ہوا دکھائی دیا تو وہ دونوں چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ ہیلی کاپٹر کا رخ دور موجود ایک بلند پہاڑی چوٹی کی طرف تھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ٹائیگر اکیلا ہی ماڈو پہاڑی پر موجود لیبارٹری کی طرف جا رہا ہے''...... جوانا نے کہا۔

''وہ سارا کریڈٹ اکیلا حاصل کرنا چاہتا ہے''...... جوزف نے کہا۔ اب وہ دونوں ایک اونچی چٹان پر چڑھ گئے تھے تاکہ ہیلی کاپٹر پر نظر رکھ سکیں۔ ہیلی کاپٹر لحہ بہ لحہ بلند ہوتا جا رہا تھا لیکن ابھی ماڈو پہاڑی کافی دور تھی کہ اچانک فضا میں لڑاکا طیاروں اور گن شپ ہیلی کاپٹر کی انتہائی زور دار آوازیں انہیں اپنے عقب سے آتی سنائی دیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑے۔ انہوں نے مڑ کر دیکھا تو چار لڑاکا طیارے اور پانچ گن شپ ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے

اس طرف آتے دکھائی دیئے جہاں یہ دونوں موجود تھے۔

''اوٹ لے لو۔ یہ یہاں بمباری کریں گے''...... جوانا نے چیخ کر کہا اور وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے مختلف چٹانوں کی اوٹ میں ہو گئے لیکن چند لمحوں بعد جب طیارے اور ہیلی کاپٹر ان کے سروں کے اوپر سے گزرتے ہوئے آگے بڑھ گئے تو وہ دونوں ایک بار پھر اوٹوں سے نکل کر بلند چٹان پر چڑھ گئے۔ اب یہ بات معلوم ہو گیا تھا کہ ان طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کا ٹارگٹ ٹائیگر کا ہیلی کاپٹر ہے جو اب ماڈو پہاڑی کے قریب پہنچ چکا تھا۔

طیارے اور ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے اسی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جوزف اور جوانا دونوں ہونٹ بھینچے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے لیکن ظاہر ہے اول تو وہ اس پوزیشن میں ٹائیگر کی کوئی مدد نہیں کر سکتے تھے اور اگر وہ ٹائیگر کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں ہوتے تب بھی وہ ٹائیگر کی کوئی مدد نہیں کر سکتے تھے کیونکہ ٹائیگر عام ہیلی کاپٹر میں تھا جبکہ اس پر حملہ کرنے والے لڑاکا طیارے اور گن شپ ہیلی کاپٹر تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ٹائیگر کے ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ گئے لیکن اسی لمحے ٹائیگر کے ہیلی کاپٹر نے یکلخت غوطہ کھایا۔ اس کی رفتار اور اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ سیدھا پہاڑی سے جا ٹکرائے گا اور وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد ادھر اوپر ایک دھماکہ سنائی دیا اور ان دونوں نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں کیونکہ ٹائیگر کا ہیلی کاپٹر پوری رفتار سے ایک پہاڑی سے ٹکرا گیا

تھا۔ اس کے پرزے فضا میں بکھر گئے تھے اور شعلے اتنے فاصلے سے بھی دکھائی دے رہے تھے۔

''اوہ۔ اوہ۔ ٹائیگر نیچے کود گیا ہے۔ میں نے اسے کودتے ہوئے دیکھا ہے''...... یکلخت جوزف نے چیختے ہوئے کہا۔

''بغیر پیراشوٹ کے اس انداز میں نیچے کودنے کا مطلب بھی صریحاً موت ہے''...... جوانا نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''وہ۔ وہ زندہ ہے۔ وہ زندہ ہے۔ میں نے اسے دیکھ لیا ہے۔ اس نے ایک چٹان کے پیچھے سے چھلانگ لگائی ہے''...... یکلخت جوزف نے چیخ کر کہا۔

''مجھے تو کچھ نظر نہیں آ رہا۔ اتنے فاصلے سے بغیر دوربین کے تمہیں وہ کیسے نظر آ رہا ہے''...... جوانا نے تیز لہجے میں کہا۔

''میں جنگل کا شہزادہ ہوں۔ میری نظریں چیتے سے بھی زیادہ تیز ہیں۔ میں پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ ٹائیگر آقا کا شاگرد ہے اور جب آقا عظیم ہے تو آقا کا شاگرد کیسے دشمنوں کے ہاتھوں مارا جا سکتا ہے''...... جوزف نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ اس دوران طیارے اور ہیلی کاپٹر ماڈو پہاڑی کا چکر لگا رہے تھے۔

''ایک اور ہیلی کاپٹر آ رہا ہے۔ وہ دیکھو''...... اچانک جوزف نے چیخ کر دائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جوانا نے تیزی سے گردن موڑ کر اس طرف دیکھا تو دور ایک چھوٹا سا دھبہ نظر آ رہا تھا۔

''تمہاری نظر واقعی بے حد تیز ہے''...... جوانا نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ طیارے اور ہیلی کاپٹر اب اس ہیلی کاپٹر کی طرف جا رہے ہیں''...... جوزف نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد انہوں نے دیکھا کہ طیارے اور ہیلی کاپٹر پوری رفتار سے اس دھبے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے اور جب تک یہ اس کے پاس پہنچتے وہ کافی قریب آ چکا تھا اس لئے اب جوانا بھی اسے دیکھ رہا تھا کہ وہ واقعی ایک خاصا بڑا ہیلی کاپٹر تھا۔ طیاروں اور ہیلی کاپٹروں نے اس کے گرد چکر لگانے شروع کر دیئے تھے۔ آنے والے ہیلی کاپٹر کا رخ ادھر ہی تھا جہاں جوزف اور جوانا دونوں موجود تھے۔ اب ان دونوں کی نظریں ان ہیلی کاپٹروں کی طرف اٹھی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد طیارے تیزی سے مڑے اور واپس جانے لگے جبکہ گن شپ ہیلی کاپٹر اس آنے والے ہیلی کاپٹر کو اپنے گھیرے میں لے کر بائیں طرف کو بڑھنے لگے۔

''ٹائیگر اگر واقعی بچ گیا ہے تو اسے وہاں سے واپس کیسے لایا جائے''...... جوانا نے کہا۔

''یہ ہیلی کاپٹر جس طرف جا رہے ہیں ادھر سنگری کا علاقہ ہے جہاں فوجی سپاٹ ہے۔ وہاں سے کوئی ہیلی کاپٹر اڑانا پڑے گا۔ اس کے بغیر تو ٹائیگر کو کسی صورت بھی واپس نہیں لایا جا سکتا''۔ جوزف نے کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوئی یہ بات''...... جوانا نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

''ٹائیگر جب نقشہ دیکھ کر نشان لگا رہا تھا تو میں نے خصوصی توجہ دی تھی''...... جوزف نے کہا اور اس دوران ہیلی کاپٹر نیچے پہنچ کر چٹانوں کی اوٹ میں غائب ہو چکے تھے۔

''تمہاری بات درست ہے تو ہمیں واقعی وہاں سے ہیلی کاپٹر اڑانا ہوگا''...... جوانا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پانچ گن شپ ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتے نظر آئے۔ ان سب کا رخ بھی اس طرف کو تھا جس طرف طیارے گئے تھے اور جہاں سے وہ پہلے نمودار ہوئے تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گئے۔

''ان میں وہ بڑا ہیلی کاپٹر نہیں ہے جس کو یہ گھیر کر لے گئے تھے اس لئے وہ ہیلی کاپٹر اس فوجی اڈے میں اترا ہے اور اب ہمیں اسے اڑانا ہے''...... جوزف نے کہا۔

''لیکن اس فوجی اڈے میں تو بے شمار فوجی ہوں گے جبکہ ہم دو ہیں اور ہمارے پاس صرف دو مشین گنیں ہیں''...... جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تم بے فکر رہو۔ جوزف تمہارے ساتھ ہے۔ پرنس آف افریقہ۔ جس کے سامنے سینکڑوں شیر اور چیتے آنکھیں اٹھانے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ آؤ میرے ساتھ''...... جوزف نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے چٹان سے اتر

کر آگے بڑھ گیا تو جوانا نے مسکراتے ہوئے ایک طویل سانس لیا اور پھر چٹان سے نیچے اتر کر جوزف کے پیچھے چل پڑا۔

ٹائیگر کا ہیلی کاپٹر لمحہ بہ لمحہ بلندی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا لیکن ابھی فاصلہ کافی تھا اور چونکہ ہیلی کاپٹر کے فیول ٹینک میں کافی فیول موجود تھا اس لئے ٹائیگر مطمئن تھا کہ وہ وہاں پہنچ جائے گا اور پھر چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ اس لیبارٹری کو اوپن کر لے گا لیکن ابھی وہ ماڈو پہاڑی سے کافی فاصلے پر تھا کہ اسے اپنے عقب میں لڑاکا طیارے اور گن شپ ہیلی کاپٹر آتے دکھائی دیئے تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ ان طیاروں اور گن شپ ہیلی کاپٹرز کا رخ اس کے ہیلی کاپٹر کی طرف ہی تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ شاگل نے قریبی ایئر فورس کے اڈے سے انہیں یہاں بھجوایا ہے جبکہ اس نے ٹرانسمیٹر پر اسے دھمکی دی تھی اس لئے ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ یہ اس کی امید کے خلاف کام ہوا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ انہیں یہاں پہنچنے میں کچھ دیر لگ جائے گی اور وہ اس دوران

اطمینان سے ماڈو پہاڑی پر اتر جائے گا لیکن اب یہ طیارے اور ہیلی کاپٹر اس کے سر پر پہنچ گئے تھے اور وہ کسی صورت بھی ان سے بچ نہیں سکتا تھا کیونکہ اس کا ہیلی کاپٹر عام سا تھا اور وہ کسی صورت بھی گن شپ ہیلی کاپٹرز اور لڑاکا طیاروں کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

چنانچہ اس نے اپنے آپ کو بچانے اور انہیں ڈاج دینے کے لئے ایک فوری فیصلہ کرتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی رفتار آخری حد تک بڑھا دی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سر پر موجود ہیلمٹ اتار کر ایک طرف ڈال دیا اور چند لمحوں بعد اس نے ہیلی کاپٹر کو ایک خوفناک غوطہ دیا اور اس کا ہیلی کاپٹر پوری رفتار سے پہاڑی کے اس حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کے نیچے کافی پھیلی ہوئی چٹانیں تھیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت ہیلی کاپٹر سے نیچے چھلانگ لگا دی اور دوسرے لمحے وہ سر کے بل نیچے موجود چٹانوں پر گرتا چلا جا رہا تھا۔ اس نے اپنا ذہن قابو میں رکھنے کی پوری کوشش کی کیونکہ اتنی بات وہ بھی جانتا تھا کہ یہ اندھا اقدام ہے۔ اتنی بلندی سے گر کر نیچے چٹانوں سے ٹکرانے کے بعد اس کی ایک ہڈی بھی سلامت نہ رہے گی اس لئے اسے اپنی زندگی بچانے کے لئے ماؤنٹین سٹائل پیراٹروپنگ کو استعمال کرنا تھا اور ایسا اس وقت ہو سکتا تھا جب وہ اپنے ذہن کو پوری طرح قابو میں رکھے۔

اس کا جسم انتہائی رفتار سے نیچے گر رہا تھا۔ دوسرے ہیلی کاپٹروں اور طیاروں کے پائلٹس کی نظروں سے بچنے کے لئے اس

نے جسم کو سمیٹ کر گٹھڑی کی صورت میں کر رکھا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ان سب کی نظریں ہیلی کاپٹر پر جمی ہوئی ہوں گی اور جب تک وہ نیچے گرے گا اس وقت تک ہیلی کاپٹر پوری رفتار سے پہاڑی سے ٹکرا کر تباہ ہو چکا ہو گا۔ پلک جھپکانے میں اس کا جسم چٹانوں کے قریب پہنچ گیا تو اس نے مخصوص انداز میں اپنے ہاتھ نیچے کئے اور پھر جیسے ہی اس کے ہاتھ ایک چٹان سے لگے اس کا جسم یکلخت اچھل کر گھوما اور دوسرے لمحے ایک چٹان پر اس کے پیر لگے اور ایک بار پھر اس کا جسم گھوما اور اس بار اس کے دونوں ہاتھ ایک لمحے کے لئے چٹان سے ٹکرائے اور دوسرے لمحے اس کا جسم سمٹ کر ایک چٹان کی اوٹ میں رک گیا۔ اس نے چونکہ اپنے ذہن کو پوری طرح قابو میں رکھا تھا اس لئے ماؤنٹین پیراٹروپنگ کرتے ہوئے وہ چٹانوں سے ٹکرانے سے صاف بچ نکلا تھا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے کوئی اتھلیٹ دوڑ کر تختے پر ہاتھ رکھ کر جسم کو ہوا میں گھما کر دو قلابازیاں کھاتا ہے اور پھر رک جاتا ہے۔ اس کے کانوں میں اس دوران ہیلی کاپٹر کے پہاڑی سے ٹکرانے کی آواز پڑ چکی تھی لیکن اس وقت وہ چونکہ پیراٹروپنگ میں مصروف تھا اس لئے وہ اس منظر کو نہ دیکھ سکا تھا لیکن اب وہ چونکہ محفوظ ہو چکا تھا اس لئے اس نے اس طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اسے یکلخت اچھل کر اس چٹان کے نیچے سے نکل کر ایک اور چٹان کی اوٹ لینا پڑی کیونکہ ہیلی کاپٹر کے خوفناک انداز میں پہاڑی سے ٹکرانے کے بعد اس

کے ٹکڑے فضا میں کافی دور تک پھیل گئے تھے اور ایک ٹکڑا اس کے اوپر آ رہا تھا۔

یہ ٹکڑا چونکہ شعلے کی طرح جل رہا تھا اس لئے ٹائیگر کو فوری طور پر اس جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ اوٹ لینی پڑی۔ اس طرح وہ یقیناً اس ٹکڑے سے بال بال بچا تھا ورنہ وہ اس ٹکڑے سے ہلاک نہ بھی ہوتا تو بہرحال شدید زخمی ضرور ہو جاتا اور موجودہ پوزیشن میں زخمی ہونے کا مطلب سوائے موت کے اور کچھ نہ نکل سکتا تھا۔ اب اس جگہ وہ ہر لحاظ سے محفوظ تھا۔ گن شپ ہیلی کاپٹر اور طیارے اب پہاڑی کے گرد چکر لگا رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس جانے کے لئے مڑے تو ٹائیگر نے اطمینان بھرا سانس لیا کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ ان کی پوری توجہ ہیلی کاپٹر کی طرف رہی تھی اور پھر وہ جس انداز میں گٹھڑی بن کر نیچے گرا تھا وہ اسے مارک نہ کر سکے تھے اور اگر انہوں نے مارک کیا بھی ہو گا تو وہ کسی صورت تسلیم نہیں کر سکتے تھے کہ ان حالات میں کوئی چٹانوں پر گر کر بچ بھی سکتا ہے۔

اب ٹائیگر یہ سوچ رہا تھا کہ خالی ہاتھوں لیبارٹری کیسے اوپن کرے گا اور مشن کیسے مکمل ہو گا۔ اس نے اپنی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ ایک اندرونی جیب میں مشین پسٹل موجود تھا کیونکہ اس جیب پر ایک زپ لگی ہوئی تھی اور زپ بند تھی لیکن اس کے علاوہ اس کے پاس اور کچھ نہیں تھا اور صرف ایک مشین پسٹل سے

وہ نہ لیبارٹری اوپن کر سکتا تھا اور نہ مزید کچھ کر سکتا تھا۔ ان حالات میں وہ واپس بھی نہیں جا سکتا تھا کیونکہ جہاں وہ موجود تھا اس سے نیچے پہاڑی کسی سلیٹ کی طرح سپاٹ اور سیدھی تھی۔ ادھر اسے یقین تھا کہ جوزف اور جوانا جو نیچے شاگل کے کیمپ میں گئے تھے انہیں یہ معلوم ہی نہ ہو گا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے اس لئے وہ خاموش بیٹھا موجود پوزیشن کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں دور سے ہلکی گڑگڑاہٹ کی آوازیں پڑیں تو وہ چونک پڑا۔ وہ چٹان کی اوٹ سے نکلا اور اس نے اس طرف دیکھا جدھر سے یہ آوازیں آ رہی تھیں۔ دوسرے لمحے اس نے ایک باوردی آدمی کو جس نے کاندھے سے مشین گن لٹکائی ہوئی تھی ایک چٹان کی اوٹ سے نکل کر باہر آتے دیکھا تو وہ بجلی کی سی تیزی سے اوٹ میں ہو گیا۔ اس کا دل اس آدمی کو دیکھ کر بے اختیار تیز تیز دھڑکنے لگا تھا کیونکہ یہ آدمی لامحالہ لیبارٹری سے باہر آیا ہو گا اور یقیناً گڑگڑاہٹ کی آوازیں لیبارٹری کا راستہ کھلنے کی ہی تھیں۔ وہ آدمی چٹانوں کو پھلانگتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا لیکن اس کا اطمینان بتا رہا تھا کہ اسے یہ تصور بھی نہیں تھا کہ یہاں کوئی زندہ آدمی بھی موجود ہو سکتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی اس کی سائیڈ سے ہوتا ہوا مزید آگے بڑھا ہی تھا کہ ٹائیگر اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس آدمی پر عقب سے چھلانگ لگا دی اور اس آدمی کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ دوسرے لمحے وہ دھڑام

سے پلٹ کر چٹان سے نیچے خالی جگہ پر آ گرا تو ٹائیگر نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا۔ اس آدمی کا اٹھنے کے لئے تیزی سے اٹھتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔

''کیا نام ہے تمہارا۔ بولو''...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا لیکن اس نے آواز آہستہ رکھی تھی تاکہ اگر اس کا کوئی ساتھی اردگرد موجود ہو تو اس تک آواز نہ پہنچ سکے۔ اس کے باوجود وہ بے حد چوکنا دکھائی دے رہا تھا۔

''مم۔ مم۔ میرا نام راجن ہے۔ راجن''...... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔ اس کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا اور اس پر اس طرح پسینہ بہہ رہا تھا جیسے آبشار بہتی ہے۔

''تم لیبارٹری میں کیا کرتے ہو''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''مم۔ مم۔ میں سیکورٹی میں ہوں''...... راجن نے جواب دیا۔

''لیبارٹری کا راستہ کہاں ہے اور لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کی تفصیل بتاؤ''...... ٹائیگر نے پیر کو تھوڑا سا آگے کی طرف جھٹکا دے کر پوچھتے ہوئے کہا۔

''رک جاؤ۔ یہ خوفناک عذاب ہے''...... راجن نے رک رک کر کہا۔ اس کی حالت واقعی خراب ہو رہی تھی۔

''جلدی بتاؤ ورنہ''...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

''راستہ عقبی طرف سے ہے۔ اندر خوفناک دھماکہ سنائی دیا تھا جیسے کوئی خوفناک بم پہاڑی سے ٹکرایا ہو تو میں وجہ معلوم کرنے کے

لئے باہر آیا تھا''...... راجن نے جواب دیا۔

''اندر کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''کوئی حفاظتی انتظامات نہیں ہیں۔ صرف راستہ اندر سے ہی کھلتا ہے۔ باہر سے نہیں''...... راجن نے جواب دیا۔

''اندر تمہارے علاوہ اور کتنے آدمی ہیں''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''میرے علاوہ آٹھ آدمی ہیں۔ چار سائنس دان اور چار ٹیکنیشنز ہیں۔ سیکورٹی میں اکیلا میں ہوں''...... راجن نے جواب دیا۔

''پاکیشائی سائنس دان بھی اندر ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ہاں''...... راجن نے جواب دیا۔

''انچارج کون ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ڈاکٹر مجیٹھ ہے''...... راجن نے جواب دیا۔

''اندر کام ہو رہا ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''نہیں۔ کام رکا ہوا ہے۔ ایک مشین خراب ہو گئی ہے۔ اس کی مرمت ہونی ہے اور ابھی حالات خراب ہیں اس لئے کام روک دیا گیا ہے''...... راجن نے کہا تو ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے پیر کو ایک جھٹکے سے آگے کر دیا۔ راجن کا جسم زور سے اچھلا اور پھر چند جھٹکے کھا کر ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ ٹائیگر نے اس کے کاندھے سے مشین گن اتار لی اور تیزی سے اس طرف بڑھنے لگا جدھر راستہ موجود تھا۔ اس کے چہرے پر مسرت اور اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ قدرت نے خودبخود راستہ

کھول دیا تھا اور وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اندر لیبارٹری میں لازماً کوئی ٹرانسمیٹر موجود ہو گا اور وہ ٹرانسمیٹر کی مدد سے عمران سے رابطہ کر کے یہاں سے واپس جانے کا بھی کوئی نہ کوئی انتظام کر لے گا۔

شاگل کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی۔ وہ کرنل جگجیت کے ساتھ ایک اونچی چٹان پر کھڑا تھا۔ اس کی آنکھوں پر دوربین جمی ہوئی تھی اور اس کی نظریں ماڈو پہاڑی پر جمی ہوئی تھیں جس کی طرف ایک ہیلی کاپٹر تیزی سے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ گو اس نے جب ٹرانسمیٹر پر اس ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو کال کیا تھا تو اس نے اپنے آپ کو رام داس ظاہر کرنے کی کوشش کی تھی لیکن شاگل سمجھ گیا تھا کہ یہ رام داس نہیں ہے بلکہ یہ عمران کا شاگرد ٹائیگر ہو گا جس سے کرشناس میں اس نے پوچھ گچھ کی تھی اور پھر ٹائیگر نے یہ بات تسلیم بھی کر لی تھی۔ گو شاگل نے کال کرنے سے پہلے ہی قریبی ایئر فورس کے اڈے کے کمانڈر کو کال کر کے اسے لڑاکا طیارے اور گن شپ ہیلی کاپٹر فوری وہاں بھجوانے اور اس ہیلی کاپٹر کو فوری تباہ کرنے کے احکامات دے دیئے تھے جو اس وقت روگا پہاڑی پر

اینٹی ایئر کرافٹ اڈے پر موجود تھا۔

شاگل کو معلوم تھا کہ اس کے کیمپ پر اسی ہیلی کاپٹر سے میزائل فائر کئے گئے ہیں اور پھر ہیلی کاپٹر اوپر اینٹی ایئر کرافٹ سپاٹ پر چلا گیا ہے اور وہیں موجود ہے۔ کیمپ پر جو خوفناک میزائل فائرنگ ہوئی تھی اس سے شاگل بہرحال اتنی بات سمجھ گیا تھا کہ وہاں نہ کوئی زندہ آدمی بچا ہو گا اور نہ ہی کوئی مشینری سلامت رہی ہو گی۔ یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ صدر صاحب کی سخت کال کی وجہ سے وہ خود اپنے پائلٹ دھیر سنگھ کو لے کر یہاں سگری میں ماؤنٹین فورس کے اڈے پر آ گیا تھا تاکہ کرنل جگجیت کو ہدایات دے کر وہ دارالحکومت روانہ ہو جائے لیکن یہاں پہنچتے ہی یہ سب کچھ ہو گیا اور وہ وہیں رک گیا۔ اب ٹائیگر کا ہیلی کاپٹر تیزی سے ماڈو پہاڑی کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا اور شاگل انتہائی بے چینی سے اسے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

”طیارے اور ہیلی کاپٹرز آ رہے ہیں سر“...... اچانک ساتھ کھڑے ہوئے کرنل جگجیت نے کہا۔

”کہاں“...... شاگل نے چونک کر پوچھا تو کرنل جگجیت نے ایک طرف اشارہ کر دیا اور شاگل کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ یہ چار لڑاکا طیارے اور پانچ گن شپ ہیلی کاپٹرز تھے اور ان کا رخ اس ہیلی کاپٹر کی طرف ہی تھا جو ماڈو پہاڑی کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب اس نے ٹائیگر

کے ہیلی کاپٹر کو پہاڑی سے ٹکرا کر شعلوں اور پرزوں میں تبدیل ہوتے دیکھا تو اس کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

”یہ شاگرد بھی اپنے استاد کی طرح شیطان ثابت ہو رہا تھا۔ نانسنس“...... شاگل نے دوربین کو آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے ساتھ کھڑے کرنل جگجیت سے کہا۔

”یس سر۔ لیکن سیکرٹ سروس کا ایک ہیلی کاپٹر تو تباہ ہو گیا ہے سر“...... کرنل جگجیت نے قدرے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

”اتنے بڑے مشن کے مقابلے میں یہ معمولی نقصان ہے“۔ شاگل نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”ہیلی کاپٹرز اب واپس جا رہے ہیں“...... چند لمحوں بعد کرنل جگجیت نے کہا۔

”تو اور کیا کرنا ہے انہوں نے۔ جو کام تھا وہ کر دیا ہے انہوں نے۔ آؤ چلیں“...... شاگل نے کہا اور نیچے اترنے لگا۔

”سر۔ ایک اور ہیلی کاپٹر آ رہا ہے“...... اچانک کرنل جگجیت نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

”دوسرا ہیلی کاپٹر۔ کہاں ہے“...... شاگل نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

”وہ سامنے جہاں اب لڑاکا طیارے اور گن شپ ہیلی کاپٹر واپسی کا رخ کر رہے ہیں“...... کرنل جگجیت نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ یہ کون ہو سکتا ہے“...... شاگل نے دوربین کو

آنکھوں سے لگاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ تو وائٹ برڈز کا ہیلی کاپٹر ہے۔ اس پر وائٹ برڈز کے الفاظ موٹے موٹے لکھے ہوئے صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ اوہ آؤ۔ ہمیں اسے بچانا ہو گا۔ یہ حکومتی ایجنسی ہے“۔ شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر چٹان سے نیچے اترا اور دوڑتا ہوا کرنل جگجیت کے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کرنل جگجیت اس کے پیچھے تھا۔ شاگل جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی۔ شاگل نے تیزی سے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ کیپٹن پائلٹ روشن داس کالنگ۔ اوور“...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

”شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... شاگل نے گھوم کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

”سر۔ جو ہیلی کاپٹر ماڈو پہاڑی کی طرف جا رہا تھا اسے کور کیا گیا تو وہ ہیلی کاپٹر پہاڑی سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا ہے سر۔ اوور“۔ پائلٹ نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے دوربین سے دیکھا ہے۔ کوئی آدمی بچا تو نہیں۔ اوور“...... شاگل نے بھاری سے لہجے میں کہا۔

”نو سر۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یہ دوسرا ہیلی کاپٹر کس کا ہے جسے آپ نے گھیرا ہوا ہے۔ اوور''...... شاگل نے کہا۔

''سر۔ اسی لئے میں نے کال کیا ہے۔ اس ہیلی کاپٹر کا پائلٹ بتا رہا ہے کہ ان کا تعلق سرکاری ایجنسی وائٹ برڈز سے ہے اور ہیلی کاپٹر میں وائٹ برڈز کی چیف مایا دیوی اور اس کے دو ساتھی موجود ہیں اس لئے آپ حکم دیں کہ کیا کرنا ہے۔ اوور''...... پائلٹ نے کہا۔

''میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہ ہیلی کاپٹر وائٹ برڈز کا ہے لیکن اس کے باوجود تم طیارے واپس لے جاؤ۔ البتہ گن شپ ہیلی کاپٹر اس ہیلی کاپٹر کو اپنے نرغے میں لے کر یہاں فوجی سپاٹ پر اتار کر واپس جائیں تاکہ پوری طرح تسلی ہو جائے۔ اوور''...... شاگل نے کہا۔

''یس سر۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا جبکہ اس دوران کرنل جگجیت اندر داخل ہو کر کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔ یہ آفس اسی کا ہی تھا۔

''کرنل جگجیت وائٹ برڈز ایجنسی کی چیف مایا دیوی اپنے ساتھیوں سمیت آ رہی ہے۔ تم ان کا استقبال کرو اور چیف کو یہاں لے آؤ''...... شاگل نے کہا۔

''یس سر''...... کرنل جگجیت نے کہا اور اٹھ کر آفس سے باہر چلا

گیا۔ تھوڑی دیر بعد شاگل کے کانوں میں ہیلی کاپٹر کے اترنے کی آواز پڑی اور پھر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی جس نے جینز کی پینٹ اور لیدر کی جیکٹ پہن رکھی تھی اندر داخل ہوئی۔ اس کے ساتھ کرنل جگجیت بھی تھا۔

''میرا نام مایا دیوی ہے اور میں وائٹ برڈز کی چیف ہوں''۔ لڑکی نے شاگل کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے تو آپ جانتی ہوں گی۔ میں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل ہوں''...... شاگل نے بڑے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ بہت اچھی طرح جانتی ہوں اور مجھے خوشی ہے کہ آپ جیسے تجربہ کار اور انتہائی مستعد چیف سے مجھے سیکھنے کا موقع ملتا رہے گا''...... مایا دیوی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو شاگل کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''شکریہ۔ آپ کیسے یہاں آئی ہیں''...... شاگل نے کہا۔

''پرائم منسٹر صاحب نے یہاں کی حفاظت وائٹ برڈز کے ذمے لگائی ہے۔ میں سروے کے لئے ادھر آئی تھی کہ مجھے طیاروں اور گن شپ ہیلی کاپٹرز نے گھیر لیا اور پھر انہوں نے مجھے یہاں اترنے پر مجبور کیا لیکن چونکہ انہوں نے آپ کا نام لیا تھا اس لئے میں نے ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا لیکن یہاں کیا ہو رہا ہے''...... مایا دیوی نے کہا تو شاگل نے اسے تفصیل بتا دی۔

''اوہ اچھا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ ختم ہو گئے ہیں''۔ مایا دیوی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں اور چونکہ صدر صاحب نے مجھے فوری واپس جانے کا حکم دیا ہے کیونکہ اس سے زیادہ اہم معاملہ دارالحکومت میں درپیش ہے اس لئے میں جا رہا ہوں۔ بہرحال کرنل جگجیت یہاں موجود ہیں۔ آپ ان سے کام لے سکتی ہیں''...... شاگل نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی کرنل جگجیت اور مایا دیوی بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد شاگل اپنے ہیلی کاپٹر تک پہنچ گیا جہاں اس کا خصوصی پائلٹ موجود تھا۔ شاگل نے کرنل جگجیت کو اپنے کیمپ اور وہاں موجود لاشوں کے بارے میں ہدایات دیں اور پھر وہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو کر تیزی سے مڑا اور واپس چلا گیا۔

''آیئے۔ آفس میں مزید باتیں کر لیں''...... مایا دیوی نے کہا۔

''یس میڈم''...... کرنل جگجیت نے کہا اور دونوں واپس آفس کی طرف بڑھ گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت کافرستان کے دارالحکومت میں ایک کوٹھی کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں پہنچے تھے انہیں باوجود شدید کوشش کے یہاں پہنچنے میں دو روز لگ گئے تھے۔ اس دوران عمران نے کئی بار ٹائیگر کو ٹرانسمیٹر کال کی لیکن جب کال رسیو نہ کی گئی تو عمران کو دھچکا سا لگا۔ اس کے باوجود چونکہ اس کا دل مطمئن تھا اس لئے اس کا خیال اب بھی یہی تھا کہ ٹائیگر اور اس کے ساتھی خیریت سے ہوں گے۔

''عمران صاحب۔ اب کیا پروگرام ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہم نے یہاں سے رچنا نگر جانا ہے اور کیا پروگرام ہو سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تم نے خواہ مخواہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو وہاں بھجوا کر انہیں ضائع کرا دیا ہے''...... تنویر نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

''وہ اتنا تر نوالہ بھی نہیں ہیں۔ بہر حال وقت بتائے گا کہ کیا ہوا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

''کچھ نہ کچھ تو ہوا ہے عمران صاحب۔ بہر حال دعا تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ خیر کرے''...... صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران کی جیب میں موجود لانگ رینج ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور''...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو نہ صرف عمران بلکہ تمام ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

''لیس۔ پرنس اٹنڈنگ یو۔ تم سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ کیوں۔ اوور''...... عمران نے خاصے سرد اور خشک لہجے میں کہا۔

''باس۔ یہاں صورت حال انتہائی نازک رہی ہے اس لئے آپ کی کال رسیو نہیں کی جا سکی۔ اوور''...... ٹائیگر نے معذرت بھرے اور قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا ہوا ہے۔ اوور''...... عمران کا لہجہ مزید خشک ہو گیا۔

''باس۔ ہم نے ماڈو پہاڑی والی لیبارٹری کو تباہ کر دیا ہے اور نایاب دھات میگانم کے باکسز بھی حاصل کر لئے ہے اور اس پاکیشیائی سائنس دان سمیت تمام سائنس دانوں کو بھی ہلاک کر دیا

ہے۔ لیبارٹری کی تمام مشینری بھی تباہ کر دی گئی ہے اور اس وقت میں جوزف اور جوانا کے ساتھ پاکیشیا کی حدود میں موجود ہوں۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران تو عمران اس کے سارے ساتھیوں کے چہروں پر بھی شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

''اوہ واقعی۔ کیا تفصیل ہے۔ اوور''...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے اترکاش پہنچنے سے لے کر اپنے اغوا اور پھر وہ کلپا میں کافرستانی سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹر تک پہنچنے، اس پر قبضہ کرنے سے لے کر اینٹی ایئر کرافٹ گنوں کے کیمپ کی تباہی اور پھر شاگل کے کیمپ کی تباہی سے لے کر ماڈو پہاڑی پر ہیلی کاپٹر کے گھیرے میں آنے کے بعد اپنی چھلانگ اور ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کی تباہی سے لے کر لیبارٹری کا راستہ کھلنے، راجن کے ہاتھ آنے اور پھر اس سے معلومات حاصل کرنے سے لے کر لیبارٹری میں جانے اور پھر وہاں کی جانے والی تمام کارروائی کی پوری تفصیل بتا دی۔

''ویری گڈ ٹائیگر۔ ویری گڈ۔ تم نے واقعی میری عزت رکھ لی ہے۔ اوور''...... عمران نے بے ساختہ تعریف کرتے ہوئے کہا۔ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی ٹائیگر کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ جو کچھ ٹائیگر نے بتایا تھا وہ اسے تصور میں دیکھ سکتے تھے اور چونکہ وہ خود فیلڈ کے لوگ تھے اس لئے انہیں

پوری طرح اندازہ تھا کہ ٹائیگر نے کس انداز میں یہ کارروائی مکمل کی ہو گی۔

''تم لیبارٹری سے بھی تو مجھے کال کر سکتے تھے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ وہاں ٹرانسمیٹر نہیں صرف سیٹلائٹ فون تھا۔ اوور''۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جوزف اور جوانا وہاں کیسے پہنچے اور تم وہاں سے پاکیشیا کیسے پہنچے ہو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ جوزف اور جوانا میرے ہیلی کاپٹر کی تباہی دیکھنے کے بعد سنگری میں فوجی اڈے پر پہنچ گئے۔ جب وہ وہاں پہنچے تو شاگل اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر پر واپس جا رہا تھا۔ البتہ وہاں وائٹ برڈز کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ اس کے علاوہ ایک فوجی ہیلی کاپٹر تھا لیکن وہ بے حد چھوٹا ہیلی کاپٹر تھا۔ صرف دو افراد کے لئے۔ چنانچہ جوزف اور جوانا نے وہاں اندھا دھند مشین گنوں کی فائرنگ کر کے فوجیوں کا خاتمہ کیا اور پھر وائٹ برڈز کا ہیلی کاپٹر لے اڑے۔ جوزف اور جوانا ہیلی کاپٹر لے کر سیدھا پہاڑی پر پہنچے تو میں اس دوران لیبارٹری میں کارروائی مکمل کر چکا تھا کیونکہ مجھے خدشہ تھا کہ گن شپ ہیلی کاپٹر اور لڑاکا طیارے دوبارہ آ سکتے ہیں اس لئے میں جوزف اور جوانا سمیت میگانم دھات کے باکسز لے کر اس ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر عقبی طرف کا رخ کیا اور پھر ہم پاکیشیا سرحد کے

قریب پہنچ گئے۔ میں نے وہاں ٹرانسمیٹر پر کال کر کے اپنے بارے میں بتایا تو ہمیں سرحد کے قریب ایئر سپاٹ پر لے جا کر اتار دیا گیا۔ وہاں کا ایئر کمانڈر آپ کو جانتا ہے اس لئے اس نے مجھے لانگ رینج ٹرانسمیٹر مہیا کیا ہے جس سے میں آپ کو کال کر رہا ہوں۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ جوزف اور جوانا نے بھی اپنا کام دکھایا ہے۔ اوور''...... عمران نے ایک بار پھر تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ان کی وجہ سے ہم ماڈو پہاڑی سے کامیابی سے دھات سمیت پاکیشیا پہنچ سکے ہیں۔ اوور''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ایئر کمانڈر کون ہے۔ بات کراؤ اس سے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ایئر کمانڈر اکبر خان صاحب ہیں۔ بات کیجئے۔ اوور''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''ہیلو عمران صاحب۔ میں اکبر خان بول رہا ہوں۔ اوور''۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی تو عمران آواز پہچان گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ آپ نے اپنا پورا تعارف نہیں کرایا۔ آپ اکبر خان طوابی ہیں۔ اوور''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ میں اکبر خان طوابی ہوں۔ جب مسٹر ٹائیگر نے

آپ کا نام لیا تو میں نے ان کے ہیلی کاپٹر کو اپنے شیلٹر دے کر پاکیشیا میں اتار لیا اور انہیں ٹرانسمیٹر مہیا کر دیا۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''بے حد شکریہ۔ یہ کافرستانی ہیلی کاپٹر آپ فوراً واپس کافرستان کی سرحد میں پہنچا دیں تاکہ بین الاقوامی مسائل کھڑے نہ ہوں جائیں۔ وہاں لازماً کافرستان کا ایئر فورس سپاٹ ہو گا لیکن وائٹ برڈز کے نام کی وجہ سے وہ خاموش رہے ہوں گے۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ ان کی کال آئی تھی۔ میں نے انہیں کہا کہ ہیلی کاپٹر میں ہمارے آدمی تھے۔ البتہ ہیلی کاپٹر میں واپس بھجوا دوں گا۔ اوور''...... اکبر خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب آپ غور سے میری بات سن لیں۔ ٹائیگر اور اس کے ساتھیوں کو آپ نے فوری طور پر اپنے ہیلی کاپٹر میں دارالحکومت بھجوانا ہے لیکن آپ انہیں دارالحکومت تک شیلٹر دیں گے کیونکہ پاکیشیا میں موجود کافرستانی ایجنٹ کسی بھی لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں ہی تباہ کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر ان باکسز کی آپ نے اپنی جان سے بھی زیادہ حفاظت کرنی ہے جو ان کے پاس ہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''او کے۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اس بار پاکیشیا سیکرٹ سروس ناکام رہی ہے اور غیر متعلقہ لوگ کامیاب رہے ہیں''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''غیر متعلق لوگ۔ کیا مطلب''...... عمران نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹائیگر، جوزف اور جوانا سیکرٹ سروس کے ممبرز تو نہیں ہیں۔ غیر متعلق لوگ ہیں اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے''...... تنویر کا لہجہ مزید غصیلا ہو گیا۔

''میری وجہ سے کیوں''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''اگر تم وارنگل صحرا میں جھک مارنے کی بجائے رچنا نگر چلے جاتے تو یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس مکمل کر لیتی''...... تنویر نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کا چیک بھی خطرے میں پڑ گیا ہے''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید موضوع بدلنا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ تنویر کا غصہ بڑھتا چلا جائے گا اور عمران نے باز نہیں آنا۔

''وہ کیوں''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''اس لئے کہ آپ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ناکام رہی ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''مجھے تو یقین ہے کہ چیف ہمارے خلاف بھی ایکشن لے گا''۔ جولیا نے کہا۔

''نہیں مس جولیا۔ چیف کو معلوم ہو گا کہ حالات کیا رہے ہیں۔ اس بار کافرستانی حکام نے ٹرپل ڈاج دیا ہے۔ بہرحال یہ حقیقت ہے کہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا نے اپنی جانوں پر کھیل کر مشن مکمل کیا ہے ورنہ شاید ہم بھی اتنی آسانی سے یہ مشن مکمل نہ کر سکتے اس لئے چیف مشن کی کامیابی کی وجہ سے ہمارے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے گا۔ البتہ عمران صاحب کا چیک یقینی خطرے میں ہے''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی۔

''مجھے یقین ہے کہ چیف وائٹ برڈز کے خاتمے پر مجھے اور مشن کی کامیابی پر ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو ضرور انعام دے گا۔ اس طرح شاید مجھے چیک سے زیادہ رقم مل جائے۔ بہرحال امید پر دنیا قائم ہے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

ختم شد

وہ لمحہ — جب فادر جوزف نے عمران کو ٹاپ ٹارگٹ قرار دے دیا جبکہ عمران فادر جوزف کو بگ ٹارگٹ قرار دے چکا تھا۔ پھر کیا ہوا۔ کون ٹاپ ٹارگٹ ثابت ہوا

فادر جوزف کا ہیڈ کوارٹر
جسے دنیا کا محفوظ ترین ہیڈ کوارٹر قرار دیا گیا تھا۔
کیا عمران کے لئے بھی یہ ناقابلِ تسخیر ثابت ہوا۔ یا؟

کیا — عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پوری دنیا کے مسلم سٹارز کے تحفظ میں کامیاب ہو سکے۔ یا —؟

انتہائی دلچسپ، لمحہ بہ لمحہ تبدیل ہوتے ہوئے واقعات اور تیز ایکشن پر مشتمل ایک یادگار اور منفرد ناول

ناشران
خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

عمران سیریز میں دلچسپ اور یادگار ناول

مکمل ناول

بلیک ہیڈ

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

سپر تھری * یہودیوں کی ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جو تمام تر اعلیٰ تربیت یافتہ ایجنٹوں پر مشتمل تھی۔

سپر تھری * جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کیلئے پورے ایکریمیا میں قدم قدم پر موت کے جال بچھا دیئے۔

بلیک ہیڈ * جس کے اصل موجد سائنس دان پاکیشیا میں ذہنی توازن کھو چکے تھے مگر؟

بلیک کلب * سیاہ فاموں کا ایک ایسا کلب جہاں ہر لمحے موت ناچتی تھی لیکن جولیا اور صالحہ وہاں پہنچ گئیں اور پھر بلیک کلب بھونچال کی زد میں آ گیا۔ کیسے؟

وہ لمحہ * جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس قدم قدم پر موت سے لڑتے ہوئے ٹارگٹ پر پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ انہیں ڈاج دیا گیا ہے۔ ایسا ڈاج جس کا علم انہیں آخری لمحے تک نہ ہو سکا۔ کیا واقعی۔ پھر کیا ہوا؟

وہ لمحہ * جب اصل مشن ایک بوڑھے سائنس دان نے اکیلے ہی مکمل کر لیا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس منہ دیکھتی رہ گئی۔ کیوں اور کیسے؟

انتہائی دلچسپ ایڈونچر۔ خوفناک جسمانی فائٹ۔ بے پناہ سسپنس

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ایڈونچر

سپیشل نمبر

مکمل ناول

آرمس پروہت

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

آرمس پروہت —— صدیوں پہلے مصری شاہی پروہت، جو شیطان کا پیروکار تھا۔

آرمس پروہت —— جس کا مدفون مقبرہ باوجود کوشش کے ٹریس نہ ہو رہا تھا۔ کیوں ——؟

آرمس پروہت —— جس کے مقبرے سے آج بھی شیطانی طاقتوں کا تعلق تھا۔

قدیم مصری تختیاں —— ایسی تختیاں جن میں آرمس پروہت کے مدفون مقبرے کا محل وقوع موجود تھا، چوری کر لی گئیں۔

عمران —— جسے مصری حکومت کی طرف سے قدیم مصری تختیوں کی واپسی اور آرمس پروہت کا مقبرہ تلاش کرنے کی درخواست کی گئی۔

عمران —— جسے سید چراغ شاہ صاحب نے بھی آرمس پروہت کا مقبرہ تلاش کرنے کا حکم دیا تاکہ شیطانی طاقتوں کا زور توڑا جا سکے۔

پرنسز سدرہ —— مصری سیکرٹ سروس کی رکن جو عمران اور ٹائیگر کے ساتھ مل کر اس مشن پر کام کرتی رہی۔

وہ لمحہ —— جب عمران پر میزائل حملہ کیا گیا اور عمران اس قدر زخمی ہو گیا کہ اس کی زندگی کی امید ختم ہو گئی۔ پھر ——؟

وہ لمحہ —— جب جوزف نے ڈاکٹروں کی مزاحمت کے باوجود اپنا خون عمران کے منہ میں ڈال دیا۔ پھر کیا ہوا...... انتہائی حیرت انگیز انجام۔

وہ لمحہ —— جب ٹائیگر نے نہ صرف قدیم تختیوں کا سراغ لگا لیا بلکہ مصر میں موجود غیر ملکی ایجنسیوں سے بھی ٹکرا گیا۔

وہ لمحہ —— جب پرنسز سدرہ کو ٹائیگر سے اس قدر دلچسپی پیدا ہو گئی کہ وہ ٹائیگر کے ساتھ پاکیشیا جانے پر بضد ہو گئی۔ پھر کیا ہوا ——؟

وہ لمحہ —— جب عمران نے قدیم مصری تختیوں کو پڑھتے ہوئے آرمس پروہت کا مدفون مقبرہ تلاش کر لیا اور قدیم مصریات کے بڑے بڑے ماہرین حیرت زدہ رہ گئے۔

کیا ٹائیگر پرنسز سدرہ کو اپنے ساتھ پاکیشیا لے آیا...... یا......؟
کیا عمران زندہ بچ سکا...... یا......؟
انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز میں لکھا گیا مصری ایڈونچر

ناشران
خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

کتب منگوانے کا پتہ
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

سنگدل سیکشن انچارج، جو انسانی گوشت کا قیمہ بنا کر افریقہ کے وحشی قبیلے کو کھلا دیتی تھی۔

☆ شالما جنگل۔ افریقہ کا خوفناک، ہیبت ناک اور وحشت ناک جنگل جہاں قدم قدم پر موت نے ڈیرے ڈالے ہوئے تھے۔

☆ اس خوفناک جنگل میں میجر پرمود اور کرنل فریدی کی ٹیموں کے درمیان خونی ٹکراؤ ہو گیا۔ نتیجہ کیا نکلا ——؟

☆ رالکا دیوی۔ شاؤ کا قبیلے کی حسین اور خونی دیوی جس کے قدموں میں عمران کو قربان کیا جانے لگا۔

☆ جوزف نے کرنل فریدی کو گولیاں ماردیں۔ کیا کرنل فریدی ہلاک ہو گیا؟ کرنل فریدی کو گولیاں مارنے کے بعد جوزف نے خود کو بھی گولیوں سے اڑا دیا؟

☆ سلور پلان۔ جس کی وجہ سے عمران، کرنل فریدی، کرنل زید اور میجر پرمود ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے اور وحشی درندوں کی طرح ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑے۔

سطر سطر سسپنس، لفظ لفظ تحیر، صفحہ صفحہ ایکشن، موڑ موڑ موت کی سنسناہٹ، قدم قدم پر بکھرے خونی واقعات۔ جنگل ایڈونچر، ہنگامہ آرائیاں، پل پل بدلتی سچوئیشنز اور مزاح سے بھرپور ایک لازوال و یادگار اور دلوں پر گہرے نقش چھوڑ دینے والا تہلکہ خیز ناول۔ (تحریر۔ ارشادالعصر جعفری)

عمران سیریز میں قطعی انوکھا اور منفرد انداز کا ناول

مکمل ناول

ہارڈ ٹاسک

☆ جولیا —— پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے دیا اور ایکریمیا کی سرکاری تنظیم گرین فورس کی ممبر بن گئی۔ کیا ایسا ممکن تھا ——؟

☆ جول کراس —— گرین فورس کا سپر ایجنٹ، جس کا دعویٰ تھا کہ وہ کسی بھی مشن میں ناکام نہیں ہوا ——؟

☆ جول کراس —— جو پاکیشیا میں خاص مشن پر آیا اور جولیا بھی اس کے ساتھ بطور لیڈی ایجنٹ آئی تھی۔

☆ وہ لمحہ —— جب جول کراس نے دانش منزل میں گھس کر ایکسٹو پر ریز فائر کر دی۔ پھر کیا ہوا ——؟

☆ وہ لمحہ —— جب جولیا نے چوہان کو گولی مار دی۔ کیا چوہان ہلاک ہو گیا۔

☆ جولیا اور ایکسٹو کے درمیان خوفناک فائٹ۔ پھر کیا ہوا ——؟

☆ وہ لمحہ —— جب ایکسٹو نے جول کراس کے سامنے خود کو بے نقاب کر دیا۔ کیا واقعی ایکسٹو نے نقاب اتار دیا؟ (تحریر۔ خالد نور)

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address
arsalan.publications@gmail.com

سائبیرین جزائر میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا انتہائی ایکشن فل ایڈونچر

مکمل ناول

کوڈ کلاک

کوڈ کلاک ـــ ایک ایسا کوڈ جسے انتہائی انوکھے انداز میں تیار کیا گیا تھا۔

کوڈ کلاک ـــ جس کا ڈی کوڈ ایک لڑکی کے ذریعے عمران تک پہنچایا گیا لیکن وہ ڈی کوڈ عمران کے پاس محفوظ نہ رہ سکا۔ کیوں؟

زرکاشہ ـــ ایک تیز طرار لڑکی جس نے عمران کے فلیٹ میں آ کر اس کا ناطقہ بند کر دیا تھا۔ زرکاشہ کون تھی؟

زرکاشہ ـــ جسے عمران کی موجودگی میں ایک روسیاہی ایجنٹ اغوا کر کے لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اور کیسے؟

سی آر ایجنسی ـــ جس کا سربراہ کرنل راچوف تھا اور اس کا ہیڈ کوارٹر ایک بیس کیمپ کے نیچے نیو سائبیرین جزائر میں بنایا گیا تھا۔

چاچن طیارہ ـــ جو سی آر ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے قریب ایک دوسرے سائبیرین جزیرے پر گر کر تباہ ہو گیا تھا۔

عمران ـــ جو اس طیارے کا بلیک باکس حاصل کرنا چاہتا تھا۔ کیوں؟

عمران ـــ جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ریڈ اسپیس شپ میں سائبیریا کے خوفناک برفانی جزائر پر پہنچ گیا۔

وہ لمحہ ـــ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیروں کے نیچے سے برف کی پرت ٹوٹ گئی اور وہ انتہائی سرد اور تیز رفتار سمندر میں جا گرے۔

وہ لمحہ ـــ جب عمران اور اس کے ساتھیوں پر سی آر ایجنسی نے اس وقت حملہ کر دیا جب عمران اور اس کے ساتھی ایک برفانی پہاڑی سے اسکیٹنگ کرتے ہوئے نیچے اتر رہے تھے۔

آوالانچ ـــ ایک خوفناک برفانی طوفان۔ جس میں عمران سمیت اس کے سارے ساتھی زندہ دفن ہو گئے تھے۔

آوالانچ ـــ جس کی برف کے نیچے دفن ہو کر عمران کو پہلی بار اپنی آنکھوں کے سامنے موت کے سائے ناچتے دکھائی دیئے۔

کرنل کارف ـــ سی آر ایجنسی کا سیکنڈ چیف جو ڈبل کراس ایجنٹ تھا۔

کرنل کارف ـــ جو اپنے دشمنوں کی ہلاکت کا اس وقت تک یقین نہیں کرتا تھا جب تک کہ وہ اپنے دشمنوں کی لاشوں کے ٹکڑے نہ اڑا دے۔

کرنل کارف نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں
ہزاروں من برف کے نیچے سے نکالیں اور پھر؟

کرنل راچوف ـــ جس نے اپنے ہی ہاتھوں سے جزیرہ سٹار کا پر موجود اپنے ہیڈ کوارٹر اور بیس کیمپ کو تباہ کر دیا۔ کیوں؟ ایک حیرت انگیز سچوئشن۔

سائبیریا کے برفانی علاقوں پر لکھا گیا ایک حیرت انگیز اور لمحہ لمحہ سسپنس بکھیرتا ہوا ایک یادگار ناول۔ (تحریر۔ ظہیر احمد)

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں ایک منفرد انداز کی کہانی

مکمل ناول

ایکشن ایجنسی

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ایکشن ایجنسی /// کافرستان کی نئی ایجنسی جس کی سربراہ ریتا نے پاکیشیا میں ڈٹ کر مشن مکمل کیا مگر۔؟ ریتا /// ایکشن ایجنسی کی سربراہ۔ جو پاکیشیا سے نہ صرف ایک اہم سائنسی فارمولا لے گئی بلکہ ایک سائنس دان کو بھی اپنے ساتھ لے گئی اور پاکیشیا کی کسی ایجنسی کو بھنک تک نہ پڑ سکی۔ کیوں۔؟ ریتا /// جس نے سائنس دان کو اس انداز میں پاکیشیا سے باہر نکالا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس باوجود کوشش کے اس بارے میں کچھ معلوم نہ کر سکی۔ کیوں۔؟ ناٹران /// جس نے پہلی ہی بار یہ معلوم کر لیا کہ ریتا کافرستان کی ایکشن ایجنسی کی سربراہ ہے اور سائنس دان بھی کافرستان میں ہے۔ کیا ناٹران کی معلومات درست تھیں۔ یا۔؟ وہ لمحہ /// جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایکشن ایجنسی کے خلاف میدان میں اترا تو پہلے ہی قدم پر ریتا اور اس کے آدمیوں کا شکار ہو گیا۔ کیوں اور کیسے ——؟

کیا عمران اور اس کے ساتھی مشن میں کامیاب ہو سکے۔ یا؟

دلچسپ، منفرد اور تیزی سے بدلتے واقعات پر مبنی ایک یادگار کہانی

کتب منگوانے کا پتہ
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com